دھرم شاستر

...day from Liyaqat Ullah Qoraishy

دھرم شاستر

مؤلفہ

عالیجناب رائے بیجناتھ صاحب ایم اے ایل ایل بی

اوّل لکچرار لا کلاس بلدہ حیدرآباد و مددگار معتمد صاحب مجلس وضع قوانین

سرکار عالی و مشیر قانونی صاحب سرکار عالی و رجسٹرار جوڈیشل کمیٹی

مؤلف شرح ضابطہ فوجداری ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء و قانون صداقتنامہ وراثت

ممالک محروسہ سرکار عالی

مطبوعہ یوسف الکٹرک پریس گنج حسین ساگر حیدرآباد دکن

سنہ ۱۹۱۶ء

طبع اول ۱۵۰۰ جلد ...... قیمت ۵؎ سکہ عثمانیہ

دیباچہ

دھرم شاستر کے مضمون کی اہمیت اور قانون پیشہ حضرات کے لئے اوسکی ضرورت محتاج بیان نہین ہے۔ اس مضمون پر اصلی کتابین تو سنسکرت زبان مین ہین لیکن بہت کم قانون پیشہ حضرات ایسے ہین جو اصلی کتابون کا مطالعہ فرما سکتے ہین یا جنکو اسقدر فرصت ہے کہ اون سے ضرورت کے وقت کسی نزاعی مسئلہ کے متعلق صحیح اصول اخذ کر سکین۔ اس مین شبہ نہین ہے کہ انگریزی زبان مین بالخصوص ٹیگور لکچرون کے ذریعہ سے بہت کافی سامان مہیا ہوگیا ہے لیکن اردو زبان مین ابتک کوئی ایسی کتاب میرے دیکھنے مین نہین آئی ہے جس سے طلبار اور نیز قانون پیشہ حضرات کی عملی ضرورتین پوری ہوسکین —

مجھے ایک عرصہ سے خیال تھا کہ انگریزی زبان مین ٹیگور لکچرون کے ذریعہ سے دھرم شاستر کے مضمون پر جو روشنی ڈالی گئی ہے اوس سے اردو دان اصحاب کو بھی جہانتک کہ ایک کتاب کے ذریعہ سے ممکن ہے مستفید ہونے کا موقع دیا جائے۔ اوس خیال کی تکمیل مین یہہ کتاب ہدیہ ناظرین ہے۔

اس کی تالیف مین جملہ ٹیگور لکچرون۔ مستند کتب دھرم شاستر بالخصوص تالیفات ٹریویلین و مین و گھوش و بھٹاچاری و سرکار سے مدد لی گئی ہے۔ جملہ ہائیکورٹ برٹش انڈیا و پریوی کونسل و مجلس عالیہ عدالت کے فیصلجات لغایت ۱۹۱۵ء کا حوالہ اس مین موجود ہے۔

متاکشرا اور دائے بھاگ مین جو اہم اختلاف ہے اوسکا ذکر اس کتاب مین صرف ضمنی طور پر کیا گیا ہے اور دائے بھاگ کے احکام اس وجہ سے تفصیل کے ساتھ درج نہین کئے گئے ہین کہ جن مقامات پر اس کتاب کی ضرورت ہوسکتی ہے وہان

دائے بھاگ نافذ نہین ہے۔
اِس کتاب کی تدوین مین یہہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ یہہ کتاب طلبار اور وکلاء دونون کے لئے یکسان مفید ہو۔ فیصلجات سے جو اصول اخذ کیا جاسکتا ہے وہ مختصر طور پر طلبار کے فائدہ کے لئے درج کیا گیا ہے اور اوسکے تحت مین اون کل فیصلہ جات کا حوالہ دیا گیا ہے جن سے وہ اصول اخذ کیا گیا ہے۔ قانون پیشہ حضرات اگر اون اصل فیصلہ جات کا معائنہ فرمائینگے تو اونکو اوس مضمون سے کامل واقفیت ہوسکیگی اور اوسوقت وہ محسوس کرسکینگے کہ اوہنون نے اپنے فرایض کو عمدگی کے ساتھہ انجام دیا ہے۔
مین اِس موقع پر جناب راو بہادر جی کشتنا چاری۔ معتمد مجلس وضع قوانین و مشیر قانونی سرکار عالی اور جناب نواب نظامت جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون۔ انکے مفید مشورون سے مینے اِس کتاب کی تالیف مین بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔ اِس کتاب کا مسودہ مطبع مین بھیجنے کے قبل مینے اپنے محترم احباب مولوی سید ابوالقاسم صاحب اور مولوی محمد عنایت حسن خانصاحب وکلاء درجہ اول کے پاس اِس غرض سے بھیجا تھا کہ اگر وہ اِس کتاب مین کسی ترمیم یا اضافہ کی ضرورت خیال فرمائین تو براہ مہربانی مجھے اطلاع دین۔ اِن دونون حضرات نے میری خواہش پر اِس کتاب کے معائنہ کی تکلیف گوارا فرمائی اور مجھے اونکے مفید مشورون سے بہت مدد ملی ہے جسکا مین شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون آخر مین مین مہتمم صاحب گلڈاسٹن اسٹیم پریس کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہون جنہون نے اِس کتاب کو نہایت عمدگی کے ساتھہ اور وعدہ کے موافق طبع کیا ہے۔

بیجناتھہ

کنتہ گوشہ محل حیدرآباد دکھن
یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء م ۲ بہمن ۱۳۲۵ ف

دھرم شاستر

فہرست ابواب

دھرم شاستر

فہرست فقرات

باب (۱)

تمہید

دھرم شاستر سے کیا مراد ہے

شاسترون کے اصلی احکام

رواج

فیصلہ جات عدالتی

دھرم شاستر کے احکام کن سے متعلق ہین

باب (۲)

ازدواج

باب (۳)

تبنیت

کون شخص متبنیٰ لے سکتا ہے

متبنیٰ کون لیا جا سکتا ہے

رسوم جو تبنیت کے لئے لازمی ہین

تبنیت کے متعلق قیاس

تبنیت کا اثر

کرتیرما تبنیت

باب (۴)

نابالغی وولایت

باب (۵)
جایداد خاندان مشترکہ
متاکشرا

باب (۶)

کسی اور شخص کے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری

اخلاقی ذمہ داری

قانونی ذمہ داری

باب (۷)

انتقال جایداد

متاکشرا

باب (۸)

بینامی کارروائی

باب (۹)

جایداد جو کسی مذھبی یا خیراتی کام کے لئے وقف کی جائے

باب (۱۰)

ہبہ

باب (۱۱)
وصیت

باب (۱۲)
نان و نفقہ

باب (۱۳)
تقسیم

باب (۱۴)

اصول متعلقہ وراثت

باب (۱۵)

سلسلہ وراثت

۱- اولاد کی وراثت

۲- بیوہ

۳- بیٹی

۴- نواسہ یعنی بیٹی کا بیٹا

۵ و ۶- مان اور باپ

۷- بھائی

۸- بھتیجہ

۹- بھتیجہ کا بیٹا

سمانودک کی وراثت

بندھون کی وراثت
متاکشرا

عورتون کی وراثت کے متعلق مدراس کی خصوصیات

باب (۱۶)

ناقابل تقسیم جایداد کی وراثت

باب (۱۷)

اشخاص جو محروم الارث قرار دیئے گئے ہین

باب (۱۸)

جب عورت کسی مرد کی وارث ہو تو اوسکے حقوق

باب (۱۹)
استری دھن

باب ۲۰

استری دھن کی وراثت

(۱) بنارس مکتب کی روسے

(۲) مہاراشترا مکتب

(۳) ڈریویڈا مکتب

(۴) متھلا مکتب

(۵) بنگال مکتب

تمّت

باب ۱

تمہید

دھرم شاستر سے کیا مراد ہے

دھرم اور دھرم شاستر کے معنے (۱) "دھرم شاستر" سے وہ احکام مراد ہین جو ویدون

شمرتیون اور اونکی شروح مین "دھرم" کے متعلق درج ہین -

"دھرم" سے انسان کے وہ فرایض مراد ہین جنکا تعلق انسانون اور پروردگار عالم

سے ہے -

"دھرم" کی اس تعریف کے لحاظ سے دھرم شاستر مین جو احکام درج ہین اونکا تعلق "مذہب" "اخلاق" اور "قانون" تینون سے ہے - انگریزی مقننین ان تینون اصطلاحات مین جو فرق قایم کرتے ہین وہ دھرم شوسترون مین عام طور پر ملحوظ نہین رکہا گیا ہے - اسمین شبہ نہین ہے کہ بعض شمرتیون مین مثلاً یاگیولک شمرتی مین دھرم شوسترون کو حسب ذیل تین حصّون مین تقسیم کیا گیا ہے -

(۱) آچار یعنے مذہبی رسوم -

(۲) وِدہار یعنے قانونی احکام -

(۳) پراشچت یعنے کفّارہ -

اس تقسیم مین آچار اور وِدہار مین جو فرق قایم کیا گیا ہے وہ اوسطرح نہین کیا گیا ہے جسطرح اِس زمانہ مین مذہب اور قانون مین کیا جاتا ہے - یہ بات اس سے واضح ہوجایگی کہ ازدواج کے متعلق احکام وِدہار مین نہین بلکہ آچار مین شریک کئے گئے ہین - دھرم شاستر مین عام طور پر مذہب اور قانون کا فرق نظرانداز کیا گیا ہے مثلاً

منوشمرتی کے باب نہم فقرہ جات ۲۰۰ لغایت ۲۰۲ مین وراثت کے احکام کے ضمن مین یہہ حکم ہے کہ جو شخص اون اشیاء کو جو خاندان کی عورتون کی ملک ہون وراثت مین تقسیم کرے یا اون اشخاص کی پرورش نہ کرے جو محروم الارث قرار دیئے گئے ہین وہ سخت گناہ کا مرتکب ہوگا۔ جیموت واہن نے اپنی کتاب موسومہ دای بہاگ مین مذہب اور قانون کے فرق کو زیادہ صراحت سے بیان کیا ہے لیکن اونہون نے بہی ایسے احکام کو قانون کے دائرہ مین داخل کیا ہے جنکی خلاف ورزی کیلئے مرنیکے بعد دوزخ مین سزا مقرر کی گئی ہے (باب دوم فقرہ جات ۲۳ و ۲۴ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰۔)

دہرم شاستر کے احکام کسطرح صادر ہوئے۔

(۲) یورپ کے مقنّنین کی رائے ہے کہ ہر قانون بادشاہ کے حکم سے صادر ہوتا ہے لیکن دہرم شاستر مین ایسا کوئی خیال نہین پایا جاتا ہے۔ ہنود دہرم شاستر کے احکام کو پروردگار عالم کے احکام تصور کرتے ہین اور ان احکام کی تعمیل بادشاہ وقت پر بہی اوسیطرح فرض ہے جسطرح کسی رعایا پر ہے۔ کسی ہندو راجہ نے کبہی یہہ دعوے نہین کیا کہ وہ دہرم شاستر کے احکام مین ترمیم یا تبدیل کرنیکا مجاز ہے۔ بڑے سے بڑے ہندو راجاؤن کی صرف یہہ کوشش رہی ہے کہ اونکی رعایا دہرم کے مقررہ قاعدہ پر عمل کرے۔ اِس امر کے تعیّن کے لئے کہ مقررہ قاعدہ کیا ہے شمرتیون مین صریح حکم موجود ہے کہ جب کسی قوم۔ گروہ یا خاندان کا یا کسی خاص مقام کا کوئی خاص رواج ہو تو ایسے رواج کو شاستر کے احکام پر ترجیح دیجانی چاہئے (منوشمرتی باب (۱) فقرہ (۱۰۸) و باب (۸) فقرہ (۳)۔ یاگیولک شمرتی باب (۱) فقرہ (۷))

ہندو راجاؤن کے وقت مین عدالتی کام کی انجام دہی کا جو طریقہ تہا اوسکا بہی بڑی حد تک یہہ اثر ہوا کہ دہرم شاستر کے احکام قانونی احکام نہین بلکہ اخلاقی احکام

تصوّر کیے جاتے رہے۔ عدالت ابتدائی اور دو عدالہائے مرافعہ کی نوعیت
پنچون کی تہی اور اوسکے بعد راجہ یا جج کے روبرو مرافعہ ہوتا تہا۔ اکثر مقدمات کا
تصفیہ پنچون ہی تک پہونچکر ہوجاتا تہا۔ اِن سب اُمور کا دہرم شاستر پر بہت اثر پڑا ہے
جب سوسائٹی کی اندرونی وبیرونی حالت مین تغیّر واقع ہوا تو ضرورت کے لحاظ سے
سوسائٹی نے اپنا عمل بہی تبدیل کرنا شروع کیا اور ابتداء مین جو تبدیلی بلحاظ ضرورت
عمل مین آئی وقت گزرنے کے بعد بطور رواج جایز سمجہی گئی۔ اسوقت ایسی متعدّد
مثالین مل سکتی ہین کہ جو عمل شاسترون مین جایز قرار دیا گیا تہا وہ اب ناجایز سمجہا جاتا ہے
اور برخلاف اوسکے جسکو شاسترون مین ناجایز قرار دیا گیا تہا اب جایز سمجہا جاتا ہے

مسلمان بادشاہونکے عہد مین دہرم شاستر کے احکام نافذ رہے

(۳) جب ہندوستان کی حکومت مسلمان بادشاہون کی ہاتہہ مین آئی تو اونہون نے ہندون کے معاملات
مین دخل نہین دیا بلکہ اونکو کامل آزادی دی کہ وہ اپنے مذہب کے احکام کے
لحاظ سے اپنے معاملات کا تصفیہ کرائین۔ سرہنری مین نے اپنی کتاب موسومہ
ارلی ہسٹری آف انسٹیٹوشنز صفحہ ۳۸ پر یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ قدیم زمانہ کے
بادشاہون کو صرف محصولات وصول کرنے سے غرض تہی اور اونکو قوانین وضع
کرنے سے کوئی سروکار نہ تہا۔ سرہنری مین نے اس رائے کے قایم کرنے مین
یہہ امر نظر انداز کردیا ہے کہ مسلمانون کے مذہب کی روسے پروردگار عالم نے
اونکو قانون مکمّل صورت مین مرحمت فرمایا ہے اور کسی بادشاہ کو قانون وضع کرسکنے کا
اختیار حاصل نہین ہے۔ فقہ کے احکام دوسری اور تیسری صدی ہجری مین مکمل
صورت مین تدوین ہوچکے تہے اور اس بیش بہا ذخیرہ کی موجودگی مین بادشاہ
وقت کو کوئی کام وضع قوانین سے متعلق باقی نہین رہا تہا۔ فقہ مین اون قومون کیساتہہ
جو اطاعت قبول کرلین اونکے مذہبی احکام مین آزادی دینے کے متعلق بہی صریح

احکام موجود ہین - ایسی حالت مین مسلمان پادشاہون نے اگر ہندون کو اپنے مذہبی معاملات مین آزادی دی تو اوسکی وجہ اونکی کاہلی نہ تہی بلکہ اونہون نے اپنے مذہب کے احکام کے موافق عمل کیا۔ ہندوستان مین اسوقت بہی جو مسلمان دیسی پادشاہ ہین وہ اپنی ہندو رعایا کو اپنے مذہبی معاملات مین کامل آزادی دیتے ہین - چنانچہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین ہندون کے ساتہہ ہمیشہ یہہ رعایت مرعی رہی ہے اور گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان دیوانی (۵) ۱۲۹۶ء مین حکم ہے کہ "مقدمات ترکہ و وراثت ونکاح وطلاق وتبنیت و وصیت وہبہ وحضانت و ولایت وپرورش ونان ونفقہ مین اور نیز اون حقوق و فرایض مین جو متعلق باموز مذہبی ہون اگر فریقین ہنود ہین تو شاستر کے بموجب اور اگر مسلمان ہین تو شرع شریف کے موافق حقوق کا فیصلہ ہونا چاہیے"۔

برٹش حکومت مین دھرم شاستر کے احکام۔

(۴) جب ہندوستان مین برٹش حکومت قایم ہوئی تو ابتدائی زمانہ ہی مین مذہبی معاملات مین عدم دست اندازی کا اصول قرار دیا گیا اور ۱۷۷۳ء مین سپریم کورٹس کے اقتدارات صیغہ ابتدائی دیوانی کے حدود ارضی کے متعلق حکم ہوا کہ ہندون کے مذہبی معاملات کا تصفیہ دھرم شاستر کے احکام کے لحاظ سے کیا جائیگا - اوسکے بعد ۱۷۹۳ء مین کل برٹش انڈیا کی متعلق یہی قاعدہ قرار دیا گیا۔ ان احکام کا یہہ اثر ہوا کہ اوسوقت دھرم شاستر کے احکام کا جو منشا سمجہا جاتا تہا وہ ہندون سے عام طور پر متعلق ہو گیا۔ سابق مین دہرم شاستر کے احکام مین رواج کی بنا پر یا تعبیر کے ذریعہ سے جو تغیر و تبدل ہوتا رہتا تہا اوسکا موقع نہ رہا۔ اسمین شبہ نہین ہے کہ انگریزی ججون نے بہی شاستر کے معاملات مین اپنے انصاف اور رایکوئٹی کے خیالات کے موافق اکثر امور مین تبدیلی کی ہے لیکن باوجود اس کے دھرم شاستر کے احکام جو ہندو قوم سے متعلق ہین، اونکا دائرہ ایک حد تک محدود

ہو گیا ہے جو ہند و قوم کے طرز عمل اور شاستروں کے منشا کے مغائر ہے۔

کن امور کے متعلق دھرم شاستر کے احکام آجکل نافذ ہین۔

(۵) گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان دیوانی (۵) ۱۲۹۶ھ کی رو سے جب فریقین ہنود ہون تو مفصلۂ ذیل امور کے متعلق مقدمات کا تصفیہ دھرم شاستر کے احکام کے لحاظ سے کیا جائیگا:-

(۱) ازدواج و طلاق۔

(۲) تبنیت۔

(۳) ترکہ۔

(۴) وراثت۔

(۵) وصیّت۔

(۶) ہبہ۔

(۷) ولایت و حضانت۔

(۸) پرورش ذنان و نفقہ۔

(۹) حقوق و فرایض متعلق بامور مذہبی۔

اس کتاب مین دھرم شاستر کے صرف اون احکام کا ذکر کیا جائیگا جو امور متذکرہ صدر سے تعلق رکھتے ہین۔ فقرہ (۹) مین حقوق و فرایض متعلق بامور مذہبی کا ذکر کیا گیا ہے لیکن عدالتین ہر قسم کے حقوق و فرایض متعلق بامور مذہبی کے تصفیہ کی مجاز نہین ہین مجموعہ ضابطہ دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۳) ۱۳۲۳ف کی دفعہ (۵) کی رو سے عدالتین ایسے مقدمات کی سماعت کرسکتی ہین جو از قسم دیوانی ہون۔

مقدمات از قسم دیوانی۔

(۶) مُقدمہ قسم دیوانیؔ سے ایسا مقدمہ مراد ہے جسمین کسی جائداد یا عہدہ کے متعلق نزاع ہو گو ایسے حق کا تصفیہ کلیتاً کسی مذہبی رسم

یا امر کے تصفیہ پر منحصر ہو۔

ونکٹا چلاپتی بنام سبّاریاڈو۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۳۔

کرشنا سامی بنام ویراسامی۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳۔

کرشنا سامی آئنگار بنام سمرم سنگراچاریار۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۸۔

لوک ناتھہ بنام دس رتھی۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۵۔

سدگوپاچاریار بنام رام راؤ۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۸۵۔

مقدمہ قسم دیوانی نہ سمجھا جائیگا جب اصلی نزاع کسی مذہبی رسم یا امر کی انجام دہی سے متعلق ہو یا جب بحث محض اوس اعزاز کی ہو جسکا کسی عہدہ سے وابستہ ہونا بیان کیا جائے۔

گرمنی دیوی بنام صدر نشین پنی ہٹی میونسپلٹی۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۵۷ (۱۰۶۱ و ۱۰۶۲)

شنکر بہارتی سوامی بنام سدہ لنگیا چرنتی۔ ویکلی رپورٹر جلد (۶) پریوی کونسل صفحہ ۳۹۔ نیز بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۷۳۔

سدگوپا بنام کرشنا ناناچاریار۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۱۔

نراین وٹھے پرپ بنام کرشناجی سداشیو۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ (۲۳۳)۔

کروپاگونڈن بنام کولن تھین۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۱۔

گدّی گیا بنام باسیا۔ بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۴۵۵۔

لیکن مقدمات جن مین کسی عہدہ کے حق کے متعلق نزاع ہو مقدمات قسم دیوانی ہین گو ایسے حق کا تصفیہ مذہبی رسوم یا امور یا مذہبی اعتقاد کے تصفیہ پر منحصر ہو۔

کرشنما چاریار بنام کرشنا سوامی ناناچاریار۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۲۔ و نیز مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۱۳۔

عہدے جن سے کوئی مذہبی رسم یا امر متعلق ہے دو قسم کے ہین :-

(۱) عہدے جنکی انجام دہی کی بابت کوئی فیس مقرّر ہے -

(۲) عہدے جنکی انجام دہی کی بابت کوئی فِس مقرّر نہین ہے لیکن معتقدین اپنی خوشی سے نذرانہ دیتے ہین -

قسم اول کے متعلق کوئی شبہ نہین ہے کہ عدالت دیوانی مین استقرار حق کی بابت یا اوس عہدہ کے متعلق کسی اور حق کی بابت مقدمہ رجوع ہوسکتا ہے -

محمد بنام سید احمد - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ا ضمیمہ صفحہ ۱۸ -

قسم دوم کے متعلق اختلاف رائے ہے -

بنگال ہائیکورٹ کی رائے مین ایسا مقدمہ قسم دیوانی ہے اور عدالتون مین رجوع ہوسکتا ہے -

ماست رام بنام باپو رام - کلکتہ جلد ۵ اصفحہ ۱۵۹ -

کالی بنام گوری - کلکتہ جلد ۷ اصفحہ ۹۰۶ -

دینو ناتھہ بنام پرتاب چندر - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۰ -

مدراس ہائیکورٹ کی رائے مین ایسا مقدمہ قسم دیوانی نہین ہے اور عدالتونمین رجوع نہین ہوسکتا ہے -

تہولپّا لا بنام ونکٹ - مدراس جلد ۱۹ اصفحہ ۶۲ -

سُبہا ربا بنام وبدانتا چاریار - مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۳ -

بمبئی ہائیکورٹ نے قسم دوم کے عہدون کی مفصلہ ذیل تقسیم کی ہے :-

(الف) عہدے جو کسی خاص دیول یا مقام سے متعلق ہین -

(ب) عہدے جو محض ذاتی ہین -

اون عہدون کے متعلق جو ضمن (الف) مین داخل ہین بمبئی ہائیکورٹ کی رائے

ہے کہ مقدمات عدالت دیوانی مین رجوع ہوسکتے ہین یعنے ایسے مقدمات ازقسم دیوانی ہین۔

لمبا بنام راما۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۸۴۸ ۵۔

گرُنگیا بنام تمانا۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۲۔

بمبئی ہائیکورٹ نے کسی خاندان کے پروہت ہونے کے موروثی حق کو بہی تسلیم کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ اوسکے متعلق مقدمہ عدالت دیوانی مین رجوع ہوسکتا ہے

گہیلا بائی بنام ہارگون۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۹۴۔

اون مقدمات کے متعلق جو ضمن (ب) مین داخل ہین بمبئی ہائیکورٹ کی رائے ہے کہ ازقسم دیوانی نہین ہین اور عدالت دیوانی مین رجوع نہین ہوسکتے ہین۔

مُراری بنام سویا۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۲۵۔

گادی گیا بنام باسیا۔ بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۴۵۵۔

بمبئی ہائیکورٹ نے عہدون کے مقامی اور ذاتی ہونے کی جو تقسیم کی ہے اوسکو الہ آباد ہائیکوٹ نے بہی تسلیم کیا ہے۔

چنّو دت داس بنام بابونندن۔ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۷۲۵۔

برساتی بنام چمرو۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۸۳۔

نزاعات متعلق ذات۔ (۷) عدالتین ذات کے متعلق نزاعات کا تصفیہ نہین کرسکتی ہین جب تک کہ کسی جایداد کے حق کے متعلق بحث نہ ہو۔

جیٹہابائی نرسی بنام چیپسی کنورجی۔ بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۶۷۴۔

جب کسی شخص یا جماعت مجاز نے کسی شخص کو ذات سے خارج کیا ہو یا کسی مذہبی حق کی شرکت سے محروم کیا ہو تو عدالت دست اندازی نہ کریگی بجز اسکے کہ ایسا فعل قدرتی انصاف کے مغائر ہو مثلاً جب اوس شخص کو اپنے عذرات پیش کرنیکا

موقع دیئے بغیر حکم دیا گیا ہو۔

آپایا بنام پدپا - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۲ -

کیشولعل بنام گرجابائی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۳ -

جگناتہہ چرن بنام اکالی دسیا - کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۳ -

گپنتی بنام بہارتی سوامی - مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۲ -

دلبہا بنام مدسودن - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵ -

کرشنا سوامی چیٹی بنام ویراسوامی چیٹی - مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳ -

محض کسی سوشیل حق سے محروم کیا جانا ایسا فعل نہین ہے جسکی بابت عدالت مین مقدمہ رجوع کیا جاسکے -

رگھناتہہ دامودر بنام جناردہن گوپال - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۹۹ -

باباشنکر بنام ہری شنکر - بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۶۱ -

کانجی بادلا بنام ارجن شانجی - بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۵ -

سدہارام پاتر بنام سدہارام - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ مقدمات دیوانی صفحہ (۴۵۷)

راج کشو ماجی بنام نوبائی بیل - ویکلی رپورٹر جلد ۱ - مقدمات دیوانی صفحہ (۳۵۱)

دہرم شاستر کے ماخذ - (۸) منو اور یاگیولک نے دھرم شاستر کے ماخذ حسب ذیل قرار دیئے ہین :-

(۱) سرتی یعنے وید -

(۲) سمرتی یعنے مجموعہ قوانین -

(۳) رسم ورواج -

موجودہ زمانہ کی حالت کے لحاظ سے دھرم شاستر کے ماخذ حسب ذیل حصون مین تقسیم کیئے جاسکتے ہین :-

(۱) شاسترون کے اصلی احکام جن مین اونکی شروح داخل ہین۔

(۲) رسم و رواج۔

(۳) فیصلہ جات عدالتی۔

شاسترون کے اصلی احکام

شاسترون کے اصلی احکام۔ (۹) شاسترون کے اصلی احکام سُرتی۔ شمرتی اور شروح مین درج ہین۔ ہر ہندو وید کو پروردگار عالم کا حکم تصور کرتا ہے اور سُرتی اور شمرتی مین کوئی اختلاف ہو تو سُرتی کے احکام ترجیح کے قابل سمجھے جاتے ہین لیکن وید مین بہت کم احکام ہین جو عملی ضرورتون کے لئے کافی ہون اسلئے شمرتی ہی اصلی شاستر تصور کئے جاتے ہین۔ موجودہ زمانہ کے ہندون کا عمل شمرتیون کے احکام کے موافق ہی نہین ھے مثلاً ماموں کی بیٹی سے ازدواج شاسترون مین ممنوع قرار دیا گیا ہے لیکن جنوبی ہند مین اوسکا عام رواج ہے۔ شمرتیون مین کم درجہ کی ذات کی عورتون سے ازدواج جایز قرار دیا گیا ہے لیکن اس زمانہ کے ہندو اوسکو ممنوع خیال کرتے ہین۔ اِن امور کے مدنظر جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ کلکٹر مدورا بنام متو رام لنگا ستوپتی۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱۰۔ پریوی کونسل صفحہ ۲۱) یہہ فیصلہ کیا کہ ”ججون کا صرف یہہ کام نہین ہے کہ اس بات کا فیصلہ کرین کہ آیا کوئی نزاعی امر ابتدائی شاسترون کے احکام کے لحاظ سے جایز تصور کیا جاسکتا ہے بلکہ اونکو اسکا فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ایا اوس امر کو اوس مکتب مین تسلیم کیا گیا ہے یا نہین جو اوس ضلع سے متعلق ہے جہان نزاع پیدا ہوئی ہے اور نیز یہہ کہ ایا بلحاظ رسم و رواج وہ امر جایز سمجھا جاتا ہے یا نہین کیونکہ دہرم شاستر کی رو سے رسم و رواج کو جب وہ پورے طور پر ثابت ہو شاستر کے احکام پر ترجیح دی جانی چاہیئے۔“

اس زمانہ مین قدیم شمرتیون کی شروح قابل تعمیل تصور کی جاتی ہین لیکن یہہ شرح ذاتی

اسطرح مرتب ہنین ہوگیئ ہین جسطرح اس زمانہ مین قانونی کتابین مرتب کیجاتی ہین - ان شروح سے ایسے قواعد اخذ کرنا دشوار رہے ہے جو اون مقدمات پر حاوی ہوسکین جو آجکل عدالتون کے روبرو پیش ہوتے ہین - قدیم زمانہ مین اکثر مقدمات کا تصفیہ پنچون کے ذریعہ سے ہوتا تہا جو مقامی رواج سے واقف ہوتے تہے اور شروح کی کمی کو وہ اپنی عام واقفیت اور ذاتی تجربہ سے پورا کرلیتے تہے لیکن اس زمانہ مین چونکہ اسکا موقع ہنین ہے اسلئے بہت دقتین پیش آتی ہین -

جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ شاسترون کے احکام کو موجودہ ہندو سوسائٹی سے متعلق کرنے مین اس امر کا لحاظ رکہنا ضروری ہے کہ اون مین مذہب - اخلاق اور قانون کے احکام ایک ساتہہ درج کئے گئے ہین اور اونکی تعبیر اوس طریقہ سے نہ کیجانی چاہئے جس طریقہ سے کہ موجودہ زمانہ کی قانونی کتب کی کیجاتی ہے -

گرو لنگا سوامی بنام رام لکشما - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۸ -

رادہا موہن بنام ہردی بی بی - الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۰ -

بلونت سنگہ بنام رانی کشوری - الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷ -

دہرم شوستر جو وقعت کی نظر سے دیکہے جاتے ہین -

(۱۰) مفصلہ ذیل دہرم شوستر کل ہندوستان مین وقعت کی نظر سے دیکہے جاتے ہین :-

(۱) دہرم شوستر مولفہ گوتم -

(۲) دہرم شوستر مولفہ بودہاین -

(۳) دہرم شوستر مولفہ اپستمو -

(۴) دہرم شوستر مولفہ وسشٹ -

(۵) دہرم شوستر مولفہ وشنو -

(۶) دہرم شوستر مولفہ ہرت -

(۷) دہرم شوستر مولفہ پرناکین۔
(۸) دہرم شوستر مولفہ اوسانس۔
(۹) دہرم شوستر مولفہ یم۔
(۱۰) دہرم شوستر مولفہ کیشپ۔
(۱۱) دہرم شوستر مولفہ سنکھ۔

شمرتیان جو وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین۔

(۱۱) مفصلہ ذیل شمرتیان وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں:—

(۱) منو شمرتی۔
(۲) یاگیولک شمرتی۔
(۳) نارد شمرتی۔
(۴) کاتیائن شمرتی۔
(۵) ورہسپتی شمرتی۔
(۶) یم شمرتی۔
(۷) انگیرا شمرتی۔
(۸) آتری شمرتی۔
(۹) دکشا شمرتی۔
(۱۰) دیوالا شمرتی۔
(۱۱) پرجاپتی شمرتی۔
(۱۲) لکِہت شمرتی۔
(۱۳) دیاس شمرتی۔
(۱۴) سنکھ شمرتی۔

(۱۵) سنکھ لکھت شمرتی۔

(۱۶) وراد ھ ستہ تپ شمرتی۔

(۱۷) پرسیرا شمرتی۔

(۱۲) مفصلہ ذیل شروح ہندوستان مین وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین :۔

شروح جو وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین۔

(۱) متاکشرا مولفہ وگیانیشور جوگی۔ یہہ یاگیولک شمرتی کی شرح ہے۔ اور کل ہندوستان مین وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔

(۲) یاگیولک شمرتی کی شرح مولفہ وِشورو پ۔

(۳) وائے بہاگ مولفہ جیموت واہن۔ یہہ شرح بنگال مین متاکشرا کے مقابلہ مین ترجیح کے قابل ہے۔

(۴) وو ہارمیوکھ مولفہ نیل کنٹھ۔ یہہ شرح گجرات اور بمبئی مین متاکشرا کے مقابلہ مین قابل ترجیح ہے۔

کرشناجی بنام پانڈورنگ۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ (۶۵)۔

کلکٹر مدورا بنام متو رام لنگا۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ (۱۷)

گردہاری لعل بنام گورنمنٹ بنگال مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ (۴۴۸)۔

جگناتہہ پرشاد بنام رنجیت سنگہ۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۷۔

(۵) شمرتی چندریکا۔ مولفہ دیونند بہٹ۔

(۶) وائے دیبہاگ۔ مولفہ مادہو۔

(۷) سرسوتی دیلاس مولفہ پرتاب رودر دیو۔

(۸) ویوہار نرنے مولفہ وِردراج۔

(۹) ویرمترودنے مولفہ متر میسر۔

(۱۰) دیوادچنتامنی مولفہ وچسپتی مسر۔

(۱۱) دیوہارچنتامنی مولفہ وچسپتی مسر۔

(۱۲) رتناکر مولفہ چنڈیشور ٹہاکر۔

(۱۳) دتک چندریکا مولفہ کویرا۔

(۱۴) دتک میمانسا مولفہ نند پنڈت۔

دہرم شاستر کے پانچ مکاتب۔

(۱۳) فقرہ (۲) مین یہہ بیان کیا جاچکا ہے کہ شاستر کے قدیم قواعد جب وہ سوسائٹی کی موجودہ ضرورتون کے لئے ناکافی یا نامناسب ہوگئے اوسوقت وہ رواج کی بناءپر کسطرح تبدیل ہوئے۔ اس عمل کی بہت بڑی تائید شروح کے ذریعہ سے ہوئی۔ قدیم شاسترون پر جب کسی مقام پر کسی مشہور شخص نے کوئی شرح لکہی تو وہ اوس مقام کے رواج اور حالات سے ضرور واقف تہا اور اوسنے قدیم احکام کی تعبیر اس طریقہ سے کی کہ اوس مقام کا عمل جایز قرار پاجائے۔ چونکہ کل ملک مین ایک ہی قسم کا رواج قایم نہین ہوا تہا اسلئے ایسی شروح بعض حصص ملک مین تسلیم کی گیئن اور دوسرے حصص مین اون سے اختلاف کیا گیا۔ ایسی شروح دہرم شاستر کے مختلف مکاتب قایم ہونے کی باعث ہوئین۔ اسوقت پانچ مکاتب تسلیم کئے جاتے ہین۔

(۱) بنارس۔ (۲) متہلا۔ (۳) بنگال (۴) دڑاویڈا۔ (۵) مہاراشٹرا۔

ان مکاتب کی حدود ارضی معین نہین ہین اور جب بحث ہو کہ کوئی مقام کس مکتب کے تابع ہے تو اوسکا تصفیہ اس امر کے متعلق شہادت لیکر کیا جائیگا کہ اوس مقام پر بالعموم کونسی کتاب تعمیل کے قابل سمجہی جاتی ہے۔

پرہتی سنگہ بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ مقدمات دیوانی

صفحہ ۲۷۲ —

ہندوستان مین دراصل دو مکاتب ہین یعنے دائے بہاگ کا مکتب جو بنگال مین تسلیم کیا جاتا ہے اور متاکشرا کا مکتب جو باقی کل ہندوستان مین تسلیم کیا جاتا ہے بعض امور کے متعلق بعض حصص ملک مین متاکشرا کے احکام پر اور کتابون کو ترجیح دی جاتی ہے اور اسلئے متاکشرا کے مکتب کی مفصلہ ذیل تقسیم کیگئی ہے :—

(۱) بنارس - (۲) متھلا - (۳) مہاراشٹرا - (۴) ڈریویڈا -

ڈریویڈا مکتب بہی تین حصون مین تقسیم کیا گیا ہے یعنے -

(۱) ڈریویڈا (خاص)

(۲) کرناٹک -

(۳) اندرہ

مختلف مکاتب مین حسب ذیل کتب مستند تسلیم کی جاتی ہین :—

مکتب بنگال

(۱) دائے بہاگ - مولفہ جیموت واہن -

(۲) رگہونندن کی شرح مولفہ دائے تتو -

(۳) دائے کرم سنگرہ مولفہ سری کرشن -

(۴) سری کرشن کی شرح -

(۵) وتک چندریکا -

(۶) ویوادآبہنگرنو مولفہ جگنا تہہ -

مکتب بنارس

(۱) متاکشرا مولفہ وگیانیشورجوگی -

(۲) ویرمترودیے مولفہ مترمسر -

(۳) ترنے سندہو۔

(۴) وتک میمانسا مولفہ نند پنڈت۔

(۵) سیو دہنی و مدن پریجت مولفہ وشویشو رہٹ۔

(۶) شرح پاراسر سمرتی مولفہ مادہو آچاری۔

(۷) دیوا دبند و مولفہ کملاکر۔

(۸) کیشو ویجنتی و شرح متاکشرا مولفہ نند پنڈت۔

(۹) شرح متاکشرا مولفہ بالم بھٹ۔

(۱۰) بگلرو مولفہ لکشمی دہر۔

مکتب متھلا

(۱) متاکشرا۔ مولفہ وگیانیشور جوگی۔

(۲) دیوادچنتامنی۔ مولفہ ویچسپتی مصر۔

(۳) ویوادرتناکر۔ مولفہ چندیشور ٹہاکر۔

(۴) دُوِت ترنے۔

(۵) سودہی دیواک۔

(۶) دُوِت پریشرا۔ مولفہ مادہو آچاری۔

(۷) وتک میمانسا۔

مکتب مہاراشٹرا

(۱) متاکشرا۔ مولفہ وگیانیشور جوگی۔

(۲) دیوہار میوکہ۔ مولفہ نیل کنٹھ۔

(۳) ترنے سندہو۔

(۴) وتک میمانسا۔ مولفہ نند پنڈت۔

(۵) کوستو۔

مکتب ڈریوڈا

(۱) متاکشرا۔ مولفہ وگیانیشور جوگی۔

(۲) شمرتی چندریکا۔ مولفہ دیونند بہٹ۔

(۳) شرح پرسرا شمرتی۔ مولفہ مادہو آچاری۔

(۴) سرسوتی ویلاس۔ مولفہ پرتاب رودر دیو۔

(۵) ونگ چندریکا۔ مولفہ کویرا۔

(٦) ودہار رتنے۔ مولفہ ورادراجہ۔

مکتب گجرات

(۱) دیوہار مبوکھ۔ مولفہ نیل کنٹھ۔

(۲) متاکشرا۔ مولفہ وگیانیشور جوگی۔

ممالک محروسہ سرکار عالی مین کونسی شاستر رائج ہے۔

(۱۴) سرکار عالی کے ملک کا وہ حصہ جہان تلنگی اور کنڑی زبان بولی جاتی ہے ملک ڈریوڈا مین داخل ہے اور اوس سے شاستر متعلقہ ڈریوڈا متعلق ہے اور وہ حصہ جہان مرہٹی زبان بولی جاتی ہے ملک مہاراشٹر مین داخل ہے اور اوس سے دھرم شاستر متعلقہ مہاراشٹر متعلق ہے۔

گوبندجی بنام ناگنا تہہ۔ آئین جلد ۹ صفحہ ۳۳۷۔

مسماۃ ابوما بنام چین ویرما۔ آئین جلد ۳ صفحہ ۱۴۵۔

اس مقدمہ مین یہہ بہی قرار دیا گیا ہے کہ تاوقتیکہ یہہ امر ثابت نہ ہو کہ لنگایت جو ملک سرکار عالی مین کسی مقام پر رہتے ہین کسی خاص شاستر کے پابند ہین یہہ تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ معمولی دھرم شاستر مروجہ اوس مقام کے جہان وہ

سکونت رکھتے ہون پابند ہین۔ دوہار میوکھ ممالک محروسہ سرکار عالی مین وقعت رکھتی ہے لیکن ظاہراً اوسکے احکام اون اشخاص سے متعلق ہونگے جو دراصل مہاراشٹرا مکتب کے تابع ہین۔

حیا بائی بنام نروپتی بائی۔ مقنن دکن جلد ۲ صفحہ ۱۳۱۔

ناگما ولنگما بنام ایرنبا۔ آئین دکن جلد ا صفحہ ۵۰۷۔

سرسوتی دلاس وشمرتی چندریکا ممالک محروسہ سرکار عالی مین وقعت رکھتی ہین اور وہ اون اشخاص سے متعلق ہین جو ڈریویڈا دھرم شاستر کے تابع ہین۔

مساۃ امبا بائی بنام مساۃ رنگو بائی۔ آئین دکن جلد ا صفحہ (۵۱)۔

ضلع رائچور کا وہ حصہ جو ملک کرناٹک سے متعلق ہے ڈریویڈا مین داخل ہے اور وہان متاکشرا۔ شمرتی چندریکا مروج ہین۔

یدانا گیا بنام مساۃ کیسما۔ آئین جلد ۶ صفحہ ۳۶۹۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کے اوس حصہ ملک مین جسے مرہٹواڑی کہتے ہین دہرم شاستر بمبئی اور حصہ تلنگانہ و کرناٹک مین شاستر مدراس مروج ہے۔

جونگی شیشگر راؤ بنام رام راؤ۔ آئین جلد ۱۱ صفحہ ۴۔

قوم تلنگہ اور ملک تلنگانہ سے دہرم شاستر مدراس متعلق ہے۔

نکلند میتیا بنام راج بلما۔ آئین جلد ۵ صفحہ ۳۹۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کی تقریباً ہر ضلع مین ہر قوم کے لوگ آباد ہین مثلاً گلبرگہ مین مرہٹے۔ تلنگے اور کنٹری قوم کے لوگ آباد ہین۔ ایسی حالت مین یہہ نہین کہا جا سکتا کہ گلبرگہ مین شاستر متعلقہ مہاراشٹرا عام طور پر نافذ ہے اور ہر قوم کے لوگون سے وہی احکام متعلق ہونگے۔ اس امر کا عام طور پر تعین کرنا دشوار ہے کہ کس ضلع مین کونسا دھرم شاستر متعلق ہوگا۔ دھرم شاستر اس معنی مین

ذاتی قانون ہے کہ اگر ایک شخص جو کسی خاص شاستر کا تابع ہو کسی دوسرے مقام مین جہان دوسری شاستر متعلق ہو سکونت اختیار کرلے تو اوس سے وہی شاستر متعلق ہوگا جو اوسوقت متعلق تہا جب اوسنے سکونت تبدیل نہین کی تہی بجز اسکے کہ اوسکے عمل سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ اوسنے جدید مقام کے شاستر کو اپنے اوپر قابل پابندی قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو فقرہ ۲۷)

وائے بہاگ اور متاکشرا مین اصولی اختلاف۔

(۱۵) وائے بہاگ اور متاکشرا مین اصولی اختلاف ہے اور اسلیئے ہندوستان مین صرف دو مکاتب قرار دیئے جاسکتے ہین۔ جن امور کے متعلق اصولی اختلاف ہے اونکی صراحت ذیل مین کی جاتی ہے :-

(۱) وائے بہاگ کی روسے وراثت کا سلسلہ مذہبی یا روحانی فائدہ پر مبنی ہے۔ برخلاف اوسکے متاکشرا مین سلسلہ وراثت خون کے تعلق سے قایم کیا گیا ہے۔ اسلیئے متاکشرا کی روسے سپنڈ شکولیہ و سمانودک ختم ہونیکے بعد بندہو وارث ہو سکتے ہین برخلاف اوسکے وائے بہاگ کی روسے بندہونکو روحانی فائدہ کے خیال سے سپنڈون کے درمیان وراثت مین درجہ دیا گیا ہے

(۲) متاکشرا کی روسے بیٹا موروثی جائداد مین پیدا ہوتے ہی حقدار ہو جاتا ہے لیکن وائے بہاگ مین اس اصول کو قایم نہین رکہا گیا ہے۔ اور اوسکی وجہ سے باپ اپنے بیٹون کی موجودگی مین جائداد کا قطعی مالک ہے اور اوسکو اپنی مرضی کے موافق منتقل کرسکتا ہے۔ اوسکے بیٹے اوسکو تقسیم کرنے پر مجبور نہین کرسکتے۔ بیٹون کو باپ کے مرنے کے بعد جائداد مین حق حاصل ہوتا ہے۔

(۳) وائے بہاگ کی روسے خاندان کے اشتراک کی صورت مین بہی

شرکا رکے حقوق کا تعین ہوتا ہے اور ہر شریک اپنا حصہ منتقل کرنے کا مجاز ہے لیکن متاکشرا کی روسے جب تک جائداد کی تقسیم نہ ہو اوسوقت تک کسی شریک کے حصہ کا تعین نہین ہوتا ہے۔

(۴) وائے بہاگ کی روسے ایک شریک کے مرنے کے بعد اوسکا حصہ اوسکے ورثار کو پہونچتا ہے۔ بر خلاف اوسکے متاکشرا کی روسے اگر کوئی رکن اشتراک کی حالت مین فوت ہوجائے تو اوسکا حصہ پسماندگی کے قاعدہ سے دوسرے شرکا رکو حاصل ہوجاتا ہے۔ اِسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ متاکشرا کی روسے بیوہ اپنے متوفی شوہر کا حصہ نہین پاسکتی ہے جب وہ اشتراک کی حالت مین فوت ہوجائے لیکن دائے بہاگ کی روسے بیوہ اپنے شوہر کا حصہ دوسرے شرکا رسے علیحدہ کراسکتی ہے۔

رواج

رسم و رواج۔

(۱۶) دہرم شاستر مین رواج کو بہت اہم درجہ دیا گیا ہے اور فیصلہ جات مین بہی صراحت سے یہہ تصفیہ ہوچکا ہے کہ جب کوئی رواج ثابت ہو تو اوسکو دہرم شاستر کے احکام پر ترجیح دی جائیگی۔ ایسے رسم و رواج کے ثابت کرنے کا بار اوس شخص پر ہوگا جو اوسکو بیان کرے لیکن جب کوئی رواج کسی مقدمہ مین تسلیم کیا گیا ہو تو اون مقدمات مین جو اوسکے بعد پیش ہون اوسکو ثابت قرار دیا جائیگا۔

کلکٹر مدورا بنام متو رام لنگا۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ ۱۷۔

رواج کو قانون کی وقعت کب ہوگی۔

(۱۷) رواج کو قانون کی وقعت حاصل ہونے کے لئے حسب ذیل شرایط کی تکمیل ضروری ہے:۔

(۱) وہ قدیم ہو جس سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ کسی خاص خاندان۔ فرقہ اشخاص

یا ضلع مین عوام نے اوسکو اپنی رضامندی سے مثل قانون تسلیم کیا ہے (سونجی بنام متّو رام لنگا - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۷)
رواج کو ہندوستان مین قدیم قرار دینے کے لئے یہہ ثابت کرنا ضروری نہین ہے کہ وہ مثل انگلستان کے رچرڈ اول کے وقت مین تسلیم کیا جا چکا ہے یا سنہ ۱۷۷۳ء یا سنہ ۱۷۹۳ء کے قبل بطور رواج تسلیم کیا گیا ہے - کسی رواج کے قدیم قرار دیئے جانے کے لئے یہہ ثابت کیا جانا کافی ہے کہ اوسکے موافق اسقدر عرصہ سے عمل ہوتا رہا ہے کہ جس قوم یا فرقہ یا خاندان کا وہ عمل ہے وہ اوسکو قانون کے موافق خیال کرتا ہے -
لچھمن لعل بنام موہن لعل - ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ - مقدمات دیوانی صفحہ ۱۷۹ -
امرت ناتھہ بنام گوری ناتھہ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ - پریوی کونسل صفحہ ۱۰ -
سونجا بنام متّو - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۵ - و نیز ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ - مقدمات دیوانی صفحہ ۳۵۵ -
سدہوجی راو بنام مانکوجی راو - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۸ -
راماسوامی بنام آپاو - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹ -
ناناجی بنام سندرا بائی - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۹ -
(۲) وہ معیّن - ناقابل تغیر اور مسلسل ہو -
(راجہ راج کشن سنگھ بنام بابجے سرنا تر ومدار - ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۲ - رام لکشمی بنام سیوناتھہ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۰)
چنّل بنام ورراجلو - مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۷ -
لچھمن بنام اکبر - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴۰ -
لالہ بنام ہیرا - الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۹ -

(۳) وہ مناسب ہو - اس سے یہہ مراد نہین ہے کہ اس زمانہ مین اوس بات کے مناسب یا نامناسب ہونے کا جو معیار ہے وہ اوسکو پورا کرتا ہو بلکہ اوس سے صرف یہہ مراد ہے کہ وہ اخلاق کے اصلی اصول کے اور ملک کے عام قوانین کے مغائر نہ ہو (اصول قانون مولفہ رینگن صفحہ ۷۶)

اگر کوئی عمل عدالتون کے ایسے فیصلجات کی بناء پر قایم ہو گیا ہو جو غلط ہون اور بعد منسوخ ہو گئے ہون تو ایسے عمل کو رواج کا درجہ حاصل نہین ہو سکتا-

رام کنٹا داس بنام شاما نند- کلکتہ جلد ۶ ۳ صفحہ (۵۹۰)

ایسا رواج جسکی بناء پر کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی مین اوسکی رضامندی کے بغیر ازدواج کر سکے- کالعدم ہے کیونکہ وہ اخلاق کے خلاف ہے-

ہیٹیا پیر بنام ہیٹیا لکشمی- مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۳۵-

سنتمل بنام اڈمنسٹریٹر جنرل مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۹-

رواج کو ثابت قرار دینے کیلئے کس قسم کی شہادت کی ضرورت ہے-

(۱۸) رواج کو ثابت قرار دینے کے لئے جو شہادت پیش کی جائے وہ ایسی ہونی چاہئے جس سے یہہ ثابت ہو سکے کہ وہ عمل یکسان اور مسلسل ہے اور جن لوگون کا وہ عمل ہو وہ یہہ باور کرتے ہون کہ اون کا عمل قانون کے موافق ہے-

گوپالا بن بنام رگھوپتی آین- مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ (۲۵۰)

ہیرا ناتھ بنام بالو رام- ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۱۶-

کلکٹر مدورا بنام متو رام لنگا- ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ ۱۷-

ہر پرشاد بنام شیو دیال- ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۵۵-

وشنو بنام کرشنن- مدراس جلد ۷ صفحہ ۳-

ہرنبہہ بنام منڈل- کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۷۹-

رواج کا بار ثبوت- (۱۹) جب کسی قوم یا خاندان سے دھرم شاستر کے احکام کا متعلق ہونا تسلیم کرکے یہہ بیان کیا جائے کہ کوئی خاص حکم رواج کی بناء پر اوس سے متعلق نہین ہے تو ایسے رواج کا بار ثبوت اوس شخص پر ہوگا جو ایسا بیان کرے-

چندیکا بخش بنام منا کنور- انڈین اپیل جلد ۲۹ صفحہ (۷۰)

ایسے رواج کو ثابت قرار دینے کے لئے قوی شہادت کی ضرورت ہوگی-

ٹیل وانڈرا اون بے کسن بنام منی لعل- بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۰-

لیکن اگر کوئی خاندان دراصل ہندو نہ ہو اور ہندوون کے چند احکام اپنے اوپر اوسنے قابل پابندی قرار دے لئے ہون تو جو شخص یہہ بیان کرے کہ کسی خاص حکم کو اوس خاندان نے اپنے اوپر قابل پابندی کر لیا ہے بار ثبوت اوسپر ہوگا

فننذر دیب بنام راجیشور- کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳-

جب کوئی شخص ہندو گھر مین پیدا ہوا ہو تو محض اسوجہ سے کہ وہ کہانے پینے کے متعلق اوس قسم کی قیود پر عمل نہین کرتا ہے جنکو ہندو بالعموم قابل پابندی سمجھتے ہین ایسا شخص ہندوون کے دائرہ سے خارج نہین ہو سکتا بلکہ اوس پر اوسوقت تک دھرم شاستر کے احکام متعلق ہونگے جب تک وہ کسی دوسری ایسی جماعت مین شریک نہ ہو جائے جسکا قانون دھرم شاستر سے مختلف ہو-

بھگوان بنام بوز- کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱-

فیصلہ جات عدالتی

(۲۰) اس زمانہ مین فیصلہ جات عدالتی دھرم شاستر کے بہت اہم ماخذ ہین-

دہرم شاستر کے احکام مین عدالتی فیصلہ جات کا کوئی ذکر نہین ہے۔ انگریزی حکومت کے قیام کے بعد بجز خاص صورتون کے جہان صریح قوانین کے ذریعہ سے دہرم شاستر کے احکام مین ترمیم کی گئی ہے دہرم شاستر کے احکام مین جو ترمیم ہوئی ہے وہ صرف فیصلہ جات عدالتی کے ذریعہ سے ہوئی ہے فیصلہ جات کے ذریعہ سے دہرم شاستر کے متعلق یہہ کام نہایت عمدگی سے انجام دیا گیا ہے کہ دہرم شاستر کے کونسے احکام مذہبی ہین۔ کونسے اخلاقی اور کونسے احکام قانون کی وقعت رکہتے ہین۔ یہہ ممکن ہے کہ بعض عدالتی فیصلہ جات اصلی دہرم شاستر کے احکام کے مغایر ہون لیکن جب تک ایسے فیصلہ جات باضابطہ طور پر منسوخ نہ ہون ماتحت عدالتین اونکے موافق عمل کرینگی۔

دہرم شاستر کے احکام کن سی متعلق ہین

دہرم شاستر کے احکام کِن سے متعلق ہین۔

(۲۱) دہرم شاستر کے احکام اون سب اشخاص سے متعلق ہین جو اپنے آپکو ہندو کہتے ہین۔ جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم (ویکلی رپورٹر جلد ۱ پریوی کونسل صفحہ ۱) یہہ قرار دیا ہے کہ "ہندو" مین داخل ہونے کے لئے یہہ کافی نہین ہے کہ کوئی شخص ہندوون کے گھر مین پیدا ہوا ہو بلکہ یہہ بھی ضروری ہے کہ اوسکا مذہب ہندو ہو۔ موجودہ زمانہ مین اس لفظ کو اون اشخاص پر محدود کرنے سے بہت سختی ہوگی جو یکلخت ہی کہ ہندو مذہب کے پیرو ہون اسوقت ہندوستان مین بہت سے فرقے ہین جو برائے نام ہندو مذہب کے رسوم انجام دیتے ہین لیکن اونکے عقائد ہندو مذہب کے مغائر ہین۔ بعض فرقے مثلاً آدی برہمو ایسے بھی ہین جو ظاہری رسوم بھی انجام نہین دیتے ہین۔ اِن سب فرقون کو ہندوون کے دائرہ سے خارج کرکے یہہ قرار دینا کہ د

قانون وراثت ہند کے احکام متعلق ہونگے دشوار ہے۔ اِن سب فرقون کو لفظ "ہندو" مین داخل کرنے کے لئے یہہ قرار دینا ہوگا کہ لفظ "ہندو" مین وہ کل اشخاص داخل ہین جنکا مذہب ہندو ہو اور نیز ایسے اشخاص کی اولاد بجز اسکے کہ ایسی اولاد نے ہندو مذہب کو علانیہ طور پر ترک کردیا ہو۔ (گورو داس بنرجی کے ٹیگور لکچرز متعلق ازدواج و استری دہن طبع سوم صفحہ ۱۶۔

دہرم شاستر کے احکام کسی شخص سے اِس بناء پر متعلق کیئے جانے کے لئے کہ وہ ہندو ہے یہہ دیکہنا ضروری نہین ہے کہ اوسکے عقائد قدیم ہندو مذہب کے موافق ہین یا نہین اور نہ یہہ دیکہنا ضروری ہے کہ ہندون مین کہانے پینے کے متعلق جو قیود ہین اونکو وہ ملحوظ رکہتا ہے یا نہین۔ صرف اِسقدر کافی ہے کہ وہ ہندو خاندان مین پیدا ہوا ہو اور اوسنے کوئی اور مذہب اختیار کرکے قدیم مذہب سے علیحدگی اختیار نہ کی ہو (بہگوان کنور بنام بوز۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۔

| کن اشخاص کا مذہب ہندو خیال کیا جاسکتا ہے۔ |

(۲۲) ہندوستان کی آبادی حسب ذیل تین حصون مین تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(۱) آریہ قوم نے ہندوستان پر جب حملہ کیا اوسوقت جو قومین یہان آباد تہین اونکی اولاد جنہون نے برہمنون کے مذہب کو پورے طور پر تسلیم نہین کیا۔

(۲) آریہ قوم کی اور اون غیر آریہ قومون کی اولاد جنہون نے برہمنون کے مذہب کو پورے طور پر تسلیم کرلیا ہے۔

(۳) مختلف مذاہب کے پیرو جو ہندوستان مین آریہ قوم کے بعد سکونت پزیر ہوئے مثلاً مسلمان۔ عیسائی اور پارسی۔

فقرہ (۳) مین جو اقوام داخل ہین اونسے دہرم شاستر کے احکام متعلق نہین ہونگے بجز اسکے کہ کسی خاص رواج کی بنار پر ایسے احکام کسی قوم یا فرقہ نے

اپنے اوپر قابل تعمیل قرار دیئے ہون -
فقرہ (۲) مین جو اشخاص داخل ہو سکتے ہین اونکے مذہبی عقائد کا یکسان ہونا ضروری نہین ہے - جب تک کوئی شخص ویدون کو پروردگار عالم کا حکم تسلیم کرتا ہے اوسوقت تک ہندو مذہب اوسکو ہندوون کے دائرہ سے خارج نہین کرتا خواہ ضمنی امور کے متعلق اوسکو کتنا ہی اختلاف ہو - اِسوقت ہندوستان مین تین فرقے ایسے ہین جنہون نے برہمنون کے مذہب کو تسلیم کرنیسے قطعی طور پر اِنکار کر دیا ہے یعنے بدھ - جین اور سکھ مذہب کے پیرو - لیکن اِنکے متعلق بہی یہہ قرار دیا گیا ہے کہ جب تک اِنکے متعلق کوئی علیحدہ قانون یا رواج ثابت نہ ہو دہرم شاستر کے احکام اِن سے متعلق ہونگے -
(لالہ منوہر پرشاد بنام مسماۃ کندن کنور - ویکلی رپورٹ جلد (۸) صفحہ ۱۱۶ - لوپز بنام لوپز - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۵) ابتدائی دیوانی صفحہ ۱۸۵ - بہگوان داس بنام راج مل - بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۸ - شیو سنگہ بنام دکہو - الہ آباد جلد (۱) صفحہ ۶۸۸ - بہگوان کنور بنام بوز - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱ و ۳۳ - امبا بائی بنام گوبند - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۷ - باجے بی بنام مکھن - الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵ - برہنہ بنام منڈل - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۷۹ - روپ چند بنام جمبو - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۴۷ - سکہا سنگہ بنام اشو سنگہ - مقنن دکن جلد ۸ صفحہ ۲۵۹ - رنجیت سنگہ بنام نراین سنگہ - آئین جلد ۶ صفحہ ۱۲۴ -)
فقرہ (۱) مین وہ اشخاص داخل ہین جو صوبہ مدراس اور ممالک متوسط اور بعض حصص ممالک محروسہ سرکار عالی مین سکونت رکہتے ہین - ایسی قومین پہاڑی ملکون مین بہی سکونت پزیر ہین - اِنکے رسم و رواج ہندوون کے رسم و رواج سے بہت مختلف ہین - بعض قومون نے ہندوون کے رسم و رواج کو اختیار

کر لیا ہے۔ بعض موقعوں پر اِن قوموں کو ہندو قرار دیکر دھرم شاستر کے احکام اِنسے متعلق کیئے گئے ہین۔ اِن قوموں کے قوانین مکمل شکل مین مدون نہین ہوئے ہین لیکن اونکے معاملات کا فیصلہ اونکے رسم و رواج کے موافق ہونا چاہیئے۔

شاستر کے احکام کا غیر مذہب کے اشخاص سے متعلق ہونا۔

(۲۳) بمقدمہ ابرہیم بنام ابرہیم۔ (ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱) پریوی کونسل نے قرار دیا کہ اگر کوئی ہندو اپنا مذہب ترک کرکے کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے تو اوسکو اختیار رہے کہ وہ اپنے قدیم قانون کے موافق عمل کرے۔ ایسا عمل صرف اون امور کے متعلق جایز ہوسکتا ہے جن سے اوسکے جدید مذہب کا کوئی تعلق نہ ہو مثلاً جائداد کے متعلق اوسکے اختیارات اور جائداد مین اوسکے حقوق اور مرافق۔ تبدیل مذہب کے بعد وہ اپنے عمل سے یہہ ظاہر کرسکتا ہے کہ وہ کونسے احکام کو اپنے اوپر قابل پابندی سمجھتا ہے۔ مثلاً اگر ایسا شخص کسی ایسے فرقہ مین شریک ہوجائے جسنے سابق مین اِس بات کا تعین کرلیا ہو کہ اوس سے کونسا قانون متعلق ہوگا تو ایسے شخص سے بھی وہی قانون متعلق سمجھا جائیگا۔

دھرم شاستر کے موافق عمل کرنے کا یا اوسکے احکام کو ترک کرنے کا اختیار صرف ایسے امور کے متعلق ہوسکتا ہے جسکے بارے مین واضعان قوانین نے کوئی صریح حکم نہ دیا ہو (جوسف۔ مدراس جلد (۷) صفحہ ۱۲۱)

مذہب تبدیل کرنیکا اثر۔

(۲۴) جب کوئی ہندو اپنا مذہب تبدیل کرے تو جسطرح اوسنے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہے اوسیطرح وہ جائداد کے متعلق بھی قانون تبدیل کرسکیگا اگر وہ کسی ایسی جماعت مین شریک

ہوا ہے جسکا قانون معیّن ہے تو اوس جماعت کا قانون اوس سے متعلق ہوجائیگا لیکن جب اوس جماعت کا قانون معیّن نہ ہو تو اوسے اختیار ہوگا کہ اپنا قدیم قانون اپنی جائداد سے متعلق رکھے۔

ابراہیم بنام ابراہیم۔ ویکلی رپورٹر جلد ا پریوی کونسل صفحہ ا۔

بمقدمہ جوالا بنام دھرم (مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۷) قرار دیا گیا ہے کہ جب کوئی ہندو مسلمان ہوجائے تو جو جائداد اوسکے پاس مذہب تبدیل کرنے سے پہلے ہو اوس سے دھرم شاستر کے احکام متعلق ہونگے لیکن جو جائداد وہ مسلمان ہونے کے بعد پیدا کرے اوس سے شرع شریف کے احکام متعلق ہونگے۔ اِس مین شبہ نہین ہے کہ جب وہ متاکشرا کا تابع ہو اور اوسکے پاس جائداد موروثی ہو تو اوسکی اولاد کو پیدا ہوتے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہین۔ ایسی صورت مین وہ مسلمان ہو کر اپنی اولاد کے حقوق پر مُضر اثر نہین ڈال سکتا۔

جب کوئی ہندو مسلمان ہو جائے تو بجز اسکے کہ ترکہ یا وراثت کے متعلق کوئی خاص رواج ثابت کیا جائے عام طور پر اوس سے شرع شریف کے احکام متعلق ہونگے۔ اگر کسی خاص رواج کی بنا پر ترکہ یا وراثت کے متعلق دھرم شاستر کے احکام متعلق قرار دیئے جائین تو ایسے مسلمان کی جائداد کے متعلق دھرم شاستر کے احکام کے موافق عمل کیا جائیگا۔

محمد صدیق بنام حاجی احمد۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ا۔

راج بہادر بنام بشن دیال۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۴۳۔

مچھ بائی بنام ہر بائی۔ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۲۶۴۔

حاکم خان بنام گل خان۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۲۶۔

ذات کے رواج کے متعلق بمقدمہ جنیا بائی بنام کہروارجنیا (بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۳۶۶) بحث کی گئی ہے جب کوئی ہندو جو مسلمان ہو گیا ہو دہرم شاستر کے احکام کے موافق جائداد حاصل کرے تو اوسپر وہ ذمہ داریان عائد ہونگی جو اوس جائداد پر تہین مثلاً نان و نفقہ کی اور قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری۔

رشید کرمالی بنام شہر بانو۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۸۵۔

رواج کی بنا پر مفصلہ ذیل مسلمان فرقون سے وراثت و ترکہ کے متعلق دہرم شاستر کے احکام متعلق قرار دیئے گئے ہین :۔

(۱) خوجہ مسلمان۔

احمد بہائی حبیب بہائی بنام قاسم بہائی احمد بہائی۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۳۴۔

(۲) کچھی میمن۔

محمد صدیق بنام حاجی احمد۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۔

حاجی سابو صدیق بنام علی محمد جان محمد۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ (۲۷۰)

موسیٰ حاجی بنام حاجی عبدالرحیم۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۷۔

(۳) تعلقہ دہندوکا صوبہ گجرات کے سنّی بورہ مسلمان۔

بچی بائی بنام سنوک بائی۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۳۔

(۴) مسلمان گراسی۔

فتح سنگ جی بنام ہری سنگ جی۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۱۔

موسیٰ حاجی بنام حاجی عبدالرحیم۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۷۔

کوئی شخص اپنا مذہب تبدیل کرنے سے جائداد حاصل شدہ سے محروم نہین کیا جا سکتا۔

رامیشور راؤ بنام غلام غوث خان۔ متفنن دکن جلد ۳ صفحہ ۹۳۔

(۲۵) جب ایک ذات کا ہندو کسی دوسری ذات | اولاد جب مان اور باپ مختلف ذات یا قوم کے ہون۔

ذات کی ہندو عورت کو بطور داشتہ رکھے تو اوسکی اولاد سے دہرم شاستر کے احکام متعلق ہونگے -

جب کوئی عیسائی یا مسلمان کسی ہندو عورت کو بطور داشتہ رکھ لے اور وہ عورت اپنا مذہب تبدیل نہ کرے تو اوسکی اولاد ہندو سمجھی جائیگی اور اوس سے دہرم شاستر کے احکام متعلق ہونگے -

عام اصول یہہ ہے کہ جب ازدواج نہ ہوا ہو تو اولاد کا مذہب وہی سمجھا جاتا ہے جو ماں کا ہوتا ہے -

میتابوئی بنام اوٹرم - ویکلی رپورٹر جلد ۲ - پریوی کونسل صفحہ ۴ - نیز مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ - تاراچند بنام ریب رام - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰ -

اگر کوئی ہندو کسی غیر مذہب عورت کو بطور داشتہ رکھے تو اوسکی اولاد ہندو نہ سمجھی جائیگی اور اوس سے دہرم شاستر کے احکام متعلق نہ ہونگے -

لنگپا بنام عیسو داسن - مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳ -

دہرم شاستر کے احکام کا اون اشخاص سے متعلق ہونا جو ہندو نہین ہین

(۲۶) محض یہہ امر کہ کوئی شخص اپنے آپ کو ہندو کہتا ہے اِس بات کے لئے کافی نہین ہے کہ اوس سے دہرم شاستر کے احکام متعلق کئے جائین لیکن جب فریقین دہرم شاستر کے احکام کے موافق عمل کرتے ہون تو اون سے دہرم شاستر کے احکام اکیوٹی کے اصول کے لحاظ سے متعلق قرار دیئے جا سکتے ہین -

راج بہادر بنام بشن دیال - الہ آباد جلد ۴ صفحہ (۳۴۳)

ابراہم بنام ابراہم - ویکلی رپورٹر جلد ۱ - پریوی کونسل صفحہ (۱)

متہوسوامی مڈلیار بنام سیلامانی - مدراس جلد ۳۳ صفحہ (۳۴۲)

اِس مقدمہ مین یہہ بہی قرار دیا گیا ہے کہ شمالی اور جنوبی ہندوستان مین اب غیر مذہب کے لوگون کو ہندو بنانے کا رواج ہو گیا ہے۔

دہرم شاستر کے احکام کو شخصی قانون کی حیثیت حاصل ہے نہ کہ مقامی قانون کی۔

(۲۷) جب کوئی ہندو ہندوستان کے کسی صوبہ مین رہتا ہو تو بادی النظر مین اوس سے شاستر کے وہ احکام متعلق ہونگے جو اوس صوبہ مین نافذ ہین اگر وہ بنگال مین رہتا ہے تو اوس سے وائے بہاگ متعلق ہو گی۔ شمالی بہار اور ترہٹ مین اوس سے ویوادچنتامنی متعلق ہو گی۔ گجرات مین اوس سے دیوہار مئوکھ متعلق ہو گی اور اور مقامات مین اوس سے متاکشرا متعلق ہو گی۔

رام داس بنام چندر داسیا۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹۔

جگو بندہو بنام کرن سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۳۴۱)

لیکن یہہ قانون مقامی قانون نہین ہے۔ وہ شخصی قانون اور ہر خاندان کا قانون ہو جاتا ہے جو وہان مستقل طور پر رہتا ہو یعنی اگر کوئی خاندان جس سے کسی خاص مقام کا قانون متعلق ہو ایک مقام سے دوسرے مقام کو چلا جائے اور وہان جا کر مستقل سکونت اختیار کرے تو وہ اوس دوسرے مقام پر بہی اپنے شخصی قانون کا تابع ہو گا گو اوس دوسرے مقام کا قانون اوسکے شخصی قانون سے مختلف ہو۔

امبا بائی بنام گویند۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۷۔

میلشہی دتی بنام سبہاریا۔ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۵۰۔

پاربتی کماری بنام جگدیش چندر۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۳۔

چند گا بخش بنام منا کنور۔ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳۔

ایسا شخصی قانون وہ قانون قرار دیا جائیگا جو اوسکے ترک سکونت کے وقت نافذ ہو نہ وہ جو اوسکے بعد اوس مقام مین قایم ہو گیا ہو۔

واسدیون بنام سکریٹری آف اسٹیٹ - مدراس جلد ۱ صفحہ (۱۵۷ -)
یہہ قاعدہ جائداد غیر منقولہ سے بہی متعلق ہوگا اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہندوستان مین کوئی مقامی قانون نہین ہے بلکہ سب قانون شخصی ہے - یہہ قاعدہ ایسے خاندان سے بہی متعلق ہوگا جسنے رواج کی بنا پر اپنی وراثت وغیرہ کا کوئی خاص قاعدہ قایم کیا ہو - ایسے قاعدہ پر عمل ہوسکیگا گو وہ اوس مقام کے عام قانون کے مغایر ہو -

وچھیتی بنام رجندر - مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ -
بہجا ناتہہ بنام کوپل من - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۹۵ -
مانک چند بنام جگت سبہانی - کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۸ -

جب یہہ ثابت ہوجائے کہ کوئی شخص یا خاندان ایسے قانون کا تابع ہے جو اوس مقام کے عام قانون سے مختلف ہے تو یہہ قیاس قایم کیا جائیگا کہ اوس شخص یا خاندان نے اپنے شخصی قانون کو قایم رکہا ہے اور اس امر کا بار ثبوت کہ اوسنے جدید مقام کا قانون اختیار کر لیا ہے اوس شخص پر ہوگا جو اسطرح تبدیل ہونا بیان کرے -

سرندر ناتہہ بنام مسماۃ ہیرامنی - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ - پریوی کونسل صفحہ ۳۵ -
پرتہی سنگہ بنام مسماۃ شیو - ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۶۱ -

لیکن ایسے قیاس کی یہہ ثابت کرنے سے تردید ہوسکتی ہے کہ اوسنے اوس مقام کا مذہبی عمل اختیار کر لیا ہے جہان وہ مستقل طور پر سکونت پزیر ہوا ہے یا اوسنے جائداد کی وراثت کا وہ طریقہ اختیار کر لیا ہے جو اوس مقام مین رائج ہے -

چندر و بنام نوبین سندرو - ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ -
رام برہمو بنام کامنی - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ -
سرندر ناتہہ بنام مسماۃ ہیرامنی ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ پریوی کونسل صفحہ (۳۵)

پاربتی کماری بنام جگدیش چندر - کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۳-

اگر سرکار انتظامی حیثیت سے ایک ضلع کو ایک صوبہ سے خارج کر کے دوسرے صوبہ مین شریک کر دے تو اوس سے دہرم شاستر کے احکام مین کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی-

پرتھی سنگھ بنام کورٹ آف وارڈز - ویکلی ریورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۲-

جین -

(۲۸) جین فرقہ سے معمولاً متاکشرا کے احکام متعلق ہونگے-

منڈت کشور بنام پہول چند - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۵۴-

جین فرقہ کے جو اشخاص صوبہ بنگال مین سکونت پزیر ہو گئے ہین اونسے معمولاً متاکشرا کے احکام متعلق ہونگے بجز اسکے کہ یہہ ثابت ہو کہ اوہنون نے اہم امور مین بنگال کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے-

ٹیگور لکچرز متعلق قانون تبنیت مولفہ گلاب چندر سرکار صفحہ ۳۵۲-

باب ۲

ازدواج

ازدواج کی تعریف

(۲۹) "ازدواج" سے وہ تعلق مراد ہے جو مرد اور عورت مین تمدنی اور بعض صورتون مین مذہبی اغراض کے لئے قایم کیا جاتا ہے-

دھرم شاستر کی روسے ازدواج سنسکار ہے

(۳۰) دھرم شاستر کے احکام کی روسے ازدواج سنسکار یعنی مذہبی رسم ہے جو انسان کو پاک کرنے کے لئے ضروری ہے- منو باب ۹ فقرہ (۱۳۸) مین حکم ہے کہ جس شخص کے بیٹا نہ ہو وہ پوت یعنی دوزخ مین جاتا ہے اسلئے پوت سے بچانے کے لئے پتر یعنی بیٹے کی ضرورت

ہے جسکے لئے ازدواج لازمی ہے۔ دتک میمانسا باب ۱ فقرہ (۵) مین لکہا ہے
کہ جب برہمن پیدا ہوتا ہے اوسپر تین قسم کا رِن یعنی قرضہ ہوتا ہے۔
(۱) رشیون کا قرضہ جو ویدون کے پڑہنے اور پڑہانے سے ادا ہوتا ہے۔
(۲) دیوتاؤن کا قرضہ جو یگ یعنی ہوم کے کرنے سے ادا ہوتا ہے۔
(۳) پتریون یعنی بزرگون کا قرضہ جو ازدواج کرکے بیٹا پیدا کرنے سے ادا ہوتا ہے
اِس قسم کے احکام سے اور نیز شاسترون کے اون احکام سے جن مین آٹہہ مختلف قسم کے ازدواج کا ذکر کیا گیا ہے بادی النظر مین یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوون مین ازدواج کا اصول فقط نسل کے بقا کے لئے قایم کیا گیا تہا۔ لیکن یہہ خیال صحیح نہین ہے۔ اس مین شبہ نہین ہے کہ جب آریہ قوم ہندوستان مین حملہ آور ہوئی اوسوقت اوسکو اپنے بقا کے لئے اِس بات کی ضرورت تہی کہ جسطرح ممکن ہو آبادی مین اضافہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے دشمنون کا مقابلہ کامیابی کے ساتہہ کرسکے لیکن ازدواج کی تکمیل کے وقت وید مین جو منتر پڑہے جانے ضروری قرار دیئے گئے ہین اونکے معاینہ سے واضح ہوتا ہے کہ اوس ابتدائی زمانہ مین بہی ہندو اوس روحانی تعلق کو محسوس کرچکے تہے جو ازدواج سے قایم ہوتا ہے اور عورت کو اردھانگنی یعنی اپنا نصف جسم تصور کرتے تہے اور یہی دعا مانگتے تہے کہ وہ دونون ملکر محبت کے ساتہہ اسطرح اپنی زندگی گزارین کہ پروردگار عالم کا اس دنیا کے پیدا کرنے مین جو اصلی منشا ہے وہ جہانتک اونکے امکان مین ہے پورا ہوسکے۔ ویدون کی روسے کوئی یگ یا اہم مذہبی رسم اوسوقت تک پوری نہین ہوسکتی تہی جب تک کہ اوسکی انجام دہی مین مرد کے ساتہہ عورت شریک نہ ہو۔ جب شاسترون مین عورتون کو مساوات کا درجہ دیدیا تہا تو اونکی سوائے اِسکے اور کیا خواہش ہوسکتی تھی کہ وہ محبت کے ساتہہ اپنی زندگی کے فرایض انجام دیتی رہین۔

ازدواج ست پد کی رسم سے مکمل ہوتا ہے نہ کہ واگدان یعنی منگنی کی رسم سے۔ جب ست پد کی رسم انجام پا جاتی ہے اوسوقت زن وشو کا تعلق قایم ہو جاتا ہے۔

وکنٹم بنام کالی پیرن۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ (۴۹۷)

شودرون کے لئے اور اعلیٰ ذاتون کی عورتون کے لئے صرف ازدواج ہی ایک سنسکار لازمی ہے۔

ونکٹ چارلو بنام رنگا چارلو۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶۔

کامیشور بنام وبرا چارلو۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۲۲۔

نابالغ لڑکی کے ولی کا یہہ مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ اوسکا ازدواج کرے لیکن یہہ قانونی فرض نہین ہے۔

جمنا بنام باما سندری۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹۔

ونکٹ چارلو بنام رنگا چارلو۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶۔

سندری بنام سبرمینا۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۵۔

نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کا ازدواج ہو سکتا ہے

(۳۱) دھرم شاستر کے احکام کی رو سے ازدواج کے لئے عمر کی کوئی قید نہین ہے۔ نابالغ لڑکے اور لڑکی کا ازدواج ہو سکتا ہے لیکن ایسی صورت مین رسوم لڑکے اور لڑکی کے ولی کی جانب سے انجام دی جاتی ہین۔ کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ گھرباری گوسائین ازدواج کرے۔

گیتا بائی بنام شیو بخش۔ بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۶۸۔

ازدواج کی اغراض کے لئے ولی۔

(۳۲) نابالغ کے ازدواج کے لئے ولی کی رضامندی ضروری ہے۔ دھرم شاستر مین ازدواج کی اغراض کے لئے ولی کے مدارج حسب ذیل قایم کئے گئے ہین۔

(۱) باپ۔

(۲) دادا۔

(۳) بہائی۔

(۴) کوئی شکولیہ یعنی پدری رشتہ دار۔

(۵) مان۔ اور اوسکے رشتہ دار۔

سوتیلی مان ولیہ نہین ہوسکتی۔

رام بنسی بنام سُبھ کنواری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۳۲۱۔

ولایت کا جو سلسلہ اوپر بیان کیا گیا ہے اوسمین دہرم شاستر متعلقہ بنگال مین یہہ اختلاف کیا گیا ہے کہ مان سے قبل نانا اور ماموں کا درجہ قایم کیا گیا ہے۔

ازدواج کی اغراض کے لئے ولایت کا جو درجہ قایم کیا گیا ہے اوسکا یہہ منشاء نہین ہے کہ اوپر کے درجہ کے ولی کی موجودگی مین اوسکے بعد کا شخص کسی حالت مین بہی ازدواج نہ کرسکیگا۔

مولچند بنام بدھیا۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۱۲۔

ناما سیوم پلے بنام اناّمائی اولّ۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳۹۔

اس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ جب وہ شخص جو ازدواج کی اغراض کے لئے ولی ہوسکتا ہو کوئی مناسب لڑکا یا لڑکی تلاش کرے تو وہ لڑکے یا لڑکی کے قدرتی ولی کو جسکی حفاظت مین وہ ہو ازدواج کرنے اور ازدواج کے اخراجات ادا کرنے پر مجبور کرسکتا ہے۔

رنگا بنام راملنج۔ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۷۲۸۔

بائی رام کنوری بنام جمنا داس مولچند۔ بمبئی جلد ۳۷ صفحہ ۱۸۔

ازدواج کی اغراض کے لئے جو شخص ولی ہو وہ کسی دوسرے شخص کے مقابلہ مین

اس بارہمین حکم امتناعی حاصل کرسکتا ہے کہ ایسے نابالغ کا ازدواج اوسکی رضامندی کے بغیر نہ کیا جائے۔

بمقدمہ کامنی چند رسین۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۶۶۔

جب کوئی شخص جو شاستر کے احکام کی روسے ولی مقرر کئے جانے کا مجاز ہو عدالت کی مدد چاہے تو عدالت حسب صوابدید خود ایسی شرایط قایم کرسکتی ہے جو وہ مناسب خیال کرے۔ ہر نابالغ کا اصلی ولی بادشاہ ہے اور عدالتین بادشاہ کے قایم مقام کی حیثیت سے نابالغ کے فائدہ کے لئے ہر قسم کا حکم جو وہ مناسب خیال کرین صادر کرسکتی ہین۔

سری دھر بنام ہیرالعل۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۰۔

بمقدمہ بنسی کنواری بنام مہارانی سُبھ کنواری (ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۲۱) قرار دیا گیا ہے کہ مان مین سوتیلی مان داخل نہین ہے اور شاسترون مین شکولیہ کو عام طور پر بلا امتیاز مدارج ولی قرار دیا گیا ہے اسلئے عدالت اپنی صوابدید استعمال کرسکتی ہے اور مناسب شخص کو ولی مقرر کرسکتی ہے۔ ایسی صوابدید کے استعمال مین عدالت نے دادی کو سوتیلی مان کے مقابلہ مین ترجیح دی۔

اگر باپ اپنی لڑکی کا اوسوقت ازدواج نہ کرے جب وہ ازدواج کے قابل ہوگئی ہو تو مان یا کوئی اور رشتہ دار ازدواج کرسکتا ہے۔ گھاسی بنام سکرو۔ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ (۵۱۵)

خال چند بنام بائی منی۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۷۔

مادہو سودون مکرجی بنام جادب چندر بنرجی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴۔

نانابھائی بنام جنار دہن۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰۔

جب عدالت کسی لڑکی کی ولایت کا تصفیہ کر رہی ہو تو اوسے اس امر کے متعلق

پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ لڑکی کے باپ کے نام حکم امتناعی جاری کرے کہ وہ اوسکا ازدواج نامناسب شخص سے نہ کرے۔

پربندر بنام برندا۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۲۱۔

سوتیلی ماں کے مقابلہ مین نانا کا حق مرجح ہے۔

نانا بھائی بنام جنار دہن۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰۔

لڑکی کا ولی اپنے اختیارات کسی دوسرے شخص کے تفویض کرسکتا ہے اور وہ شخص جسکے تفویض ایسے اختیارات کئے جائین لڑکی کا ازدواج اوسی طرح کرسکیگا کہ گویا وہی ولی ہے۔

گلامی گوپی گھوس بنام جگیشور گھوس۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۳۔

لڑکی کے ازدواج کے لئے اوسکے ولی کی رضامندی لازمی ہے لیکن اگر بغیر ایسی رضامندی کے لڑکی کا ازدواج بطور مناسب بلا ارتکاب فریب جملہ مذہبی رسوم کے ساتھ انجام پاجائے تو ازدواج کالعدم نہ ہوگا۔

مادہوسودن مکرجی بنام جادب جندر بنرجی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۹۴۔

برندابن بنام جندرا۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰۔

ونکٹ چارلو بنام رنگا چارلو۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶۔

بائی دیوالی بنام موتی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۹۔

مولچند بنام بدھیا۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۱۲۔

گھاسی بنام سکرو۔ الہ آباد جلد (۱۰۹) صفحہ (۵۱۵)۔

لیکن یہہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ منو باب ۵ فقرہ (۱۵۲) مین حکم ہے کہ شوہر کو اپنی زوجہ پر حقوق مذہبی رسوم سے حاصل نہین ہوتے ہین بلکہ زوجہ کے ولی کے دان سے حاصل ہوتے ہین اور اِس حکم کے مدنظر کلکتہ ہائیکورٹ کا

فیصلہ بمقدمہ انجن واسی بنام پرلادھہ چندر گھوش (ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۰۴)
صحیح معلوم ہوتا ہے جسمین قرار دیا گیا ہے کہ ایسا ازدواج کالعدم قرار دیا جاسکتا ہی جو فریب یا جبر سے کیا گیا ہو اور جبکہ جایز ولی کی رضامندی نہ حاصل کیگئی ہو مجلس عالیہ عدالت نے بھی قرار دیا ہی کہ کسی نابالغہ کا نکاح بغیر رضامندی اوسکے والدین کے جایز نہین ہے -

مانگیا بنام نرہری - آئین جلد ۹ صفحہ ۴۶۶ -

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ لڑکی کا ایسا چچا جو علیحدہ ہو گیا ہو بغیر لڑکی کی مان کی رضامندی کے اوسکا ازدواج نہین کرسکتا - اگر لڑکی کی مان جائداد پر قابض ہو تو بغیر اوسکی رضامندی کے ازدواج جایز نہین ہوسکتا - ایسی صورت مین شوہر کے رشتہ دارون کی اور نیز مان کی رضامندی سے ازدواج ہونا چاہیے -

ناماسویم بنام اناامل - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ (۳۳۹)
جب کہ لڑکی کی قدرتی ولیہ مان ہو تو وہ بغیر اپنے خسر کی رضامندی کے اوسکا ازدواج کرسکتی ہے گو خسر یا اوسکے شوہر کے رشتہ دارون نے نامناسب طور پر ازدواج کرنے سے انکار نہ کیا ہو - اگر مان خود ازدواج کی رسوم انجام دے تو وہ ازدواج کے اخراجات جائداد مشترکہ سے حاصل کرسکتی ہے -

رنگا بائی بنام راما نج - مدراس جلد (۳۵) صفحہ (۷۲۸) -

بائی رام کنور بنام جمنا داس - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۸ -
اگر لڑکی کا ولی اوسکا ازدواج اسطرح کرنے والا ہو کہ وہ لڑکی کے لئے مضر ہو تو عدالت کو دست اندازی کا حق ہوگا لیکن ایسی دست اندازی اوس وقت بہت ہی غیر معمولی حالت مین کی جائیگی جب ولی باپ ہو -

سری دھر بنام ہیرالعل - بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۰ -
نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کا ازدواج قانوناً جایز ہے لیکن اونکے ولی کی رضامندی

لازمی ہے۔

سندرابائی بنام سری نراین۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۸۱۔

ازدواج کے اخراجات کا بارہ ولی نابالغ کی جائداد پر عاید کرسکتا ہے۔

کامیشور بنام ویراچارلو۔ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۴۲۲۔

سندرابائی بنام سری نراین۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۸۱۔

جوگیشور سرکار بنام نیلمبر اسبواس۔ ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷۔

فاترالعقل اور مجنون کا ازدواج۔

(۳۳) شاستروں مین فاترالعقل یا مجنون کا ازدواج نامناسب اور اخلاق کے خلاف قرار دیا گیا ہے لیکن کالعدم نہین ہے۔ یہہ امر البتہ قابل لحاظ ہے کہ ازدواج مین شوہر لڑکی کا دان قبول کرتا ہے اور جب شوہر اپنے فعل کی ماہیت نہ سمجھ سکتا ہو تو یہہ قرار دینا دشوار ہے کہ اوسنے دان قبول کیا۔ اِس اصول کے مدنظر بمقدمہ موجی لعل بنام چندر بتی کاری (کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۷۰۰) پریوی کونسل نے قرار دیا کہ اِس امر کا تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا شخص فاترالعقل کا ازدواج جایز ہے یا نہین اوس شخص کی دماغی حالت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر وہ شخص ایسی حالت مین ہے کہ دان قبول کرسکتا ہے تو ازدواج جایز ہوگا ورنہ ناجایز ہوگا۔

ونکٹ چارلو بنام رنگا چارلو۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶۔

گونگے۔ بہرے یا ایسے اشخاص کا ازدواج جو ناقابل علاج مرض مین مبتلا ہون۔

(۳۴) ایسا شخص جو گونگا اور بہرہ ہو یا کسی ناقابل علاج مرض مین مبتلا ہو اوسکا ازدواج کالعدم نہین ہے لیکن ایسا شخص اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے پر مجبور نہین کرسکتا۔

بائی پریم کنور بنام بھیکا کا بنجی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵۔ مرافعہ جادیوانی صفحہ ۲۰۹

عنین کا ازدواج کالعدم نہین ہے۔

(۳۵) ابتدائی زمانہ مین نیوگ کا طریقہ رائج تہا اور اسلئے عنین کا ازدواج کالعدم نہین تہا۔ اس زمانہ مین گو نیوگ کا طریقہ رائج نہین رہا ہے لیکن عنین کا ازدواج کالعدم نہین قرار دیا گیا۔ تین اعلیٰ ذاتون سے یہہ اصول متعلق ہے۔

پرشوتم داس بنام بائی موتی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱۰۔

شودرون مین عنین ازدواج کے ناقابل قرار دیا گیا ہے۔ دھرم شاستر مولفہ اسٹیل صفحہ (۱۶۷) بمقدمہ کہنی رام بنام بدیا رام (الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۹) الہ آباد ہائیکورٹ نے یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ایسا ازدواج کالعدم قرار دیا جانا چاہئے۔

تعدد ازدواج۔

(۳۶) شاسترون کے احکام کی رو سے صرف خاص صورتون مین مرد کو یہہ اختیار رہا کہ وہ ایک زوجہ کی موجودگی مین دوسرا ازدواج کرے مثلاً جب پہلی زوجہ کے اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیان ہوتی ہون۔ اس زمانہ مین وہ قیود قایم نہین ہین اور ہر مرد کو یہہ اختیار ہے کہ وہ ایک سے زیادہ زوجہ کرے۔ ایسا فعل دھرم شاستر کے احکام کی رو سے اخلاق کے خلاف ہے لیکن خلاف قانون نہین قرار دیا جا سکتا۔

زوجہ کو یہہ اختیار نہین ہے کہ وہ اپنے شوہر کی زندگی مین دوسرا ازدواج کرے جب شوہر ایک زوجہ کی زندگی مین دوسرا ازدواج کرے تو پہلی زوجہ اپنے حقوق ازدواج دلاپانے کا دعوے کر سکتی ہے۔

ویرا سامی بنام اپا سوامی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۳۷۵)

ارومو گم بنام ٹکا نم۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۸۷۔

تھیٹا بنام تھیبا۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۵۔

جو شخص برہمو سماج کا رکن ہو وہ ایک زوجہ کی زندگی مین دوسرا ازدواج نہین کرسکتا ہے۔

سونالکشمی بنام وشنو پرشاد۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۵۹۷۔

جب کوئی ہندو جسکی زوجہ زندہ ہو عیسائی ہوجائے تو وہ اوسکی زندگی مین دوسرا ازدواج نہین کرسکتا۔

تھپیٹا بنام تھپٹیا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۳۵۔

لیکن اگر وہ پھر ہندو ہوجائے تو کرسکیگا۔

قیصر ہند بنام انتھونی۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۷۱۔

منگنی کی رسم کے بعد دوسرے مرد سے ازدواج۔

(۳۷) جب کسی لڑکی کی منگنی کی رسم کسی لڑکے سے ہوجائے تو ایسی لڑکی کا کسی دوسرے لڑکے سے ازدواج اخلاق کے خلاف ہے لیکن قانوناً کالعدم نہین ہے۔ اگر واگدان یعنی منگنی کی رسم کے بعد بلا وجہ ازدواج سے انکار کیا جائے تو شخص متضرر ہرجہ پانے کا مستحق ہے۔

گنپت نراین سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۴۔

شیخ بھگن بنام شیخ رحمن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۸۰۔

موبجی بنام گومتی۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۲۔

رام بھٹ بنام تمبا۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۷۳۔

پرشوتم داس بنام پرشوتم داس۔ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۔

جب کسی عورت کا مرد زندہ ہو تو اوسکا مکرر ازدواج نہین ہوسکتا

(۳۸) دھرم شاستر کی رو سے ایسی عورت ازدواج نہین کرسکتی جسکا مرد زندہ ہو۔ بعض قومون مین رواج کی بنا پر پہلے مرد سے طلاق ہونے کے بعد مکرر ازدواج

جایز ہے۔
تھیپیا بنام تھپیتا۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۵۔
سمل بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۹۔
نراین بنام لیونگ۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰۔
قیصر ہند بنام سمبھو۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۷۔
ویراسنگیا بنام رودرپا مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۴۰۔
بشرام بنام قیصر ہند۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۴۱۰)

بیوہ کا مکرر ازدواج

(۳۹) دھرم شاستر کے احکام کی رو سے بیوہ اس بات کی مجاز نہین ہے کہ مکرر ازدواج کرے۔ بعض فرقون مین یہ رواج کی بنا پر ایسا ازدواج جایز ہے۔ برٹش انڈیا مین ایکٹ (۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع کی رو سے بیوہ کا مکرر ازدواج ہو سکتا ہے۔
بمقدمہ وٹھو بنام گوبندا (بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۱) مسٹر جسٹس رینیڈے نے لکھا ہے کہ بیوہ کے ازدواج کی ممانعت دھرم شاستر کی رو سے صرف تین اعلیٰ ذاتون سے متعلق تھی۔
بمقدمہ سورج سنگہ بنام جواہر سنگہ (آئین جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۸) مجلس عالیہ عدالت نے قرار دیا ہے کہ قوم راجپوت مین بیوہ سے شادی ناجایز نہین ہے۔

ایک ہی گوتر کی لڑکی سے ازدواج کی ممانعت ہے

(۴۰) منو باب ۳ فقرہ (۵) مین ایک ہی گوتر کی لڑکی سے ازدواج کی ممانعت ہے۔ لیکن یہہ ممانعت صرف اعلیٰ تین ذاتون سے متعلق ہے۔ شودرون سے متعلق نہین ہے۔

گوتر سے کیا مراد ہے۔

لفظ "گوتر" کا ماخذ "گو" یعنی گائے ہے۔ اصل مین گوتر سے وہ احاطہ مراد ہے جہان گائے جمع کی جاتی تھین لیکن اوسکے اصطلاحی معنے

خاندان یا قوم یا فرقہ ہین - اسوقت ہندوستان مین بعض شاسترون کے موافق ۴۲ اور بعض کے موافق ۲۴ گوتر ہین - جو اشخاص ابتدائی رشیون مین سے کسی ایک رِشی کی اولاد سے ہون وہ سگوتر یعنی ہم گوتر کہلاتے ہین - گوتر اصل مین صرف برہمنون کے ہوتا ہے لیکن چھتری اور ویش اپنے پروہت کا گوتر اختیار کرتے ہین شودرون کا بالعموم کوئی گوتر نہین ہوتا ہے - جو اشخاص ایک ہی گوتر کے ہین وہ آپسمین ازدواج نہین کرسکتے ہین - ازدواج کے وقت لڑکی اپنے شوہر کا گوتر حاصل اور اپنے باپ کا گوتر ترک کردیتی ہے -

اگر ایک ہی گوتر کے لڑکے اور لڑکی کا ازدواج ہوجائے تو وہ کالعدم ہوگا -

رگھونندن جلد ۲ صفحہ ۶۲ -

ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ء طبع سوم صفحہ ۵۸ -

رام چندر بنام گوپال - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۶۱۹ -

سپنڈون مین ازدواج کی ممانعت -

(۴۱) کسی مرد کا ایسی عورت سے ازدواج جایز نہین ہے جو اوسکی سپنڈ ہو -

سپنڈ سے کیا مراد ہے -

لفظ "سپنڈ" سے ایک ہی جسم مراد ہے - ایسے اشخاص ایک دوسرے کے سپنڈ کہلاتے ہین جو کسی مشترک بزرگ کی اولاد ہون لیکن اگر اسکو بلا قید کے استعمال کیا جائے تو تمام دنیا کے انسان ایک دوسرے کے سپنڈ ہوجائینگے اسلئے متاکشرا مین سپنڈ کو اسطرح محدود کیا گیا ہے کہ سپنڈ کا تعلق باپ کے رشتہ سے سات پشت کے اور مان کے رشتہ سے پانچ پشت کے بعد ختم ہوجاتا ہے - دھرم شاستر کے احکام کی روسے ازدواج سے زوجہ شوہر کی سپنڈ ہوجاتی ہے اور اِس اصول کے لحاظ سے بھائی وغیرہ کی زوجہ بھی سپنڈ ہوجاتی ہے - مان کے بھائی اور بہن بھی سپنڈ ہین -

دیاس چمن لعل بنام دیاس رامچندر۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۳۔

ازدواج کی وجہ سے جو تعلق قایم ہوتا ہے وہ بطور خود ازدواج کا مانع نہین ہے مثلاً ہندو اپنی بیوی کے رشتہ دار سے اوسیطرح ازدواج کرسکتا ہے گویا اوسکا ازدواج پہلی مرتبہ ہو رہا ہے۔ بمقدمہ رگھوندر راؤ بنام جے رام راؤ (مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۳۔)

بیوی کی بہن کی بیٹی سے ازدواج جایز قرار دیا گیا ہے۔

سپنڈ مین ازدواج کی ممانعت کے خلاف رواج۔

(۴۲) اگر کسی فرقہ کے رواج کی بناء پر سپنڈ مین ازدواج جایز ہو تو ایسے رواج کو ترجیح دی جائیگی۔ مثلاً جنوبی ہند مین ماموں کی بیٹی سے ازدواج جایز ہے حالانکہ وہ سپنڈ ہین۔

دیوستھ درپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۶۶۳ و ۶۶۴۔

ہندو لا مولفہ اسٹرینج جلد ۲ صفحہ ۱۶۵۔

متبنّیٰ بیٹے سے دونون خاندان کی قیود متعلق ہونگی

(۴۳) جب کوئی لڑکا ایک خاندان سے دوسرے خاندان مین متبنّیٰ لیا جائے تو جو قیود کہ اوپر درج کی گئی ہین اوس سے اور اوسکی اولاد سے دونون خاندانون کی حد تک متعلق ہونگی۔ جس خاندان مین وہ پیدا ہوا تھا اوس خاندان کے سپنڈ اور سگوتر سے اور نیز اوس خاندان کے سپنڈ اور سگوتر سے جسمین وہ متبنّیٰ لیا گیا ہے ازدواج جائز نہ ہوگا۔

دتک چندریکا باب چہارم فقرہ (۷ تا ۹)

تبنیت کے وقت جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ رسوم تبنیت مین شریک ہوئی ہو صرف وہی متبنّیٰ بیٹے کی ماں سمجھی جائیگی اور اوس عورت کے باپ کے خاندان مین متبنّیٰ بیٹے کا ازدواج جایز نہ ہوگا لیکن اگر باپ تبنیت کی رسم مین کسی عورت کو بھی شریک نہ کرے تو متبنّیٰ باپ کی کل زوجگان متبنّیٰ بیٹے کی ماں سمجھی جائیگی اور اون سب کے

باپ کے خاندان مین اوسکا ازدواج ناجایز ہوگا۔
دیوستھ درپن مولفہ شاما چرن سرکار صفحہ ۸۹۰۔
دتک میمانسا۔ باب ۶ فقرہ جات (۵۰ لغایت ۵۳)

قیود متذکرہ صدر قابل پابندی ہین اور اونکی خلاف ورزی سے ازدواج کالعدم ہوگا۔

(۴۴) سپنڈ یا سگوتر ہونے کی وجہ سے ازدواج کی جو ممانعت کی گئی ہے وہ قابل پابندی ہے اور اگر اون قیود کی خلاف ورزی کی جائے تو ازدواج کالعدم ہوگا۔
رگھونندن۔ جلد ۲ صفحہ ۸۲۔
شرح منو مولفہ کلک بھٹ۔ باب سوم فقرہ (۵) و (۱۱)۔
رام چندر بنام گوپال۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۶۱۹۔

ازدواج صرف ایک ذات کے مرد اور عورت مین ہوسکتا ہے

(۴۵) اِس زمانہ مین یہہ شرط لازمی قرار دی گئی ہے کہ شوہر اور زوجہ کی ذات ایک ہی ہو گو منو سمرتی مین اِس بات کی اجازت ہے کہ اونچی ذات کا مرد اپنے سے کم درجہ کی ذات کی عورت سے ازدواج کرے لیکن کلیوگ مین اِس اجازت کی بنا پر عمل نہین ہوسکتا۔
بمقدمہ پدم بنام سورج (الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۵۸) الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ برہمن مرد کا چھتری ذات کی عورت سے ازدواج کالعدم ہے بجز اِسکے کہ کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت ہو ایک ذات کے مرد کا ازدواج دوسری ذات کی عورت سے جایز نہین ہے۔
میلا رام ندیال بنام تھانو رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۵۲۔
نراین دھارا بنام راکھل گاین۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ا۔

لکشمی بنام کلیان سنگھ - بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ -
رام لعل بنام رکھے چرن - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۶۱۹ -
شودرون کے متعلق یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اون مین ایک شودر فرقہ کے مرد کا دوسرے شودر فرقہ کی عورت سے ازدواج رواج کی بناء پر جایز ہو سکتا ہے -
پانڈے تبلاور بنام پولی تبلاور - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷۸ -
ایضاً موررز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ (۱۴۱)
اوپاکوجاین بنام بھولاناتھ دھوبی - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷ -
وندرن ولنگی پلی بنام راماسوامی - موررز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ -
راماسوامی بنام کلنتھائی - موررز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۶ -
بمقدمہ رام بنام اکھے (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۶۱۹)
فقیر گنڈا بنام گنگی - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۷ -
جھنو بنام گنگو - بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۳۶۹ -
پترا مین رواج کی بناء پر کایستھ اور وید قوم مین ازدواج جایز قرار دیا گیا ہے -
ذات کے متعلق جو قید قایم کی گئی ہے وہ صرف ابتدائی ذاتون کے لحاظ سے متعلق ہے - ابتداء مین صرف حسب ذیل چار ذات قایم کی گئی تھین -

۱ - برہمن -

۲ چھتری -

۳ - ویش -

۴ - شودر -

اِس زمانہ مین متذکرہ صدر ذاتون مین ذیلی تقسیم ہو گئی ہے اور ہر ذات کا عملدرآمد یہہ ہے کہ ایک ذیلی حصہ کا ازدواج دوسرے ذیلی حصہ مین نہین

ہوسکتا لیکن فیصلہ جات مین قرار دیا گیا ہے کہ اگر چارون ابتدائی ذاتون کا لحاظ رکھا جائے تو ازدواج کالعدم نہ ہوگا۔

اندرن بنام راماسوامی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ پریوی کونسل صفحہ (۴۱)

اوپوما بنام بھولا رام۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۸۔

ہنتوا بنام گنگوا۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۶۹۳۔

رواج کی بنار پر ایک ذات کے مرد کا دوسری ذات کی عورت سے ازدواج جایز ہوسکتا ہے۔

رام لعل بنام اکھے چرن۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۶۱۹۔

لنگایت شودر ہین اور ایک فرقہ کا دوسرے فرقہ مین ازدواج ہوسکتا ہے۔

(۴۶) لنگایت شودر ہین اور لنگایت کے ایک فرقہ کا دوسرے فرقہ مین ازدواج ہوسکتا ہے بجز اسکے کہ رواج کی بنار پر اوسکی ممانعت ہو۔

فقیر کنڈا بنام گنجی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۷۷۔

ہنتوا بنام گنگوا۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۶۹۳۔

بمقدمہ متھوسوامی مدلیار بنام میلامنی (مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۲) شودر مرد کا ایسی عورت سے ازدواج جایز قرار دیا گیا جو پہلے عیسائی تھی لیکن اوسکے بعد ہندو ہوگئی تھی۔

جو شخص کہ ولد الحرام ہو اوسکی بیٹی کسی خاص ذات کی نہین کہی جاسکتی اور اوسکا شودر مرد سے ازدواج جایز ہے۔

رام کماری۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۴۔

اِس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا کہ اگر ولد الحرام کو اوسکے مان باپ کی ذات کے سوائے کسی اپنی ذات کا تسلیم کرتے ہون تو وہ اوسی ذات کا سمجھا جائیگا اور اوسکی اولاد

شادی اوسی ذات مین جایز ہوگی۔

منوروا ڑ۔

منوسوا ڑشودر ہین۔ منوروا ڑ لڑکی کا ازدواج منوواڑ کسی کے لڑکے سے دھرم شاستر کی روسے ناجایز نہین ہے

نکاح فسخ نہین ہوسکتا بالخصوص جب کہ کوئی فریب ثابت نہ ہو۔
سماۃ راجی بنام لنگیا۔ آئین جلد ا صفحہ ۲۱۲۔

ازدواج وقوع مین آنے کے بعد اوسکے جواز کا قیاس۔

(۴۷) جب یہہ ثابت ہو کہ ازدواج فی الواقع وقوع مین آیا ہے تو قیاس کیا جائیگا کہ ازدواج جایز ہے بجز اسکے کہ اوسکے خلاف ثابت کیا جائے۔ یہہ قیاس بیوہ کے ازدواج سے بھی متعلق ہے۔

ازدواج فی الواقع وقوع مین آنے کے بعد وہ صرف مفصلہ ذیل صورتون مین کالعدم قرار دیا جاسکیگا۔

(۱) جب ذات مختلف ہو۔

(۲) جب شوہر اور زوجہ ایک ہی گوتر کے ہون۔

(۳) جب شوہر اور زوجہ ممنوعہ درجہ کے سپنڈ ہون۔

لچھمن کنور بنام مردن سنگھ۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۴۳۔
اندرن ولنگی پدّی بنام راماسوامی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۴۱۔
برندابن بنام چندرا۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰۔
اڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام انندا چاری۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۶۔
بائی دیوا بنام موتی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۹۔

لیکن یہہ قیاس اوس صورت مین متعلق نہ ہوگا جب دعوی برائے نفاذ حقوق شوہری کیا جائے۔

سورج منی بنام کالی - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷ (۵۰)
جب ازدواج کی رسم وقوع مین آجائے تو قیاس کیا جائیگا کہ تمام رسوم جو ازدواج کے جواز کے لئے لازم تھین انجام پاچکی ہین -

موتی لعل بنام چندر بتی کماری - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳ (۷۰)

ازدواج کے اقسام -

(۴۸) منو مین مفصلہ ذیل آٹھ قسم کے ازدواج بیان کئے گئے ہین :-

(۱) برہم -
(۲) دیو -
(۳) ارش -
(۴) پرچاپتی -
(۵) اسور -
(۶) گاندھرب -
(۷) راکشس -
(۸) پیشاچ -

اول چار قسم کے ازدواج منو مین پسندیدہ قرار دیئے گئے ہین اور آخر چار قسم کے ناپسندیدہ - منجملہ اِن آٹھ قسم کے ازدواج کے ہندوستان مین عام طور پر برہم ازدواج رائج ہے - بعض فرقون مین اسور ازدواج کا بھی رواج ہے اور راجاؤن یا سردارون مین بطور رواج کے گاندھرب بھی جایز ہے بقیہ پانچ قسم کے ازدواج کا مطلق رواج نہین ہے -

برہم ازدواج -

(۴۹) "برہم ازدواج" سے لڑکی کا باپ کی جانب سے کسی ایسے فاضل برہمن کو دان دینا مراد ہے

جسکو لڑکی کے باپ نے اپنی خوشی سے دان دینے کے لئے بلایا ہو۔

منو باب ۳ فقرہ (۲۷)

اِس زمانہ مین ہندوستان مین عام طور پر برہم ازدواج کا رواج ہے۔ لڑکی کا باپ یا اور کوئی ولی اپنی ذات کے کسی مرد کو لڑکی دان دیتا ہے اور اوس مرد کو خوشی سے دان دینے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ جن فرقون مین اسطور طریقہ کا ازدواج رائج ہے اون فرقون مین بہی رسوم برھم ازدواج ہی کے طریقہ پر انجام دیجاتی ہین

دیو ازدواج۔

(۵۰) "دیو ازدواج" سے لڑکی کا اوس پوجاری کو دان دینا مراد ہے جو لڑکی کے باپ کے لئے یگ کر رہا ہو۔ ایسا دان یگ شروع ہونے کے بعد دیا جاتا ہے۔

منو باب ۳ فقرہ (۲۸)

یہہ ازدواج برہم سے کم درجہ کا ہے کیونکہ اسمین لڑکی یگ کی فِس کی معاوضہ مین دیجاتی ہے۔

ارشں ازدواج۔

(۵۱) جب باپ دو یا چار گائے وولہ سے لیکر لڑکی کا ازدواج کرے تو وہ ارشں ازدواج کہلاتا ہے۔ ایسی صورت مین گائے رسوم معینّہ شاستر کی انجام دہی کے لئے لی جاتی تھین۔

منو باب سوم فقرہ (۲۹)

پرجاپتی ازدواج۔

(۵۲) "پرجاپتی ازدواج" سے وہ ازدواج مراد ہے جب باپ اپنی بیٹی کو عزّت کے ساتھہ یہہ کہکر دیتا ہے کہ "تم دونون ملکر اپنے دینوی و مذہبی فرایض انجام دو۔"

منو باب ۳ فقرہ (۳۰)

اِس ازدواج مین اور برہم ازدواج مین صرف یہہ فرق ہے کہ برہم مین دولہن کا باپ اپنی خوشی سے دولہ کو بلاتا ہے لیکن پر جاپتی ازدواج مین دولہ دولہن کے باپ سے درخواست کرتا ہے۔

اشوراز دواج۔

(۵۳) "اشوراز دواج" سے وہ ازدواج مراد ہے جب دولہ لڑکی کے باپ اور پدری رشتہ دارون اور خود لڑکی کو جسقدر دولت کہ وہ دے سکتا ہے دیکر دولہن کو اپنی خوشی سے لیتا ہے۔

منو باب ۳ فقرہ (۳۱)

یہہ طریقہ لڑکی فروخت کرنے کے ہم معنی ہے اور منو مین اِسکو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے لیکن اِس زمانہ مین بعض فرقون مین یہہ طریقہ رائج ہے۔ اشوراز دواج کے لئے شوہر کی جانب سے زوجہ کے باپ وغیرہ کو معاوضہ دینا لازمی ہے۔ اگر معاوضہ دیکر ازدواج برہم طریقہ سے انجام دیا جائے تو وہ اشوراز دواج ہی کہلائیگا۔ اگر لڑکی کو کچہ تحفہ کے طور پر دیا جائے اور اوسکے باپ وغیرہ کو کچہ نہ دیا جائے تو ایسے ازدواج کو اشوراز دواج نہ کہا جائیگا۔

چنی لعل بنام سورج رام۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۳ ۴۔
انتھی کیشوالو بنام راماجم۔ مدراس جلد ۲ ۳ صفحہ ۱۲ ۵۔
جے کشن داس بنام ہرکشن داس۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۵۔

اِن مقدمات مین یہہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ بادی النظری قیاس یہہ ہوگا کہ ازدواج برہم طریقہ سے انجام دیا گیا ہے۔

مدراس مین برہمنون مین بھی اشوراز دواج جایز قرار دیا گیا ہے۔

وسونتھن بنام سامی نتھن - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸۳ -

گاندھرب ازدواج - (۵۴) عورت اور مرد کا اپنی خوشی سے حظ نفس کے لئے تعلق پیدا کرنا "گاندھرب ازدواج" کہلاتا ہے -

منو باب ۳ فقرہ (۳۲)

اِس ازدواج کو ناپسندیدہ اِس وجہ سے قرار دیا گیا ہے کہ اوسمین حظ نفس کا خیال غالب ہوتا ہے - اِس زمانہ مین بھی بعض مقامات مین راجاؤن اور سرداروں مین اِس قسم کا ازدواج رائج ہے - بمقدمہ برندا بنام رادھا (مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۷۲) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ گاندھرب ازدواج مین بھی رسوم کی انجام دہی لازمی ہے -

راکشس ازدواج - (۵۵) لڑکی کے رشتہ دارون اور دوستون کو لڑائی مین قتل یا زخمی کرنے کے بعد اوسکے مکان مین گھسکر لڑکی کو بجبر لیجانا جب وہ رو رہی اور مدد طلب کر رہی ہو "راکشس ازدواج" کہلاتا ہے -

منو باب ۳ فقرہ (۳۳)

اِسوقت اس قسم کا ازدواج مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۳۶۶ کی روسے اور مجموعہ تعزیرات سرکار عالی نشان (۵) ۱۳۲۴ف کی دفعہ ۳۰۳ کی روسے قابل سزا ہے -

پیشاچ ازدواج - (۵۶) عاشق کا لڑکی سے پوشیدہ طور پر تعلق کرنا جب وہ سو رہی ہو یا نشہ مین مست ہو یا اوس کے دماغ مین کسی قسم کا نقص ہو "پیشاچ ازدواج" کہلاتا ہے -

منو باب ۳ فقرہ (۳۴)

ازدواج کے معاوضہ مین رقم دینے کا معاہدہ قابل تعمیل نہین ہے

(۵۷) دھرم شاستر کی روسے بعض فرقون مین اشو راز دواج جایز ہے لیکن اگر ازدواج کے معاوضہ مین کسی رقم کے دینے کا یا لڑکی کے مان باپ کو نان نفقہ دینے کا معاہدہ کیا جائے تو ایسا معاہدہ قابل تعمیل نہ ہوگا کیونکہ ایسے معاہدہ کی تعمیل مصلحت عامہ کے خلاف ہے۔

گلاب چند بنام پھول بائی۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۴۔
بلدیوداس بنام موہیاپرشاد۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ اصفحہ ۷۴۴۔
دھونی داس بنام پھولچند۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۵۸۔
بلدیو بنام جمنا۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۹۵۔
کالو اگنٹا ونکٹا بنام کالو اگنٹا لکشمی مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۸۵۔
دولاری بنام ولبھ داس۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶۔
وٹھبا ناتھم بنام گنگاراز د۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۹۔

اگر ازدواج کرنے کے لئے رقم لڑکی کے کسی رشتہ دار کو دیدی جائے اور اوسکے بعد ازدواج نہ کیا جائے تو ایسی رقم کی واپسی کا دعوی ہوسکتا ہے

جگیشور بنام پنچوری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ اصفحہ ۱۵۴۔
رامچند ر بنام اودت۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ (۱۰۵۴)

جب لڑکی کے باپ کو رقم دینے کا معاہدہ کیا جائے تو ازدواج کے بعد وہ طلب نہین کرسکتا اور اگر رقم فی الواقع ادا کردی گئی ہو تو ازدواج کے بعد شوہر بھی اوسکی واپسی کا دعوی نہین کرسکتا۔

کالو اگنٹا بنام کالو اگنٹا۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۸۵۔

ازدواج کے بعد شوہر اور زوجہ کو ایک دوسرے کیساتھ رہنے کا حق ہے۔

(۵۸) ازدواج کے بعد شوہر

اور زوجہ کو ایک دوسرے کے ساتھہ رہنے کا حق ہو جاتا ہے۔ شوہر کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ زوجہ کو اپنے گھر رکھے اور اگر اوسنے ازدواج کے وقت یہہ معاہدہ کیا ہو کہ وہ زوجہ کو اوسکے باپ کے گھر ہی رکھیگا تو ایسا معاہدہ کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

ٹگیٹ من موہنی بنام بسنتا۔ کلکتہ جلد (۲۸) صفحہ ۱۵۷۔

بندا بنام کوشلا۔ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶۔

گہٹاراہم بنام موہن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۷۹۔

ازدواج کے بعد زوجہ خواہ بالغ ہو یا نابالغ اوسکا ولی اوسکا شوہر ہو جاتا ہے۔

کالی رام بنام مسماۃ گندھنی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ (۱۷۸) دھرم شاستر مولفہ سیکنائن صفحہ ۱۰۴۔

بالارپ بنام سوامی۔ آئین جلد ۷ صفحہ ۱۴۱۔

اگر شوہر خود نابالغ ہو تو جو شخص اوسکا ولی ہوگا وہی زوجہ کا بھی ولی ہو جائیگا۔ شاستروں مین یہہ حکم ہے کہ ازدواج کی تکمیل کے وقت ہی زوجہ کا وہی گوتر ہو جاتا ہے جو اوسکے شوہر کا ہوتا ہے۔ اِس حکم کا ظاہرا یہی منشاء ہے کہ اوسکا تعلق اوسکے باپ کے خاندان سے منقطع اور اوسکے شوہر کے خاندان سے قایم ہو جاتا ہے۔ لیکن عام رواج یہہ ہے کہ لڑکی جب تک بالغ نہین ہوتی اوس وقت تک اپنے باپ کے گھر مین رہتی ہے اور بمقدمہ سنتوش رام داس بنام گیرا باٹک (ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۲) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسا رواج قابل پابندی ہوگا کہ کم عمر زوجہ اپنے باپ کے گھر مین رہے۔

اروموگا مڈلی بنام وبرارا گھومڈلی۔ مدراس جلد ۲۴ صفحہ (۲۵۵)

(۵۹) دھرم شاستر کی رو سے

شوہر اور زوجہ کی حقوق و فرایض کا تعین شاستر مین کیا گیا ہے۔ فریقین اپنے معاہدہ سے اونکو تبدیل نہین کرسکتے ہین۔

ازدواج صرف معاہدہ نہین ہے بلکہ سنسکاریعنی مذہبی رسم ہے۔ شوہراورزوجہ کے حقوق وفرایض کا تعین شاسترون مین کیا گیا ہے۔ فریقین اپنے معاہدہ سے اون حقوق وفرایض کو تبدیل نہین کرسکتے ہین۔ ازدواج دوامی تعلق ہے اوراسلئے منوباب (۹) فقرہ (۴۶) مین حکم ہے کہ "زوجہ بیچ کئے جانے یا چھوڑ دیئے جانے سے اپنے شوہر سے علیحدہ نہین ہوسکتی"۔ قیصرہند بنام لیزر مدراس جلد۔۳ صفحہ ۵۵۰۔ بمقدمہ سیتا رام بنام مسماۃ اہیبری ہیبرنی (ویکلی رپورٹر جلد۔۲۰ صفحہ ۴۹) ازدواج کے وقت یہہ معاہدہ ہوا تھا کہ شوہر زوجہ کے گانون مین رہیگا اوراگر گانون مین نہ رہے تو ازدواج فسخ ہوجائیگا لیکن ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ اس قسم کا معاہدہ دھرم شاستر کے اصول کے خلاف ہے اوراوسکو قابل تعمیل قرار دینا مصلحت عامہ کے خلاف ہوگا۔

ٹکیٹ من موہنی بنام بسنت کمار۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ (۷۵۱)

پیگی بنام شیو نراین۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ (۷۸)

ایسا معاہدہ بھی قابل تعمیل نہین ہے کہ دوسرا ازدواج نہ کیا جائیگا یا اگر دوسرا ازدواج کیا جائے تو پہلا ازدواج فسخ ہوجائیگا۔

سیتارام بنام مسماۃ اہیبری ہیبرنی۔ ویکلی رپورٹر جلد۔۲۰ صفحہ ۴۹۔

قانون معاہدہ ہند دفعہ ۲۶۔

قانون معاہدہ سرکار عالی دفعہ ۲۷۔

اگر زوج اور زوجہ آپسمین قرارداد کرلین کہ وہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہینگے اوراون مین سے کوئی بھی حقوق ازدواج کے دلاپانے کا دعوے نہ کریگا تو عدالت ایسی قرارداد کی تعمیل کا حکم نہ دیگی بجز اسکے کہ فریقین کے حالات ایسے ظاہر ہوتے ہون کہ حقوق ازدواج دلاپانے کی ڈگری صادر نہ ہوسکتی ہو۔

راج لکھی دیبی بنام بھوت ناتھ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۴۸۸ -

مولا بنام ننذی - ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ -

زوج اور زوجہ مین ایسی قرارداد کہ وہ آیندہ کسی وقت علیحدہ ہو جائینگے مصلحت عامہ کے خلاف ہے -

کرشنا آئر بنام بالمل - مدراس جلد ۴۳ صفحہ ۳۹۸ -

حقوق ازدواج کی خلاف ورزی کی صورت مین شوہر کا چارہ کار -

(۶۰) اگر زوجہ نابالغ ہو تو شوہر قانون ولایت کی روسے کارروائی کرسکتا ہے - شوہر عدالت دیوانی مین اوس شخص کے مقابلہ مین حکم امتناعی حاصل کرنے کے لئے دعوی رجوع کرسکتا ہے جسکی حفاظت مین زوجہ ہو - ایسے مقدمہ مین عدالت یہہ حکم دے سکتی ہے کہ زوجہ کا محافظ اوسکے شوہر کے پاس جانے مین مزاحم نہ ہو -

لال ناتھ بنام شیوبرن پانڈے - ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ (۹۲)

سوریہ منی داس بنام کالی کنٹ - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷ -

کیشولعل بنام بائی پاربتی - بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۲۷ -

بندا بنام کوشلا - الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶ -

حقوق ازدواج دلاپانے کا دعوے -

(۶۱) جب زوجہ اپنی عمر کے لحاظ سے فرایض ازدواج کی انجام دہی کے قابل ہو تو شوہر حقوق ازدواج دلاپانیکا دعوی کرسکتا ہے - عدالت ایسے دعوی کی سماعت کی مجاز ہے -

سُرجا منی بنام کالی کنٹ - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷ -

منشی بزلور رحیم بنام مسماۃ شمس النسا بیگم - ویکلی رپورٹر جلد ۸ - پریوی کونسل صفحہ (۱۵)

مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ (۵۵۱)

کائی رام دوکانی بنام مسماۃ گنذھنی - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۸ -

جگندر نندنی داس بنام ہری داس گھوش - کلکتہ جلد ۵ صفحہ (۵۰۰)
برنداابن بنام چندرا - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۰ -
بندا بنام کوشلیا - الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶ -
داداجی بھیکاجی بنام رکما بائی - بمبئی جلد ۱۰ صفحہ (۳۰۱)
زوجہ دلاپانے کا دعویٰ دراصل حقوق ازدواج دلاپانے کا دعویٰ ہے -
فقیر گنڈا بنام گنگی - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۷ -
عدالت ڈکری صادر کرنے کے وقت زوجہ کی بہبودی فلاح اور عافیت کے متعلق مناسب شرایط قایم کرسکتی ہے -
ٹکیٹ من موہنی بنام بسنت - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ (۷۵۱)
سوریہ منی بنام کالی - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ (۳۷)

حقوق ازدواج دلاپانے کی ڈکری کی تعمیل -

(۶۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ (۵) ۱۹۰۸ء آرڈر (۲۱) قاعدہ ۳۲ و ۳۳ مین حکم ہے کہ حقوق ازدواج دلاپانے کی ڈکری کی تعمیل حسب صوابدید عدالت مدیون کی قید اور اوسکی جائداد کی قرقی سے ہوسکتی ہے لیکن مجموعہ ضابطہ دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۳) ۱۳۲۳ف کی دفعہ (۲۹۰) مین قرار دیا گیا ہے کہ ایسی ڈکری کی تعمیل مین زوجہ جبراً دلائی جاسکتی ہے -

حقوق ازدواج دلاپانے کے دعوی مین جوابدہی -

(۶۳) جب شوہر حقوق ازدواج دلاپانے کا دعوے کرے تو مدعی علیہ کی یہہ جوابدہی کافی نہین ہے کہ اوسمین جسمانی نقص ہے - ایسی ڈکری کے صادر کرنے سے صرف اون صورتون مین انکار کیا جاسکتا ہے جن صورتون مین زوجہ قانوناً شوہر کے پاس جانے سے انکار کرسکتی ہے -
پرشوتم داس بنام بائی منی - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۱۰ -
مفصلہ ذیل صورتون مین زوجہ اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرسکتی ہے -

(۱) جب کسی قوم یا فرقہ کا یہہ رواج ہو کہ ازدواج کی رسم کے بعد دوسری رسم انجام دیجائیگی اور اوسکے بعد شوہر کو حقوق ازدواج حاصل ہونگے تو جب تک ایسی دوسری رسم انجام نہ پائے اوسوقت تک شوہر حقوق ازدواج دلاپانے کا مستحق نہ ہوگا۔

بول چند بنام مسماۃ جانکی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۲۸۔

ایضاً ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۸۶۔

بائی رو گری بنام پٹیل پرشوتم۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴۰۰۔

(۲) جب شوہر جذام یا آتشک مین مبتلا ہو۔

بائی پریم کنور بنام بھیکا کالنجی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ مقدمات مرافعہ دیوانی صفحہ ۲۰۹۔

(۳) شوہر کی ایسی بے رحمی جس سے زوجہ کی فلاح یا عافیت کو خطرہ ہو۔ شوہر کا ایسا فعل جس سے زوجہ کو روحانی تکلیف ہو مثلاً بغیر وجہ کے دوسرا ازدواج یا زوجہ پر بے عصمت ہونے کا جھوٹا الزام کافی وجہ نہ سمجھی جائیگی۔ لیکن اگر شوہر کسی غیر مذہب کی عورت کو اپنے گھر مین رکھے اور اوسی گھر مین اپنی ہندو زوجہ کو بھی رکھنا چاہے تو وہ کافی وجہ ہوسکتی ہے۔

جمنا بائی بنام نراین مورشیور پانڈے۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۴۔

دولار بنام دوارکا۔ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۷۱۔

(۴) جب شوہر نے داشتہ رکھہ لی ہو اور اپنی زوجہ سے بدسلوکی کی ہو اور اوس سے علیحدہ ہونے پر رضامند ہوگیا ہو اور علیحدگی کے زمانہ مین اوسکو نان و نفقہ نہ دیا ہو تو وہ حقوق ازدواج دلاپانے پر اصرار نہین کرسکتا۔

مولا بنام مسماۃ نندی دیونیا۔ ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۹۔

(۵) جب تک کوئی شخص ذات سے خارج رہے اوسوقت تک وہ حقوق

ازدواج دلاپانے کا دعویٰ نہین کرسکتا۔

بگی بنام شیونراین - الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۷۔

لیکن بمقدمہ بہادر بنام راج ونتا (الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۹۶) مسٹر جسٹس بلرنے اِس رائے سے اختلاف کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ ذات سے خارج ہوجانا حقوق ازدواج کے دلاپانے کے مانع نہین ہے۔

بمقدمہ مُحوّبنام اوجن ساہو (ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۳۵) کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ جب شوہر ذات سے خارج ہو جائے تو وہ حقوق ازدواج دلاپانے کا مُستحق نہین رہتا لیکن ایکٹ (۲۱) سنہ ۱۸۵۰ع کی روسے اوس حق پر اثر نہین پڑسکتا جو اوسکو اپنے بچّون کی ولایت کا ہے۔

اگر شوہر یا زوجہ اپنا مذہب تبدیل کرلے تو وہ ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ع کی روسے حقوق ازدواج دلاپانے کا دعویٰ دوسرے فریق پر کرسکیگی اور اگر دوسرا فریق انکار کرے تو ازدواج فسخ قرار دیا جائیگا۔

ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام انند اچاری۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۶۶۔

قیصر ہند بنام لازر۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ (۵۰۰)

قیصر ہند بنام انٹونی - مدراس جلد ۳۳ صفحہ (۳۷۱)

گو متذکرہ صدر صورتون مین زوجہ کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شوہر کے پاس جانے سے انکار کرے لیکن ایسی صورت مین ازدواج فسخ نہین ہوتا ہے -

منو باب ۹ فقرہ (۴۶)

اگر زوجہ اپنی شوہر سے کسی ایسی وجہ سے علیحدہ رہے جسکا تعلق اوسکی ذات یا جواز رواج سے نہ ہو تو ازدواج فسخ نہین ہوتا اور اوسکی زوجہ کی حیثیت باقی رہتی ہے۔

جب کوئی ہندو شوہر یا زوجہ اپنا مذہب تبدیل کرلے تو ازدواج بطور خود فسخ نہین ہوجاتا۔

گورنمنٹ بمبئی بنام گنگا - بمبئی جلد ۴ صفحہ (۳۳۰)
ایڈمنسٹریٹر جنرل مدراس بنام انند اچاری - مدراس جلد ۹ صفحہ (۴۶۶)
بمقدمہ رام کماری - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۴ -
دعویٰ طلب زوجہ مین اِس بنا پر کہ زوجہ ذات سی خارج ہوگئی ہی ڈگری دینی سی انکار نہین کیا جا سکتا۔
چندری بائی بنام شیو راج - آئین جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۴ -
طلاق - (۶۴) دھرم شاستر کے احکام کی روسی طلاق جایز نہین ہی - شوہر تو ایک زوجہ کی موجودگی مین مکرر ازدواج کا مجاز ہے اور زوجہ بیوہ ہونے کے بعد بھی مکرر ازدواج کی مجاز نہین لیکن بعض فرقون مین رواج کی بنا پر طلاق جایز ہی - ایسی فرقون مین طلاق فریقین کی رضامندی سی ہوتا ہی اور مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہی کہ ایسا رواج اخلاق کے خلاف نہین ہی جسکی روسی فریقین کی رضامندی سی طلاق جایز ہو۔
شنکر النگم بنام سبّم - مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۹ -
مسٹر اسٹیل نے اپنی دھرم شاستر (صفحہ ۱۶۸ و ۱۶۹) مین لکھا ہے کہ شوہر اور زوجہ کی رضامندی کے علاوہ حسب ذیل بناء پر ادنیٰ ذاتون مین طلاق جایز ہے :-
(۱) شوہر کا عنین ہونا۔
(۲) شوہر اور زوجہ مین متواتر نزاع رہنا۔
(۳) عادتاً بُرا برتاؤ۔
(۴) ایسی بے ضابطگی جس سے ازدواج شروع ہی سے کالعدم ہو۔
عدالتون نے بھی عادتاً برے برتاؤ کی صورت مین طلاق جایز قرار دیا ہے۔
کاشی رام کرپا رام بنام امبا رام ہری چند - بورڈیل رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۸۷
متعدد مقدمات مین قرار دیا گیا ہے کہ بغیر شوہر کی رضامندی کی طلاق جایز نہین ہے
ایسا رواج جایز نہین قرار دیا جا سکتا جسکی روسی زوجہ کو بغیر اپنی شوہر کی رضامندی کی

یہہ حق ہو کہ وہ اوس سے قطع تعلق کرکے دوسرا ازدواج کرلے۔

قیصر ہند بنام کرسن گوجا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۔

کھیم کور بنام اوماشنکر۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ (۳۸۱)

داہی بنام گویند۔ بمبئی جلد ا صفحہ ۱۱۶۔

نراین بھارتی بنام لیونگ بھارتی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰۔

اگرچہ دھرم شاستر مین کوئی ذکر طلاق کا نہین ہی لیکن یہہ مسلمہ مسئلہ ہی کہ اگر رواج طلاق ثابت ہو تو طلاق واقع ہو گی

مسماۃ رادھا بائی بنام گجادھر سنگھ۔ آئین جلد ۳ صفحہ ۳۷۔

جب یہہ تسلیم کیا جائے کہ کوئی لڑکا زوجہ کی بطن سے ہی لیکن بحالت افتراق پیدا ہوا ہی تو اوس امر کا بار ثبوت کہ لڑکا بہ حالت افتراق پیدا ہوا اور ولدالزنا ہی بیان کنندہ پر ہی۔

گوپا بنام نپا۔ آئین دکن جلد ۷ صفحہ ۱۹۴۔

زوجہ کی بدچلنی سے ازدواج فسخ نہین ہوتا۔

(۶۵) دھرم شاستر کے احکام کی روسی بدچلن عورت علیحدہ کی جاسکتی ہی اور شوہر دوسرا ازدواج کرسکتا ہی لیکن اسطرح علیحدہ کئی جانے سے ازدواج فسخ نہین ہوتا۔ ایسی صورت مین اگر بدچلنی ایسی نوعیت کی ہو کہ زوجہ ذات سے خارج ہو گئی ہو تو ازدواج فسخ ہو سکتا ہے۔

سبھارایا بنام رام سامی۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷۱۔

رواج کی بناء پر ازدواج کا جواز۔

(۶۶) رواج کو شاستروں اور نیز فیصلہ جات مین قانون کا درجہ دیا گیا ہی۔ بعض قسم کی ازدواج جنکا شاستروں مین ذکر نہین ہی رواج کی بناء پر جائز قرار دئیے گئے ہین۔

رواج کو قانون کا درجہ کب حاصل ہوتا ہی۔

رواج کو قانون کا درجہ حاصل ہونے کے لئے حسب ذیل شرایط کی پابندی لازمی ہی:۔

(۱) وہ قدیم ہو۔

رواج کو قدیم قرار دینے کیلئے یہہ ضرور نہین ہی کہ اوسپر کسی خاص مدت کی قبل بطور رواج عمل ہوا ہو

سمرتیون کی معاینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ رواج کی بنا پر شاستروں کی احکام مین اکثر تغیر و تبدّل ہوتا رہا ہی۔ کسی عمل کو رواج کا درجہ حاصل ہونے کے لئے صرف یہہ دیکھنا ضروری ہی کہ اوسپر ایک عرصہ سی کوئی قوم۔ گروہ یا فرقہ اسطرح کاربند ہو کہ گویا وہ قانون کی موافق عمل کرتا ہے

ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ء طبع سوم صفحہ ۲۳۵۔

(۲) وہ مسلسل ہو۔

اگر کسی رواج کا عمل بند ہو گیا ہو تو اوسکو رواج کی حیثیت نہ رہیگی۔

راجہ راج کشن سنگھ بنام رامجے شرما۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۸۔

(۳) وہ معیّن ہو۔

اگر کوئی عمل تبدیل ہوتا رہتا ہو یا معیّن نہ ہو تو وہ رواج نہین قرار دیا جا سکتا۔

لچھمن لعل بنام موہن لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ (۱۷۹)

(۴) وہ اخلاق کی خلاف یا دھرم شاستر کے عام اصول کے مغائر نہ ہو۔

بمبئی ہائیکورٹ نے ایسی رواج کو جایز تسلیم نہین کیا جسکی روی زوجہ بغیر اپنی شوہر کی رضامندی کے طلاق حاصل کرکی دوسری مرد سی ازدواج کر سکتی تھی کیونکہ ایسا رواج اخلاق کے خلاف اور دھرم شاستر کے عام اصول کے مغائر ہے۔

قیصر ہند بنام کرسن گوجا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۔

اوجی بنام ہاتھی لالو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ مرافعات فوجداری جلد ۷ صفحہ (۱۳۳)

قیصر ہند بنام شمبھو۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۷۔

متھرا بنام اسو۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ (۵۴۵)

لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ایسا رواج خلاف اخلاق نہین ہی جسکی روسے ازدواج کی معمولی رسوم کے ساتھہ تکمیل ہونیکے بعد بھی ازدواج اوسوقت تک نامکمل رہے جب تک خاص شرائط کی تکمیل نہ ہو۔

بائی اوگری بنام ٹپل پرشوتم - بمبی جلد ۷ صفحہ (۴۰۰)
اِس سلسلہ مین یہہ امر باور رکھنے کے قابل ہے کہ دھرم شاستر کے عام اصول کے لحاظ سے رواج
کے جواز یا عدم جواز کا تعلق صرف اون فرقون سے ہو سکتا ہے جنکا مذہب در اصل ہندو
ہو - ایسی غیر آریہ قومون سے یہہ اصول متعلق نہین ہو سکتا جنھون نے ہندو مذہب کے
احکام کو کبھی تسلیم نہ کیا ہو -
فنذ ندر بنام راجشور - کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ (۳۶۳)
جب کوئی جماعت اشخاص جسکے افراد ہندو خاندان مین پیدا ہوئے ہون اپنی علیحدہ
جماعت قایم کر کے ازدواج کا کوئی جدید طریقہ قایم کرے تو ایسا ازدواج محض اسوجہ سے
کالعدم نہ ہوگا کہ وہ دھرم شاستر کے احکام کے موافق نہین ہے -
منتھو سوامی بنام سلامنی - مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۲ -

ازدواج کے متعلق کُلاچار -	ہر خاندان کو اپنا علیحدہ رواج قایم کرنیکا موقع نہین دیا جاسکتا ہے لیکن

راجاؤن اور سرداروں کی متعلق یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اونکا کُلاچار یعنی خاندانکا رواج بطور رواج تسلیم کیا جاسکتا ہے -
بھاوت ارجن سنگہ بنام بھاوت گھنیشام سنگہ - مورز انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ (۱۶۹)
بابو گنیش دت سنگہ بنام مہاراجہ ہیشور سنگہ - مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۶۴ -
چھوٹے خاندانون کا کُلاچار ثابت کرنا دشوار ہے لیکن اگر کسی بڑے خاندان کے متعلق
کوئی قدیم رواج ثابت ہو تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ اوسکو تسلیم کیا جائے -
بھاو اباجی اوت پت بنام سندرا بائی - بمبی جلد ۱۱ صفحہ (۲۴۹)

صداقت نامہ و لایت مکرر ازدواج سے منسوخ نہ ہوگا	(۶۷) اگر کسی بیوہ نے عدالت سے اپنے بچون کے متعلق صداقت نامہ ولایت حاصل کیا ہو

تو اوسکے مکرر ازدواج سے ایسا صداقت نامہ منسوخ نہ ہوجائیگا -
گنگا پرشاد ساہو بنام جھالو - کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۸۶۲ -

باب ۳

تبنیت

تبنی بیٹے کی اہمیت

۶۸ - دہرم شاستر مین مختلف قسم کے بیٹون کے ضمن مین متبنے بیٹے کا بھی ذکر کیا گیا ہے - لیکن ابتدائی زمانہ مین متبنی بیٹے کو وہ اہمیت حاصل نہ تھی جو اس زمانہ مین ہو گئی ہے - دہرم شاستر کے احکام کی رو سے پتر یعنی بیٹے کی ضرورت مفصلۂ ذیل دو اصول پر مبنی کی گئی تھی :-

(۱) - بقاے نسل و نام -

(۲) - روحانی فائدہ -

جب شاسترون مین ازدواج کے پاک رشتہ کے متعلق صحیح خیالات قایم ہو گئے تو مختلف قسم کے بیٹے جو ابتدائی حالت مین تسلیم کئے گئے تھے اونکا رواج ترک ہو گیا اور اونکے ترک ہو جانے سے دتک طریقہ کی تبنیت کو ایک خاص اہمیت حاصل ہو گئی - شاسترون مین دتک طریقہ کی تبنیت کے متعلق مفصلۂ ذیل قیود قایم کی گئی ہین :-

(۱) - متبنی بیٹا اورس بیٹے کے مشابہ ہو -

دتک میمانسا - باب (۵) فقرہ (۱۵) -

احکام تبنیت مولفہ گولاپ چندر سرکار (ٹیگور لکچرز) صفحہ ۳۰۸ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد (۱۷) صفحہ (۳۲۱) مسٹر جسٹس بنرجی کی راے -

(۲) - متبنی بیٹے کی مان سے متبنی گیرندہ باپ اوسکے ازدواج کے قبل ازدواج کر سکتا ہو -

(۳) - متبنی بیٹا متبنی گیرندہ کی ذات کا ہو - منو باب (۹) فقرہ (۱۶۸)

(۴) - اوسکی عمر اسقدر کم ہو کہ اوسکی کل مذہبی رسوم متبنی گیرندہ کے خاندان مین انجام

پا سکتی ہون۔

(۵)۔ متبنیٰ بیٹے کے تعلقات اوسکے اصلی خاندان سے کلیتاً منقطع ہوجائین اور وہ متبنیٰ گیرندہ کے خاندان کا قطعی طور پر رکن ہوجائے حتی کہ وہ متبنیٰ گیرندہ کے خاندان مین اوسیطرح ازدواج نہ کرسکے جسطرح اورس بیٹا نہین کرسکتا۔

(۶)۔ متبنیٰ بیٹا متبنیٰ گیرندہ کے خاندان مین محبت اور خوشی سے داخل ہو نہ کہ کسی لالچ سے۔
منو باب (۹) فقرہ (۱۶۸)

متذکرہ صدر قیود شودرون سے متعلق نہین ہین کیونکہ وہ بہن یا بیٹی کے بیٹے کو متبنیٰ لے سکتے ہین اور اون مین عمر کی بھی قید نہین ہے حتی کہ ایسا شخص بھی متبنیٰ لیا جاسکتا ہے جسکا ازدواج ہوچکا ہو۔ بعض فرقون مین رواج کی بنا پر متذکرہ صدر قیود غیر متعلق قرار دیگئی ہین جین مذہب کے اشخاص سے بھی دھرم شاستر کے احکام متعلق ہین بجز اسکے کہ کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت کیا جائے۔

امنو بنام مہادگنڈا بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۶ (۴۲۲) جب کوئی خاندان دراصل ہندو نہ ہو لیکن اوس نے ہندون کے رواج کو جزءً تسلیم کرلیا ہو تو جو شخص یہہ بیان کرے کہ اوس خاندان مین تبنیت عمل مین آئی ہے اوسپر اوس بات کا بار ثبوت ہوگا کہ اوس خاندان مین تبنیت کا رواج ہے۔ اگر کوئی ہندو خاندان مسلمان ہوگیا ہو تو جو شخص تبنیت کا وقوع مین آنا بیان کرے اوسپر اس بات کا بار ثبوت ہوگا کہ اوس خاندان نے تبنیت کا رواج قایم رکھا ہے۔

بائی ماجا بائی بنام بائی ہیرا بائی بمبئی جلد (۳۵) صفحہ (۲۶۴)۔

کون شخص متبنیٰ لے سکتا ہے۔

کون شخص متبنیٰ لے سکتا ہے

(۶۹) صرف وہ شخص متبنیٰ لے سکتا ہے جسکے متبنیٰ لینے کے وقت کوئی بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا نہ ہو۔ ان رشتہ دارون کے موجودگی مین تبنیت وقوع مین

آے تو وہ کالعدم ہوگی شوہر خود متبنیٰ لے سکتا ہے یا اوسکی اجازت سے اوسکی زوجہ متبنیٰ لے سکتی ہے۔

ڈتک میمانسا باب (۱) فقرہ (۱۳)۔

ڈتک چندریکا باب (۱) فقرہ (۶)۔

جس شخص نے اپنے اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دیدیا ہو وہ متبنیٰ لے سکتا ہے۔

گرولنگا سوامی بنام رام لکشما۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ (۲۹۱) رادھا موہن بنام ہردی بی بی الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۰۔

پڑپوتے کے بیٹے یا بیٹی کے بیٹے کا موجود ہونا تبنیت کا مانع نہین ہے۔

ایک متبنیٰ بیٹے کی موجودگی مین دوسرا بیٹا متبنیٰ نہین لیا جاسکتا۔

ہبش نراین بنام تارک ناتھ۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۷۔

اگر دو لڑکے ایک ساتھ متبنیٰ لیے جاوین تو دونون کی تبنیت کالعدم ہے۔

اکھے چندر بنام کالا پرہاجی۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۶۔

درگا سندری بنام سریندر کیشو۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶۔

سریندر کیشو بنام درگا سندری۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۳۔

زوجہ کا حاملہ ہونا تبنیت کا مانع نہین ہے۔

دولت رام بنام رام لعل۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۱۰۔

رام چندر بنام بھیما چاری۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ (۱۰۵)۔

ناگا بہوشنم بنام شیشما۔ مدراس جلد ۳ صفحہ (۱۸۰)۔

جس شخص کا ازدواج نہوا ہو یا جسکی زوجہ مرگئی ہو متبنیٰ لے سکتا ہے۔

(۷۰)۔ ایسا شخص متبنیٰ لے سکتا ہے جسکا ازدواج نہوا ہو۔ یا جسکی زوجہ تبنیت کے قبل فوت ہوچکی ہو۔

چندر سیکھر دو بنام برہما۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۰

گوپال اننت بنام نراین گنیش بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۹ -
تلسی رام بنام بہاری لعل الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۲ حسب رائے مسٹر جسٹس محمود -

خاندان مشترکہ کے ارکان یا اونکے بیوگان متبنیٰ لے سکتی ہین -

(۷۱) جب تک خاندان اشتراک کی حالت مین رہے اوسوقت تک ارکان خاندان مشترکہ یا اونکی بیوگان اگر وہ متبنیٰ لینے کی مجاز ہون متبنیٰ لے سکتی ہین جب خاندان مشترکہ مین صرف ایک رکن باقی رہ گیا ہو اور اوسکے فوت ہونے پر اوسکی بیوہ وارث ہو جائے تو دیگر ارکان کی بیوہ گان کو متبنیٰ لینے کا حق حاصل نہ ہوگا -

سری تلو بنام کشٹما - مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۳ -
بیجو بنام مان کنور بائی بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۵۱ -
نیز بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۳۷۳ -
نرندر بنام سیلاجا - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۵ -

جو شخص ناقابلیت ذاتی کی وجہ سے محروم الارث ہو وہ کب متبنیٰ لے سکتا ہے -

(۷۲) - جب کسی شخص مین ایسی ناقابلیت ذاتی ہو جسکی وجہ سے وہ حسب احکام دہرم شاستر محروم الارث ہو تو اِس امر کا تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا وہ بطور جائز متبنیٰ لے سکتا ہے پہلے اس امر کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی کہ اوس فرقہ کے احکام کی رو سے جسکا وہ رکن ہے تبنیت کے وقت کونسے رسوم انجام دینے ضروری ہین - اگر شخص ناقابل شاستر کے احکام کی رو سے اون رسوم کو باوجود اپنی ناقابلیت کے انجام دیسکتا ہے تو تبنیت جائز ہوگی اگر شخص ناقابل پراشچت کر کے رسوم انجام دیسکتا ہو تو پراشچت کے بعد رسوم انجام دینے کی صورت مین تبنیت جائز ہوگی - اگر تبنیت کے جواز کے لئے ایسے رسوم لازمی ہین جنکو شخص ناقابل انجام نہین دے سکتا یا پراشچت کے بعد انجام دے سکتا ہے لیکن پراشچت نہین کیا گیا ہے تو تبنیت کالعدم ہوگی -

مہنت بھگوان بنام مہنت رگھونندن - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ (۸۴۳) -

بیوہ جو بدچلن ہو وہ تبنیت کی رسوم انجام دینے کی مجاز نہیں ہے اِسلئے اگر وہ کسی لڑکے کو متبنیٰ لے تو ایسی تبنیت کالعدم ہوگی -

شیام لعل بنام سوداسنی - بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ (۳۶۲) -

وکشنی برہمنوں میں رواج ہے کہ تبنیت کے وقت بیوہ اپنے سر کے بال منڈواتی ہے اگر کسی بیوہ نے اِس رسم کو انجام نہ دیا ہو اور وہ کسی لڑکے کو متبنیٰ لے تو ایسی تبنیت جائز ہوگی - کیونکہ سر منڈوانے کی رسم تبنیت کی رسم کا جزو نہیں ہے -

لکشمی بائی بنام راجچندر - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ (۵۹۰) -

اگر متبنیٰ گیرندہ سوتک کی حالت میں ہو تو تبنیت کالعدم ہوگی بشرطیکہ جو رسوم اوسکو انجام دینی لازمی ہیں وہ سوتک کی حالت میں انجام نہ دے سکتا ہو -

رام لنگا بنام سداسیو - ویکلی رپورٹر جلد (۱) - پریوی کونسل صفحہ (۲۵) رنگاناکما بنام الورشنی - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴ -

لکشمی بائی بنام راجچندر - بمبئی جلد ۲۲ - صفحہ ۵۹۰ -

شودر جو جذامی ہو متبنیٰ لے سکتا ہے کیونکہ اوسپر کسی مذہبی رسم کا انجام دینا لازمی نہیں ہے -

سرندرموہن بنام شرومنی - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ (۱۷۱) -

اگر کوئی برہمن مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے بیٹے کو متبنیٰ نہیں دیسکتا نہ وہ خود دیسکتا ہے نہ کسی رشتہ دار کے ذریعہ سے دلاسکتا ہے کیونکہ برہمنوں میں دتک ہوم لازمی ہے اور جو برہمن مسلمان ہوگیا ہے وہ دتک ہوم نہیں کرسکتا ہے -

شام سنگھ بنام سنتابائی - بمبئی جلد ۲۵ صفحہ (۵۵۱) -

جب کوئی ہندو مسلمان یا عیسائی ہو جائے تو وہ متبنیٰ نہیں لے سکتا ہے -

بیچ بائی بنام ہیر بائی - بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۲۶۴ -

نابالغ متبنیٰ لے سکتا ہے - | (۷۳) تبنیت کی اغراض کے لئے اِس امر کا تصفیہ کہ آیا کوئی

شخص بالغ ہے یا نہیں دہرم شاستر کے احکام کے لحاظ سے کیا جائیگا - دہرم شاستر مین سن بلوغ اور سن شعور مترادف الفاظ ہین اور سولہوین سال مین ہر شخص سن بلوغ کو پہونچ جاتا ہے - اگر کسی شخص کی عمر پندرہ سال کی ہوئی ہو اور وہ متبنیٰ لے یا متبنیٰ لینے کی اجازت دے تو ایسا فعل اوس صورت مین جائز ہوگا جب وہ شخص اوس فعل کی ماہیت اور نتائج کو سمجھہ سکتا ہو -

رجیندر نراین بنام سروداسندری - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ - دیوانی صفحہ (۵۴۸) -
جمنا داسی بنام راماسندری - کلکتہ جلد ا صفحہ ۲۸۹ - (۲۹۵) - وندراون جی کشن پٹیل بنام منی لعل جنبی لعل پٹیل - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ (۵۶۵) -

جب کسی شخص کی جائداد کورٹ آف وارڈز کی نگرانی مین ہو تو وہ کورٹ آف وارڈز کی اجازت کے بغیر متبنیٰ لینے کا مجاز نہ ہوگا -

عورت کب متبنیٰ لے سکتی ہے - (۴۷) وسشٹ کا قول ہے کہ کسی عورت کو بغیر اپنے شوہر کی رضامندی کے کسی لڑکے کو متبنیٰ لینا یا دینا نہ چاہیے - وسشٹ باب ۱۵ فقرہ (۱ تا ۸)
اس امر کے متعلق کوئی اختلاف نہین ہے - کہ جب تک کسی عورت کا شوہر زندہ ہو اوسوقت تک وہ بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے متبنیٰ نہین لے سکتی ہے - شوہر کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ بغیر اپنی زوجہ کی رضامندی کے یا اوسکی مخالفت کی صورت مین بہی متبنیٰ لے -

رنگما بنام اچھما - ویکلی رپورٹر - جلد ۷ - پریوی کونسل صفحہ (۵۷) -

اگر زوجہ شوہر کی زندگی مین بغیر شوہر کی اجازت کے متبنیٰ لے تو ایسی تبنیت کالعدم ہوگی -

چودہری پدم بنام کنور اودے - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ - پریوی کونسل صفحہ (۱) -
نرندر ناتھ بنام دینا ناتھ - کلکتہ جلد ۶۳ صفحہ (۴۸۲) -

بیوہ کے اختیارات تبنیت - اس امر کے متعلق کہ آیا بیوہ اپنے شوہر کے لئے متبنیٰ لے سکتی ہے

یا نہین۔ وسٹٹ کے قول متذکرہ صدر کی مختلف مکاتب مین مختلف طریقہ سے تعبیر کی گیی ہے۔

مکتب متھلا۔ مکتب متھلا مین یہہ تعبیر کی گیی ہے کہ شوہر کی رضامندی تبنیت کے وقت ہونی چاہیئے اسلیئے اِس مکتب کی رو سے بیوہ دتک طریقہ پر متبنیٰ نہین لے سکتی۔

دتک میمانسا۔ باب (۱) فقرہ (۱۶)۔

مکتب بنگال۔ مکتب بنگال کی رو سے یہہ ضروری ہے کہ شوہر نے اپنی زندگی مین زوجہ کو بالصراحت متبنیٰ لینے کی اجازت دی ہو۔ اجازت کی بنا پر بیوہ متبنیٰ لے سکتی ہے۔

بانکی دیبہ بنام سداشیو۔ صدر دیوانی عدالت جلد ا صفحہ (۱۹۷)۔

مسماۃ تارامنی بنام دیو نراین صدر دیوانی عدالت جلد ۳ صفحہ (۳۸۷)۔

مکتب مہاراشٹرا۔ دوہارمیوکھ مین وسشٹ کا قول صرف اوس وقت تک قابل پابندی قرار دیا گیا ہے۔ جب تک شوہر زندہ ہو۔ اوسکے انتقال کے بعد بیوہ اپنے متوفی شوہر کو روحانی فائدہ پہونچانے کے لئے ہر قسم کا کام کر سکتی ہے اور چونکہ تبنیت ایسا فعل ہے اسلیئے بیوہ بطور خود بغیر کسی کی اجازت کے اپنے شوہر کے لئے متبنیٰ لے سکتی ہے۔

کلکٹر مدورا بنام متورام لنگا۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ (۱۷)۔

نمبودری برہمنوں اور جین مذہب کے اشخاص کا بھی رواج مہاراشٹرا مکتب کے موافق ہے۔

مدراس جلد ۱۱ صفحہ (۱۶۷) و (۱۷۸) و (۱۸۷)۔

ہر نبھ بنام منڈیل۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ (۳۷۹)۔

ممالک محروسہ سرکار عالی مین جن اشخاص سے ودہارمیوکھ متعلق ہے۔ وہان بیوہ بطور خود بلا اجازت متوفی شوہر کے متبنیٰ لے سکتی ہے۔

جیابائی بنام نروپتی بائی یقین دکن جلد ۲ صفحہ ۱۳۱۔

چونگی شانگیر راؤ بنام رام راؤ۔ آئین جلد ۱۱ صفحہ ۴۔

ناگناتھ بنام سماۃ رکھابائی - آئین جلد ۴ صفحہ ۳ -

باپوراؤ بنام سدرامیا - آئین جلد ۴ صفحہ ۲۹۱ -

لیکن جن اشخاص سے متاکشرا متعلق ہے وہان بیوہ بلا اجازت سپنڈون کے متبنیٰ نہین لے سکتی - ناگماد گنگما بنام ایرینا - آئین جلد ۱ صفحہ (۵۰۷) -

مکتب ڈربویڈا - مکتب ڈربویڈا کی روسے شوہر کے سپنڈون کی اجازت سے بیوہ متبنیٰ لے سکتی ہے -

کلکٹر مدورا بنام متورام لنگا - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ پریوی کونسل صفحہ (۱۷) -

مکتب بنارس - مکتب بنارس کی روسے شوہر کی اجازت کی اوسیطرح ضرورت ہے جیسے بنگال مکتب مین لیکن ویرمتر ودے مین جو مکتب بنارس مین مستند سمجھی جاتی ہے - سپنڈون کی اجازت کافی قرار دی گئی ہے -

ویرمتر ودے باب ۲ فصل ۲ فقرہ (۸) -

لالہ پربھو لعل بنام ملنی - کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۱ (۴۱۵) -

بمقدمہ تلسی رام بنام بہاری لعل (الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ (۳۲۸) قرار دیا گیا ہے کہ تبنیت جو بغیر جائز اجازت کے وقوع مین آ ے وہ امر واقع شدہ کے اصول پر جایز نہین ہو سکتی -

متبنیٰ لینے کی اجازت کی نوعیت - (۷۵) متبنیٰ لینے کی اجازت کا کسی خاص نمونہ کے موافق ہونا ضروری نہین ہے ایسی اجازت تحریری ہو سکتی ہے یا زبانی -

سندر کماری بنام گرادہر - ویکلی رپورٹر جلد ۴ - پریوی کونسل صفحہ (۱۱۶) -

ایسی اجازت وصیت کے ذریعہ سے دیجا سکتی ہے -

سہروا بنام تنکھوری - رپورٹ مولفہ ہائڈ جلد ۱ صفحہ (۲۲۳) -

ایسی اجازت مشروط ہو سکتی ہے یعنی اوسمین یہ بند ہو سکتی ہے کہ کسی خاص واقعہ کے وقوع پر تبنیت

عمل مین آئے ایسی صورت مین اوس شرط کے وقوع پر تبنیت عمل مین آسکیگی۔ صرف ایسی شرط جائز ہے جسکے وقوع مین آنے کی صورت مین خود اجازت دہندہ متبنیٰ لینے کا مجاز ہوتا۔

گوپی ناتھ بنام مسماۃ چندر اولی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۲۔

بھوبن موئی بنام رام کشور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳۔ پریوی کونسل صفحہ (۱۵)۔

جمنا بنام رام سندری۔ کلکتہ جلد ا صفحہ (۲۰۹)۔

ولنکی بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ا صفحہ (۱۷۴)۔

اجازت کے الفاظ پر سختی کے ساتھ عمل ہوگا۔

(۷۶) اجازت جن الفاظ مین دی گئی ہو اونکی تعمیل سختی کے ساتھ کیجائیگی اور اون مین کوئی تبدیلی یا توسیع نہین کی جاسکتی۔ اگر اجازت کے موافق عمل کرنیکا یہہ نتیجہ ہو کہ ناجائز تبنیت وقوع مین آئے تو بہی اجازت کے خلاف عمل نہین کیا جاسکتا مثلاً اگر دو عورتون کو ایک ساتھ علیحدہ علیحدہ لڑکے کو متبنیٰ لینے کی اجازت دی جائے تو گو دونون لڑکون کی تبنیت ناجائز ہوگی لیکن اجازت کے الفاظ کے خلاف عمل نہین کیا جاسکتا۔

سریندر کیشو بنام درگا سندری۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ (۵۱۳)۔

جب لڑکا متبنیٰ لینے کی اجازت دی گئی ہو تو اگر ایک لڑکا متبنیٰ لیا جائے اور وہ فوت ہوجائے تو اوسکے بعد دوسرا لڑکا متبنیٰ لیا جاسکتا ہے۔

بھگوت پرشاد بنام مراری لعل۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۵ صفحہ (۵۲۴)۔

سوریہ نارائن بنام ونکٹ رامنا۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ (۳۸۲)۔

دھرم کنور بنام بلونت سنگھ۔ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ (۳۹۸)۔

جب شوہر نے متبنیٰ لینے کی اجازت دی ہو اور اوسکی بنا پر بیوہ متبنیٰ لے اور متبنیٰ لڑکا فوت ہوجائے تو ڈرویڈا اسکول کے اصول کے لحاظ سے بیوہ سپنڈون کی اجازت سے دوسرے لڑکے کو متبنیٰ لے سکتی ہے۔ اگر شوہر نے دوسری تبنیت کی ممانعت کی ہو تو سپنڈون کی اجازت سے تبنیت عمل مین نہ آسکے گی۔

پرسرا بھٹر بنام رنگ راجہ۔ مدراس جلد ۲ صفحہ (۲۰۲)۔

ایک شخص نے اپنی زوجہ کو جو حاملہ تھی اجازت دی کہ جو لڑکا اوسکے پیدا ہوا وسکے فوت ہونیکی صورت مین وہ دوسرا لڑکا متبنی لے سکتی ہے اوس عورت کے لڑکی پیدا ہوئی ایسی صورت مین تجویز ہوئی کہ اوس اجازت کی بنا پر عورت متبنیٰ ہنین لے سکتی۔

منہد رلعل بنام روکمنی۔ کارٹن رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۔

جب اجازت اس ہدایت سے دی جائے کہ عورت ایک نامزد شدہ شخص کے مشورہ سے متبنی بیٹا منتخب کرے تو اگر بغیر اوس شخص کے مشورہ کے تبنیت وقوع مین آئے تو تبنیت جائز ہوگی۔

سرندر نندن بنام سیلجا کنٹ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ (۳۳۵)۔

ایک شخص نے اپنی بیوہ اور اوصیار کو بالاشتراک متبنیٰ لینے کی اجازت دی۔ اوصیار کی حد تک اجازت کالعدم تھی لیکن قرار پایا کہ ایسی اجازت کی بنار پر بیوہ ہی متبنیٰ ہنین لے سکتی ہے کیونکہ اجازت بالاشتراک دی گئی ہے۔ امرت لعل دت بنام سرنور موئی۔ کلکتہ جلد (۲۴) صفحہ (۵۸۹) کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۶۲۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ (۹۹۶)۔

جب متبنیٰ لینے کی اجازت دی گئی ہو اور یہ بھی ہدایت ہو کہ کوئی خاص لڑکا متبنیٰ لیا جائے تو اگر وہ لڑکا دستیاب نہ ہوسکے تو دوسرے لڑکے کی تبنیت جائز ہے۔ ایسی صورت مین یہہ قیاس کیا جائیگا کہ اصلی منشار یہہ ہے کہ تبنیت عمل مین آئے اور ہدایت ضمنی ہے اگر ہدایت پر عمل کرنا ممکن ہنین ہے تو اصل منشار فوت نہ ہوگا۔

لکشمی بائی بنام راجہ جی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۹۶۔

اجازت کی بنار پر بھی بیوہ متبنیٰ ہنین لے سکتی جب اوسکے شوہر کا وارث بیوہ کے سوائے کوئی اور وارث چھوڑ کر فوت ہو۔

(۷۷) اگر کوئی شخص ایک لڑکا اور بیوہ چھوڑ کر فوت ہو اور بیوہ کو اجازت دے کہ لڑکے کے لاولد فوت ہوجانے کی صورت مین وہ دوسرا لڑکا متبنیٰ لے سکیگی تو ایسی اجازت کی بنار پر صرف اوس صورت مین عمل ہوسکیگا جب اوس لڑکے کی وارث وہ بیوہ خود ہو اگر لڑکے کی

شادی ہوجائے اور وہ اپنی بیوہ چھوڑ کر لا ولد فوت ہو تو لڑکے کی بیوہ وارث ہوگی اسلئے اوس اجازت کی بنا پر تبنیت عمل مین نہین آسکتی۔

بھوبن موئی بنام رام کشور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳۔ پریوی کونسل صفحہ (۱۵)

پدم کماری بنام کورٹ آف وارڈز۔ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ (۲۲۹)۔

تھائمبل بنام وینکٹ راما۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۵۔

تاراچرن بنام سُرِیش چندر۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۲۔

مہاراشٹر انکتب کی روسے بیوہ بغیر اجازت کے متبنی لے سکتی ہے لیکن جب وہ اپنے سوائے کسی اور وارث کو محروم کرے تو تبنیت کالعدم ہوگی۔

رامجی بنام گرہن بمبئی جلد ۶ صفحہ (۴۹۰)۔

کیشو رام کرشنا بنام گوبند گنیش۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۴۔

بمقدمہ اموبیاچرن بنام کالی داس (کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ (۱۶۸) کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ اصول متذکرۂ صدر مین اِس وجہ سے کوئی فرق نہ ہوگا۔ کہ بیوہ کو ایک لڑکے کے بعد دوسرے لڑکے کے متبنی لینے کی اجازت تھی۔ جب ایک لڑکا بیوہ کے سوائے کوئی دوسرا وارث چھوڑ کر فوت ہو تو بیوہ کا اختیار باقی نہین رہتا۔

جب بیوہ خود وارث ہو اور اجازت کی بنا پر متبنی لے تو تبنیت جایز ہوگی۔ یہہ ضرور نہین ہے کہ بیوہ اپنے شوہر کی وارث ہو۔ اگر وہ اپنے بیٹے کی وارث ہو تو بھی وہ اپنے شوہر کیلیے متبنی لے سکتی ہے۔

رام سندر بنام سہر بائی داسی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱۔

ولنکلی ونکٹ بنام ونکٹ راما۔ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۔

ویرابھائی بنام بائی ہیرابائی بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۲۔

گوو پا بنام گری ملپا۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۱۔

پاپیا بنام آپنا بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۷-
ڈنکیا بنام جیواجی بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۶ -
جمنا بائی بنام رائے چند بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۵-
راوجی ونائک راؤ بنام لکشمی بائی بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۳ -
لیکن جب ایک شخص اپنی بیوہ اور کتخدا بیٹا چھوڑ کر فوت ہو - اور پہلے اوسکا بیٹا وارث ہو اوسکے بعد بیٹے کی بیوہ اور بیٹے کی بیوہ کے بعد اوسکی بیوہ وارث ہوئی تو قرار دیا گیا کہ ایسی صورت مین بیوہ اپنے شوہر کے لئے متبنیٰ لینے کی مجاز نہین ہے-
کرشنا راؤ بنام شنکر راؤ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴-
رام کرشن بنام شام راؤ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۶-
جب خاندان مشترکہ مین صرف ایک مرد باقی رہ جائے اور اوسکے فوت ہونے کے بعد اوسکی بیوہ وارث ہو تو کسی اور رکن خاندان کی بیوہ متبنیٰ نہین لے سکتی ہے -
اودوی بنام ندماری - مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۲۸-

بیوہ نابالغہ متبنیٰ لے سکتی ہے | (۷۸) اگر کسی بیوہ نابالغہ کو اوسکے شوہر نے متبنیٰ لینے کی اجازت دی ہو تو وہ متبنیٰ لے سکتی ہے- تبنیت کا فعل اوسکے شوہر کا ہے اسلئے بیوہ کی نابالغی کی وجہ سے اوسپر کوئی اثر نہین پڑ سکتا-
ہنڈاکینی بنام آدی ناتھ - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹ -
جن مقامات مین بیوہ اپنے شوہر کے سپنڈون کی اجازت سے متبنیٰ لے سکتی ہے- وہان بھی بیوہ کی نابالغی تبنیت کے مانع نہ ہوگی-
مہاراشٹر اسکتب کی رو سے جسکے لحاظ سے تبنیت کا فعل خود بیوہ کا ہے اوسکی نابالغی مانع تبنیت ہوگی-
وست اینڈ بلر صفحہ (۹۹۸)-

بدچلن بیوہ تبنیت کی رسوم انجام نہین دے سکتی۔

(۷۹) بدچلن بیوہ تبنیت کی رسوم انجام نہین دے سکتی۔ بعض صورتون مین بدچلنی کے بعد پراشچت کرلنے سے ناقابلیت رفع ہوجاتی ہے لیکن اگر بیوہ حاملہ ہوجائے تو وضع حمل تک پراشچت کے بعد بھی اسکو تبنیت کی رسوم انجام دینے کا حق نہ ہوگا۔

شیام لعل بنام سوداسنی۔ بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ (۳۶۲)۔

کیری کلٹانی بنام منی رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ (۳۶۷)۔

جب کوئی عورت سوتک کی حالت مین ہو تو وہ تبنیت کی رسوم انجام نہین دیسکتی ہے اور ایسی تبنیت کالعدم ہوگی۔

رنگاناٹکما بنام الورسٹی۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ (۲۲۲)۔

متذکرہ صدر قاعدہ شودرون سے متعلق نہ ہوگا۔ کیونکہ اون مین تبنیت کے لیے سوائے لینے اور دینے کے اقرار کے کوئی رسوم انجام دینی ضروری نہین ہین۔

ایک سے زیادہ بیوگان کی صورت مین تبنیت۔

(۸۰) جب ایک سے زیادہ بیوگان ہون اور شوہر اون مین سے کسی ایک کو متبنیٰ لینے کی اجازت دے تو صرف وہی متبنیٰ لے سکیگی۔ اور اوسکو دوسری بیوگان سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ ہوگی اگر ہر بیوہ کو علٰحدہ علٰحدہ اجازت دی گئی ہو تو چھوٹی بیوہ اوس صورت مین متبنیٰ لے سکتی ہے جب بڑی بیوہ متبنیٰ لینے سے انکار کرے۔

منڈاکنی بنام آدی ناتھ۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۹۔

مکتب مہاراشٹرا کی رو سے ایک سے زیادہ بیوگان ہونے کی صورت مین بڑی بیوہ بغیر چھوٹی بیوہ کی اجازت کے متبنیٰ لے سکتی ہے لیکن چھوٹی بیوہ بغیر بڑی بیوہ کی اجازت کے متبنیٰ نہین لے سکتی بجز اوس صورت کے جب بڑی بیوہ بدچلن ہو۔ بدچلنی کی صورت مین بیوہ متبنیٰ لینے کی ناقابل ہوجاتی ہے۔

رکھم بائی بنام رادھا بائی بمبئی ہائیکورٹ رپوٹ جلد ۵ مرافعہ دیوانی صفحہ (۱۸۱)۔

رجیت لعل بنام بجے کرشن۔ کلکتہ جلد ۳۹۔ صفحہ ۵۸۲۔

نراین سوامی بنام منگم پل۔ مدراس جلد ۲۸۔ صفحہ ۳۱۵۔

متذکرہ صدر قاعدہ صرف اوس صورت مین متعلق ہے جب بیوہ گان اپنے شوہر کی وارث ہون لیکن جب کوئی شخص دو بیوگان اور ایک بیٹا چھوڑ کر فوت ہو اور بیٹا وارث ہو اور بیٹے کے فوت ہونے کے بعد اوسکی حقیقی مان وارث ہو جائے تو سوتیلی مان کو متبنیٰ لینے کا حق نہ ہوگا کیونکہ اوس فعل سے وہ دوسرے وارث کو محروم کریگی۔ ایسی تبنیت اوس صورت مین بھی جایز نہ ہوگی جب وہ بیوہ جو مان کی حیثیت سے وارث ہوئی ہے اس امر پر رضامند ہو جائے کہ دوسری عورت متبنیٰ لے۔

آنندی بائی بنام کاشی بائی بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۶۱۔

مرد صرف اپنی زوجہ کو متبنیٰ لینے کی اجازت دیسکتا ہے۔

(۸۱) مرد صرف اپنی زوجہ کو متبنیٰ لینے کا اختیار دے سکتا ہے۔ اس کام کے لیئے زوجہ کے ساتھہ وہ کسی دوسرے شخص یعنی وصی وغیرہ کو شریک بھی نہیں کر سکتا ہے۔

امرت لعل بنام ترنوموی۔ کلکتہ جلد ۲۵۔ صفحہ ۶۶۲۔ نیز کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۶۔

کراسن داس بنام لڈکا واہو بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۵۔

جب بیوہ شوہر کی اجازت نہ ہونے کی صورت مین سپنڈون کی اجازت سے متبنیٰ لے سکتی ہے تو اوسکو سپنڈون کی اجازت حاصل کرنی چاہیئے لیکن تبنیت کا فعل بیوہ تنہا انجام دیگی۔ جب بیوہ کو کسی اجازت کی ضرورت نہ ہو تو وہ بطور خود متبنیٰ لے سکتی ہے۔

بھگوان داس بنام راج مل بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱۰) صفحہ (۲۴۱)۔

شوہر کی صریح اجازت یا ہدایت کی صورت مین بھی بیوہ کو اختیار ہے کہ متبنیٰ لے یا نہ لے۔

بامن داس بنام مسماۃ تارنی۔ مورز انڈین اپیل جلد ۷۔ صفحہ (۱۶۹)۔

اُما سندری بنام سورو دینی۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۸ ۔

تصدی لعل بنام کندن لعل۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ (۳۷۷)۔

اگر بیوہ ناجائز دباؤ سے متبنیٰ لے تو ایسی تبنیت بمقدمہ رنگاناتھا بنام الورستی (مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴)۔ کالعدم قرار دی گئی ہے لیکن مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ ونکٹ نرسما بنام رنگیا (مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۷)۔ قرار دیا ہے کہ ایسی تبنیت بطور خود کالعدم نہیں ہے بلکہ قابل انفساخ ہے۔ اگر بیوہ اوس کے متعلق منظوری مابعد ظاہر کرے تو وہ تبنیت جائز ہوجائیگی۔

اگر کوئی بیوہ اپنے شوہر کی وارث ہو تو وہ اوسوقت تک وارث رہیگی جب تک وہ کسی لڑکے کو متبنیٰ نہ لے اگر اوسکو متبنیٰ لینے کی اجازت دی جائے تو اوسکا یہہ اثر نہیں ہوسکتا کہ اوس کی حیثیت امین کی ہو جائے۔

بامن داس بنام مساۃ تارتی۔ مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹۔

بیوہ اجازت کی بنا پر جب چاہے متبنیٰ لے سکتی ہے۔ اس امر کے متعلق کوئی قید نہیں ہے کہ وہ شوہر کے انتقال کے کسقدر مدت کے بعد متبنیٰ لے سکتی ہے۔

بمسلکر۔ بنام جھونت راؤ۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ مرافعہ دیوانی صفحہ (۱۹۱)۔

گروا بنام بجھباجی رگھوناتھ۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸۔

مکتب مدراس میں اگر شوہر نے ممانعت نہ کی ہو تو بیوہ سپنڈوں کی اجازت سے متبنیٰ لے سکتی ہے۔

(۸۲) شوہر کی اجازت سے بیوہ سوائے مکتب متھلا کے ہر مقام پر متبنیٰ لے سکتی ہے لیکن مدراس میں قرار دیا گیا ہے کہ اگر شوہر نے ممانعت نہ کی ہو تو شوہر کے سپنڈوں کی اجازت سے بیوہ متبنیٰ لے سکتی ہے۔

سکا کمر مدورا بنام متو رام لنگا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ پریوی کونسل صفحہ (۱۷)۔

خاندان غیر منقسمہ

اس مقدمہ میں جوڈیشل کمیٹی نے یہہ رائے ظاہر کی کہ جب خاندان

غیر منقسمہ ہو اوس صورت مین اگر بزرگ خاندان زندہ ہو تو وہ اپنی اجازت سے اپنے بیٹے کی بیوہ کو متبنی دلا سکتا ہے لیکن جب بزرگ خاندان موجود نہ ہو اور جائداد کے مالک پسماندگی کے قاعدہ سے بیوہ کے شوہر کے بھائی ہو گئے ہون تو چونکہ متاکشرا کی رو سے بیوہ کو صرف نان ونفقہ کا حق حاصل ہے اسلیئے کل بھائیون کی رضامندی کے بغیر بیوہ متبنی نہین لے سکتی ہے۔

خاندان منقسمہ۔ لیکن جب خاندان منقسمہ ہو تو بیوہ اپنے شوہر کی وارث ہو جاتی ہے اور متبنی لے لینے سے وہ سوائے اپنے حقوق کے کسی اور شخص کے حقوق پر مضر اثر نہین ڈالتی ہے۔ ایسی صورت مین یہ قرار نہین دیا جاسکتا کہ ہر رشتہ دار کی خواہ وہ کتنا ہی بعید کیون نہ ہو رضامندی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر بیوہ کا خسر زندہ ہو تو صرف اوسکی رضامندی کافی ہوگی (دیکھو بابا بنام بابو۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۰)۔ لیکن جب وہ زندہ نہ ہو تو اوسکے شوہر کے سپنڈون کی رضامندی اسطرح حاصل کی جانی چاہیے کہ حالات کے لحاظ سے یہ رائے قائم کی جاسکے کہ بیوہ نے وہ کام نیک نیتی سے مذہبی فرض کی انجام دہی مین کیا ہے نہ کہ فاسد نیت سے اگر بیوہ تبنیت کے قبل جائداد ناجائز طور پر منتقل کرے تو ایسا انتقال متبنی بیٹے کے مقابلہ مین موثر نہین ہو سکتا ہے۔ اگر بیوہ رضامندی حاصل کرنے کے لئے کوئی جائداد منتقل کرے تو ایسا انتقال تبنیت پر موثر نہ ہوگا گو وہ اس بات کی شہادت ہوگا کہ تبنیت کی ضرورت نہ تھی۔ اگر بیوہ خسر کی اجازت سے متبنی لے تو ایسی تبنیت جائز ہے لیکن ایسی اجازت کی بنا پر خسر کے فوت ہونے کے بعد عمل نہین کیا جاسکتا۔

لکشمی بائی بنام وشنو واسدیو بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۴۱۰۔

اگر کسی سپنڈ نے اپنی زندگی مین اجازت دی ہو تو اوسکے فوت ہونے کے بعد اوسکی اجازت کی بنا پر تبنیت عمل مین نہین آسکتی۔

مائی بنام سبھرائر۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ (۱۴۵)۔
مکتب مدراس کی رو سے بغیر سپنڈون کی اجازت کے بیوہ متبنی ہنین لے سکتی ہے۔
پرسرا بنام رنگ راجہ۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲۔
ونکٹ کرشنا بنام انا پورنما۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۶۔
جب بیوہ کا شوہر فوت ہونے کے قبل خاندان مشترکہ کا رکن ہو تو بیوہ ایسے سپنڈون کی رضامندی سے متبنی ہنین لے سکتی ہے جو خاندان مشترکہ کے رکن نہ ہون ایسی صورت مین وہ خسر کی اجازت سے یا خسر کے زندہ نہ ہونے کی صورت مین اپنے شوہر کے اوس بھائی کی اجازت سے جو موجودہ ارکان خاندان مین سب سے بڑا ہو متبنیٰ لے سکتی ہے۔
راما سوامی آئن بنام بھگتی امل۔ مدراس جورسٹ جلد ۸ صفحہ (۵۸)۔
وگھونا دھا بنام پرز وکشور۔ مدراس جلد (۱) صفحہ ۶۹۔

رضامندی غور کرنیکے بعد ظاہر ہونی چاہیے۔

اس مقدمہ مین پریوی کونسل نے یہہ بھی قرار دیا کہ رضامندی صرف اوس صورت مین موثر ہو سکے گی جب کوئی شخص اس امر پر غور کر کے رضامندی ظاہر کرے کہ اوسکی رضامندی کی ضرورت ہے اور بغیر اوس کی رضامندی کے وہ فعل جائز نہ ہوگا۔
اگر بیوہ اس امر کے اظہار سے سپنڈون کی رضامندی حاصل کرے کہ اوسکو شوہر کی اجازت ہے اور فی الواقع شوہر کی اجازت نہ ہو تو سپنڈون کی رضامندی موثر نہ ہوگی۔
کرونبھدی بنام رتنا مائر۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۔
ونکٹ لکشما بنام نرسیا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۴۵۔
جنالا گڈا ونکما بنام جنالا گڈا اسیرایٹم۔ مدراس جلد ۳ صفحہ (۵۰)

جب خاندان کے کل ارکان مین تقسیم ہوگی ہو تو بیوہ کو ہر شاخ کے ارکان سے رضامندی کی درخواست کرنی چاہیے لیکن اگر ایک شاخ کا رکن رضامندی ظاہر کرے اور دوسری شاخ کا رکن بلاوجہ رضامندی ظاہر نہ کرے تو ایک رکن کی رضامندی کافی ہے۔ پرسرا بنام رنگ راجہ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۲۔

بیوہ کا یہہ فرض ہے کہ ہر شاخ کے ارکان سے رضامندی کی درخواست کرے اوسکا یہہ فرض اوس صورت مین بھی باقی رہتا ہے جب اوسکو اس بات کا علم ہو کہ کوئی رکن بلاوجہ رضامندی ظاہر نہین کریگا۔

سبرامینیم بنام ونکما۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ (۶۲۷)۔

وجہ تحریک پر غور کرنیکی ضرورت نہین ہے۔

بیوہ جب سپنڈون کی اجازت سے متبنیٰ لے تو اس امر پر غور کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ وجہ تحریک کیا ہے۔ اگر فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہے اور رضامندی کے متعلق کافی شہادت موجود ہے تو تبنیت جایز ہوگی۔

بیوہ سپنڈون کی اجازت سے اوس صورت مین بھی متبنیٰ لے سکتی ہے جب شوہر کے فوت ہونے کے وقت بیٹا موجود ہو اور وہ لاولد فوت ہو جاوے۔

ولنکی بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴۔

اگر سپنڈون کی رضامندی اونکو قیمتی بدل دیکر حاصل کی جاوے تو ایسی رضامندی کافی نہ ہوگی اور اوسکی بنا پر جو تبنیت وقوع مین آوے وہ کالعدم ہوگی۔

ڈوناکوڈی آمال بنام بالاسندر مدلیار۔ مدراس جلد ۳۶ صفحہ ۱۹۔

لیکن جب رضامندی نیک نیتی سے حاصل کی گئی ہو تو بیوہ کو متبنیٰ لینے کے لئے جو وجہ تحریک تھی وہ قابل لحاظ نہ ہوگی۔ اگر سپنڈون کی اجازت سے بیوہ اکلوتے بیٹے کو متبنیٰ لے تو گو ایسا کرنے سے وہ گناہ کی مرتکب ہوتی ہے لیکن تبنیت کالعدم نہین ہوسکتی کیونکہ جب سپنڈون کی اجازت ہو جاوے تو بیوہ کو وہی اختیارات حاصل ہو جاتے ہین۔ جو

اوس صورت مین حاصل ہوتے جب شوہر نے اجازت دی ہوئی۔

بالاسوبرنگاسوامی بنام پی رام لکشما۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ (۳۹۸)۔

یہہ ممکن ہے کہ جس اقرارنامہ کی بنا پر تبنیت وقوع مین آئے وہ ناجائز ہو لیکن جو تبنیت فی الواقع وقوع مین آئی ہے وہ جائز ہوگی۔

مورو گپیا بنام ناگپا۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۶۱۔

مکتب مہاراشٹر اکی روسے بیوہ بطور خود متبنی لے سکتی ہے اور بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بیوہ کی وجہ تحریک پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے متبنی لینے سے اوسکے شوہر کو روحانی فائدہ پہونچتا ہے اور اس لیے وجہ تحریک ناقابل لحاظ ہے۔

وتھوبا بنام باپو۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴۔

پٹیل وندراون جی کشن بنام منی لعل بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۵۔

مہابلیشور بنام درگا بائی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۹۔

بھیموا بنام سنگوا۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۶۔

راجیندر بھگوان بنام ملگی نانا بھائی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ (۵۵۸)

جب سپنڈون کی رضامندی ہو جائے تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ رضامندی نیک نیتی سے ظاہر کی گئی ہے۔

ونکٹ کرشنا بنام اناپورنا۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۶۔

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر کوئی سپنڈ اس اقرار کیساتھ رضامندی ظاہر کرے کہ متبنی بیٹا اوس مشترکہ جائداد مین حصہ طلب نہ کریگا جو اوس سپنڈ کے قبضہ مین ہے تو ایسی رضامندی کے متعلق یہہ نہ کہا جا سکیگا کہ وہ نیک نیتی سے حاصل نہین کی گئی ہے

سرینواس بنام رگو سوامی۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۴۔

مکتب مہاراشٹر امین عورت کے متبنی لینے کے متعلق قیود۔

(۸۲) وسشٹ کے اس قول کی تعبیر کہ عورت کو بغیر اپنے

شوہر کی اجازت کے متبنیٰ نہ لینا چاہیے" دوہار میو کھ مین یہہ کی گئی ہے کہ یہہ حکم صرف اوس عورت سے متعلق ہے جسکا شوہر موجود ہو۔ جس عورت کا شوہر موجود نہ ہو وہ ایسی اجازت حاصل نہین کر سکتی ہے اسلئے اوسکو اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہین ہے اور وہ بطور خود متبنی لے سکتی ہے۔

جس عورت کا شوہر موجود ہو وہ اوسکی رضامندی کے بغیر متبنیٰ نہین لے سکتی ہے۔
نراین بنام ناناشوہر۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ دیوانی مرافعہ صفحہ ۱۵۳۔

بیوہ مفصلہ ذیل قیود کے ساتھ متبنی لے سکتی ہے:۔

(۱)۔ مہاراشٹرا اور گجرات مین بیوہ جو اپنے شوہر کی جائداد کی تنہا یا بالاشتراک وارث ہو وہ اپنے شوہر کے لئے لڑکا متبنی لے سکتی ہے۔ ایسی تبنیت کے لئے اوسکے شوہر کی یا سپنڈون کی اجازت ضروری نہین ہے۔

جب بیوہ بطور خود متبنیٰ لے سکتی ہے تو ایسی تبنیت کے لئے اوسکے شوہر کی یا سپنڈونکی اجازت ضروری نہین ہے۔

جب بیوہ بطور خود متبنیٰ لے تو اوسکا فعل نیک نیتی سے مذہبی فرض کی انجام دہی مین ہونا چاہیے اور وہ فاسد نیت سے نہ ہونا چاہیے۔

رکھما بائی بنام رادھابائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ مرافعہ دیوانی صفحہ ۱۸۱۔
بھگوان داس بنام راجمل۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱۰) صفحہ (۲۵۷)۔
راجی بنام گھمن۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸۔
ڈنکہ سیتارام بنام گنیش شیورام۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۰۵۔
گروا بنام بھیجی رگھناتھ۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸۔
پٹیل وندراون جی کشن بنام منی لعل۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ (۵۶۵)۔

(۲)۔ بیوہ اوسوقت متبنیٰ نہین لے سکتی ہے جب شوہر نے بالصراحت متبنی لینے کی ممانعت کی ہو

یا اوس عورت مین بیوہ کی حیثیت باقی نہ رہے مثلاً جب وہ ازدواج مکرر کر لے۔
بابا بائی بنام بالا ونکٹیشن۔بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد، ضمیمہ (۱)۔
بنچپا بنام للگن بسوا۔بمبئی جلد ۲۴ صفحہ (۸۹)۔
بیوہ کے مکرر ازدواج سے اوسکے حقوق اپنی اولاد کے بارے مین زائل نہین ہوجاتے اسلئے وہ اپنے بیٹے کو متبنیٰ دے سکتی ہے۔
نیلا بائی بنام مہادو۔بمبئی جلد ۳۲ صفحہ (۱۰۷)۔
(۳)۔جب بیوہ اپنے شوہر کی جائداد کی وارث نہ ہو مثلاً جب اوسکا شوہر فوت ہونے کے وقت مشترکہ خاندان کا رکن ہو تو بیوہ اپنے شوہر کی صریح اجازت کے بغیر یا اپنے خسر یا خاندان مشترکہ کے دیگر ارکان کی رضامندی کے بغیر متبنیٰ لینے کی مجاز نہ ہوگی۔
رامجی بنام گھمن۔بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸۔
ڈنکہ سیتارام بنام گنیش شیورام۔بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۰۵۔
جب کسی شخص کو جائداد مین حق حاصل ہوچکا ہو اور تبنیت کا یہہ اثر ہو کہ متبنیٰ بیٹا اوس شخص کو محروم کردے تو متبنیٰ لینے کے لئے ایسے شخص کی رضامندی حاصل کیجانی چاہئے۔
روپ چند بنام رکھما بائی۔بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ مرافعہ دیوانی صفحہ ۱۱۴۔
گوپال بالکرشن بنام وشنو۔بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۰۔
(۴)۔جب بیوہ بطور جائز کسی لڑکے کو متبنیٰ لے تو ایسی تبنیت محض اسوجہ سے کالعدم نہ ہوگی کہ اوسکا شوہر جسکے لئے تبنیت عمل مین آئی ہے فوت ہونے کے وقت نابالغ تھا۔
پٹیل وندراون جی کشن بنام منی لعل۔بمبئی جلد ۱۵ صفحہ (۵۶۵)۔

جین مذہب کی بیوہ کے اختیارات۔

(۴۰۳) جین فرقہ کے رواج کے رو سے بیوہ کو وہی اختیارات حاصل ہین جو اوسکے شوہر کو اپنی زندگی مین حاصل تھے بیوہ بغیر

اپنے شوہر کے یا کسی اَور شخص کی اجازت کے متبنیٰ لے سکتی ہے۔

شیو سنگہ بنام مسماۃ واکھو۔ الہ آباد جلد ا صفحہ ۶۸۸۔

لکھمی چند بنام گٹو بائی۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱۹۔

مانک چند بنام جگت سیٹھانی۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۸۔

ہربنجہ بنام مادل۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۷۹۔

اشرفی کنور بنام روپ چند۔ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ (۱۹۷)۔

لڑکے کو تبنیت مین کون دیسکتا ہے

تبنیت مین کون دیسکتا ہے۔ (۸۴) دتک طریقہ سے تبنیت کی رسم بالعموم کم سنی مین انجام دیجاتی ہے اور اوسکا یہہ اثر ہوتا ہے کہ لڑکے کے تعلقات اپنے اصلی خاندان سے منقطع ہوجاتے ہین اسلئے تبنیت مین دینے کا حق۔

(۱)۔ لڑکے کے باپ کو حاصل ہے۔ باپ یہہ حق بغیر اپنی زوجہ کی رضامندی کے بھی استعمال کرسکتا ہے۔

چیکور گھناتھ بنام جانکی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۹۹۔

(۲)۔ لڑکے کی ماں کو حاصل ہے جب اوسکا شوہر رضامندی ظاہر کرنے کے قابل ہو تو وہ بغیر اوسکی رضامندی کے اس حق کو استعمال نہین کرسکتی ہے جب شوہر کا انتقال ہوجائے یا وہ مستقل طور پر غیر حاضر ہو یا یتی (تارک الدنیا) ہوجائے یا مجنون ہوجائے تو لڑکے کی ماں اوسکو خود تبنیت مین دے سکتی ہے۔

رنگو بائی بنام بھاگرتی بائی بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۷۔

جوگنیش چندر بنام نرتیا کلی۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ (۹۶۵)۔

رامیشور راؤ بنام غلام غوث خان۔ مقننِ دکن جلد ۳ صفحہ ۹۳۔

لڑکے کی ماں صرف اوس صورت مین تبنیت مین دے سکیگی جب اوسکے شوہر نے

تبنیت مین دے جانے کی ممانعت نہ کی ہو۔

نراین سوامی بنام کہتوسوامی۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۳۔

گرو لنگا سوامی بنام رام لکشما۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۵ (۵۸)۔ نیز مدراس جلد ۲۲ صفحہ (۳۹۸)۔

بیوہ اپنے اکلوتے بیٹے کو تبنیت مین دے سکتی ہے۔

کرشنا بنام پرم شری۔ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۳۷۔

مان اور باپ کے سواے کوئی اور رشتہ دار کسی لڑکے کو تبنیت مین نہین دلیکتا ہے مثلاً سوتیلی مان تبنیت مین نہین دے سکتی ہے۔

پاپما بنام وی آپارا او۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۴۔

بھائی اپنے بھائی کو تبنیت مین نہین دے سکتا ہے۔

مسماۃ نارامنی بنام دیو نراین بنگال صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد صفحہ ۳۸۷۔

رامیشور راؤ بنام غلام غوث خان۔ دکن جلد ۳ صفحہ ۹۳۔

دادا اپنے پوتے کو تبنیت مین نہین دے سکتا ہے۔

کلکٹر سورت بنام دھیر سنگجی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۵۔

مان یا باپ اپنے اختیارات کسی اور شخص کو اسطرح تفویض نہین کرسکتے ہین کہ ان کے فوت ہونے کے بعد لڑکا تبنیت مین دیا جاسکے۔ تبنیت کے وقت مان یا باپ کی اجازت ضروری ہے۔

بشیتیا بنام شبولنگیا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ (۲۶۸)۔

اگر تبنیت کے وقت شخص مجاز کی اجازت ہو تو تبنیت مین دے جانے کے رسم شخص مجاز کی اجازت سے کوئی اور شخص انجام دے سکتا ہے۔

ونکٹا بنام سوبدرا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۹۔

شبرائر بنام بتہل۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۹۷۔

شام سنگہ بنام سنتابائی بمبئی جلد ۲۵ صفحہ (۵۵۱)۔

اگر تبنیت مین دینے کے وقت متبنیٰ دہندہ کچھ شرائط قایم کرے تو جب تک اونکی تکمیل نہ ہو تبنیت جائز نہ ہوگی۔

رنگو بائی بنام بھاگرتی بائی بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۷۔

جب کسی ہندو بیوہ نے دگر ازدواج کرلیا ہو تو وہ اپنے پہلے شوہر کے بیٹے کو تبنیت مین نہین دے سکتی بجز اسکے کہ اوسکے متوفی شوہر نے اوسکو بالصراحت اجازت دی ہو صریح اجازت کی صورت مین باوجود دگر ازدواج کے وہ تبنیت مین دے سکیگی۔

پنچیا بنام سنگا بسوا بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۸۹۔

پتلابائی بنام سہودا بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۱۰۷۔

جب کسی ہندو نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہوا ور اوسکا بیٹا ہندو ہی ہو تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ ایسا شخص اپنے بیٹے کو تبنیت مین دے۔

شام سنگہ بنام سنتابائی بمبئی جلد ۲۵ صفحہ (۵۵۱)۔

کسی ہندو کا برہمو ہوجانا اسکا مانع نہین ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو تبنیت مین دے۔

کوسم کماری بنام ست انجن۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۹۔

متبنیٰ کون لیا جاسکتا ہے

متبنیٰ کون لیا جاسکتا ہے۔ (۸۵) دتک میمانسا۔ دتک چندریکا۔ متاکشرا اور دوبار میوکھ مین یہہ حکم درج ہے کہ جہان تک ممکن ہو قریب ترین سپنڈ کو متبنیٰ لینا چاہیے لیکن فیصلہ جات مین یہہ قرار پاچکا ہے کہ یہہ محض اخلاقی ہدایت ہے اور اگر سپنڈ کی موجودگی مین غیر شخص متبنیٰ لیا جائے تو ایسی تبنیت جائز ہوگی۔

گوکلاسند بنام دوما دیئی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۰ نیز کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷۔

باباجی بنام بھاگیرتی بائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ دیوانی فیصلجات مرافعہ صفحہ ۷۰۔

درما داگو بنام رام کرشن۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۰۔

اومادئی بنام گوکلانند۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷۔

ایسا لڑکا متبنیٰ نہین لیا جاسکتا ہے جسکی مان سے اوسکے ازدواج کے قبل متبنیٰ گیرندہ ازدواج نہ کرسکتا ہو۔

(۸۷)۔ فیصلجات مین یہہ قرار پاچکا ہے کہ اعلیٰ تین قومون مین ایسا لڑکا متبنیٰ نہین لیا جاسکتا ہے جسکی مان سے اوسکے ازدواج کے قبل متبنیٰ گیرندہ ازدواج نہ کرسکتا ہو۔

مینا کشتی بنام راماند۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۔

بھگوان سنگہ بنام بھگوان سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۲۔

ہنمنتاچاری بنام گوپالاچاری۔ آئین دکن جلد ۳ صفحہ ۶۳۔

اس اصول کے لحاظ سے بیٹی کا بیٹا۔ بہن کا بیٹا۔ ان کی بہن کا بیٹا متبنیٰ نہین لیا جاسکتا۔

گوپال نرہر بنام ہنمنت۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۔

بھاگرتی بائی بنام رادھابائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۹۸۔

پاربتی بنام سندر۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۔

پاربتی بنام سندر۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۔

بھگوان سنگہ بنام بھگوان سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۲۔

وال بائی بنام ہیر بائی۔ بمبئی جلد ۴ ۳۔ صفحہ ۴۹۱۔

اسی اصول پر بھائی۔ سوتیلے بھائی۔ چچا اور ماموں کی تبنیت کالعدم ہے۔

برج چندر بنام بروموا ہن۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۱۔

سری رانلو بنام رامیا۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵۔

منا کشتی بنام راماند۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۔

لیکن چچا کے بیٹے کی تبنیت رواج کی بنا پر جائز قرار دی گئی ہے۔
ویریا بنام ہنومنتما۔ مدراس جلد ۴ صفحہ (۴۵۹)۔
بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ یہ اصول کہ ایسا لڑکا متبنیٰ نہیں لیا جا سکتا ہے جسکی ماں سے متبنیٰ گیرندہ کا بطور جائز ازدواج نہ ہو سکتا ہو صرف بیٹی کے بیٹے۔ بہن کے بیٹے اور ماں کی بہن کے بیٹے سے متعلق ہے۔ شودرون مین انکی تبنیت بھی جائز ہے۔
یمنو بنام لکشمن۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۲۔
مدراس اور بمبئی مین مفصلہ ذیل رشتہ دارون کی تبنیت اعلیٰ تین ذاتون مین بھی جائز ہے:۔
(۱)۔ بیوی کا بھائی۔
(۲)۔ بیوی کے بھائی کا بیٹا۔
(۳)۔ بیوی کی بہن کا بیٹا۔
(۴)۔ ماموں کی بیٹی کا بیٹا۔
سری راملو بنام رامیا۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵۔
بائی گنگا۔ بنام بائی شیوکنور۔ بمبئی سلکٹ رپورٹ صفحہ ۷۳ و ۷۶۔
ونکٹ بنام سوبدھرا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۹۔
سالے کی تبنیت کے متعلق دیکھو گرنکھ سنگہ بنام رنجیت سنگہ آئین جلد ۰ صفحہ ۱۸۱ اجلاس کامل کے تین ججون کی یہ رائے ہے کہ تبنیت جائز نہیں ہے اور دو ججون نے یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ ایسی تبنیت جائز ہے۔
مفصلۂ ذیل رشتہ دار متبنیٰ لیئے جا سکتے ہین۔ بشرطیکہ اونکی حقیقی ماں سے اوس کے ازدواج کے قبل متبنیٰ گیرندہ کا ازدواج بطور جائز ہو سکتا ہو:۔

بھائی کا پوتا۔

ہرن چندر بنام ہرو موہن۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۔

موہن ہوی بنام نجے کرشنو۔ ویکلی رپورٹر اسپیشل نمبر (۱۲۱)۔

(۲)۔ چچا کا بیٹا۔

ویر یا بنام ہنمنتا۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۹۔

قانون تبنیت مولفہ سرکار صفحہ (۴۰۳)۔

(۳)۔ چچا کا پوتا۔ ویڑ پوتا۔

ونکٹ بنام سوبھدرا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸۔

ہرن چندر بنام ہرو موہن۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۔

(۴)۔ نانا کے بھائی کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

ایسی تبنیت رواج کی بنا پر جائز قرار دی گئی ہے۔

ونکٹ بنام سبدھرا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸۔

(۵)۔ بیوی کا بھائی۔

روی بھدر بنام روپ شنکر۔ بور یڈبل رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۵۶۔

(۶)۔ بیوی کے بھائی کا بیٹا۔

نانی بنام چینی لعل۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۷۳۔

سری رالو بنام راما یا۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵۔

اصول متذکرہ صدر شودرون سے متعلق نہین ہے رواج کی بنا پر بعض اور ذاتون سے بھی متعلق نہین ہے

(۸۷)۔ یہہ اصول کہ بیٹی کا بیٹا۔ بہن کا بیٹا۔ اور ماں کی بہن کا بیٹا متبنی نہین لیا جا سکتا ہے۔ شودرون سے متعلق نہین ہے۔

چیناناگیا بنام پیدا ناگیا - مدراس جلد ا صفحہ ۶۲ -

بنگال مین کایستھ شودرون مین داخل ہین اور اون مین ایسی تبنیت بطور جائز وقوع مین آسکتی ہے -

راج کمار لعل بنام بشیشور دیال - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۸ -

گوبند بخش بنام منولال - آئین جلد ۳ صفحہ ۳۳۸ -

پنجاب مین جاٹون مین اور بعض صورتون مین برہمنون اور اور ذاتون مین بھی ایسی تبنیت کا رواج ہے -

روپ نراین بنام گوپال - انڈین اپیل جلد ۶ ۳ صفحہ (۱۰۳) - و کلکتہ جلد ۶ ۳ صفحہ ۸۰ -

ایسی تبنیت جین فرقہ مین جائز ہے -

شیو سنگہ بنام مسماۃ داکھو - الہ آباد جلد ا صفحہ ۶۸۸ -

حسن علی بنام ناگامل - الہ آباد جلد ا صفحہ ۲۸۸ -

لچھمی چند بنام دتو بائی - الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱۹ -

جین فرقہ مین تبنیت محض دنیوی فعل ہے اور اوس سے وہ قیود متعلق نہین ہین جو برہمنون نے متبنی بیٹے اور متبنی گیرندہ کے رشتہ کے متعلق قایم کی ہین -

اشرفی کنور بنام روپ چند - الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۷ -

روپ چند بنام جمبو پرشاد - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۴۷ -

بھگوان داس بنام راجمل - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱ -

مدراس کے برہمنون مین بھی ایسی تبنیت کا رواج ہے اور نمبودری برہمنون مین ایسی تبنیت جائز قرار دیگئی ہے -

دباوی ندا بنام آپو - مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴ -

وشنو بنام کرشنن - مدراس جلد ۷ صفحہ ۳ - نیز مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ -

اپیا بنام دنگو۔ مدراس لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۲۱۱۔
ننجو ناتھ بنام گوبری بائی۔ بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ (۱۴۰) الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ شودرون مین سوتیلے بھائی کی تبنیت جائز ہے۔
پھنڈو بنام جنگی ناتھ۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ (۳۲۷)۔
بورہ برہمنون مین بہن کا بیٹا متبنیٰ لیا جا سکتا ہے۔
چین سکھ رام بنام پاربتی۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۳۔
پورب کے کورمیون مین بھی ایسی تبنیت جائز قرار دی گئی ہے۔
جیون لعل بنام کلوہل۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ (۱۷۰)۔

متبنیٰ گیرندہ کی بیوی کا متبنیٰ بیٹے کے حقیقی باپ کیا رشتہ ہے یہہ قابل لحاظ نہین ہے۔

(۸۸)۔ بعض مقدمات مین یہہ بحث کی گئی ہے کہ یہہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جو لڑکا متبنیٰ لیا جائے اوسکی متبنیٰ مان کا بھی لڑکے کے حقیقی باپ سے ازدواج ہو سکے۔ جب مرد خود متبنیٰ لے تو اس امر پر غور کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا اوسکی بیوی کا متبنیٰ بیٹے کے حقیقی باپ سے ازدواج ہو سکتا ہے۔
سری ملو بنام رامیا۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۷۔
رگھوندر راؤ بنام جے رام راؤ۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۳۔
بائی نانی بنام جینی لعل۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۷۳۔
جے سنگھ بنام بجے پال سنگھ۔ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۴۱۷۔
گرد ابنام بھیم جی رگناتھ۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۸۔

متبنیٰ بیٹا متبنیٰ گیرندہ کی ذات کا ہونا چاہیے۔

(۸۹)۔ اس زمانہ مین صرف ایسا لڑکا متبنیٰ لیا جا سکتا ہے جو متبنیٰ گیرندہ کی ذات کا ہو۔ اس قاعدہ کی خلاف ورزی کی صورت مین تبنیت کالعدم ہو گی۔

تلجا رام بنام منا بائی - آئین جلد ۵ صفحہ (۳۰۰) -

برہمو سماج مین شریک ہو جانے سے کوئی شخص اپنی ذات سے خارج نہین ہو جاتا ہے ایسا شخص جو برہمو سماج مین شریک ہو ایسے شخص کے بیٹے کو متبنیٰ لے سکتا ہے جو سادھارم برہمو سماج مین شریک ہو -

کوسم کماری بنام ستیان رنجن - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ (۹۹۹) -

متاکشرا - باب ۱ فصل ۱۱ فقرہ (۹) -

دوہا رمیو کھ - باب ۵ فصل ۵ - فقرہ (۴) -

ذتک میمانسا فصل ۲ فقرہ (۲۲) لغایت ۲۵ -

دتک چندریکا فصل ۱ فقرہ (۱۲) لغایت ۱۶ -

جن فرقون مین ازدواج ہو سکتا ہے اون مین تبنیت کی رسم بھی انجام پا سکتی ہے

نلاری لنگایت ایسے لڑکے کو متبنیٰ لے سکتا ہے جو کلو اڑی ہو -

جکا رام بنام بابا جی - بمبئی لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ -

سکھون مین کوئی شودر کسی چھتری کو متبنیٰ نہین لے سکتا -

رنجیت سنگھ بنام نراین سنگھ - آئین جلد ۶ صفحہ ۱۲۴ -

لڑکا کس عمر تک متبنیٰ لیا جا سکتا ہے - (۹۰) - دتک میمانسا کی رو سے صرف ایسا لڑکا متبنیٰ لیا جا سکتا ہے - جسکی -

(۱) - عمر پانچ سال سے زیادہ نہ ہو -

(۲) - مونڈن کی رسم اوسکے اصلی خاندان مین نہ انجام دی گئی ہو - لیکن اگر کوئی ایسا لڑکا نہ مل سکے تو مونڈن کی رسم کے بعد بھی لڑکا متبنیٰ لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ پتر لیشٹی کی رسم انجام دی جائے -

(۳) - اوپنائن کی رسم اصلی خاندان مین نہ انجام دی گئی ہو -

دتک چندریکا کی روسے عمر کی کوئی قید نہین ہے صرف یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ لڑکے کی اوپنائن کی رسم اوسکے اصلی خاندان مین انجام نہ دی گئی ہو۔

مکتب بنارس۔ | مکتب بنارس مین دتک میمانسا قابل پابندی قرار دی گئی ہے۔ (بھگوان سنگہ بنام بھگوان سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۲) لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ تین اعلیٰ ذاتون مین دتک میمانسا کی روسے بھی اوسوقت تک لڑکا متبنیٰ لیا جا سکتا ہے جب تک اوسکی اوپنائن کی رسم اوسکے اصلی خاندان مین انجام نہ دی گئی ہو اور شودرون مین ازدواج کے قبل متبنیٰ لیا جا سکتا ہے۔

گنگا سہائے بنام لیکھراج سنگھ۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵۳۔

جھنکا پرشاد بنام نیتھو۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۶۳۔

مکتب بنگال۔ | مکتب بنگال کی روسے بھی یہی قرار دیا گیا ہے کہ تین اعلیٰ ذاتون مین لڑکا اوپنائن کی رسم کے قبل اور شودرون مین ازدواج کی رسم کے قبل متبنیٰ لیا جا سکتا ہے۔

بھوبن مئی بنام رام کشور۔ ویکلی ریورٹر جلد ۳۔ پریوی کونسل صفحہ (۱۵)۔

مکتب مدراس۔ | مکتب مدراس کی روسے بھی اوپنائن کی رسم کے قبل تبنیت جائز ہے لیکن اگر متبنیٰ لڑکا متبنیٰ گیرندہ کے گوتر کا ہو تو اوپنائن کی رسم کے بعد بھی تبنیت جائز ہوگی۔

وتھی لنگا بنام ویاتھمل۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۳۔

نجودن بنام سبھیین۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸۔

راما سوامی اِبن بنام بھگتی اتل۔ مدراس جورست جلد ۸ صفحہ ۵۸۔

ویرا رگو رام لنگا۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۴۸۔

مدراس ہائیکورٹ نے ایک ایسے شخص کی تبنیت کو جسکی عمر ۴۰ سال تھی اور

جو اپنے باپ کا وارث ہوچکا تھا ناجائز تخمین خیال کیا۔

پاپیا بنام آبار او۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۴۔

رواج بھی متبنیٰ بیٹے کی عمر کی قید کے خلاف ہے۔

(۹۱) پنجاب میں از روئے رواج اس امر کی کوئی قید نہیں ہے کہ متبنیٰ بیٹے کی عمر زیادہ سے زیادہ کیا ہونی چاہیئے۔

پنجاب کسٹمس مولفہ رٹیگین صفحہ ۸۲۔

جین مذہب کے اشخاص میں تبنیت مذہبی رسم نہیں ہے بلکہ معاہدہ ہے اسلئے ہر عمر کا شخص متبنیٰ لیا جا سکتا ہے۔

رتھ کرن بنام سوجن۔ مدراس جورست جلد ۹ صفحہ ۲۱۔

روپ چند بنام جمبو پرشاد۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۷۔

بمبئی میں بھی رواج کی بنا پر عمر کی کوئی قید نہیں ہے لیکن متبنیٰ باپ کی عمر متبنیٰ بیٹے سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر بیوہ متبنیٰ لے تو یہ قید متعلق نہیں ہے اور متبنیٰ بیٹے کی عمر اوس سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

گوپال بالکرشن بنام وشنو رگھناتھ۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ (۲۵۰)

بمبئی میں رواج کی بنا پر ایسا برہمن بھی متبنیٰ لیا جا سکتا ہے جسکا ازدواج ہو چکا ہو۔

دھرم داگو بنام رام کرشن۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ (۸۰)

لکشمپیا بنام رامپا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴۔

جب ایسا شخص متبنیٰ لیا جائے جسکا ازدواج ہو چکا ہو تو اوسکی اولاد اصلی خاندان میں رہتی ہے صرف اوسکا گوتر تبدیل ہو جاتا ہے لیکن اوسکی زوجہ اوسکے ساتھ متبنیٰ خاندان کی رکن ہو جاتی ہے۔

کلگاوداتونپا بنام سومپا تمن گوڈا۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۶۶۹۔

اکلوتے بیٹے اور بڑے بیٹے کی تبنیت۔

(۹۲)۔ شاستروں میں اکلوتے بیٹے اور نیز بڑے بیٹے کے

تبنیت مین دیے جانے کی ممانعت ہے لیکن فیصلہ جات مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ ایسی ممانعت محض اخلاقی ہدایت ہے اور اگر اِس حکم کے خلاف تبنیت وقوع مین آے تو وہ کالعدم نہ ہوگی۔

جانکی بنام گوپال۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۵۔ نیز کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۶۔

کاشی بائی بنام تاتیا۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۱۔

جمنا بائی بنام رائے چند۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۵۔

نرائن سوامی بنام کپو سوامی۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۔

بالا سوگرو لنگا سوامی بنام راما لکشما۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۳۔ نیز مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۸ والہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۴۔

ہنومان بنام چیرائی۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۴۔

بینی پرشاد بنام مسماۃ ہردی۔ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۶۷۔

رادھا موہن بنام ہردی بی بی۔ انڈین اپیل جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۳۔

ویاس چمن لعل بنام ویاس رامچندر۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۳۔

بسوا بنام لنگن گوڑا۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۸۔

ممالک محروسہ سرکار عالی مین اکلوتے بیٹے کی تبنیت جائز ہے۔

جیابائی بنام نردینی بائی۔ مقنن دکن جلد ۲ صفحہ (۱۳۱)۔

متبنی بیٹا تبنیت مین نہین دیا جا سکتا

(۹۳) متبنی بیٹا تبنیت مین نہین دیا جا سکتا۔

قانون متعلقہ تبنیت مولفہ سرکار صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲۔

دتک میمانسا فصل ۱ فقرہ (۳۰) و فصل ۲ فقرہ (۴۰) لغایتہ (۴۷)۔

دو شخص ایک لڑکے کو متبنی نہین لے سکتے ہین۔

(۹۴) دو شخص ایک لڑکے کو متبنی نہین لے سکتے ہین۔ اگر دو بھائی ایک لڑکے کو متبنی لین تو بھی تبنیت جائز نہو گی۔

اگر ایک بھائی نے ایک لڑکے کو متبنیٰ لیا ہو اور وہ اوس لڑکے کو اپنے بھائی کی تبنیت مین دے تو ایسی تبنیت جائز نہ ہوگی۔

یما بنام سدھما۔ میسور رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۸

قانون تبنیت مولفہ سرکار صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲۔

راج کمار بنام بشیشور و مال۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ (۶۸۸)۔

اگر کوئی شخص اپنے اکلوتے بیٹے کو دوائمشاین طریقہ پر تبنیت مین دے تو ایسی تبنیت جائز ہوگی۔

بہاری لعل بنام شب لعل۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۷۴۔

بمبئی مین بیوہ بھی دوائمشاین طریقہ پر متبنیٰ لے سکتی ہے۔

کرشنا بنام پرم سری۔ بمبئی جلد ۲۵۔ صفحہ ۵۳۷۔

رسوم جو تبنیت کے لئے لازمی ہین

رسوم جو تبنیت کے لئے لازمی ہین

(۹۵) کسی لڑکے کے ایک خاندان سے دوسرے خاندان مین تبنیت کے ذریعہ سے منتقل ہونے کے لئے یہہ لازمی ہے کہ اوسکا حقیقی باپ یا ماں اوسکو تبنیت مین دینے کا اور متبنیٰ باپ یا ماں اوسکو تبنیت مین لینے کا فعل انجام دین۔ بغیر لینے اور دینے کی رسم کے تبنیت مکمل نہین ہو سکتی صرف دستاویز کا لکھا جانا کافی نہین ہے۔

مہاشواشوسی ناتھ بنام سرمینی کرشنا۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۸۱۔

رنگانیا کہا بنام الورسی۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴۔

لکشمی بائی بنام راجچند۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۹۰۔

سری نرائن متر بنام سرمینی کرشن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ (۱۹۶)۔

...لشو بنام اودھا چندر۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۱۔

گوبندائر بنام دوراسامی۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۔
منڈت کنور بنام پھول چند کلکتہ۔ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۵۴۔

تبنیت کا بدل۔

(۹۶) تبنیت کے لئے کوئی بدل نہ لیا جانا چاہیئے۔ اگر بدل دینے کا اقرار کیا گیا ہو تو ایسے اقرار کی تعمیل نہ کرائی جاسکیگی۔ لیکن اگر بدل لیکر یا بدل کا اقرار کر کے کوئی تبنیت فی الواقع وقوع مین آئے تو تبنیت کالعدم نہ ہوگی۔

مورگیا بنام ناگپا۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۶۱۔
مہیشور بنام درگا بائی بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹۹۔
سیتارام بنام ہری ہر بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۶۹۔

شودرون مین سوائے لینے اور دینے کے اور کوئی رسم لازمی نہین ہے۔

(۹۷) شودرون مین سوائے لڑکے کے دینے اور لڑکے کے لینے کے اور کوئی رسم لازمی نہین ہے۔

بہاری لعل بنام اندرامنی ویکلی ریورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۵۔
اندرامنی بنام بہاری لعل کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۰۔
تھنگاتھانی بنام راموملی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۵۸۔
کرشنا بنام رنگناتھ۔ آئین جلد ۳ صفحہ ۲۳۳۔

ریڈی قوم شودر ہین اور ان مین متبنی لینے اور دینے کے سوائے کسی اور رسم تبنیت کا ثابت کرنا ضروری نہین ہے۔

جناہنمنت ریڈی بنام ملا ریڈی۔ آئین جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۲۔

اعلیٰ تین ذاتون مین دتک ہوم لازمی ہے۔

(۹۸) شاسترون کے احکام کی رو سے تین اعلیٰ ذاتون مین دتک ہوم کی رسم تبنیت کی تکمیل کے لئے لازمی ہے اگر بھائی کے بیٹے کو متبنیٰ لیا جائے اور دتک ہوم کی رسم انجام نہ دی جائے تو تبنیت

جائز ہوگی۔

ایما رام بنام مادھو راؤ۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۶۔

جب لڑکا جو تبنیت مین لیا جائے متبنیٰ گیرندہ کے گوتر کا ہو تو اعلیٰ تین ذاتون مین بھی دتک ہوم کی ضرورت نہین ہے لیکن جب اوسکا گوتر مختلف ہو تو دتک ہوم لازمی ہے اور اوسکے انجام نہ پانے کی صورت مین تبنیت کالعدم ہوگی۔

راوجی ونائک راؤ بنام لکشمی بائی بمبئی جلد ۱۱ صفحہ (۳۸۱)۔

دلو بائی بنام گوبند بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۸۔

مکتب مدراس

مکتب مدراس کی رو سے برہمنون مین اوس صورت مین دتک ہوم لازمی ہے جب متبنیٰ بیٹے کا گوتر متبنیٰ گیرندہ سے مختلف ہے لیکن برہمنون کے سوائے اور ذاتون مین دتک ہوم لازمی نہین ہے۔

چھتریون مین دتک ہوم لازمی نہین ہے۔

چندرا ما لا بنام مکٹ مالا۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰۔

نمبو دری برہمنون مین دتک ہوم لازمی نہین ہے۔

شنکرن بنام کیسون۔ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۷۔

برہمنون کی صورت مین دتک ہوم لازمی ہے بجز اسکے کہ گوتر مختلف نہ ہو اور دتک ہوم کے انجام پانے پر تبنیت مکمل ہوگی۔

ونکٹا بنام سوبھدرا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۸۔

سبھرائر بنام سبھل۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۷۔

گوبندا آئر بنام دوراسوامی۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۔

رنگا ناٹکما بنام الورسٹی۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۴۔

مہاشو باشوسی ناتھ بنام سری مینی کرشنا۔ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ (۲۵۰)۔

تبنیت کے متعلق قیاس

تبنیت کے متعلق قیاس۔ (۹۹) تبنیت کے ثابت کرنے کے لئے کوئی خاص قاعدہ نہین ہے اوسکا تحریری ہونا لازمی نہین ہے گو بڑے خاندانون مین یا جب جائداد زیادہ ہوتی ہے بالعموم دستاویز مرتب کرلی جاتی ہے۔

ہندؤن کے متعلق یہہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی اعتقاد کے لحاظ سے لاولد ہونے کی صورت مین متبنیٰ لینگے۔ بالخصوص جب وہ صاحب جائداد ہون اِس قیاس کی تردید یا تائید کے لئے متعدد امور پر لحاظ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً جو شخص متبنیٰ نہ لئے جانے کی صورت مین جائداد کا وارث ہوگا اوس سے تعلقات کیسے ہین۔ زوجہ سے تعلقات کیسے ہین اگر اوس سے متاکثر انتعلق ہے تو متبنیٰ نہ لئے جانکی صورت مین اوسکی زوجہ کی حالت کیسی رہیگی۔ اوسکو اولاد ہونیکی امید تھی یا نہین۔

ہرادھن بنام تھرا ناتھ۔ ویکلی رپورٹر۔ جلد ۷ پریوی کونسل صفحہ (۷۱)۔

سندر کماری بنام گدادھر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ ۔ پریوی کونسل صفحہ (۱۱۶)۔

رادھا بنام برزوکشور۔ مدراس جلد ۱ صفحہ (۶۹)۔

رجبندر ناراین بنام سرودا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۴۸۔

جب کسی لڑکے کے ساتھ عرصہ تک مثل متبنیٰ بیٹے کے عمل ہوتا رہا ہو تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ تبنیت کی تکمیل کے لئے جو امور لازمی تھے وہ انجام پا چکے ہین۔

نیتانند بنام کرشن دیال۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ (۳۰۰)

رجبندر ناتھ بنام جوگندر ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ ۔ پریوی کونسل صفحہ ۴۱۔

ہردیال بنام راے کرشٹو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۷۔

ویاس چمن لعل بنام ویاس رامچندر۔ بمبئی جلد ۲۴ ۔ صفحہ ۳۷۴۔

لالہ اچل رام بنام کاظم حسین۔ الہ آباد جلد ۲۷ ۔ صفحہ ۲۷۱۔

یہہ ممکن ہے کہ کسی شخص کے مقابلہ مین قانون میعاد کی رو سے میعاد عارض ہوجاے یا امرانع تقریر مخالف کے اصول کے لحاظ سے وہ تبنیت کے متعلق عذر نہ کر سکے لیکن اسکا یہہ نتیجہ نہ ہوگا کہ کالعدم تبنیت جایز سمجھی جا سکے۔ تبنیت کے قیاس کے بارہ مین حسب ذیل مقدمات مین راے ظاہر کی گئی ہے۔

لالہ کنور بنام چرنجی لعل۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۴۔

چندر کنور بنام نرپت سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۴۔

تبنیت کا اثر

تبنیت کا اثر۔ (۱۰۰) تبنیت کا یہہ اثر ہوتا ہے کہ متبنی بیٹے کے تعلقات اوسکے اصلی خاندان سے منقطع ہوجاتے ہین اور وہ متبنی گیرندہ کے خاندان کا اسطرح رکن ہوجاتا ہے کہ گویا وہ اوسی خاندان مین پیدا ہوا تھا اور اوس خاندان مین پیدا ہونے کی صورت مین جو اوسکے حقوق و فرایض ہوتے وہی اوسکے حقوق و فرایض ہوجاتے ہین لیکن اوسکے تعلقات اوسکے اصلی خاندان سے بھی اس حد تک باقی رہتے ہین کہ وہ کسی ایسی عورت سے ازدواج نہین کرسکتا ہے نہ کسی ایسے لڑکے کو متبنی لے سکتا ہے جس سے ازدواج یا جسکی تبنیت اوس صورت مین جایز نہ ہوتی۔ جب وہ تبنیت کے ذریعہ سے دوسرے خاندان مین منتقل نہ ہوا ہوتا۔ جب تبنیت بطور جایز عمل مین آگئی ہو تو وہ منسوخ نہین کی جاسکتی اور متبنی بیٹا اپنے اصلی خاندان مین واپس نہین جاسکتا۔

سکھ باسی لعل بنام گمان سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۶۔

مہادو بنام باباجی۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ (۲۳۹)۔

ہرک چند بنام بجے چند۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۷۹۵۔

مورد نرائن بنام بالاجی۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۸۰۹۔

بمقدمہ رامیشور راؤ بنام غلام غوث خان ۔ مقنن دکن جلد ۳ صفحہ ۹۳ -
مجلس عالیہ عدالت نے قرار دیا ہے کہ متبنیٰ کرنے والا اگر متبنیٰ لڑکے کو تبنیت سے خارج کردے اور لڑکا اوسپر سکوت اختیار کرے اور اپنے اصلی باپ کی جائداد حاصل کرلے تو اس طریق عمل سے تبنیت معدوم ہوجاتی ہے ۔
یہہ رائے برٹش انڈیا کی عدالتون کے فیصلہ جات کے خلاف ہے اور اصولاً صحیح نہین معلوم ہوتی ۔

متبنیٰ بیٹے کے وراثت کے حقوق

(۱۰۱) جب متبنیٰ گیرندہ کے تبنیت کے بعد کوئی صلبی بیٹا نہ ہوا ہو تو اوس صورت مین متبنیٰ بیٹا متبنیٰ گیرندہ اور اوسکے باپ اور دادا وغیرہ کی کل جائداد کا اوسیطرح وارث ہوتا ہے جسطرح کہ وہ اوس صورت مین ہوتا جب وہ صلبی بیٹا ہوتا ۔

پکمندو بنام بیکینٹ ۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۹ -
ڈکٹ سوریہ مہاپتی ۔ بنام کورٹ آف وارڈز ۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۳ -
متبنیٰ بیٹا اپنے متبنیٰ باپ کے کل پدری رشتہ دارون کا اوسیطرح وارث ہے جسطرح اورس بیٹا ہوتا ۔ اگر کوئی شخص تبنیت کے ذریعہ سے خاندان کا رکن ہوا ہو تو متبنیٰ بیٹا اوسکا بھی وارث ہوگا ۔

گروگوبند بنام انندلعل ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۹ -
اگر متبنیٰ گیرندہ کے کوئی اورس بیٹا نہ ہو تو متبنیٰ بیٹا وہی حصہ پائیگا جو اورس بیٹا پاتا ۔
نارامونی بنام کرپاموئی ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ -
متبنیٰ بیٹے کی اولاد کو وہی حقوق حاصل ہین جو اورس بیٹے کی اولاد کو ہوتے ہین ۔
متبنیٰ بیٹے کو متبنیٰ گیرندہ کے کل پدری اور مادری رشتہ دارون کی جائداد مین وہی حقوق حاصل ہین جو اورس بیٹے کو ہوتے ہین ۔

پدو کماری بنام جگت کشور۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵۔

پدما کماری بنام کورٹ آف وارڈز۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲۔

متبنٰی بیٹا اپنی متبنٰی ماں اور اوسکے رشتہ دارون کا اوسیطرح وارث ہوتا ہے جس طرح اورس بیٹا ہوتا۔

شام کنور بنام گیا۔ الہ آباد جلد ا صفحہ ۲۵۶۔

اما شنکر بنام کالی کومل۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶۔

اما شنکر بنام کالی کومل۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲۔

سرجو کنٹ نندی بنام ہٹس چندر۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۰۔

جب بیوہ متبنٰی لے تو متبنٰی بیٹے کو حقوق تاریخ تبنیت سے حاصل ہونگے نہ کہ بیوہ کے شوہر کے انتقال کی تاریخ سے۔

گنپتی بنام ساوتری۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۔

مورو نرائن بنام بالاجی۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۸۰۹۔

نرائن مل بنام کنور نراین۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱۔

جب کوئی ایسا شخص متبنٰی لیا جاے جسکے اولاد موجود ہو تو ایسی اولاد متبنٰی گیرندہ کے گوترکی نہ سمجھی جائیگی اور اوسکو متبنٰی گیرندہ کی جائداد کے وارث ہونے کا حق نہ ہوگا۔

کالگوڈا بنام سومپا۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۶۶۹۔

متبنٰی گیرندہ کی بیوی متبنٰی بیٹے کی وارث ہے۔

دفعہ ۱۰۲) جب کوئی مرد کسی لڑکے کو متبنٰی لے تو اوسکے لیے یہ لازمی نہین ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو تبنیت کی رسم مین شریک کرے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو شریک کیے بغیر کسی لڑکے کو متبنٰی لے تو اوسکی بیوی یا کل بیویون کو متبنٰی ماں کا درجہ حاصل ہو جائیگا اور وہ سب متبنٰی بیٹے کی اوسیطرح وارث ہو سکینگی جسطرح اوسکی حقیقی ماں ہوتی۔ ایسی صورت مین متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے متبنٰی ماں کو

متبنی باپ کے مقابلہ مین وراثت مین مرجح حق حاصل ہوگا۔ نندی بنام ہری سہا۔ بمبی جلد ۳۲ صفحہ ۴۰۴۔
اگر ایک سے زیادہ متبنی مائین ہون تو جائداد نا قابل تقسیم ہونے کی صورت مین بڑی متبنی ماں وارث ہوگی۔

انا پورنے ناچیار بنام فورلس۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۔
جب جائداد قابل تقسیم ہو تو کل متبنی مائین اوسیطرح با لاشتراک وارث ہونگی جسطرح وہ اپنے شوہر کی وارث ہوتین۔
جب کسی شخص کے ایک سے زیادہ بیویان ہون اور وہ اون مین سے کسی ایک کو تبنیت کی رسم مین اپنے ساتھ شریک کرے تو جو بیوی اسطرح شریک کیجاے اوسکو متبنی بیٹے کے متعلق وہی حقوق حاصل ہونگے جو حقیقی ماں کو حاصل ہوتے ہین اور متبنی گیرندہ کی اور بیویان سوتیلی ماں کی حیثیت رکھینگی۔
انا پورنے ناچیار بنام فورلس مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۷۷۔ نیز مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۔
جب شوہر نے کسی ایک زوجہ کو متبنی لینے کی اجازت دی ہو اور وہ بحیثیت بیوہ اوس اجازت کی بنا پر متبنی لے تو اوسکو متبنی بیٹے کے متعلق حقیقی ماں کا درجہ حاصل ہوگا اور اوسکے شوہر کی اور بیویون کو سوتیلی ماں کا درجہ حاصل ہوگا۔
میکناٹن جلد ۲ صفحہ ۶۲۔

دوامشائن تبنیت کی صورت مین حقیقی ماں وارث ہے۔

(۱۰۳) جب کوئی لڑکا دوامشائن طریقہ پر متبنی لیا جاے تو اوسکا تعلق دونون خاندان سے رہتا ہے۔ ایسے لڑکے کی جائداد کی اوسکی حقیقی ماں اوسیطرح وارث ہوسکتی ہے جسطرح کہ اوسکے متبنی نہ لیے جانیکی صورت مین وارث ہوتی۔
بہاری لعل بنام شب لعل۔ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۴۷۲۔

متبنی بیٹے کے حقوق جب متبنی گیرندہ کے اور پیش بیٹا پیدا ہوجاے۔

(۱۰۴) جب تبنیت وقوع مین آنے کے بعد متبنی گیرندہ کے

کوئی اورلش بیٹا پیدا ہوجائے تو متبنیٰ بیٹے کے حقوق کم ہوجاتے ہیں وسشٹ کا قول ہے کہ ایسی صورت میں متبنیٰ بیٹا چوتھائی حصہ کا مستحق ہے - یہہ امر جملہ مکاتب مین تسلیم کیا گیا ہے کہ متبنیٰ بیٹا اورلش بیٹے کے مقابلہ مین کم حصہ کا مستحق ہے لیکن اسکے حصہ کے متعلق اختلاف ہے -

مکتب بنگال - مکتب بنگال کی رو سے متبنیٰ بیٹا اورلش بیٹے کا نصف حصہ پاتا ہے یعنی اگر ایک اورلش بیٹا ہو تو جائداد تین حصوں مین تقسیم کی جائیگی جن مین سے ایک حصہ متبنیٰ بیٹے کو اور دو حصے اورلش بیٹے کو ملین گے - اسیطرح اگر دو اورلش بیٹے ہون تو جائداد پانچ حصون مین تقسیم کی جائیگی ایک حصہ متبنیٰ بیٹے کو اور دو دو حصے ہر ایک اورلش بیٹے کو پہونچین گے -

تارا موہن بنام کرپا موی - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۲۳ -

مکتب بنارس - مکتب بنارس کی رو سے متبنیٰ بیٹا کل جائداد کا ایک ربع حصہ پانے کا مستحق ہے یعنی جب ایک اورلش بیٹا ہو تو جائداد چار حصون مین تقسیم کیجائیگی جن مین سے ایک حصہ متبنیٰ بیٹے کو اور تین حصے اورلش بیٹے کو پہونچین گے - اگر دو اورلش بیٹے ہون تو جائداد سات حصون مین تقسیم ہوگی جن مین سے ایک حصہ متبنیٰ بیٹے کو اور تین تین حصے اورلش بیٹے کو پہونچینگے -

جین مذہب کے اشخاص مین بھی یہی قاعدہ ہے -

اوکھل بنام جنی لعل بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۷ -

مکتب مدراس - مدراس ہائیکورٹ نے سرسوتی ویلاس کی یہہ تعبیر کی ہے کہ اورلش بیٹے کے حصہ کا ایک ربع حصہ متبنیٰ بیٹے کو ملنا چاہئے یعنی اگر ایک اورلش بیٹا ہو تو جائداد ۵ حصون مین تقسیم ہوگی جن مین سے ایک حصہ متبنیٰ بیٹے کو اور چار حصے اورلش بیٹے کو پہونچینگے - اگر دو اورلش بیٹے ہون تو جائداد ۹ حصون مین تقسیم ہوگی

جن مین سے ایک حصہ متبنی بیٹے کو اور چار چار حصے ہر ایک اورس بیٹے کو پہونچینگے-
بمبئی اور کلکتہ ہائیکورٹ نے بھی یہی تعبیر کی ہے -
آیادو بنام سیلاڈچی- مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ (۴۵)-
گرنپا بنام سنگپا- بمبئی جلد ۱۷ صفحہ (۱۰۰)-
بیر بھدر بنام کلپانارو- کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۳۸۸-

شودرون مین اورس اور دتک کا مساوی حصہ-

شودرون مین اورس اور دتک بیٹے کا حصہ مساوی ہوتا ہے
راجہ بنام سبھاریا- مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۳-
مدراس مین یہہ قاعدہ عام طور پر متعلق ہے اور بنگال مین کم درجے کے شودرون سے
یہہ قاعدہ متعلق ہے-

جائداد ناقابل تقسیم ہونے کی صورت مین قاعدہ-

جب جائداد ناقابل تقسیم ہو تو اورس بیٹے کا حق دتک کے
مقابلہ مین مرجح ہوگا اور دتک بیٹا باوجود اورس سے
عمر مین بڑا ہونے کے جائداد کا مالک نہ ہوگا ایسی صورت مین دتک نہ حصہ پاسکیگا نہ
مالک ہوگا اور اوسکو صرف نان ونفقہ کا حق ہوگا-
راما سوامی رامیا بنام سندر لنگا سوامی- مدراس جلد ۱۷ صفحہ (۴۲۵)-

متبنے بیٹے کا حصہ جب خاندان غیر منقسم ہو اور وہ ایسے چچازاد بھائی سے تقسیم کرائے جو اورس بیٹے ہون

(۱۰۵) فقرہ بالا مین متبنی بیٹے کے حقوق مین جو کمی کیگئی ہے
وہ صرف اوس صورت سے متعلق ہے جب متبنی گیرندہ کے
اورس بیٹا پیدا ہو جائے- کلکتہ ہائیکورٹ
مین بمقدمہ رگھو بانند داس بنام سادھوچرن (کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۲۵) یہہ بحث
پیدا ہوی کہ جب متبنی گیرندہ اورس بیٹا ہو اور وہ اپنے حقیقی بھائیون کے ساتھ
اشتراک کی حالت مین متبنی لے اور اوسکے حقیقی بھائیون کے اورس بیٹے ہون-
اور متبنی گیرندہ اشتراک کی حالت مین فوت ہو جائے اور اوسکے بعد متبنی بیٹا اپنے

چچا زاد بھائیون کے ساتھ تقسیم کرائے تو متبنی بیٹے کو کسقدر حصہ ملیگا۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے دتک چندریکا باب پنجم فقرہ ۲۴ و ۲۵ کی یہہ تعبیر کی کہ ایسی صورت مین متبنی بیٹا وہی حصہ پائیگا جو اوسکو اوس صورت مین ملتا جب اوسکے متبنی باپ کے اورس بیٹا پیدا ہو گیا ہوتا۔

مسٹر مین نے اس رائے کی صحت کے متعلق اعتراض کیا (ملاحظہ ہو دھرم شاستر مولفہ مین طبع ہشتم صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸)۔

دتک چندریکا اور دتک میمانسا مین متبنی بیٹے کے حقوق صرف اوس صورت مین محدود کئے گئے ہین جب متبنی گیرندہ کے اورس بیٹا پیدا ہو جائے باقی سب صورتون مین متبنی بیٹے کو وہی حقوق حاصل ہین جو اورس بیٹے کو ہوتے ہین۔ اگر متبنی بیٹے کا باپ خود متبنی لیا گیا ہوتا تو اوس مین شبہہ نہین ہے کہ ایسا متبنی بیٹا صرف وہی حصہ پا سکتا تھا جو اوسکا متبنی باپ پانے کا مستحق ہوتا لیکن جب متبنی گیرندہ اورس ہو تو وہ اورس بیٹے کا حصہ پا سکتا تھا اور اسلیئے اوسکے متبنی بیٹے کو وہی حصہ ملیگا جو متبنی گیرندہ کو پہونچتا۔

مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ راجہ بنام سبھا ریا (مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۳)۔ کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے کی صحت کے متعلق شبہہ ظاہر کیا ہے۔

متبنی بیٹے اور اورس بیٹے مین پسماندگی۔

(۱۰۶) اگر کسی لڑکے کے متبنی لئے جانے کے بعد متبنی گیرندہ کے اورس بیٹا پیدا ہو جائے اور متبنی اور اورس بیٹے بالاشتراک رہین تو متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے اون سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا اور اورس بیٹے کے فوت ہو جانے کے بعد متبنی بیٹا اور متبنی بیٹے کے فوت ہونے کے بعد اورس بیٹا کل جائداد کا مالک ہوگا۔

مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۹۔ نوٹ۔

متبنیٰ بیٹے کا اصلی خاندان سے قطع تعلق۔

(۱۰۷) جب کوئی لڑکا متبنیٰ لیا جاتا ہے تو اوسکا اصلی خاندان سے تعلق اِس حد تک منقطع ہوجاتا ہے کہ وہ بیٹے کی حیثیت سے اصلی خاندان مین وارث نہین ہوسکتا اور اوسکو وہ حقوق حاصل ہوجاتے ہین جو متبنیٰ گیرندہ کے اورس بیٹے کو حاصل ہوتے ایسے لڑکے کو یہہ حق باقی نہین رہتا کہ وہ اپنے حقیقی باپ یا اوسکے خاندان کے ارکان کا شرادھ وغیرہ کرسکے اور اوسپر اوس خاندان کے ارکان کا شرادھ وغیرہ کرنے کی ذمہ داری عاید ہوجاتی ہے جسمین وہ متبنیٰ لیا گیا ہے۔

چندر کنوار بنام چودھری نزیت سنگھ۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۴۔

ایسے لڑکے کو اصلی خاندان کی جایداد شراکتی مین جو حقوق حاصل تھے وہ زائل ہوجاتے ہین لیکن جب وہ کسی جایداد کا قطعی مالک ہوچکا ہو تو اوس جایداد کے متعلق اوسکے حقوق زائل نہ ہونگے۔

ونکٹ نرسما اپا راو بنام رنگیا اپا راو۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۷۔

ہیرالعل چندر بھان بنام بالمکند ہیراج۔ ایمن جلد ۲ صفحہ ۴۴۔

متبنیٰ بیٹے سے اصلی خاندان کے رشتہ دار اوسکے وارث نہین ہوتے ہین بلکہ متبنیٰ خاندان کے رشتہ دار اوسیطرح وارث ہوتے ہین کہ گویا وہ اوسی خاندان مین پیدا ہوا تھا۔

متھیا بنام مناکشی۔ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۹۴۔

جب کوئی لڑکا دوسرے خاندان مین تبنیت کی وجہ سے منتقل ہوجائے تو اوسکے خون کے تعلقات اصلی خاندان سے منقطع نہین ہوجاتے وہ کسی ایسے لڑکے کو متبنیٰ نہ لے سکیگا جسکو اصلی خاندان مین رہنے کی صورت مین متبنیٰ نہ لے سکتا اوسکا ازدواج بھی کسی ایسی عورت سے نہ ہوسکیگا جس سے اوسکا ازدواج اصلی خاندان مین رہنے کی صورت

مین نہ ہوسکتا۔

ڈنک ممانسا باب ۶ فقرہ (۱۰)۔

ڈتک چندریکا باب ۶ فقرہ (۸)۔

دیوہارمیوکھ باب ۴ فصل (۵) فقرہ (۳۰)۔

موتیاموڈلی بنام اوپن فیصلجات مدراس بابت ۱۸۵۸ء صفحہ (۱۱۷)

جس خاندان مین کوئی لڑکا متبنیٰ لیا جاے اوس خاندان کے رشتہ دارون کو وہ اوسیطرح متبنیٰ نہ لے سکیگا جسطرح اوس خاندان مین پیدا ہونے کی صورت مین نہ لے سکتا۔

ڈتک ممانسا باب ۶ فقرہ (۲۵) و (۳۸)۔

اوس شخص کے حقوق جو دوامشاین طریقہ سے متبنیٰ لیا جاے۔

(۱۰۸) دوامشاین طریقہ کی تبنیت فریقین کے خاص معاہدہ یا خاص رواج کی بنا پر وقوع مین آسکتی ہے جو شخص اس طریقہ سے متبنیٰ لیا جاے اوسکے تعلقات دونون خاندانون سے قایم رہتے ہین وہ دونون خاندانون کی جایداد کا وارث ہوتا ہے اور دونون خاندانون مین شرادھ وغیرہ کی رسم انجام دیتا ہے۔

ایسے شخص کے حقوق جب اوسکے کوئی بھائی پیدا ہوجاے۔

جب ایسے شخص کے حقیقی باپ کے کوئی اور بیٹا پیدا ہوجاے تو ایسا شخص اوس بیٹے کے حصہ کا نصف حصہ پائیگا۔ اگر متبنیٰ باپ کے کوئی اورس بیٹا پیدا ہوجاے تو دوامشاین بیٹے کو اوس حصہ کا نصف ملیگا۔ جو اوسکو ڈتک کے طریقہ پر متبنیٰ لیے جانے کی صورت مین ملتا۔

ڈتک چندریکا باب (۵) فقرہ (۳۳) و ۳۴۔

ناجایز تبنیت کا اثر۔

(۱۰۹) جب کوئی تبنیت ناجایز ہو تو متبنیٰ بیٹے کو متبنیٰ گیرندہ کی جایداد مین کوئی حقوق حاصل نہین ہوتے ہین اور جو حقوق اوسکو اصلی خاندان مین حاصل تھے اون پر کوئی مضر اثر نہین پڑسکتا جب تک کسی شخص کو متبنیٰ بیٹے کی حیثیت حاصل نہ ہو اوسوقت تک

اوسکے حقوق و فرائض مین کوئی تبدیلی واقع ہنین ہو سکتی ہے تبنیت جائز ہونے کی صورت مین کل اغراض کے لئے موثر ہوگی اور ناجائز ہونیکی صورت مین وہ کسی غرض کے لئے بھی موثر نہ ہوگی۔

بوانی بنام انبا بائی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۳۶۳)۔

لکشما بنام راموا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ (۳۹۷)۔

ایسے ہبہ کا جواز جو ایسے شخص کے حق مین کیا گیا ہو جسکی تبنیت ناجائز ہو۔

(۱۱۰) جب کوئی شخص اپنی جائداد کسی ایسے شخص کے حق مین ہبہ کرے جسے وہ اپنا متبنیٰ بیٹا خیال کرتا ہو اور در حقیقت تبنیت ناجائز ہو تو یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ایسی صورت مین وہ شخص اوس ہبہ سے استفادہ کر سکیگا۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے واہب کی نیت دیکہنے کی ضرورت ہوگی۔ ہبہ نامہ کی بطور مناسب تعبیر کی جائیگی۔ اگر منشا یہ معلوم ہوتا ہو کہ جائداد ہبہ کرنیکی غرض صرف یہی ہے کہ اوسکو متبنیٰ بیٹا خیال کیا گیا ہے تو ہبہ ساقط ہو جائیگا لیکن اگر نیت یہہ معلوم ہو کہ اوسکو نامزد کرکے محض توضیح کے طور پر اوسکو متبنیٰ بیٹا ظاہر کیا گیا ہے تو وہ شخص "نامزد شدہ شخص" کی حیثیت سے جائداد پا سکیگا گو توضیح مین غلطی ہو۔

بمقدمہ ندھو منی دیبہ بنام مرادا پرشاد (ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ پریوی کونسل صفحہ ۹۱)۔ وصیت ان الفاظ مین تھی:۔

مین ظاہر کرتا ہون کہ مین اپنی جائداد گوپی تلکو کو دیتا ہون جسے مینے متبنیٰ لیا ہے میری بیویان تبنیت کی رسوم شاستر کے احکام کے موافق انجام دینگی"۔ پریوی کونسل نے قرار دیا کہ اگر موصی کی بیویان تبنیت کی رسوم انجام نہ بھی دین تو بھی وصیت جائز ہے۔

بمقدمہ پرشیو ر بنام اردا چندر (کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۲)۔ وصیت ان الفاظ مین تھی۔ مین سمّے اتے۔ تتی۔ کی پرورش کی ہے۔ اور میرا ارادہ اپنی جائداد کا بہت بڑا حصہ اوسکو دینے کا تھا اب مینے اوسکو متبنیٰ لے لیا ہے" ان الفاظ کے بعد موصی نے جائداد کا

بہت بڑا حصہ اسے یہی رکھے۔ نام منتقل کیا۔ ان حالات میں قرار دیا گیا کہ گو تبنیت کالعدم تھی۔ لیکن وصیت جائز تھی۔ بمقدمہ ونکٹ سوربا جہاپتی بنام کورٹ آف وارڈز (مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۷۔ و مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۳۔ راجہ نے ایک شخص کو اپنا اورس بیٹا ظاہر کرکے وصیت کی لیکن وہ درحقیقت اوسکا اورس بیٹا نہ تھا۔ ان حالات میں وصیت جائز قرار دی گئی۔ یہی اصول مفصلہ ذیل مقدمات میں بھی قرار دیا گیا ہے۔

سبھارائر بنام سبھائل۔ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۴۔

ہیرا ناتھن بنام رادھا ناتھن بمبئی جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۶۔

لالی بنام مرلی دھر۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۸۸۔

لیکن جب کسی شخص کو ذی رشتہ دار خیال کرکے اوسی حیثیت سے کوئی جائداد ہبہ کی جائے تو رشتہ نہ ہونے کی صورت میں ہبہ جائز نہ ہوگا۔

فنندر دیب بنام راجیشور داس۔ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۳۔

درگا سندری بنام سرندر کیشو۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶۔

کرسنداس بنام لڑکا واہو۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۵۔

شاما واہو بنام دوارکا داس۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲۔

ٹیل وندراون جی کشن بنام منی لعل۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۶۳۔

اپا بنام کپائل۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۵۔

سرندرکیشو بنام درگا سندری۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۳۔

کرم سی مادھو جی بنام کرسنداس۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۱۸۔ نیز بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۱۔

متبنیٰ بیٹے کے حقوق جب بیوہ متبنیٰ لے

(۱۱۱) جب کسی عورت کو اجازت ہو کہ وہ اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کسی لڑکے کو متبنیٰ لے تو یہ امر بیوہ کا اختیاری ہے کہ متبنیٰ لے یا نہ لے۔ جب تک تبنیت وقوع میں نہ آئے اوسوقت تک متبنیٰ بیٹے کو جائداد میں کوئی حق

حاصل نہین ہوتا۔ دھرم شاستر کے اصول کے لحاظ سے جائداد کبھی بغیر مالک کے نہین رہ سکتی۔ اس لئے ایسی صورت مین جب تک تبنیت وقوع مین نہین آتی۔ آخری مالک کا قریب ترین وارث جائداد کا مالک ہوجاتا ہے۔ اگر آخری مالک خاندان مشترکہ کا رکن نہین ہے تو اولاد نہ ہونے کی صورت مین اوسکی بیوہ وارث ہوتی ہے اور اگر خاندان مشترکہ ہوتا ہے تو متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے جائداد ارکان خاندان مشترکہ کو پسماندگی کے قاعدہ سے پہونچ جاتی ہے جب بیوہ کسی لڑکے کو متبنیٰ لیتی ہے تو متبنیٰ بیٹے کو اسطرح جائداد پہونچ جاتی ہے کہ گویا وہ متبنیٰ باپ کے فوت ہونے کے وقت ہی متبنیٰ لیا گیا تہا اور جن اشخاص کو اوسکی تبنیت کے قبل حقوق پہونچ چکے تھے وہ اون حقوق سے محروم ہوجائینگے۔

بابوا موجی بنام رتنوجی بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۱۹۔

جب بیوہ وارث ہو۔ اگر تبنیت کے قبل بیوہ وارث ہوچکی ہو تو بیوہ کے محدود حقوق ختم ہوجائینگے اور متبنیٰ بیٹا جائداد کا مالک ہوجائیگا اور بیوہ کو صرف نان ونفقہ کا حق باقی رہ جائیگا متبنیٰ بیٹے کے نابالغ ہونے کی صورت مین بیوہ کی حیثیت ولیہ کی ہوجائیگی

دھرم داس پانڈے بنام مسماۃ شاما سندری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ - پریوی کونسل صفحہ ۴۳۔

ایسی صورت مین متبنیٰ بیٹا بیوہ کے استری دھن کا بیوہ کی زندگی مین مالک نہین ہوتا ہے اور بیوہ اپنے استری دھن کو اوسیطرح استعمال کرسکتی ہے جسطرح تبنیت کے قبل کرسکتی تھی۔ عدالت متبنیٰ بیٹے کو جائداد پر قبضہ دلانے کے قبل بیوہ کے نان ونفقہ کا پورا انتظام کریگی

درندبوبنداس بنام بنابائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ (۲۲۹)

جمنابائی بنام رائیچند۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵۔

جب ایک سے زیادہ بیوگان ہون تو جس بیوہ کو متبنیٰ لینے کی اجازت ہو وہ اوس اجازت کی بنا پر متبنیٰ لینے سے اپنے اور نیز اور بیوگان کے حقوق زائل کردیتی ہے۔ ایسی صورت مین دوسری بیوگان سے اجازت حاصل کرنیکی ضرورت نہین ہے۔ متبنیٰ بیٹا متوفی کی کل

جائداد کا مالک ہو جائیگا۔ اور کسی بیوہ کو بھی جائداد مین ملکیت کے حقوق باقی نہ رہین گے۔ سب کو نان ونفقہ کا حق حاصل ہو جائیگا۔

منڈاکنشی داسی بنام اڈی ناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۔

مکتب مہاراشٹرا کی روسے بیوہ بغیر شوہر کی سابقہ اجازت کے متبنیٰ لے سکتی ہے اور بڑی بیوہ بغیر چھوٹی بیوہ کی رضامندی کے متبنیٰ لے سکتی ہے اور متبنیٰ بیٹے کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو اوس صورت مین ہوتے جب تبنیت شوہر کی اجازت سے وقوع مین آتی تبنیت وقوع مین آنے کے بعد مکتب مہاراشٹرا کی روسے بھی بیوگان کو صرف نان ونفقہ کا حق باقی رہ جاتا ہے۔

رکھما بائی بنام رادھا بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ مرافعات دیوانی صفحہ (۱۸۱)۔

بھیمو بنام سنگو بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰۶۔

امو بنام مہادگوڑا بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۶۔

نراین سوامی بنام منگمل۔ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۵۔

ایسے شخص کے حقوق کا زائل ہونا جسے متبنیٰ بیٹے سے کم درجہ کے حقوق حاصل ہون۔

(۱۱۴) تبنیت وقوع مین آنے کے بعد ایسے شخص کے حقوق زائل ہو جاتے ہین جسے متبنیٰ بیٹے سے کم درجہ کے حقوق حاصل ہون یعنی وہ کل اشخاص محروم ہو جاتے ہین جو اوس صورت مین وارث نہ ہوتے جب متبنیٰ بیٹا آخری مالک جائداد کے فوت ہونیکے وقت موجود ہوتا۔ مثلاً۔

(۱)۔ اگر ناقابل تقسیم راج کی صورت مین آخری مالک کے فوت ہونے پر اوسکا بھائی وارث ہو تو متبنیٰ بیٹا اوسکو محروم کر دیگا۔

رگھوندھا بنام برزوکشور۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹۔

نیامنی بنام دیوراج میسور رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۱۷۔

(۲)۔ جائداد مشترکہ کی صورت مین اگر ایک بھائی دوسرے بھائی کی جائداد پسماندگی کے قاعدے سے حاصل کرے تو متبنی بیٹا اپنے متبنی باپ کے حقوق حاصل کریگا۔

سرندر نندن بنام سیلاجا۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۸۵۔

وٹھوبا بنام باپو۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۰۔

باچو بنام منکوری بائی بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۳۔

اوس شخص کے حقوق زائل ہونگے جسے متبنی بیٹے سے اعلیٰ درجہ کے حقوق حاصل ہوں بجز اسکے کہ ایسا وارث وہ عورت ہو جو متبنی لے۔

(۱۱۳)۔ جب جائداد کسی ایسے شخص کو حاصل ہوجائے جسکے حقوق اوریش بیٹے کے مقابلہ مین مرجح ہوتے تو تبنیت وقوع مین آنے سے اوسکے حقوق زائل نہ ہونگے بجز اسکے کہ ایسا شخص وہی بیوہ ہو جو متبنی لے۔

بمقدمہ بھوبن موئی بنام رام کشور (ویکلی رپورٹر جلد ۳ پریوی کونسل صفحہ ۱۵) پریوی کونسل سے یہہ قرار پاچکا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوہ اور بیٹا چھوڑکر فوت ہو اور بیوہ کو اجازت دے کہ بیٹے کے فوت ہونے پر وہ دوسرا لڑکا متبنی لے سکتی ہے اور بیٹا شادی ہونے کے بعد لاولد فوت ہوجائے تو اوس بیٹے کی بیوہ جائداد کی مالک ہوگی اور اوسکے باپ کی اجازت کی بنا پر جو تبنیت وقوع مین آئے اوس سے لڑکے کی بیوہ کے حقوق پر اثر نہ پڑیگا۔ اس صورت مین اگر لڑکے کی بیوہ موجود نہ ہوتی اور اوسکی ماں وارث ہوتی تو اوسکے باپ کی اجازت کی بنا پر جو تبنیت وقوع مین آتی اوس سے متبنی بیٹے کو جائداد مین حقوق حاصل ہوجاتے۔

ولنکی بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴۔

بھکنت منی بنام کشن سندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۹۲۔

جب آخری مالک جائداد کے وارث کو جائداد پہونچ جائے تو ایسی تبنیت سے وارث محروم نہ ہوگا جو کسی سابقہ مالک کے لئے کیجائے بجز اسکے کہ متبنیٰ گیرندہ بیوہ خود وارث ہو۔

(۱۱۴)۔ جب کوئی شخص ایک بیٹا اور اپنی بیوہ جو اوس بیٹے کی سوتیلی ماں ہو چھوڑکر فوت ہو اور بیوہ کو اجازت دے کہ وہ بیٹے کے فوت ہونیکی صورت مین متبنی لے سکتی ہے۔ ایسی صورتمین اگر بیٹے کے مرنیکے بعد سوتیلی ماں کے سوائے کوئی اور شخص

اوسکا وارث ہو تو سوتیلی ماں جس لڑکے کو اپنے شوہر کے لئے متبنیٰ لے وہ اوسکے سوتیلے بیٹے کے وارث کو محروم نہ کرسکیگا۔

انمابنام میوملی رڈی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۸۔

ڈوبوموئی بنام شاماچرن۔ کالکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۶۔

کیشورام کرشن بنام گوبند گنیش۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۹۴۔

چندرا بنام گوجرابائی۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۳۔

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کی بیوہ اور اپنی بیوگان چھوڑکر فوت ہو اور اوسکے بعد اوسکی بیوگان اوسکی وارث ہوں تو اوسکے بیٹے کی بیوہ اپنے شوہر کے لئے متبنیٰ نہیں لے سکتی کیونکہ آخری مالک جائداد کے ورثار کو جائداد پہونچنے کے بعد اس بیوہ کو متبنیٰ لینے کا حق باقی نہیں رہا۔

دھرنی دھر بنام چینتو۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰۔

ایسی تبنیت سے وارث کے حقوق زایل ہونگے جو آخری مالک کے سوائے کسی اور شخص کے لئے کیجائے

(۱۱۵)۔ ایک ہندو خاندان مشترکہ کی جائداد کے دو بھائی وارث ہوں۔ ایک بھائی کے مرنے کے بعد دوسرا بھائی پسماندگی کے قاعدہ سے کل جائداد کا مالک ہو اور اوسکی بیوہ اوسکے فوت ہونے کے بعد کل جائداد کی مالک ہو جائے تو جو بھائی کہ پہلے فوت ہو چکا ہے اوسکی بیوہ بغیر اوس بیوہ کی رضامندی کے جو خاندان کی جائداد کی وارث ہو چکی ہے متبنیٰ نہیں لے سکتی ہے۔

روپ چند بنام رکھمابائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ مرافعات دیوانی صفحہ ۱۱۴۔

رامجی بنام گھمن۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸۔

ڈونگر بنام گنیش۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۰۵۔

پٹھل وندراون جی کرشن بنام منی لعل۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۶۵۔

مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ اددی بنام نداماربی (مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۲۸۔) قرار دیا ہے

کہ ایسی تبنیت اوس بیوہ کی اجازت سے بھی وقوع مین نہین آسکتی ہے جو جائداد کی وارث ہو

بھوبانیشری بنام نیل کمل۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۔
گوپال بنام وشنو۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۰۔
واسدیو بنام رامچندر۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۱۔
انندی بائی بنام کاشی بائی۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۶۱۔
لکشمی بائی بنام وشنو۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۴۱۰۔

متبنیٰ بیٹا کب وارث کے حقوق زائل کرسکیگا اور کب نہ کرسکیگا۔

(۱۱۶)۔ متذکرہ صدر فیصلہ جات سے حسب ذیل قواعد اخذ کئے جاسکتے ہین :۔

(۱)۔ جب تبنیت آخری مالک جائداد کے لئے کیجائے تو متبنیٰ بیٹا ایسے شخص کے حقوق ساقط کریگا جسکے حقوق اوس صورت مین کم درجہ کے ہوتے جب اوسکی تبنیت آخری مالک جائداد کے فوت ہونے کے قبل وقوع مین آتی۔

(۲)۔ جب تبنیت آخری مالک جائداد کے لئے نہ کی گئی ہو بلکہ کسی سابقہ مالک کی بیوہ نے کی ہو تو ایسی تبنیت کے اوسطور پر جائز ہونے کی صورت مین متبنیٰ گیرندہ بیوہ کے حقوق زائل ہوجائین گے۔

(۳)۔ جب تبنیت ایک شخص کے لئے کی جائے تو کسی ایسے وارث کے حقوق زائل نہ ہونگے جس نے وراثت اوس شخص کے سوائے کسی اور شخص سے حاصل کی ہو۔

کالی پرسنو بنام گوکل چندر۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔
نیل کمل بنام جوتندر۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۸۔
بھوبنیشوری بنام نیل کمل۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۔
فیض الدین بنام تین کنوری ساہا۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۵۔
انندی بائی بنام کاشی بائی۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۶۱۔
کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۷۰ و ۳۹۸۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۷۔

جندرا بنام گوجرابائی بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۹ -

جب آخری مالک جائداد کا کوئی وارث ہو جائے اور اوسکے بعد سابقہ مالک کی بیوہ وارث ہو تو ایسی بیوہ متبنی نہ لے سکیگی -

(۱۱۷) جب آخری مالک جائداد کی وارث اوسکی بیوہ یا کوئی اور شخص ہو جائے اور اوسکے بعد کسی سابقہ مالک کی بیوہ وارث ہو جائے تو ایسی بیوہ کو اپنے شوہر کے لئے کسی لڑکے کو متبنی لینے کا حق نہ ہوگا - جب جائداد بیوہ کے سوائے کسی دوسرے وارث کو پہونچ جائے تو بیوہ کا حق تبنیت کے متعلق ساقط ہو جاتا ہے -

رام کرشن بنام شامراؤ - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۶ -

مانکی مالا بنام نندکمار - کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ (۱۳۰۶) -

اددی سوریہ پرکاش راؤ - بنام ندمارتی گنگاراجو - مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۲۸ -

دت گوبند بنام پانڈورنگ - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۴۹۹ -

مکتب مہاراشٹرا کی رو سے بیوہ کو سپنڈون کی اجازت کی کب ضرورت ہے -

(۱۱۸) مکتب مہاراشٹرا کے متعلق یہہ قرار دیا گیا ہے کہ بیوہ بغیر کسی اجازت کے بطور خود اپنے شوہر کے لئے متبنی لے سکتی ہے - لیکن ایسی تبنیت صرف اوس صورت مین جائز ہے جب بیوہ اپنے شوہر کی جائداد کی قابض ہو - اگر اوسکے شوہر کی جائداد پسماندگی کے قاعدہ سے کسی دوسرے شخص کو پہونچی ہو تو بیوہ شوہر کے سپنڈون کی رضامندی کے بغیر متبنی نہین لے سکتی ہے - اس امر کے متعلق کہ کون سے سپنڈون کی اجازت کافی ہے بمبئی سے بھی وہی احکام متعلق ہونگے جو مدراس سے متعلق قرار دئے گئے ہین -

راجی بنام گمن - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۹۸ -

دھوبا بنام بابو - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ -

امو بنام مہادگوڑا - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۶ -

کیا صوبہ بمبئی مین صرف موجودہ مالک جائداد کی رضامندی سے بیوہ متبنی لے سکتی ہے -

(۱۱۹) بمبئی ہائیکورٹ نے مکتب مہاراشٹرا کے اصول کے

لحاظ سے قرار دیا ہے کہ اگر بیوہ آخری مالک جائداد کے وارث کی اجازت سے متبنٰی لے تو ایسی تبنیت جائز ہوگی خواہ ایسے وارث کو محدود حقوق حاصل ہوں خواہ قطعی۔ یعنی اگر آخری مالک جائداد کی بیوہ یا بیٹی وارث ہو تو اوسکی اجازت بھی کافی ہوگی۔

روپ چند بنام رکھما بائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ دیوانی مرافعات صفحہ ۱۱۴۔

باپو اناجی بنام رتھنوجی۔ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۹۔

بابیا بنام اپنا۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۷۔

گوپال بنام وشنو۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۰۔

مقدمہ بابیا بنام اپنا۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۷ مسٹر جسٹس رینیڈے نے عام قاعدہ یہہ قرار دیا ہے:۔

"صرف آخری قطعی مالک کی بیوہ اوس مالک کے لئے متبنٰی لے سکتی ہے اور جب جائداد میں کسی اور شخص کو حقوق حاصل ہو گئے ہوں تو بغیر اوسکی اجازت کے بطور جائز تبنیت وقوع میں نہیں آسکتی ہے"۔

اونہوں نے یہہ بھی قرار دیا ہے کہ اس عام قاعدہ کی چار مستثنیات ہیں:۔

(۱)۔ جب ایک سے زیادہ بیوگان اپنے شوہر کی وارث ہوں تو بڑی بیوہ بغیر دوسری بیوگان کی رضامندی کے متبنٰی لے سکتی ہے۔

(۲)۔ بیوہ اپنے شوہر کے لئے اوس صورت میں بھی متبنٰی لے سکتی ہے جب اوسکے شوہر کی جائداد اوسکے بیٹے کو پہونچی ہو اور اوسکے بعد ہی بیوہ خود وارث ہوئی ہو۔

(۳)۔ جب بیوہ اوس شخص کی رضامندی سے متبنٰی لے جو جائداد کا وارث ہو تو ایسی رضامندی کی بنا پر تبنیت جائز ہو جاتی ہے۔

(۴)۔ جب ایسا وارث اپنے عمل یا سکوت سے رضامندی مابعد ظاہر کرے۔

لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے مقدمہ دھرنیدھر بنام چنتو (بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰) اس رائے کی

خلاف یہہ قرار دیا ہے کہ جب بیوہ اپنے شوہر کی وارث ہو تو وہ اپنی بہو کو متبنی لینے کی اجازت نہین دے سکتی ہے - ایسی اجازت سے اوسکے شوہر کے ورثار کے حقوق پر اثر نہین پڑ سکتا - اِس رائے کی تائید مفصلہ ذیل مقدمات مین بھی کی گئی ہے :-

کرشن راؤ بنام شنکر راؤ - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۴ -

انندی بائی بنام کاشی بائی - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۶۱ -

واسدیو وشنو بنام رامچندر رونائک - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۱ -

ظاہرا وارث حال کی رضامندی سے تبنیت جائز نہین ہوسکتی کیونکہ مکتب مہاراشٹرا کی رو سے جب بیوہ خود وارث نہ ہو تو وہ شوہر کے سپنڈون کی اجازت سے متبنی لے سکتی ہے اور سپنڈون کی اجازت اوسیطرح ضروری ہے جسطرح صوبہ مدراس مین قرار دی گئی ہے ایسی حالت مین یہہ رائے صحیح نہین معلوم ہوتی کہ جب کوئی عورت محدود حقوق رکھتی ہو وہ اپنی رضامندی سے کسی بیوہ کو متبنی لینے کی اجازت دے سکتی ہے - جب کوئی شخص اسطرح رضامندی ظاہر کرے تو امر مانع تقریر مخالف کے اصول پر اوسکو ایسی تبنیت کے متعلق اعتراض کرنیکا موقع نہ ہوگا لیکن ایسی تبنیت ایسے اشخاص کے حقوق پر موثر نہین ہوسکتی جو رضامند نہ ہوئے ہون -

انندا بائی بنام کامنی بائی - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۶۱ -

رضامندی صرف اوس صورت مین موثر ہوسکتی ہے جب شخص رضامند یہہ بیان کر رضامندی ظاہر کرے کہ بغیر ایسی رضامندی کے وہ فعل ناجائز ہوگا -

رگھناتھ بنام برسو کشور - مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹ -

متبنی بیٹے کے حقوق کا نفاذ کن صورتون مین ملتوی کیا جاسکتا ہے

(۱۲۰) متبنی بیٹے کو متبنی گیرندہ کی جائداد مین اوسی طرح حقوق حاصل ہوجاتے ہین جسطرح اورس بیٹے کو حاصل ہوتے ہین - وائے بھاگ کی رو سے اورس بیٹے کو بھی جب تک باپ زندہ رہتا ہے

اوسکی جائداد مین کوئی حق حاصل نہین ہوتا ہے اسلئے اگر متبنی باپ جائداد کے متعلق متبنی بیٹے کے حقوق کا نفاد ملتوی کرے تو اوسکا یہہ فعل جائز ہوگا وہ یہہ ہدایت کرسکتا ہے کہ اوسکی بیوہ کو جائداد مین حین حیاتی حق حاصل ہوگا اور اوسکے فوت ہونے کے بعد متبنی بیٹا جائداد پائیگا۔

بن بہاری بنام برجو ناتھ مکھو پادھیا۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ (۳۵۷)۔ برخلاف اسکے متاکشرا کی روسے بیٹے کو پیدا ہوتے ہی موروثی جائداد میں حقوق حاصل ہو جاتے ہین اسلئے متبنی بیٹے کی بھی وہی حیثیت ہو جاتی ہے البتہ ناقابل تقسیم راج کی صورت مین بیٹے کو پیدا ہوتے ہی حق حاصل نہین ہوتا ہے اور مالک وقت اوسکو جسطرح چاہے منتقل کرسکتا ہے اسلئے اگر ایسے راج کا مالک راج کو اسطرح منتقل کرے جس سے متبنی بیٹے کے اختیارات ملتوی ہو جائین تو ایسا فعل جائز ہوگا۔

سرتاج کنوارى بنام دیوراج کماری۔ الہ آباد جلد ۱۔ صفحہ ۲۷۲۔

ذکٹ سوریہ مہاتیی بنام کورٹ آف وارڈز۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۳۔

جن مقامات پر متاکشرا متعلق ہے وہان بھی اگر متبنی بیٹے کا حقیقی باپ تبنیت مین دینے کے وقت ایسی شرائط قبول کرلے جن سے متبنی بیٹے کے حقوق کا نفاذ ملتوی ہو تو ایسی شرائط قابل پابندی ہونگی۔ لڑکے کا حقیقی باپ اوسکا قدرتی ولی ہے اور وہ تبنیت مین دینے کے وقت جو شرائط قبول کرے اونکی پابندی لڑکے پر لازمی ہے۔ کیونکہ ایسی شرائط قبول کرنے کا ولی کو اختیار حاصل ہے۔ شرائط اگر ایسی حالت مین منظور کیے گئے ہین کہ منظور نہ کیے جانے کی صورت مین تبنیت عمل مین نہ آتی اور تبنیت عمل مین آنے سے لڑکے کی دنیوی حالت بہتر ہوگئی ہے تو ایسی شرائط کے متعلق کوئی اعتراض نہین ہوسکتا ہے۔

ایک شخص نے اپنی جائداد کا ایک حصہ منتقل کیا اور اوسی کارروائی مین ایک لڑکے کو متبنی لیا۔ اوس لڑکے کا باپ جائداد کے انتقال کی شرائط سے واقف تھا اور یہہ بھی

جانتا تھا کہ اگر اون شرایط کو منظور نہ کیا جایگا تو تبنیت عمل مین نہ آیگی اسلیئے اوسنے شرایط قبول کرلین ایسی صورت مین شرایط متبنیٰ بیٹے کے مقابلہ مین جائز قرار دی گئین۔

لکشمی بنام سبرمینیا۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۰۔

نرائن سوامی بنام راما سوامی۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۲۔

گنپتی آین بنام ساوتری۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۔

ونایک نراین بنام گوبند راؤ چنتامنی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ مرافعات دیوانی صفحہ ۲۲۴۔

بسوا بنام لنگاگوڑہ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۸۔

جب لڑکے کے حقیقی مان باپ متبنیٰ گیرندہ سے بالصراحت اقرار کرلین کہ بیوہ کو اپنی زندگی مین جائداد کے متعلق عین حیاتی حق حاصل ہوگا اور اوسکے فوت ہونے کے بعد متبنیٰ بیٹا جائداد پایگا تو یہہ شرط متبنیٰ بیٹے پر قابل پابندی ہوگی۔

چنگو رگھوناتھ بنام جانکی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹۔

راوجی ونایک راؤ بنام لکشمی بائی بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۱۔

انتاجی بنام دتاجی بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۔

لیکن اگر ایسی شرایط نامناسب ہون مثلاً یہہ کہ بیوہ اونکو اپنے فایدہ کے لیئے نہین بلکہ اپنی بیٹیون یا بھائیون کے فایدہ کے لئے استعمال کرسکیگی تو وہ کالعدم ہونگی

دیاساچاری بنام ونکوبائی بمبئی جلد ۳۷ صفحہ ۲۵۱۔

اس قسم کی شرایط صرف اوس صورت مین قابل پابندی ہونگی جب وہ تبنیت کے معاہدہ کا جزو ہون اگر ایسی شرط کا تبنیت کے معاہدہ مین ذکر نہ ہوا ور سابق مین لڑکے کے حقیقی باپ سے اونکے متعلق ذکر کیا گیا ہو یا قرارداد ہوی ہو تو وہ متبنیٰ لڑکے کو قابل پابندی نہ ہونگی۔

بھیاردمیت سنگہ بنام اندر کنور۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۶۔

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر تبنیت کی کارروائی کے دوران مین لڑکے کا حقیقی باپ شرائط منظور کرے اور اون شرائط کا دستاویز تبنیت مین ذکر کردیا جائے تو ایسی شرائط لڑکے پر قابل پابندی ہونگی بشرطیکہ وہ مناسب ہون اور تبنیت کے معاہدہ پر مجموعی طور پر غور کرنے کے بعد یہہ کہا جاسکے کہ وہ متبنیٰ لڑکے کے مفید ہین اور اونکے قبول کئے بغیر تبنیت عمل مین نہ آئی۔"

لکشمن راؤ بنام لکشمی آمال۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰۔

جگناوا بنام پاپما۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۰۔

وسالکشمی بنام سوراامتی۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۵۷۷۔

اگر متبنیٰ بیٹا بالغ ہونے کے بعد خود اقرار کرے جس سے وہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو تو ایسا اقرار جائز ہوگا۔

مسماۃ رگھوبتی بنام چودھری بھولا ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۶۳۔

متبنیٰ بیٹا تبنیت کے بعد متبنیٰ خاندان مین اپنے حقوق سے دست بردار ہوسکتا ہے۔ لیکن ویسا کرنے سے اوسکی حیثیت تبدیل نہ ہوگی اور اوسکو اپنے اصلی خاندان مین حقوق حاصل نہ ہوجائینگے۔ ایسی دست برداری کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ اوس شخص کو حقوق پہونچ جائینگے جسے متبنیٰ بیٹے کے فوت ہونے کے بعد پہونچتے۔

مباد رگنو بنام راباجی سد۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۹۔

جب بیوہ متبنیٰ لے تو متبنیٰ بیٹے کو حقوق کب سے حاصل ہونگے۔

(۱۲۱) جب بیوہ کسی لڑکے کو متبنیٰ لے تو اوس لڑکے کو تبنیت عمل مین آنے کے بعد اوسیطرح حقوق حاصل ہوجائینگے جسطرح اورلش بیٹے کو حاصل ہوتے۔ ایسے حقوق تبنیت عمل مین آنے کے قبل حاصل نہین ہوتے ہین اور نہ اوس تاریخ سے حاصل ہوتے ہین جب تبنیت کی اجازت دی جائے۔ یہہ

قرار نہین دیا جاسکتا کہ تبنیت عمل مین آنے کے بعد یہہ سمجھا جائیگا کہ متبنیٰ بیٹا اوسی تاریخ کو پیدا ہوا جس تاریخ کو تبنیت کی اجازت دی گئی -

بامن داس بنام سماۃ تارنی - مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۶۹ -

نرائن مل بنام کنور نراین - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ -

رام بھٹ بنام لکشمن - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰ -

متبنیٰ بیٹا اوس انتقال جائداد کے متعلق عذر کرسکتا ہے جو بیوہ نے زائد از اختیار کیا ہو -

(۱۲۲) جب بیوہ اپنے شوہر کی جائداد کی قابض ہو تو اوسکے اختیارات اوسکے متعلق محدود ہوتے ہین - اگر شوہر کے فوت ہونے کے بعد اور متبنیٰ لینے کے قبل بیوہ نے جائداد ایسے حالات مین منتقل کی ہو کہ اوسکا فعل بیرون اقتدارات قرار دیا جاسکے تو متبنیٰ بیٹے کو ایسے انتقال کے متعلق عذر کرنیکا حق ہوگا تبنیت عمل مین نہ آنیکی صورت مین اوس انتقال کے متعلق وہ شخص عذر کرسکتا جو بیوہ کے فوت ہونے کے بعد وارث ہوتا تبنیت کا یہہ اثر ہوگا کہ متبنیٰ بیٹا تبنیت وقوع مین آنے پر فوراً عذر کرسکیگا - اگر بیوہ کا فعل اندرون اختیار ہو تو متبنیٰ بیٹا اوسکے متعلق کوئی عذر نہین کرسکتا -

لکشمی راو بنام لکشمی آمال - مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ -

لکشمن بھاو بنام رادھا بائی - بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹ -

انتاجی بنام داتاجی - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۶ -

مورو نراین بنام بالاجی رگھناتھ - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۸۰۹ -

جب بیوہ نے عین پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے جائداد منتقل کی ہو تو ایسے انتقال کے متعلق گو وہ بیوہ کے اختیارات کے اندر نہ ہو متبنیٰ بیٹے کو عذر کرنے کا حق نہین ہے -

راج کرشٹو بنام کشوری - ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴ -

بجرنگ سنگہ بنام منوکرنیکا بخش سنگہ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۔

مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ سری رامولو بنام کرشماد مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۳ قرار دیا ہے کہ جب بیوہ اپنے شوہر کی وارث ہوتی ہے تو اوسے یہہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی جائداد ضرورت کیلئے دوامًا منتقل کرے اور اگر بغیر ضرورت کے بھی وہ جائداد منتقل کرے تو ایسا انتقال اوسکے حین حیات جائز ہوتا ہے ایسی صورت مین متبنی بیٹے کو جب تک بیوہ زندہ رہے ایسے انتقال جائداد کے متعلق عذر کرنے کا حق نہین ہے جو اوسکے حین حیات جائز ہو۔

بمبئی ہائیکورٹ نے اس رائے سے اختلاف کیا ہے۔

بمبئی ہائیکورٹ کی رائے مین ایسے انتقال کے متعلق متبنی بیٹا تبنیت کے بعد فورًا عذر کرسکتا ہے۔ کیونکہ اوسکی تبنیت سے وہ حق ختم ہوگیا جو بیوہ کو حاصل تھا۔

رام کرشن بنام نرسی بورابائی بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۸۸۔

اگر بیوہ کسی ایسی جائداد کی نیک نیتی سے قابض ہو جسکا متبنی بیٹا مستحق ہو اور متبنی بیٹا اوس جائداد اور واصلات کا دعوی کرے تو بیوہ صرف اوسقدر واصلات کی ذمہ دار ہوگی جو اوسنے فی الواقع وصول کی ہو۔ اور اون رقوم کے مجرا دلا پانے کی مستحق ہوگی جو اوسنے اپنے نان ونفقہ کی بابت اور اپنے شوہر کی میت کی رسوم مین اور نیز اور ضروری کامون مین صرف کی ہون۔

وائے کنور بنام امبکا پرتاب۔ الہ آباد جلد ۳۵ صفحہ ۲۶۶۔

متبنے بیٹے کے حقوق ایسے شخص کے مقابلہ مین جو تبنیت وقوع مین نہ آنے کی صورت مین قطعی وارث ہو۔

(۲۲۳) جب کسی شخص کی جائداد کی اوسکی بیوہ وارث نہ ہو بلکہ کوئی مرد ہو اور تبنیت وقوع مین آنے کی وجہ سے اوسکے حقوق ساقط ہون تو یہہ امر تصفیہ طلب ہوگا کہ تبنیت وقوع مین آنے کے قبل اوسنے جو جائداد منتقل کی ہو یا جو واصلات حاصل کی ہو اوس کے متعلق کسطرح عمل کیا جائیگا۔

جب تک تبنیت وقوع مین نہ آئے اوسوقت تک اوس وارث کا قبضہ بالکل جائز ہے۔ اور وہ جائداد منتقل کر سکتا ہے اور اوسکے واصلات وصول کر کے اپنے تصرف مین لا سکتا ہے ایسی صورت مین متبنی بیٹے کو تاریخ تبنیت سے حقوق حاصل ہونگے اور سابقہ وارث جو جائداد منتقل کر چکا ہوا وس پر تبنیت موثر نہ ہو گی اور نہ متبنی بیٹے کو سابقہ زمانہ کی بابت واصلات وصول کرنے کا حق ہوگا۔

رگھونندن بنام برزوکشور۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۹۔

لڑکی کی تبنیت۔ | (۱۳۴) - ونک طریقہ پر تبنیت صرف لڑکے کی ہو سکتی ہے اور بیوہ بھی جب متبنی لیتی ہے تو اپنے شوہر کے لئے لیتی ہے۔ اس طریقہ پر عورت اپنے لئے متبنی نہین لے سکتی ہے اور اگر وہ متبنی لے تو ایسے بیٹے کو اوسکی جائداد مین کوئی حقوق حاصل نہونگے۔

چودھری پدم بنام کنور اودے۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۔

مدراس مین رواج کی بنا پر دیوداسی لڑکی کو متبنیٰ لیتی ہے اور ایسی لڑکی اپنی متبنیٰ ماں کی جائداد کی وارث ہوتی ہے ایسی تبنیت کے لئے کسی رسم کی ضرورت نہین ہے جب تک کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت نہ ہو صرف ایک لڑکی متبنیٰ لی جاسکیگی۔

ونکو بنام مہالنگا۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳۔

متوکنو بنام پرما سوامی۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴۔

لیکن کلکتہ اور بمبئی مین ایسی تبنیت کالعدم قرار دی گئی ہے۔

متھرا بنام ایسو۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۴۵۔

ہیرا ناگن بنام رادھا ناگن۔ بمبئی جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۶۔

گڈ تی بنام گینتی۔ مدراس لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۴۔

کوئی مرد یا عورت کسی لڑکی کو متبنیٰ نہین لے سکتی ہے بجز اسکے کہ کسی رواج کی بنا پر اوس کی اجازت ہو۔

گنگا بائی بنام انت بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۹۰۔

نرندرناتھ بنام دینا ناتھ۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۴۸۲۔

کرتیرما تبنیت

کرتیرما تبنیت کہاں رائج ہے۔

(۱۲۵)۔ کرتیرما تبنیت کا رواج ہندوستان کے کل مقامات میں نہیں ہے۔ صوبہ متھلا اور نمبودری برہمنوں میں اس تبنیت کا عملدرآمد ہے۔

واسدیون بنام سکریٹری آف اسٹیٹ۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰۔

دتک میمانسا باب ۲۔ فقرہ (۶۵)۔

سری کنٹ سرما بنام رادھا کنت صدر دیوانی عدالت جلد ۱ صفحہ (۱۵)۔

کرتیرما بیٹے سے کیا مراد ہے۔

(۱۲۶) کرتیرما بیٹے سے ایسا بیٹا مراد ہے جو بالغ ہو اور اپنی رضامندی سے متبنی گیرندہ کا بیٹا بنے۔ ایسا شخص متبنی گیرندہ کی ذات کا ہونا چاہیے۔ اور وہ اس بات سے واقف ہو کہ متبنی گیرندہ کے فوت ہونے کے بعد رسوم میت انجام دینا ثواب ہے اور اونکو ترک کرنا گناہ ہے۔

منو باب ۹ فقرہ (۱۶۹)۔

متاکشرا میں یہہ بھی شرط قایم کی گئی ہے کہ اوسکو روپیہ یا زمین کے لالچ سے تبنیت میں اپنی تحریک ہوی ہو۔ متاکشرا۔ باب ۱ فقرہ (۱۱) و ۱۷۔

کرتیرما تبنیت میں کرتیرما بیٹے کی رضامندی ظاہر ہونا لازمی ہے اور رضامندی متبنی گیرندہ کی زندگی میں ظاہر ہونی چاہیے اس لیے کرتیرما بیٹے کا بالغ ہونا لازمی ہے اور عمر کی کوئی قید نہیں ہے حتی کہ متبنی بیٹے کی عمر متبنی گیرندہ سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ مونج اوپنیاین یا ازدواج کی رسوم کا اصلی خاندان میں انجام پانا کرتیرما تبنیت کا مانع نہیں ہے۔

لچھمن بنام موہن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۹۔

شمبوکنوری بنام جوگن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۵۔

اومن بنام کنہیا - صدر عدالت رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵

جو قیود کہ دتک طریقہ کے متعلق قایم کی گئی ہین وہ کرتیر ما طریقہ سے متعلق نہین ہین اور اس طریقہ پر ہر شخص جو متبنیٰ گیرندہ کی ذات کا ہو متبنیٰ لیا جا سکتا ہے حتی کہ باپ - بھائی بہن کا بیٹا - بیٹی کا بیٹا سب متبنیٰ لیے جا سکتے ہین - کرتیر ما بیٹے کو اپنے اصلی خاندان مین اوسیطرح حقوق حاصل رہتے ہین گویا کہ وہ متبنیٰ نہین لیا گیا ہی اور متبنیٰ گیرندہ کا بھی وہ وارث ہوتا ہے کرتیر ما بیٹا صرف متبنیٰ گیرندہ کا وارث ہوتا ہے اور اوسکے اور رشتہ دارونکی جایداد اوسکو نہین پہونچتی ہے اس تبنیت کی نوعیت صرف معاہدہ کی ہے اور معاہدہ صرف متبنیٰ گیرندہ سے ہوتا ہے نہ کہ اوسکے کسی اور رشتہ دار سے -

شیو کنوری بنام جگبن - ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۵ -

کرتیر ما بیٹے کی اولاد متبنیٰ گیرندہ کی بھی وارث نہین ہوتی ہے -

جسونت بنام ودل - ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ -

کرتیر ما طریقہ سے عورت خود اپنے لیے متبنیٰ لے سکتی ہے -

(۱۲۷) کرتیر ما طریقہ سے عورت اپنی ذات کے لیے متبنیٰ لے سکتی ہے اور ایسے بیٹے کو اوس عورت کے شوہر سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور نہ وہ اوسکی جایداد پائیگا - جو عورت یا مرد اس طریقہ سے متبنیٰ لے متبنیٰ بیٹا صرف اوسکی جایداد کا مالک ہوگا اور اوسکی رسوم میت انجام دیگا - یہہ ممکن ہے کہ شوہر اور زوجہ بالاشتراک ایک لڑکے کو اس طریقہ سے متبنیٰ لین ایسی صورت مین وہ دونون کی جایداد کا وارث ہوگا -

کلکٹر ترہٹ بنام ہرو پرشاد - ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۰۰ -

شب کنوری بنام جگبن - ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۵ -

کرتیر ما تبنیت کے لیے کوئی رسوم مقرر نہین ہین -

(۱۲۸) - کرتیر ما تبنیت کے لیے کوئی رسوم یا دتک ہوم وغیرہ لازمی نہین ہے - متبنیٰ گیرندہ اور متبنیٰ بیٹا اشنان کرتے ہین

اور متبنی گیرندہ کریتیرما سے کہتا ہے کہ تم میرے بیٹے ہو جاؤ اور کریتیرما جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا بیٹا ہو گیا۔ ایسے موقع پر عام رواج یہہ ہے کہ کریتیرما بیٹے کو کچھہ مال یا مویشی دیے جاتے ہیں لیکن مال وغیرہ نہ دیے جانے کی صورت میں تبنیت کالعدم نہ ہوگی۔ اس تبنیت کا رواج متھلا میں ہے۔

باب ۴

نابالغی و ولایت

نابالغی کی مدت۔

(۱۲۹)۔ دھرم شاشتر کی رو سے نابالغی ۱۶ سال کی عمر میں ختم ہوتی ہے۔

بنگال میں نابالغی پندرہ سال کے اختتام پر ختم ہو جاتی ہے۔

کالی چرن بنام بھگوبتی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۰۔

بانکھور موہن بنام سرندر۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸۔

بنگال کے سوائے باقی کل مقامات میں نابالغی سولہ سال کے اختتام پر ختم ہوتی ہے۔

لچھمن بنام روپ چند۔ صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۴۔

شوجی بنام دانو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۱۔

ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۷۵ء کی رو سے جب کسی شخص کا کوئی ولی عدالت کے حکم سے مقرر ہوا ہو یا اوسکی جائداد کورٹ آف وارڈز کی نگرانی میں لی گئی ہو تو نابالغی ۲۱ سال کے اختتام پر اور دوسری صورتوں میں ۱۸ سال کے اختتام پر ختم ہوتی ہے۔

اس قانون کی رو سے ایسے نابالغ کی جائداد کا ولی مقرر نہیں کیا جا سکتا جو خاندان مشترکہ کا رکن ہو اور جس سے متاکشرا متعلق ہو۔

شام کنور بنام جہانند۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۱۔

ہری ہر بنام متھرا۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۵۶۱۔

کاجی کر بنام مارو۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۹۔

بندھو پرشاد بنام دھیراجی۔ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۰۔

غریب الہ بنام کھولک۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۷۔

جب خاندان مشترکہ کے کل ارکان نابالغ ہوں تو بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ عدالت اونکی جائداد کا ولی مقرر کر سکتی ہے۔

نبدگی بنام متھرا بائی۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۲۔

رامچندر بنام کرشنا۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۹۔

ایسے نابالغ کی ذات کا ولی مقرر کیا جا سکتا ہے۔

وبرویکشیا بنام نلگن بگاو۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۹۔

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۵ع امور ذیل سے متعلق نہیں ہے:۔

۱۔ ازدواج۔

۲۔ مہر۔

۳۔ طلاق۔

۴۔ تبنیت۔

یہہ قانون ہندوں کے وصیت کرنے کے اختیار پر موثر ہے یعنی اس امر کا اندازہ کرنے کے لئے کہ کوئی ہندو وصیت کرنے کا مجاز ہے یا نہیں یہہ دیکھنا ہوگا کہ وہ اوس قانون کی رو سے بالغ ہو چکا ہے یا نہیں۔

ہردواری بنام گومی۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۵۲۵۔

گلاب بنام ٹھاکر لعل۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۶۲۲۔

جب یہ امر نزاعی ہو کہ کوئی شخص نابالغ ہے یا نہیں تو صداقت نامہ ولایت اوس واقعہ کی

شہادت نہین ہے نہ اوس شخص کی جنم پتری قابل ادخال شہادت ہے۔

سلیس چندر بنام مہندر لعل - کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹ ۸ -

گن راج کنور بنام ایلو کھ پانڈے - الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۸ ۴۷ -

شاستر اوہ شخص جسکی عمر ۱۶ سال ہو بالغ سمجہا جائیگا۔

ہری رام بنام کشنی بائی - آئین جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ -

نابالغ کا ولی کون ہو سکتا ہے۔ (۱۳۰)۔ دھرم شاشتر کی رو سے ہر نابالغ کا اصلی ولی راجہ ہے لیکن یہ فرضی راجہ کی جانب سے نابالغ کے رشتہ دارون کے تفویض کیا جاتا ہے۔ ہر نابالغ کا باپ اور اوسکے بعد اوسکی مان قدرتی ولی ہین۔ مان کے موجود نہ ہونے کی صورت مین یا جب وہ اس کام کی انجام دہی کے ناقابل ہو نابالغ کا قریب ترین رشتہ دار از قسم ذکور ولی مقرر کیا جانا چاہئے اور پدری رشتہ دارون کو مادری رشتہ دارون پر ترجیح دیجائیگی۔ جب باپ اپنی وصیت کے ذریعہ سے اپنے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا کوئی ولی مقرر کرے تو سوائے اوسکے اور کوئی ولی اوسوقت تک مقرر نہین کیا جا سکتا جب تک یہہ ثابت نہ ہو کہ وصیت ناجائز ہے۔

سہا دساہو بنام ہا بی جا - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۶۰ -

اگر مان اپنی وصیت کے ذریعہ سے کوئی ولی مقرر کرے تو عدالت اوسکا یا کسی اور مناسب شخص کا تقرر کریگی۔

جب خاندان مشترکہ تابع متاکشرا ہو تو نابالغ کے حصہ کا انتظام بھی منتظم خاندان کریگا۔ اور نابالغ کی مان کو اوسکے حصہ پر کوئی دخل نہ ہوگا لیکن خاندان منقسمہ ہونے کی صورت مین نابالغ کی مان بحیثیت ولیہ اوسکی جائداد کا انتظام کریگی۔

گوراکنوری بنام گجادھر - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۹ -

آلی ہلیل بنام اروں چیلم - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۶۹)۔

نابالغ منکوحہ لڑکی کا ولی اوسکا شوہر ہے اور نابالغ بیوہ لڑکی کا ولی اوسکے شوہر کا قریب ترین رشتہ دار ہوگا نہ کہ اوسکا باپ اور اوسکے رشتہ دار۔

خودی رام مکرجی بنام ہنواری۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۸۴۔

لیکن اگر عدالت کی رائے مین نابالغہ کے فائدہ کے لئے ایسا تقرر مناسب ہو تو عدالت اوسکے باپ یا اوسکے رشتہ دار کو ولی مقرر کر سکتی ہے۔

طوطارام بنام رام۔ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۲۲۔

جب کسی نابالغ کی ماں اوسکی ولیہ مقرر ہوئی ہو تو محض اس وجہ سے وہ ولایت سے علحدہ نکیجائیگی کہ اوسنے مکرر ازدواج کر لیا ہے۔ بشرطیکہ ایسا ازدواج ذات کے رواج کی بنا پر جائز ہو۔ یہہ امر عدالت کی صوابدید پر منحصر ہے کہ نابالغ کو اوسکی ولایت مین رکھے یا نہ رکھے۔

گنگا پرشاد بنام جھالو۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۸۶۲۔

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کو تبنیت مین دیدے تو اوسکو اوسکی ولایت کا حق باقی نہین رہتا۔

لکشمی بائی بنام سری دھر۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۔

عدالت کو اختیار ہے کہ کسی ولی کو خواہ اوسکا تقرر کسی طریقہ سے ہوا ہو موقوف کر کے اوسکے بجائے دوسرا ولی مقرر کرے۔ عدالت اس اختیار کو اوسوقت استعمال کریگی جب اوس کو موقوف کرنے کی کافی وجہ ہو۔

اسکر بنام آروی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷۔ پریوی کونسل صفحہ ۷۷۔

کھنی بنام بدیا۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۴۹۔

عباسی بنام دولی۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۹۸۔

گنگا پرشاد بنام جھالو۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۸۶۷۔

دادا یا دادی کے مقابلہ مین ماں کا حق مرجح ہے۔

شاذونادر نابالغ کی مرضی کو ولایت مین دخل نہین ہے۔

بسما بنام ناگما۔ آئین وکن جلد ۷ صفحہ ۳۶۹۔

ماں کا حق ولایت جب وہ مکرر ازدواج کرے۔

(۱۳۱) جب نابالغ بچوں کی ماں اپنی ذات کے رواج کی بنا پر مکرر ازدواج کرے تو اس امر کا تصفیہ کہ آیا وہ اپنے بچوں کی ولیہ رہ سکتی ہے اوسکی ذات کے رواج پر منحصر ہوگا۔ ایسی صورت مین عدالت بچوں کی بہبودی کے لحاظ سے جو حکم مناسب خیال کرے صادر کرسکیگی۔ جب مکرر ازدواج ایکٹ (۱۵) سنہ ۱۸۵۶ع کے احکام کے لحاظ سے کیا جاے تو اوسکی دفعہ (۳) کے متعلق الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ایسی عورت اپنے سابقہ شوہر کے بچوں کی ماں اوس قانون کی اغراض کے لئے نہین قرار دیجاسکتی اور وہ ولیہ مقرر کیے جانے کی مستحق نہین ہے۔

خوشالی بنام رانی۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۵۔

لیکن جب کوئی عورت اپنے بچوں کی ولیہ مقرر کی گئی ہو تو محض مکرر ازدواج کی وجہ سے وہ ولایت کے حق سے محروم نہ کی جائیگی۔

گنگا پرشاد ساہو بنام جھالو۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۸۶۲۔

ولی کے حقوق نابالغ کو اپنے پاس رکھنے کے متعلق۔

(۱۳۲)۔ ولی کو یہہ قطعی حق حاصل ہے کہ نابالغ کو اپنے پاس رکھے۔ اس حق سے وہ نابالغ کی خواہش سے بھی محروم نہین کیا جاسکتا ماں باپ کے لیے یہہ حق جائداد کے مقابلہ مین زیادہ اہم ہے۔ ماں باپ اور ولی اپنے آپکو اس حق سے کسی معاہدہ کی بنا پر محروم نہین کرسکتے ہین۔ اگر یہہ حق کسی دوسرے کے تفویض کیا جاے تو باپ یا ماں یا ولی اوسکو منسوخ کرسکتا ہے اور اوسکا فرض ہے کہ جب ایسی تفویض سے نابالغ کو مضرت پہونچی ہو تو اوسکو منسوخ کرے۔

پولرڈ بنام روس۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۸۸۔

نرائن ایا بنام داپنی سینٹ۔ مدراس ویکلی نوٹس بابت ۱۳ سنہ ۱۹ع صفحہ ۹۰۶۔

ونیز انڈین لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۵۔

باپ اور ماں کا حق ولایت جب وہ اپنا مذہب تبدیل کرلیں -

(۱۴۳)۔ باپ کو اپنے نابالغ بچوں کی ولایت کا قدرتی حق حاصل ہے اور وہ اس حق سے محض اسوجہ سے محروم نہیں کیا جا سکتا کہ اوس نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہے لیکن اگر مذہب تبدیل کرنیکی وجہ بدچلنی ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اوسکا گھر نابالغ بچوں کی سکونت کے لیے موزون نہیں ہے تو عدالت کسی اور شخص کو ولی مقرر کر سکتی ہے - جب مذہب تبدیل کرنے کے وقت اوسنے اپنے بچون کو اپنے رشتہ دارون کے سپرد اس غرض سے کردیا ہو کہ وہ اونکی پرورش اونکی اصلی مذہب کے موافق کرین اور اوسکے بعد اونکی ولایت کا دعوی کرے تو عدالت اس امر پر غور کریگی کہ آیا اوسکی درخواست منظور کرنے سے نابالغ بچون کا فائدہ ہوگا۔

مکند لعل بنام نب دیپ چندر - کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۸۱ -

شام لعل بنام بندا - الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۴ -

شریفہ بنام منے خان - بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۷۴ -

جب ماں اپنا مذہب تبدیل کرلے تو وہ لازمی طور پر اپنے بچون کی ولیہ مقرر کیے جانیکی مستحق نہ ہوگی - بچون کا مذہب وہی ہوتا ہے جو اونکے باپ کا مذہب ہوتا ہے اور ماں جب اوس مذہب کی نہ ہو تو وہ اپنے بچون کو اونکے باپ کے مذہب کے موافق تعلیم نہ دے سکیگی اسلئے قرار دیا گیا ہے کہ ایسی صورت مین ماں ولیہ نہ رہ سکیگی اور یہہ امر بھی قابل لحاظ نہوگا کہ بچون کی یہہ خواہش ہے کہ وہ وہی مذہب اختیار کرلین جو اونکی ماں نے اختیار کیا ہے بجز اسکے کہ بچون کی عمر اور خیالات کی پختگی کے لحاظ سے یہہ نامناسب یا ناممکن ہو کہ وہ ابتدائی حالت مین رکھے جائین -

اسکر - بنام اردے - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۷۷ -

باپ کو یہہ قطعی حق حاصل ہے کہ وہ اس امر کا تصفیہ کرے کہ اوسکے بچے کس مذہب مین پرورش پائین گے اور اگر اوسنے اونکی مذہبی تعلیم کے بارے مین کوئی معاہدہ کیا ہو تو بھی وہ اوس پر

قابل پابندی نہ ہوگا ایسا معاہدہ اگر ازدواج کے قبل ہوا ہو اور وہ ازدواج کی لازمی شرط ہو تو بھی باپ پر وہ قابل پابندی نہیں ہے لیکن جب باپ نے اپنی زندگی میں ایسے معاہدہ پر عمل کیا ہو تو اوسکے فوت ہونے کے بعد اوس میں دست اندازی نہ کی جائیگی۔

اگر کوئی نابالغ شخص اپنا مذہب تبدیل کرلے تو وہ اپنے باپ یا ماں کے تفویض کیا جاسکیگا۔ کیونکہ قانوناً ماں باپ کو اپنے بچوں کی ولایت کا قدرتی حق ہے۔ ایسا حق ۱۸ سال کی عمر تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ریڈ بنام کرشنا۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۱۔

جب باپ نے اپنے بچوں کو کسی دوسرے شخص کی حفاظت میں اپنی خوشی سے چھوڑ دیا ہو تو باپ کے قدرتی حقوق زایل نہیں ہوجاتے البتہ باپ مفصلہ ذیل صورتوں میں بچوں کو واپس نہ پاسکیگا:۔

(۱) جب بچوں کی فلاح اور بہبودی پر بہت مُضر اثر پڑے۔ یا

(۲) جب باپ نے اپنے حقوق بدچلنی یا معنوی رضامندی سے ساقط کردئے ہوں۔ یا

(۳) جب باپ نے اسطرح عمل کیا ہو یا وہ ایسی حالت میں ہوگیا ہو کہ بچوں کے لیے یہہ صرف مفید ہی نہ ہو بلکہ اہم امور کے لحاظ سے یہہ لازمی ہو کہ باپ کے حقوق میں دخل دیا جائے۔

ڈکریوں کے متعلق احکام مولفہ سیٹن جلد ۲ صفحہ ۸۸۴۔

مفصلہ ذیل مقدمات میں باپ اپنے حقوق سے دست بردار ہوگیا تھا اور اوسنے اپنے بچوں کو دوسرے شخص کی حفاظت میں چھوڑ دیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب اوسنے اونکے واپس دلاپانے کی درخواست کی تو عدالت نے واپس دلانے سے انکار کیا اور قرار دیا کہ ایسی صورت میں عدالت اس امر پر غور کریگی کہ نابالغ کے لیے کہاں رہنا مفید ہوگا۔ آیا اپنے جدید مکان میں یا اپنے باپ کے مکان میں:۔

بمقدمہ تھری۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷۔

بمقدمہ جوشی اشم۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۰۔
مکند لعل بنام بندیپ چندر۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۱۔
نبدا بنام شام لعل۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۱۰۔

ولدالحرام بچے کی ولیہ اوس کی ماں ہے۔

(دفعہ ۱۳۴)۔ ولدالحرام بچے کی قدرتی ولیہ اوسکی ماں ہے لیکن اگر اوسنے بچے کو اپنے سے علحدہ کر کے باپ کے یا کسی اور شخص کے پاس پرورش کے لئے چھوڑ دیا ہو تو عدالت اوسکو ایسا بچہ نہ دلائیگی بالخصوص جب اسطرح بچہ اوسکو دلانے سے بچہ کی تعلیم وغیرہ پر مضر اثر پڑنے کا احتمال ہو۔

لال داس بنام میکنجو۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۷۔

کربادن پوکر بنام کایت بیرن۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۶۴۔

اگر ایسے بچہ کی ماں بدچلن ہو اور بچہ کی موجودہ حالت مین کافی حفاظت ہو تو بچہ اوس کو نہ دلایا جائیگا۔

ونکما بنام ساوترما۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۶۷۔

نابالغ یا اوسکی جانب سے معاہدہ کا اثر۔

(۱۳۵)۔ نابالغ جو معاہدہ کرے وہ قانون معاہدہ کی رو سے کالعدم ہے نہ کہ قابل انفساخ۔

موہوری بی بی بنام دھرم داس۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۹۔

جب کسی نابالغ کے لئے ضروری اشیاء مہیا کی جائیں تو قانون معاہدہ ہند کی دفعہ ۶۸ کی رو سے نابالغ کی جائداد پر اوسکی ذمہ داری عاید ہو سکتی ہے لیکن اوسکی ذات پر کوئی ذمہ داری نہوگی۔

بلونت سنگھ بنام کلنسی۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶۔

ضروری اشیاء کی صراحت بمقدمہ جگن رام بنام مہا دیو (کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۷۶۸) کی گئی ہے۔

نابالغ کی بہن معمر ۱۳ سال کی شادی کے اخراجات کی ذمہ داری نابالغ کی جائداد پر ہوگی۔

نندن بنام اجودھیا۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۲۵۔

نابالغ کے ولی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ اوسکی جانب سے جائداد غیر منقولہ خریدنے کا معاہدہ کرے

ایسے معاہدہ کی تعمیل نہ نابالغ کراسکتا ہے نہ دوسرا فریق معاہدہ۔

میر سادرجان بنام فخرالدین۔ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۲۳۲۔

جب نابالغ کا ولی اپنے اختیارات کے اندر کوئی معاہدہ کرے تو وہ نابالغ پر قابل پابندی ہوگا۔

انمل سنجی بنام وڈی لعل۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۱۔

مراری بنام تاینا۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۶۔

سندا راجہ بنام پٹیناتھو سوامی۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۶۔

بھاول ساہو بنام جیناتھ۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۳۲۰۔

دورے سوامی ریڈی بنام متھیال ریڈی۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۸۵۴۔

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ نابالغ کام سیکھنے کے لئے امیدواری کا معاہدہ کرسکتا ہے اگر ایسا معاہدہ اوسکے مفید ہو لیکن ایسے معاہدہ کی تعمیل نابالغ کے مقابلہ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ نہیں کرائی جاسکتی۔

پولرو بنام روس۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۸۸۔

جائداد کے انتظام کے متعلق ولی کے افعال کی ذمہ داری نابالغ پر۔

(۱۳۶)۔ جائداد کے انتظام کے متعلق جب ولی نیک نیتی سے اور نابالغ کے فایدہ کے لئے کوئی فعل کرے تو اوسکی ذمہ داری نابالغ پر ہوگی بشرطیکہ وہ فعل ایسا ہو کہ نابالغ بالغ ہونے کی صورت میں اپنی جائداد کا انتظام مناسب کرنے میں اوس فعل کو کرتا۔

منی شنکر بنام بائی مولی۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۶۔

ناتھورام بنام شوماجھگن۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۶۲۔

روشن سنگھ بنام ہرکشن۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۳۵۔

نروانیا بنام نروانیا۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۶۵۔

سیر بمنا آکر بنام ارموگا چیٹی۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۰۔

دہنپت سنگھ بنام سوبھدرا۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۲۰۔

بھوپیندر نرائن بنام نیمی چند۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۷۔

گرراج بخش بنام کاسی حمید۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴۰۔

تیج پال بنام گنگا۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۔

رام پرتاب بنام بھولی بائی۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۶۷۔

رگھوناتھ جی بنام نبک بمبئی۔ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۷۲۔

منکاکرشنا بنام نبک برہما۔ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۲۔ ولی کے افعال کی ذمہ داری نابالغ پر اوس صورت مین نہ ہوگی جب ایسے افعال نابالغ کے فائدہ کے لئے نہ معلوم ہوتے ہون۔

سونو بنام ڈھونڈو۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۳۰۔

محمد بنام سکٹ دت۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۴۔

فاطمہ بی بی بنام دیب ناتھ شاہ۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۸۔

جگل کشور بنام انند لعل۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۵۔

کرشنا سوامی بنام سندرایار۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۵۔

سرور جان بنام فخر الدین۔ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۲۳۲۔

جب کوئی شخص کسی ولی سے معاہدہ کرے تو اوسکا فرض ہے کہ اوس کام کے مناسب اور جائز ہونے کے متعلق اطمینان کرلے۔

ڈالی بائی بنام گوپی بائی۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۳۔

گریگسن بنام ادت دیب۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۳۔

جب کوئی فعل بحیثیت ولی نہ کیا جائے بلکہ ایسے شخص کی جانب سے کیا جائے جو اوس جائداد کا مالک ہو جسمین نابالغ کو بھی حق حاصل ہو تو اوس فعل کی ذمہ داری نابالغ پر بھی ہوگی اگر وہ فعل ضروری اور مناسب ہو۔

ہنومان پرشاد بنام مسماۃ ببوئی - مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ (۳۹۳)۔

مہانند منڈل بنام نفور منڈل - کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۲۰ -

بالاجی نراین بنام نانا - بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۷ -

بشوناتھ پرشاد بنام جگدیپ نرائن - کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۲۴۲ -

کرتی چندر بنام شبیشور گوسوامی - کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۵ -

مجیدن بنام راؤنرائن - الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۲ -

بھگوتی بنام بھگوتی - الہ آباد جلد ۳۵ صفحہ ۱۲۶ -

جب کسی نابالغ کا باپ یا کوئی اور شخص ولی دوران مقدمہ ہو تو اوس سے ضابطہ دیوانی کے احکام متعلق ہیں اور وہ نابالغ کے حق کے متعلق کوئی مصالحت نہیں کرسکتا۔ ایسی مصالحت وہ اوس صورت مین بھی نہ کرسکیگا جب مقدمہ رجوع نہ ہونے کی صورت مین اوسکو ایسی مصالحت کا اختیار رہوتا۔

گنیشا بنام تلجارام - مدراس جلد ۳۶ صفحہ ۲۹۵ -

جب کسی ایسے معاہدہ پر استدلال کیا جاے جو کسی نابالغ کے ولی نے کیا ہو - تو یہہ ثابت کرنا مدعی کا کام ہے کہ ولی نے جو معاہدہ نسبت جایداد موروثی نابالغ کیا وہ بغرض نفع نابالغ کے تھا یا بہ ضرورت نابالغ مطابق احکام دھرم شاستر انتقال جایداد عمل مین آیا ہے۔

سیتارامیا بنام لچھمیا - آئین دکن جلد ۵ صفحہ ۱۹۳ -

ولی اپنے معاہدہ سے نابالغ کی ذات پر ذمہ داری نہیں عاید کرسکتا۔

(۱۳۷) ولی ضرورت کے لحاظ سے نابالغ کی جایداد کے متعلق معاہدہ کرسکتا ہے لیکن اوسکو نابالغ کی ذات پر کسی قسم کی ذمہ داری عاید کرنے کا حق نہیں ہے۔ جب نابالغ کی ذات پر کوئی ذمہ داری عاید کیجاے تو وہ غیر موثر ہوگی وگھیلا راج سنگلجی بنام شیخ مصلح الدین بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ -

انمال سنگھجی بنام واڈی لعل - بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۱ -

شنکا کرشنا موزتی بنام نبک بربہا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۹۲۔

لالہ نراین بنام لالہ رامانج۔ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۹۔

جب کوئی شخص جائداد کا قابض ہو اور اوس حیثیت سے کوئی معاہدہ کرے تو ایسا معاہدہ اوس نابالغ پر موثر نہ ہوگا جو فی الواقع اوس جائداد کا مالک ہو۔

گدگپا بنام آپاجی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۷۔

اندر چندر سنگہ بنام رادھا کشور۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۰۷۔

جب نابالغ کی جائداد کو فائدہ پہونچا ہو تو معاہدہ فسخ ہونے پر جائداد پر ذمہ داری۔

(۱۳۸)۔ جب کوئی نابالغ کوئی معاہدہ کرے تو وہ کالعدم ہے اور ایسے معاہدہ کی بنا پر نابالغ یا اوسکی جائداد پر اوس صورت مین بھی ذمہ داری نہین ہو سکتی جب نابالغ کی جائداد کو فی الواقع فائدہ پہونچا ہو۔

موہری بی بی بنام دہرم داس۔ انڈین اپیل جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۵۔

جب معاہدہ کسی ایسے شخص نے کیا ہو جسے بادی النظر مین نابالغ کی جائداد کے متعلق معاہدہ کرنے کا اختیار ہو اور وہ معاہدہ بیرون اختیار ہونے کی وجہ سے فسخ کیا جائے تو فسخ کرنے پر یہہ حکم دیا جائیگا کہ نابالغ کی جائداد کو اوس معاہدہ سے جو فائدہ پہونچا ہے وہ مسترد کیا جائے۔

کورجی بنام موتی ہری داس۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۴۔

سوباپلے بنام منی سوامی۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹۔

جگرناتھ بنام للتا پرشاد۔ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۔

جب نابالغ اپنے آپ کو بالغ ظاہر کرکے معاہدہ کرے۔

(۱۳۹) جب کوئی نابالغ اپنے آپ کو بالغ ظاہر کرکے کوئی رقم جائداد رہن رکھکر قرض لے یا کوئی جائداد بیع کرے تو اگر فریق ثانی کو نابالغی کا علم نہ ہو تو نابالغ اپنی نابالغی کا عذر نہ کر سکیگا۔

سرل چندر متر بنام موہن بی بی۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۷۱۔

گنیش رالہ بنام باپو۔ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۸۔

جب فریق ثانی کو اس امر کا علم ہو کہ وہ فی الواقع نابالغ ہے تو فریق ثانی اوس معاہدہ سے فائدہ نہ اوٹھا سکیگا۔

موہری بی بی بنام دھرم داس۔ انڈین اپیل جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۲۔

جب کسی شخص کا کوئی ولی عدالت کے حکم سے مقرر کیا جائے تو وہ (۲۱) سال کی عمر کے اختتام پر بالغ سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسا شخص جب اوسکی عمر اٹھارہ سال سے زاید ہو چکی ہو کوئی معاہدہ کرے اور فریق ثانی کو اس امر کا علم نہ ہو کہ اوسکا ولی عدالت کے حکم سے مقرر کیا گیا ہے اور وہ اوس واقعہ کو ظاہر بھی نہ کرے تو ایسا معاہدہ ایسے نابالغ پر قابل پابندی ہوگا۔

سرندر ناتھ رائے بنام کرشنا سبھر داسی۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۳۹۔

جب کسی مقدمہ مین نابالغ فریق ہو تو جو ڈگری باضابطہ طریقہ سے صادر ہو وہ نابالغ پر قابل پابندی ہوگی

(۱۴۰) جب کوئی نابالغ کسی مقدمہ مین فریق ہو تو جو ڈگری باضابطہ طریقہ سے عدالت صادر کرے وہ نابالغ پر قابل پابندی ہوگی جب ایسی ڈگری مصالحت کی بنا پر صادر ہو تو عدالت کی اجازت حاصل کی جانی ضروری ہے اور مثل سے یہہ واضح ہونا چاہیے۔ کہ عدالت نے اس امر پر غور کرنے کے بعد اجازت دی ہے کہ مصالحت نابالغ کے لئے مفید ہے۔

منوہر بنام جادو ناتھ۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۵۸۵۔

کاماراجو بنام سکرٹری آف اسٹیٹ۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۹۔

شنگل ریڈی بنام ونکٹ ریڈی۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۳۔

مرنیا موئی بنام جوگو دشوری۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۵۰۔

ایسی مصالحت پر کس طرح غور کیا جاسکتا ہے اوسکے متعلق بمقدمہ وریک شہا بنام ...... (بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۰) بحث کی گئی ہے۔

ولی دعوی کا کچھہ جزو ترک کر کے دعوی کر سکتا ہے۔

گوپال راؤ بنام نرسنگ۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۰۔
جب بغیر عدالت کی اجازت کے مصالحت کی بنا پر ڈگری صادر ہوئی ہو تو وہ نابالغ کی درخواست پر
تجویز ثانی میں منسوخ کیجائیگی۔
راجہ گوپال بنام ہتسویلم۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۳۔
کرمالی بنام رحیم بھائی۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۷۔
گنگادتی بنام چھیدی لعل۔ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۵۔
رنگ راؤ بنام راج گوپال۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۸۔
وبرونکٹسیا بنام سدھیا۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۹۔
ایسی ڈگری کی تنسیخ کے لئے مناسب طریقہ یہہ ہے کہ نابالغ کی جانب سے درخواست تجویز ثانی
پیش کی جائے۔
رگھل بنام ادوت۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۶۱۳۔
جب نابالغ کے خلاف کوئی ڈگری رضامندی کی بنا پر صادر کی جائے تو یہہ ثابت کیا جانا چاہئے
کہ رضامندی ایسے شخص نے ظاہر کی تھی جو نابالغ کو پابند کرنے کا مجاز تھا۔ اگر رضامندی شخص
مجاز نے بھی ظاہر کی ہو تو وہ قابل پابندی نہ ہوگی جب یہہ ثابت کیا جائے کہ رضامندی ایسے شخص کے
غلط بیانات کی بنا پر دی گئی تھی جسے نابالغ کے مخالف حق حاصل تھا۔
محمد ممتاز بنام شیو رتن گیر۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۳۴۔
رام اوتار بنام راجہ محمد ممتاز۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۵۳۔
جب کوئی ڈگری مصالحت کی بنا پر یا اور طور پہ فریبًا حاصل کی گئی ہو تو وہ منسوخ کرائی جاسکتی ہے۔
بی بی سلیمان بنام عبدالعزیز۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۸۷۔
ایشان چندر بنام نندمنی۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۷۔
رگھبر دیال بنام بھکیا لعل۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۔

جب ولی نے غفلت سے عمل کیا ہو گو اوسکی کارروائی فریبانہ نہ ہو اور ایسے عمل کی وجہ سے ایسے مقدمہ مین نابالغ کے خلاف ڈگری ہو گئی ہو جسمین اوسکے موافق صادر ہونی چاہیے تھی تو نابالغ کی جانب سے مقدمہ رجوع ہونے پر اگر یہہ ثابت ہو کہ ولی کی غفلت بداعمالی کی حد تک پہونچی ہے تو ڈگری منسوخ کیجا سکیگی۔

منگنی رام بنام مہنت گرسہائے۔ کلکتہ جلد ۷ا صفحہ ۱۶ ۳۔

لالہ شیوچرن بنام رام نندن۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۔

کرسنداس بنام لڈکا واہو۔ بمبئی جلد ۹ اصفحہ ۱۰۷۔

گوپال راؤ بنام نرسنگ۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۸۔

رام اوتار بنام راجہ محمد ممتاز۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۶۔

ایسی صورت مین بصیغہ تجویز ثانی بہی کارروائی کیجا سکتی ہے

رام سروپ بعل بنام شاہ لطافت۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۳۵۔

جب کوئی ڈگری باضابطہ طریقہ سے حاصل نہ کی گئی ہو تو بھی وہ اوسوقت تک قایم رہتی ہے جب تک فریب یا کسی اور بنا پر منسوخ نہ کرائی جائے۔

گوبردھن بنام مہابیر۔ الہ آباد جلد ۴۳ صفحہ ۱۲۲۔

نابالغ ولی کے مقابلہ مین دعوی کرسکیگا۔

(۱۴۱) جب کسی ولی کے فریبانہ یا ناجایز فعل سے نابالغ کو مضرت پہونچی ہو تو نابالغ ولی کے مقابلہ مین ہرجہ کا دعوی کرسکیگا۔

نابالغ کے ذمہ جو قرضہ ہو اوسکی بابت ولی صرف اوس رقم کی حد تک ذمہ دار ہوگا جو ولی کو واقعی پہونچی ہو۔

شیخ عظیم الدین بنام منشی آتھور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۔

باب (۵)

جائداد خاندان مشترکہ

متاکشرا

جائداد کی تعریف۔

(۱۴۲) لفظ "جائداد" حسب ذیل مفہوم کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے:-

(۱) ملکیت یعنی مالک کے جملہ حقوق کا مجموعہ اور اس معنی مین وہی شخص کسی شئے کا مالک تصور کیا جاتا ہے جسے اوس شئے کے متعلق بلا قید مدت یا استعمال قطعی حقوق حاصل ہون اور جسے اوسکے انتقال کا قطعی حق حاصل ہو۔

(۲) حقوق جو کسی شئے کے متعلق حاصل ہون۔

بہت کم صورتین ایسی ہوتی ہین جہان کوئی شخص کسی شئے کا اسطرح مالک ہوتا ہے کہ کسی اور شخص کو اوس شئے مین کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہ ہو مثلاً اگر ایک شخص کسی جائداد کا مالک ہو اور اوسکے پڑوسی کو اوس جائداد مین حق اسایش حاصل ہو تو ایسا حق آسایش بھی ایک قسم کی جائداد ہے لیکن ایسا حق رکھنے والا اوس جائداد کا مالک نہین سمجھا جا سکتا۔

(۳)۔ اشیا جنکے متعلق حقوق حاصل ہون۔

لفظ جائداد کے ان تینون مفہوم مین اصلی خیال یہہ ہے کہ جس شخص کی کوئی جائداد ہو اوسے یہہ حق ہوگا کہ وہ دوسرے اشخاص کو اوس جائداد کے استعمال سے باز رکھ سکے جائداد عام کی صورت مین گو کسی ایک شخص کو اوسکے متعلق قطعی حق حاصل نہین ہے لیکن کوئی شخص اس بات کا مجاز نہین ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو اوسکے استعمال سے روک سکے۔

جائداد مشترکہ

(۱۴۳)۔ جائداد مشترکہ سے ایسی جائداد مراد ہے جو ایک سے زیادہ اشخاص کی مشترک ملک ہو۔ جائداد مشترکہ ہونے کے لئے یہہ لازمی ہے کہ ایک ہی جائداد

یا ایک ہی قسم کے حقوق ایک سے زیادہ اشخاص کو بالاشتراک حاصل ہون۔

ایسی صورت اکثر پیش آتی ہے کہ ایک سے زاید اشخاص ایک مکان یا قطعہ آراضی کے مالک ہین اور اگر وہ اوس مکان یا قطعہ اراضی کو ایک یا زاید اشخاص کے نام ٹھیکہ پر منتقل کر دین تو ان جملہ اشخاص کے متعلق یہہ نہ کہا جاسکیگا کہ اونکو اوس مکان یا قطعہ اراضی مین جائداد مشترکہ حاصل ہے۔ لیکن جو اشخاص مشترکہ مالک ہین اونکی جائداد مشترکہ ہے اور جنہون نے کہ ٹھیکہ کی بنا پر مشترک حقوق حاصل کیے ہین اونکی ٹھیکہ کی حد تک وہ جائداد مشترکہ ہے جائداد مشترکہ ہونے کے لئے یہہ ضروری نہین ہے کہ جملہ مشترک مالکان کے حقوق مساوی ہون یا اون کو ایک ہی حق کی بنا پر حقوق پہونچے ہون۔ مثلاً اگر ایک شخص اور اوسکے بھائی کے دو بیٹے خاندان مشترکہ کی جائداد کے مالک ہون تو اونکے حقوق مساوی نہ ہونگے بلکہ تقسیم کرانیکی صورت مین وہ شخص نصف جائداد کا اور دونون بیٹے ایک ایک ربع جائداد کے مستحق ہونگے۔ یہہ بھی ممکن ہے کہ جائداد مشترکہ مین ایک شخص کو خاندان مشترکہ کا رکن ہونیکی وجہ سے اور دوسرے شخص کو اس بنا پر حقوق حاصل ہون کہ اوس نے کسی رکن خاندان سے جائداد خریدی ہے۔

یہہ بھی ضرور نہین ہے کہ جملہ مشترکہ مالکان کے حقوق کی نوعیت ایک ہی ہو مثلاً یہہ ممکن ہے کہ ایک قطعہ اراضی کے ایک ثلث حصہ کا ایک شخص بحیثیت مالک قابض ہو اور دوسرا شخص دو ثلث حصہ کا بحیثیت ٹھیکہ دار قابض ہو۔ ایسی صورت مین اوس قطعہ اراضی کے قبضہ کے حق کے متعلق یہہ دونون اشخاص مشترک مالک سمجھے جاسکینگے (لالہ جگوت مہائے بنام ہین بہاری مشر کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۹۱۸)۔

ہندو خاندان مشترکہ

(۱۴۴)۔ ہندو خاندان مشترکہ کے ارکان صرف حسب ذیل ہو سکتے ہین:۔

(۱)۔ ایسے اشخاص جو ایک ہی بزرگ خاندان کی اولاد ہون اور جو ایسے سپنڈ ہون

یعنی باپ اور اوسکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے۔

(۲)۔ وہ عورتین جو ازدواج کی بنا پر خاندان مین شریک ہوئی ہون۔

(۳)۔ وہ لڑکے جو تبنیت کی بنا پر خاندان مین شریک ہوئے ہون۔

بابھ داس بنام سند داس۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۹۔

شیام کنور بنام گیا دین۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۵۔

جے کشور چودھری بنام پنچو بابو۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۲۸۔

رام بھٹ بنام لکشمن۔ بمبئی جلد (۵) صفحہ ۶۳۰۔

اماشنکر مستر بنام کالی کمل بنجومدار۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۶۔ اس مقدمہ کو جوڈیشل کمیٹی نے بھی بحال کیا۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲۔

سرجو کرنٹ نندی بنام ہیش چندر دت۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۰۔

مکند لعل بنام بھکینٹ ناتھ۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۹۔

انندی بنام ہری سوبا۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۴۰۴۔

فقرہ (۱)، مین آخری مالک جائداد کے فوت ہونے کے بعد چار پشت کے آدمی خاندان مشترکہ کے ارکان ہو جاتے ہین یعنی جو شخص کہ اوسوقت بزرگ خاندان ہو گیا ہو اوسکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے۔

پڑپوتے کا بیٹا رکن خاندان مشترکہ نہین ہو سکتا لیکن جب اوپر کی پشت کے ارکان مرتے ہین تو نیچے کی ایک پشت کے اشخاص ارکان بنتے جاتے ہین۔

اپو ویر بنام راما لھین۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ پریوی کونسل صفحہ (۱)۔

سدابرت پرشاد بنام پھول بانس کنور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۴۰۔

رام نراین بنام سورہم سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹

رام نراین بنام ہیرا لعل۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۲۔

بھیکی داس بنام چنی لعل۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷۔

دیبی پرشاد بنام ٹھاکر دیال - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ -

... اسنم بنام نرسمہ - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۹ -

مورد وشوناتھ بنام گنیش - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ -

ینومولا بنام رامن دورا - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۴ -

عورتین جنکی فقرہ (۲) مین صراحت کی گئی ہے خاندان مشترکہ کی جائداد مین حقوق رکھتی ہین لیکن وہ خاندان مشترکہ کی اس معنی مین ارکان نہین ہین کہ خاندان مشترکہ کے ارکان کے فوت ہونے کے بعد وہ خاندان مشترکہ کی حیثیت قایم رکھ سکین - جب خاندان مشترکہ مین صرف ایک مرد باقی رہ جائے تو اوسکے فوت ہونے کے بعد اوسکی بیوہ وارث ہوگی اور دیگر ارکان مشترکہ کی بیوگان کو صرف نان و نفقہ کا حق حاصل رہیگا -

نیابی بی بنام رادھاکشن - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۴۷۶ -

مسماۃ البونا بنام جن ویرنا - آئین دکن جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ -

دائے کی تعریف -

(۱۴۵) "دائے" یعنی ارث سے وہ جائداد مراد ہے جو کسی شخص کو اس وجہ سے پہونچتی ہے کہ وہ اوسکے مالک کا رشتہ دار ہے -

"دائے" دو قسم کی ہے - یعنی (۱) اپرتی بندھ و (۲) سپرتی بندھو - "اپرتی بندھو" سے وہ جائداد مراد ہے جو کسی اور رشتہ دار کی موجودگی کی وجہ سے ورا ثتاً پہونچنے سے رک نہین سکتی مثلاً وہ جائداد جو بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے کو پہونچتی ہے - جو اشخاص کہ بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے کے دائرہ مین داخل ہوسکتے ہین وہ متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے پیدا ہوتے ہی حقدار ہوجاتے ہین -

"سپرتی بندھو" سے وہ جائداد مراد ہے جو بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے کے موجود نہ ہونیکی صورت مین کسی شخص کو وراثتاً پہونچتی ہے - جب تک کوئی شخص جو بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے کے دائرہ مین داخل ہوسکتا ہے موجود ہو اوسوقت تک ایسے اشخاص وارث نہین ہوسکتے ہین -

(متاکشرا باب اول فصل اول فقرہ (۲ و ۳)۔

جائداد مکسوبہ مین بیٹے یا پوتے یا پڑپوتے کو پیدا ہوتے ہی حق نہین ہوتا لیکن جب کوئی شخص جائداد مکسوبہ کو ورثتاً پاتا ہے تو اوسکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے کو اوس جائداد مین اوسوقت حق حاصل ہوجاتا ہے۔

(ٹھکور لکچرز بابت ۱۸۹۵ء صفحہ ۳۵۔

اپرتی بندھو و سپرتی بندھو جائداد کے متعلق مفصلہ ذیل مقدمات مین بحث کی گئی ہے۔

نند کمار لعل بنام رضی الدین۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۔

دیبی پرشاد بنام ٹھاکر دیال۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۲۔

بائی بارسن بنام مائی سومی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۲۴۔

جائداد مشترکہ اور جائداد خاندان مشترکہ اور موروثی جائداد مین جو فرق ہے اوسکی صراحت مقدمہ کرسن داس بنام گنگا بائی (بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۴۷۹) کی گئی ہے۔

خاندان مشترکہ کی جائداد۔

(۱۴۶)۔ خاندان مشترکہ کی جائداد اپرتی بندھو ہے یعنی خاندان مشترکہ کے ارکان کو پیدا ہوتے ہی اوس جائداد مین حق حاصل ہوجاتا ہے خاندان مشترکہ کے

ارکان جو تقسیم کرا سکتے یا تقسیم کے وقت حصہ پا سکتے ہین۔

کل ارکان کو یہہ حق نہین ہوتا کہ وہ جائداد کی تقسیم کا دعویٰ کرسکین یا تقسیم ہونے کی صورت مین حصہ پا سکین متعدد ارکان خاندان مشترکہ اور بالخصوص عورتون کو یہہ حق نہین ہے کہ وہ تقسیم کرا سکین یا تقسیم ہونے کی صورت مین حصہ پائین۔ اس امر کا تعین کرنے کے لیئے کہ کون سے ارکان تقسیم کرانے یا تقسیم ہونیکی صورت مین حصہ پانے کے مستحق ہین یہہ دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ دعویداروں کو اوس بزرگ خاندان سے کیا رشتہ ہے جسنے جائداد ابتدا مین پیدا کی تھی بلکہ صرف یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ اسوقت جو بزرگ خاندان موجود ہے اوس سے دعویدار کا رشتہ سپنڈ کا ہے یا نہین یعنی بزرگ خاندان اور اوسکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے اپنے

تقسیم کرا سکتے ہین۔ پڑپوتے کے بیٹے کو رکن خاندان مشترکہ نہین تصور کیا جا سکتا اور نہ وہ تقسیم کا دعویٰ کر سکتا ہے اور نہ تقسیم ہونے کی صورت مین کسی حصہ کا مستحق ہے۔

مورد وشو ناتھ بنام گنیش وٹھل بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ (۴۴۴)۔

راجہ رام سواری بنام لچھمن پرشاد۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۔

سورج منسی کنور بنام شیو پرشاد سنگھ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۷۔

سبھیا بنام سوریا۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱۔

سرتاج کنوری بنام دیوراج کنوری۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲۔

لچھمن پرشاد بنام دیبی پرشاد۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۱۷۔

متبنیٰ بیٹیا۔ | خاندان مشترکہ کی جائداد مین متبنیٰ بیٹے کو اسیطرح حقوق حاصل ہوتے ہین جسطرح صلبی بیٹے کو۔

محروم الارث شرکار۔ | خاندان مشترکہ کے صرف وہی ارکان تقسیم کرانے یا تقسیم کے وقت حصہ پانے کے مستحق ہین جو شاستروں کے احکام کی رو سے محروم الارث نہ قرار دیے گئے ہون۔

ارکان خاندان مشترکہ مین قایم مقامی کا اصول۔ | (۱۴۷) جملہ ارکان خاندان مشترکہ کو جائداد مشترکہ مین مساوی حقوق نہین ہوتے ہین۔ بلکہ ہر شخص اپنے باپ کا قایم مقام ہوتا ہے اور صرف وہی حصہ پا سکتا ہے۔ جو اوسکا باپ تقسیم کرانے کی صورت مین پانے کا مستحق ہوتا۔

دیبی پرشاد بنام ٹھاکر دیال۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔

منجاناتھ شابھاگ بنام نراین شابھاگ۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۶۲۔

موروثی جائداد کا جو حصہ تقسیم مین ملے وہ اولاد کی حد تک موروثی ہے۔ | (۱۴۸) جب موروثی جائداد کی خاندان مشترکہ کے ارکان مین تقسیم ہو تو جو حصہ کہ ارکان خاندان مشترکہ کو ملتا ہے وہ ارکان کی اولاد کی حد تک (یعنی اونکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے کی حد تک) موروثی

جائداد ہے لیکن جوارکان کہ آپسمین تقسیم کرتے ہین جس حد تک کہ اونکا تعلق ہے وہ مکسوبہ جائداد ہے۔

مدن گوپال ٹھاکر بنام رام بخش پانڈے - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۱ -

آدرمنی دیوی بنام چودھری شیونراین کنور - کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱ -

چتر بھوج میگھ جی دھرم سی نراین جی - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸ -

ہروے نراین بنام پرکھ دھاری سنگھ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۱ -

مکسوبہ جائداد جب اولاد کو بذریعہ ہبہ یا وصیت منتقل کیجائے -

(۱۴۹) جب باپ اپنی مکسوبہ جائداد اپنے بیٹے کو بذریعہ ہبہ یا وصیت دے تو اس امر کے تعین کے لئے کہ آیا بیٹے کے ہاتھ مین وہ جائداد مکسوبہ ہوگی یا موروثی ہبہ یا وصیت کے منشا پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی -

بمقدمہ مدن گوپال ٹھاکر بنام رام بخش (ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۱ - قرار دیا گیا کہ ایسی جائداد موروثی تصور کیجانی چاہئے لیکن بمقدمہ پرشوتم راؤ تانتیا بنام جانکی بائی (الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۴) ایسی جائداد مکسوبہ قرار دی گئی -

ایسی صورت مین پہلا سوال تصفیہ طلب یہ ہوگا کہ آیا ہبہ یا وصیت جائز ہے یا نہین - اگر ہبہ یا وصیت جائز نہین ہے اور بیٹے نے اپنے حق کی بنا پر جائداد حاصل کی ہے تو ایسی جائداد موروثی ہی تصور کی جائیگی لیکن اگر ہبہ یا وصیت جائز ہے تو اس بات کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی کہ ہبہ یا وصیت کی غرض جائداد کو مکسوبہ قرار دینے سے حاصل ہوگی یا موروثی قرار دینے سے اور جہانتک ممکن ہو اصل غرض کی تکمیل کی کوشش کی جائیگی - مثلاً اگر کوئی شخص ایسی جائداد اپنے بیٹے کو ہبہ کرے جسکے ہبہ کرنیکا وہ مجاز ہے - گو ہبہ نہ ہونے کی صورت مین بیٹا وارث ہوتا لیکن جب وہ ہبہ کی بنا پر جائداد لیتا ہے تو اوسکے ہاتھ مین وہ مکسوبہ ہے - البتہ اگر باپ اپنی کل موروثی جائداد بیٹے کو ہبہ کرے تو ایسی صورت

مین بیٹا اوس جائداد کو ہبہ کی بنا پر نہین بلکہ وراثت کی بنا پر حاصل کریگا اور بیٹے کے ہاتھ مین وہ جائداد موروثی سمجھی جائیگی۔ دہنگو ریکچرز بابت سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۳۹ و ۴۰)

جب جائداد دو اشخاص کے نام بذریعہ وصیت منتقل کیجائے تو وہ جائداد ان اشخاص کی اسطرح مشترکہ جائداد نہین ہوتی کہ اوس سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہو سکے۔ جوگیشونراین بنام رام چندر دت۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۷۰۔

گوپی بنام مسماۃ جل دھارا۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۴۱۔

کنھو بنام وُنما۔ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۵۔

جب کوئی شخص اپنی مکسوبہ جائداد اپنے بیٹے کو بذریعہ وصیت منتقل کرے تو بیٹے کے ہاتھ مین ایسی جائداد موروثی جائداد نہ سمجھی جائیگی۔

جگموہن داس بنام منگل داس۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

پرشوتم راؤ بنام جانکی بائی۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۴۔

جائداد جو موروثی جائداد کے منافع سے خرید کی جائے

(۱۵۰)۔ جائداد جو موروثی جائداد کے منافع سے خرید کی جائے وہ موروثی جائداد کا جزو تصور کی جائیگی۔ جو جائداد کہ موروثی جائداد کے منافع سے بیٹے کے پیدا ہونے کے قبل خریدی جائے اوس مین بھی بیٹے کو پیدا ہوتے ہی اوسیطرح حق حاصل ہو جائیگا جسطرح کہ اوس جائداد مین ہوگا جو اوسکے پیدا ہونیکے بعد خریدی جائے۔

سدانند بنام سورجو منی دائی ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶۔

جگموہن داس بنام منگل داس۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

رامنا بنام وینکٹا۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶۔

مقدمہ شام نراین سنگہ بنام رگھبر دیال (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۸)۔

قرار دیا گیا ہے کہ جب موروثی جائداد منقولہ سے جائداد غیر منقولہ خریدی جائے تو ایسی جائداد غیر منقولہ کی نوعیت بالکل وہی ہوگی جو موروثی جائداد غیر منقولہ کی ہوتی ہے۔

خاندان مشترکہ کے ارکان کی جائداد جو جائداد مشترکہ سمجھی جائیگی

(۱۵۱) مفصلہ ذیل اقسام کی جائداد جائداد خاندان مشترکہ سمجھی جائیگی:-

(۱) موروثی جائداد یعنی جائداد جو اپرتی بندھو جائداد کی حیثیت سے پہونچی ہو۔

(۲) جب خاندان مشترکہ کا کوئی رکن مشترکہ جائداد کے استعمال سے کوئی جائداد حاصل کرے۔

(۳) یکسوبہ جائداد جسے مشترکہ جائداد مین اس نیت سے شامل کیا گیا ہو کہ وہ مشترکہ جائداد کی حیثیت سے کام مین لائی جاوے۔

ہر پرشاد بنام شیودیال۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۵۵۔

شنکر بخش بنام ہردیو بخش۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۷۔

لال بہادر بنام کہنی۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۴۔

ادھورا اور منوہر بنام آتمارام۔ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۵۱۹۔

ریتر بھون داس بنام بارک اسمتھ۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۹۔

گوپال سوامی بنام جنیا سوامی۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۵۸۔

لالہ مدن گوپال بنام کھیکھند اکنور۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۱۳۔

(۴) ناقابل تقسیم راج کی جائداد بھی خاندان مشترکہ کی جائداد سمجھی جاسکتی ہے۔ ایسی صورت مین یہہ امر تصفیہ طلب ہوگا۔ کہ آیا ناقابل تقسیم راج خاندان مشترکہ کی جائداد ہے یا مالک کی علحدہ یا یکسوبہ جائداد ہے۔

پیریا سوامی بنام پیریا سوامی۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔

جوگندر بھوپتی بنام نیتانند۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۱۔

کالی کرشنا بنام رگھناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴۔

خاندان مشترکہ مین ایک بھائی کو دوسرے بھائیون کی رضامندی کے بغیر اونکا حق منتقل کرنیکا اختیار نہین ہے۔ ایسا انتقال ناجائز ہے۔

ماجی بنام باباجی آئین جلد ۱ صفحہ ۱۳۴۔

(۵) موروثی قرضہ کے معاوضہ مین جو تنخواہ جاری ہو وہ جائداد مکسوبہ نہین سمجھی جاسکتی۔ بلکہ موروثی سمجھی جائیگی۔

ہیرو گیر بنام گلاب گیر۔ آئین جلد ۱ صفحہ (۵۱۱)۔

خاندان مشترکہ کے ارکان کی جائداد جو جائداد مشترکہ نہ سمجھی جائیگی

(۱۵۴) مفصلہ ذیل اقسام کی جائداد گو ارکان خاندان مشترکہ اوسکے مالک ہون لیکن وہ جائداد مشترکہ نہ سمجھی جائیگی:۔

سپرتی بند ھو جائداد جو وراثتاً پہونچے۔

(۱) جو جائداد کہ خاندان مشترکہ کے ارکان کو وراثتاً بطور سپرتی بند ھو جائداد کے پہونچی ہو یعنی جو جائداد کہ کسی شخص کو بیٹے۔ پوتے یا پڑپوتے کی حیثیت کے سوائے کسی اور حیثیت سے وراثتاً پہونچی ہو۔

جب ایک سے زیادہ اشخاص کسی جائداد کو بطور سپرتی بند ھو جائداد کے وراثتاً حاصل کرین۔ اور وہ بالاشتراک رہین تو وہ جائداد اونکی مشترکہ جائداد سمجھی جائیگی۔

شام نراین بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۰۔

اگر ایسے اشخاص مین کوئی شخص اشتراک کی حالت مین لاولد فوت ہو جائے تو باقی اشخاص کو وہ جائداد پسماندگی کے قاعدہ کے لحاظ سے پہونچیگی۔

ونکما گرو بنام آپیارا و۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۰۸۔

جائداد مکسوبہ جو موروثی جائداد کے استعمال کے بغیر حاصل کی جائے۔

(۲) جب خاندان مشترکہ کا کوئی رکن موروثی جائداد کے استعمال کے بغیر اپنی کوشش سے کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کرے:۔

جگموہن داس بنام سر منگل داس ناتھو بھائی۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

مدن گوپال بنام رام بخش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۱۔

سمبل بنام مادھو۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۴۔

نانا نراین بنام ہری بنت - سورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۹۶ -

رامشیور پرشاد بنام لچھمی پرشاد - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۶۸۸ -

جمنا بائی بنام منو بائی بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸ -

نورنگ رائے بنام کندن لعل - آئین جلد ۱۳ صفحہ ۸۶ -

باپ یا ماں کی جائداد کے استعمال سے جو جائداد پیدا یا حاصل کی جائے وہ مکسوبہ نہ سمجھی جائیگی بلکہ خاندان مشترکہ کی جائداد تصور کیجائیگی اور بنارس کے اصول کے لحاظ سے پیدا یا حاصل کرنیوالے کو دوسرے ارکان کے مقابلہ مین کوئی زیادہ حق نہ ہوگا لیکن بنگال مین پیدا یا حاصل کرنے والا اپنے اور بھائیون کا دو چند حصہ اوس صورت مین پاسکیگا جب سرمایہ جو استعمال کیا گیا ہو وہ بہت کم ہو اور ذاتی کوشش بہت زیادہ ہو۔

سری نراین بنام گرد پرشاد - ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ -

شیو دیال بنام وشو ناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱ -

سورج منی داسی بنام دین بندھو ملک - سورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۵۲۶ -

جب خاندان مشترکہ کے چند ارکان اپنی ذاتی محنت سے کوئی جائداد بلا اشتراک حاصل کرین تو وہ جائداد اون اشخاص کی مشترکہ جائداد ہوگی لیکن وہ خاندان مشترکہ کی جائداد نہ قرار دی جائیگی ایسی جائداد مین اون ارکان کی اولاد کو پیدا ہوتے ہی حق حاصل نہ ہوگا - بجز اسکے کہ وہ ارکان اوس جائداد کو خاندان کی جائداد مین اسطرح شامل کر دین کہ اونکا منشا یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ اوس جائداد کو بطور اپنی مکسوبہ جائداد کے قایم رکھنا نہین چاہتے -

چتر بھوج بنام دھرم سی بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸ -

سدرشنم بنام نرسملو - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۵۵ -

کرسن داس بنام گنگا بائی - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۴۷۹ -

ازدواج کے وقت جو جائداد ملی ہو - | (۳) - دولہہ کو ازدواج کے وقت جو اشیاء دیجاتی ہین وہ دولہہ کی

مکسوبہ سمجھی جائیگی۔ بشرطیکہ اوسکے حاصل کرنے کے لئے موروثی جائداد صرف نہ کی گئی ہو۔

اس زمانہ مین ازدواج برہم کا عام طور پر رواج ہے جسمین لڑکی کے باپ کو کوئی معاوضہ نہین دیا جاتا ہے اسلئے جو اشیار دولہ کو ازدواج مین ملین وہ اوسکی مکسوبہ ہی سمجھی جانی چاہین۔ اگر ازدواج اسور طریقہ سے ہو تو جو اشیار دولہ کو ملین وہ خاندان مشترکہ کی جائداد سمجھی جانی چاہین۔

بہاری لعل رائے بنام لعل چندر رائے ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۷۔

جادو ناتھ بنام نسبت کمار۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۵۔

ازدواج مین گو وہ برہم طریقہ پر ہوتا ہے لیکن دونون فریق کی جانب سے بہت رقم صرف کی جاتی ہے ایسی صورت مین بھی بمقدمہ شیو گوبند بنام شام نراین (فیصلہ جات ممالک مغربی وشمالی جلد ۲ صفحہ ۷۵) قرار دیا گیا ہے کہ اشیار جو دولہ کو دی جاتی ہین وہ اوسکی مکسوبہ ہین۔

موروثی جائداد جب مشترکہ جائداد کی امداد کے بغیر حاصل کی جائے۔

(۴) موروثی جائداد جسے کوئی رکن خاندان اپنی کوشش سے بلا استعمال جائداد مشترکہ حاصل کرے۔

اگر کوئی شخص کسی جائداد کو خاندان مشترکہ کی حقیت کی بنار پر حاصل کرتا ہے تو وہ اوس جائداد کو اپنی مکسوبہ نہین قرار دے سکتا۔ جائداد مکسوبہ صرف اوس صورت مین سمجھی جاسکیگی جب ارکان خاندان نے اوسکے حصول کی نسبت عرصہ تک کوشش نہ کی ہو۔ اور کسی ایک رکن نے باقی ارکان کی رضامندی سے کوشش کرکے اوسے حاصل کیا ہو یا ایسے حالات مین حاصل کیا ہو کہ اور ارکان کی معنوی رضامندی قرار دی جاسکے۔

دسلاجی بنام اناکشوری شاستری۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰۔

شیشر بنام سیتل چند ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۹۔

بلاقی ساہو بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۴۳۔

نرگنٹی بنام ونکٹا۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۵۰۔

اگر جائداد مشترکہ ایسی جائداد کے حصول مین صرف کی گئی ہو تو جائداد مشترکہ ہی قرار دیجائیگی۔

جگموہن داس بنام سرمنگل داس ناتھو بھائی۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

علم وہنر کی کمائی۔

(۵) علم وہنر کی کمائی جب ایسی کمائی موروثی جایداد کو نقصان پہونچائے بغیر کی جائے۔

جب جایداد مشترکہ ایسے علم یا ہنر کے حاصل کرنے مین صرف کی گئی ہو تو علم یا ہنر کی کمائی جایداد مشترکہ سمجھی جائیگی۔ اگر کسی شخص کو معمولی تعلیم جایداد مشترکہ سے دی گئی ہو تو اوسکی کمائی جایداد مشترکہ نہ سمجھی جاسکیگی لیکن اگر جایداد مشترکہ کا معتدبہ حصہ کسی خاص تعلیم مین صرف کیا گیا ہو تو اوس علم کا جو منافع ہوگا۔ وہ مکسوبہ نہ سمجھا جاسکیگا بلکہ جایداد مشترکہ سمجھا جائیگا۔

پالیم دلو چیٹی بنام پالیم سوریا چیٹی مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۵۲۔

دھنوک دھاری لعل بنام گنپت لعل ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۲۔

کرشناجی مہادیو بنام مورو مہادیو بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۔

بائی ہنی بنام نروتم داس بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ (۱)۔

درواسگو لنگا دھرودو بنام درواسلو نرسما مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۷۔

یولوگم بنام سورنم۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳۰۔

چلاکشر االاسامی بنام رتنا چیلم مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۶۔

لچھمن کنور بنام دیبی پرشاد الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۵۔

درگا بنام گینشا۔ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۵۔

لچھمن بنام جمنا بائی۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵۔

عطیات سلطانی۔

(۶) جب کسی رکن خاندان مشترکہ کو اوسکی ذاتی حیثیت سے کوئی جایداد پادشاہ کی طرف سے عطا کی جائے تو وہ اوسکی مکسوبہ جایداد ہوگی۔

کنم ناچیر بنام راجہ شو گنگا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱۔

اگر کوئی جاگیر کسی خاندان کی ہو اور کسی ایک رکن خاندان کے نام وہ بحال کی جائے تو وہ ایسے رکن کی مکسوبہ جایداد سمجھی جائیگی بلکہ خاندان مشترکہ کی جایداد سمجھی جائیگی۔

بیر پرتاب سہائے بنام رجندر پرتاب سہائے ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ (۱۵)۔

ناقابل تقسیم راج کی بچت۔ (۷) جب خاندان مشترکہ کی جائداد ناقابل تقسیم ہو تو ایسی جائداد کی بچت قابض جائداد کی مکسوبہ جائداد سمجھی جائیگی۔

ایسے قابض کو جائداد کا پورا منافع صرف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ وہ آمدنی کو جسطرح چاہے صرف کرسکتا ہے اسلئے اگر کچھ بچت کرے تو وہ اوسکی مکسوبہ ہوگی بجز اسکے کہ وہ ایسی بچت کو اصل جائداد کا جزو قرار دے۔

اگر کوئی قابض ایسی بچت کو علیحدہ رکھے تو وہ اوسکے وثا رمین تقسیم کے قابل ہوگی وہ جائداد ناقابل تقسیم کا جزو نہ ہوگی۔

پس ماندگی۔ (۱۵۳) متاکشرا کی رو سے خاندان مشترکہ مین پس ماندگی کا اصول متعلق ہے یعنی جب کوئی رکن خاندان فوت ہوتا ہے تو اوسکا حق جائداد مشترکہ مین زایل ہوجاتا ہے اور باقی ارکان کل جائداد کے مالک ہوجاتے ہین۔ خاندان مشترکہ مین جب کوئی لڑکا سپنڈ کے دائرہ کے اندر پیدا ہوتا ہے تو اوسکو پیدا ہوتے ہی موروثی جائداد مین حق حاصل ہوجاتا ہے اور جو شخص فوت ہوجاتا ہے اوسکا حق زائل ہوجاتا ہے۔ اس اصول کا یہ نتیجہ ہے کہ ارکان کے فوت ہونے سے باقی ارکان کے حقوق مین اضافہ ہوتا ہے اور جدید ارکان کے پیدا ہونے سے حقوق مین کمی ہوجاتی ہے۔

جب کوئی رکن خاندان مشترکہ اولاد نرینہ چھوڑکر فوت ہوتا ہے تو اوسکی اولاد اوسکی قایم مقام سمجھی جاتی ہے ایسی اولاد کو پیدا ہوتے ہی موروثی جائداد مین حقوق حاصل ہوجاتے ہین۔

لیکن جائداد متوفی کی مکسوبہ ہو یا موروثی ہر حالت مین اوسکے بیٹے اپنے متوفی باپ کے قایم مقام ہونگے اور وہ اوسیقدر حصہ پا سکینگے جسقدر کہ اونکا متوفی باپ پا سکتا تھا۔ بزرگ خاندان کے فوت ہونیکا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ پڑپوتے کا بیٹا خاندان مشترکہ کے دائرہ مین داخل ہوجاتا ہے جو بزرگ خاندان کی زندگی مین اوسکے دائرہ کے باہر تھا۔

سابق مین مدراس و کلکتہ ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا تھا کہ پس ماندگی کا اصول صرف موروثی جائداد سے متعلق ہے اور جو جائداد بطور سپرتی بند ھو جائداد کے پہونچتی ہے اوس سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہنین ہے۔

ملاحظہ ہو جبو دا اکنور بنام شیو پرشاد سنگہ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۳۔

وسامی نادھا پلے بنام ٹھکر تھانی۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۷۰۔

لیکن جوڈیشیل کمیٹی نے بمقدمہ و نکما گرو بنام آیار او (مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۸) یہہ قرار دیا ہے کہ جب دو شخص اپنے باپ کے ساتھ بالاشتراک رہتے ہون اور وہ دونون اپنے نانا کے وارث ہون اور اون مین سے ایک بلا اولاد زینہ فوت ہو تو دوسرا پسماندگی کے قاعدہ سے کل جائداد کا مستحق ہوگا۔

مدراس ہائیکورٹ نے اس اصول کو بہن کے بیٹے سے متعلق کرنے سے انکار کیا۔

کروے ناچیار بنام شنکر نرائین چٹی مدراس جلد ۷ صفحہ (۳۰۰)۔

بیوہ کو جائداد مشترکہ مین حق وراثت ہنین پہونچتا۔ وہ صرف نان و نفقہ کی مستحق ہے۔

مسماۃ آبی بنام مادھو کینش منقش دکن جلد ۳ صفحہ ۲۴۔

خاندان مشترکہ کی نوعیت | (۱۵۴)۔ خاندان مشترکہ ایک جماعت متحدہ ہے۔ جسکا سلسلہ باوجود ارکان کے فوت ہونے کے اوسوقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ دو ارکان بھی باقی رہتے ہین۔ یہہ حالت تقسیم سے منقطع ہو سکتی ہے لیکن اسطرح کی جماعت متحدہ قانون کی رو سے قایم ہوتی ہے جسکے ارکان بزرگ خاندان اور اوسکی اولاد از قسم ذکور ہوتے ہین۔ یا تبنیت سے اوس مین ارکان کا اضافہ ہو سکتا ہے لیکن ایسی جماعت متحدہ معاہدہ کی رو سے قایم ہنین ہو سکتی ہے۔

راجہ رام نرائین سنگہ بنام پرتم سنگہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۷۔

سندرسانم بنام نرسملو۔ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۹۔

خاندان مشترکہ کی نوعیت شراکتی کاروبار سے بالکل مختلف ہے۔ خاندان مشترکہ کے ارکان کو جائداد تقسیم کرلینے کا حق حاصل ہے لیکن جب تک تقسیم نہ ہو کل ارکان مشترکہ جائداد کو بالاشتراک استعمال کرسکتے ہین ہر شخص کی ضرورتون کے موافق اخراجات ہونگے لیکن ایسے اخراجات کا علیحدہ حساب نہ رکھا جائیگا تقسیم کے وقت جو جائداد باقی ہوگی صرف اوسکی تقسیم ہوسکیگی۔ اور کسی رکن کو یہہ کہنے کا موقع نہ ہوگا کہ دوسرے ارکان کی بابت خاندان مشترکہ پر زیادہ بار پڑچکا ہے۔ لیکن اگر خاندان مشترکہ کے ارکان آپسمین قرارداد کرلین کہ ہر رکن کے اخراجات کا علیحدہ حساب رکھا جائیگا اور تقسیم کے وقت وہ اخراجات مجرا ہونگے۔ تو اوسی قرارداد کے موافق عمل ہوسکتا ہے۔

ونکامنی واسی بنام کانسی ناتھ دت۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۰ نوٹ۔

خاندان مشترکہ کے کرتا کی حیثیت۔ (۱۵۵) جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ انا ملائے چٹی بنام مروگولسا چٹی (مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۴۴) قرار دیا ہے کہ کرتا اور دیگر ارکان خاندان مشترکہ کی حیثیت کارندہ یا اصل مالک یا شرکار کی نہین ہے بلکہ اونکے تعلقات زیادہ تر امین اور مومن کے مشابہ ہین۔ جب خاندان مشترکہ کے ارکان باپ اور اوسکے نابالغ بیٹون پر مشتمل ہون تو ایسے خاندان مین لازمی طور پر باپ کرتا ہوتا ہے اور وہ خاندان کا قایم مقام ہے۔

لالہ سورجا پرشاد بنام گلاب چند۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۶۲۔ کرتا کو اختیار ہے کہ خاندان کی حالت کے لحاظ سے کل ارکان کے لئے مناسب انتظام کرے۔ اگر کوئی شخص اوسکے انتظام سے ناراض ہو تو اوسکو تقسیم کرانے کا حق حاصل ہے لیکن ارکان خاندان کرتا سے ایسی رقم واپس پانے کے مجاز ہین جسکے متعلق اوسنے تصرف بیجا کا ارتکاب کیا ہو یا جسے اوسنے ایسے کام مین صرف کیا ہو جسکا خاندان کی اغراض سے کوئی تعلق نہو۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے بمقدمہ ابھے چندر بنام پیاری موہن [illegible] بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۴۷) یہہ قرار دیا ہے کہ ارکان خاندان مشترکہ کو کرتا سے حساب طلب کرنے کا حق حاصل ہے لیکن

ہائیکورٹ نے بھی بمقدمہ داموورداس بنام اوتم داس (بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰۱) قرار دیا ہے
کہ ارکان خاندان مشترکہ کو یہہ حق تو نہیں ہے کہ وہ کرتا کے مقابلہ مین تفہیم حساب کا مقدمہ رجوع
کرین لیکن جب جایداد کی تقسیم ہو رہی ہا ہو اوسوقت کرتا سے اوس جایداد کا حساب لیا جا سکتا ہے
جو اوسکو وصول ہوئی ہو یہہ امر کہ حساب کس طریقہ سے لیا جائیگا کرتا اور دیگر ارکان خاندان
کے طرز عمل اور کرتا اور خاندان کی حیثیت اور جایداد کی نوعیت پر منحصر ہوگا۔
اگر کرتا جایداد مشترکہ کی اصلاح مین کوئی رقم صرف کرے تو ایسی رقم خاندان مشترکہ کا جائز خرچ
سمجھی جائیگی۔

رتنم بنام گویندراجلو۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۹۔

جب خاندان مشترکہ کے ارکان جایداد کی تقسیم کرین تو معمولاً اونکو یہہ حق نہ ہوگا کہ سابقہ اخراجات کا
حساب طلب کرین بلکہ اونکو صرف یہہ حق ہوگا کہ جو جایداد موجود ہو اوسکو تقسیم کرین۔ کرتا کا
یہہ فرض نہیں ہے کہ اخراجات کا حساب رکھے۔

لکشمن بنام رامچندر۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱ (بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸۔

کینیرو بنام گرو۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۹۔

اگر خاندان مشترکہ کا کوئی رکن خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ جایداد مشترکہ سے بیدخل کیا جائے تو
اوسکو جایداد پر دخل اور واصلات پانے کا حق ہوگا۔

کرشنا بنام سبھنا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۶۴۔

بھاو راو بنام سیتارام۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۲۔

جب تک فریب یا تصرف بیجا ثابت نہ ہو اوسوقت تک ارکان خاندان مشترکہ کو کرتا کے
مقابلہ مین یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ تقسیم کے قبل کے زمانہ کے متعلق حساب طلب کرین۔ جو
جایداد کہ فی الواقع موجود ہو اوسکی تقسیم کا وہ دعوی کر سکتے ہین۔

بالکرشن بنام متھوسوامی۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۲۷۱۔

نراین بنام ناتھاجی ۔بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۱۔

خاندان مشترکہ کا قیاس۔ (۱۵۶) ہر ہندو خاندان کے متعلق یہہ قیاس ہوگا کہ وہ مشترکہ ہے نہ کہ منقسمہ

نرگنتی بنام ونگما ۔ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۰۔

ریون پرشاد بنام سماۃ رادھا ۔مورز انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۳۷۔

پربت کشور بنام مہادیو پرشاد ۔کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۵۔

نیل کشنٹو بنام بیر چندر ۔ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۱۔

ناگماو گنگما بنام ایرما ۔آئین جلد ۱ صفحہ (۵۰۷)۔

راجہ باجی راؤ بنام جگدیو ۔آئین جلد ۲ صفحہ (۳۹۷)۔

وٹھوبا بنام راما ۔آئین جلد ۴ صفحہ ۱۱۲

چکم راجم بنام چکم بال راجو ۔آئین جلد ۴ صفحہ ۱۵۶۔

راؤ جگدیو بنام راجہ باجی راؤ ۔آئین جلد ۵ صفحہ ۵۳ ۔اس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا کہ جب حصص کا تعین ہوچکا ہو اور ارکان خاندان علحدہ علحدہ رہتے ہون تو یہہ قیاس باقی نہین رہتا۔

مادہو بنام سماۃ مجھو ۔آئین جلد ۶ صفحہ ۲۱۲۔

چھتیا بنام سبا ۔آئین جلد ۶ صفحہ ۸۹۔

معمولی حالت مین یہہ قیاس بھی ہوسکتا ہے کہ ارکان کے پاس جسقدر جایداد ہے وہ مشترکہ ہے لیکن یہہ قیاس خاندان کی حالت پر منحصر ہوگا۔

لال بہادر بنام کنہیا لعل ۔الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۴۔

دھرم داس بنام سماۃ شام سندری ۔ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴۳۔

وبداولی بنام نراین ۔مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۔

تارکچندر بنام جودیشور چندر ۔ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۸۔

رام ناتھ چھٹرجی بنام کسم کامنی دیوی کلکتہ لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۵۶-

گوبند چندر بنام درگا پرشاد - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۸-

مورو وشوناتھ بنام گنیش بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ (۴۴۴)-

پربیت کنور بنام مہادیو پرشاد کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۵-

رام غلام بنام رام بہاری الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۹۰-

۱ یہہ قیاس لازمی نہین ہے کہ خاندان مشترکہ کی کوئی جائداد ہے لیکن جب یہہ ثابت ہو کہ خاندان کی کچھہ جائداد ہے تو اس امر کا بار ثبوت کہ کوئی خاص جائداد خاندان مشترکہ کی جائداد نہین ہے اوسپر ہوگا جو ایسا بیان کرے-

رام کشن بنام تونڈے مل الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۷۷-

۲ خاندان منقسمہ اوسوقت سمجھا جائیگا جب جائداد وغیرہ کی کامل تقسیم ہوگئی ہو صرف اسوجہ سے کہ بیوہ کا شوہر چند روز سے خورونوش جداگانہ رکھتا تھا یہہ قرار نہ دیا جاسکیگا کہ خاندان منقسمہ ہے-

مسماۃ آبی بنام مادھو گنیش متفرق جلد ۳ صفحہ ۴۲-

موروثی دوکان-

(۱۵۷) جب کوئی موروثی دوکان خاندان مشترکہ کی ملک ہو تو جو ارکان کہ اوس دوکان کا کاروبار کرتے ہون اونہین خاندان کی کل جائداد پر ذمہ داری عاید کرنیکا حق ہوگا- بمقدمہ رام لعل بنام لکشمی چند (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ ضمیمہ صفحہ ۵۱) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ دوکان کے منتظم نابالغ ارکان پر بھی ذمہ داری عاید کرسکتے ہین- یہی اصول بمقدمہ جوہرا بی بی بنام سری گوپال (کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۷۰) قرار دیا گیا ہے- اس بارہ مین وارے بھاگ اور متاکشرا مین کوئی فرق نہین ہے-

بیلا داسی بنام موہن داسی کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۹۲-

بمقدمہ جی کشٹو کمار بنام نتیانند (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۳۸)-

قرار دیا گیا ہے کہ ایسے کاروبار کی ذمہ داری نابالغ کی جائداد مشترکہ کے حقوق کی حد تک ہوسکیگی لیکن نابالغ کی ذات پر کوئی ذمہ داری نہ ہوسکیگی۔

خاندان مشترکہ کے کسی رکن کو موروثی دوکان کے منافع یا نقصان کا حساب طلب کرنیکا حق نہ ہوگا۔ ارکان کل جائداد کی تقسیم کا دعوی کرسکتے ہیں اور اوسکے ضمن میں دوکان کی موجودہ جائداد کی شمول اور جائداد کے تقسیم ہوگی۔

بشمبرناتھ بنام فتح لعل۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۷۶۔

نگندر چند ربنام امر چندر۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۲۵۔

جب دوکان کا سرمایہ جائداد مشترکہ سے لیا گیا ہو تو دوکان جائداد مشترکہ قرار دیجائیگی۔

سکری بائی بنام مگن لعل۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۶۔

شراکتی کوٹھی کے ایک رکن کے فوت ہونے پر باقی ارکان مقدمہ چلاسکتے ہیں۔

(۱۵۸)۔ ہر شراکتی کاروبار کی صورت میں خواہ اوسکے ارکان متاکشرا کے تابع ہوں یا نہ ہوں جب ایک رکن فوت ہوجائے تو باقی ارکان شراکتی کاروبار کی جانب سے مقدمہ چلاسکیں گے۔ ایسی صورت میں متوفی کے قائم مقام کا شریک کیا جانا لازمی نہ ہوگا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی سرکار عالی دفعہ (۴۵۰)۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی علاقہ سرکار عظمت مدار آرڈر ۳۰ قاعدہ (۴)۔

گوبند پرشاد بنام چندر شیکر۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۸۶۔

امام الدین بنام لیلادھر۔ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۲۴۔

موتی لعل بیجرداس بنام گھیلا بھائی ہری رام۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۔

دیبی داس بنام تر بہت۔ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۶۵۔

ایک شریک کے فوت ہونے پر صداقت نامہ حاصل کرنا ضرور نہیں ہے۔

(۱۵۹)۔ جب کسی ہندو خاندان تابع متاکشرا کا کوئی قرضہ کسی شخص پر ہو اور اوسکی بابت تمسک منتظم خاندان کے نام ہو تو

منتظم کے فوت ہونے کے بعد دیگر ارکان خاندان مدیون کے مقابلہ مین صداقت نامہ وراثت پیش کرنے کے بغیر ڈگری پاسکینگے۔ قانون صداقت نامہ وراثت کی روسے صداقت نامہ پیش کرنا اوس صورت مین ضروری ہے جب متوفی کے متروکہ کا دعوی کیا جائے۔ خاندان مشترکہ کی صورت مین متوفی کا کوئی متروکہ نہین ہوسکتا بلکہ قرضہ کل خاندان مشترکہ کا ہے اور اوسکے ارکان کے تغیر و تبدل سے اوسکی مشترکہ حیثیت مین فرق نہین آتا ہے۔

سولے اامن بنام راکھا۔ مدراس لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۱۰۰۔

رگھوندرمادھو بنام بھیم۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۹۔

جگموہن داس بنام الو بھیر۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۸۔

پنہشوری پرتاب نراین بنام بھگوانی پرشاد۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ (۵۷۸)۔

بجراج بنام بھیرو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۱۲۔

لیکن اوس صورت مین صداقت نامہ وراثت کی ضرورت ہوگی جب تمسک سے یہہ نہ ظاہر ہوتا ہو کہ قرضہ خاندان مشترکہ کو واجب الادا ہے۔

وِنکٹ رامنا بنام ونکیا۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۷۔

مدراس ہائیکورٹ نے یہہ بھی قرار دیا ہے کہ جب دستاویز سے بادی النظر مین یہہ نہ ظاہر ہوتا ہو کہ قرضہ خاندان مشترکہ کو واجب الادا ہے تو دعویدار یہہ ثابت کرسکتا ہے کہ قرضہ فی الواقع خاندان مشترکہ کو واجب الادا ہے۔

سبر مینین چٹی بنام رگوسردی۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۲۔

خاندان مشترکہ مین نابالغ کے حصہ کے انتظام کیلئے ولی مقرر نہین کیا جاسکتا۔

(۱۶۰) جب کسی خاندان مشترکہ تابع متاکشرا مین کوئی رکن نابالغ ہو تو اوسکے غیر منقسمہ حصہ کے انتظام کے لئے کوئی ولی مقرر نہین کیا جاسکتا ہے لیکن نابالغ کی ذات کا ولی مقرر کیا جاسکتا ہے۔

شیو نندن سنگھ بنام گھنشام کنواری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۳۔

اچھولا کنوری بنام دگمبر سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۶۔

گورا کنوری بنام گجادھر پرشاد۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۱۹۔

شام کنور بنام مہانند سہائے۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۱۔

سوجی ہاشم بنام وتوموجی خوجہ۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۱۔

کوراچاریہ بنام سوامی راماچاریہ۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۳۱۔

نرسنگ راو رامچندر بنام ونکاجی کرشنا۔ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۹۵۔

وروپک شپیا بنام نیل گنگو۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۹۔

چھبا سنگھ بنام گنگابشن۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۲۹۔

خاندان مشترکہ کا منتظم خاندان کا قائم مقام ہے اور اوسکے مقابلہ مین ڈگری خاندان پر موثر ہوگی۔

(۱۶۱)۔ ایسے خاندان مشترکہ مین جو تابع متاکشرا ہو اکثر ایک رکن خاندان منتظم کی حیثیت سے کام کرتا ہے اور اگر خاندان کا کوئی تجارتی کاروبار ہوتا ہے تو سب کارروائی اوس منتظم کے نام سے ہوتی ہے ایسی حالت مین جب منتظم دعوی رجوع کرے تو ایسا دعوی خاندان کی طرف سے سمجھا جائیگا اور جو ڈگری صادر ہو وہ کل خاندان پر موثر ہوگی۔

گردیاگوڑہ بنام دت آترے اننت۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۔

ٹھاکر مہنی سنگھ بنام دٹی رانی کنوری۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۷۹۔

گنپاونت بال سونت بنام نراین دھونڈ سونت۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۷۔

شیو پرشاد سنگھ بنام صاحب لعل۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳۔

لیکن جب منتظم بحیثیت منتظم دعوی رجوع نہ کرے تو خاندان مشترکہ کے کل ارکان کا فریق ہونا ضروری ہے۔

گردیاگوڑہ بنام دت آترے اننت۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۔

مسماۃ بھول باس کنور بنام لالہ جوگیشور سہائے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۶۔

جب کسی منتظم کے مقابلہ مین بحیثیت منتظم کوئی ڈگری حاصل کیجاے تو وہ کل ارکان خاندان مشترکہ کے مقابلہ مین موثر ہوگی۔

منکشی بنام چنیا اوو بان۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۸۹۔

کنجن چیٹی بنام سداپلے۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۱۔

ہری وٹھل بنام جے رام وٹھل۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۷۔

دولت رام بنام مہر چند کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔

بشیشر لال ساہو بنام لچھمیشور سنگہ۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷۔

بلدیو سنار بنام مبارک علی۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۸۳۔

پھول چند بنام لچھمی چند۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۶۔

لیکن جب ڈگری منتظم کی ذات پر ہو نہ کہ بحیثیت منتظم خاندان مشترکہ تو وہ اوراکان خاندان مشترکہ پر موثر نہ ہوگی۔

سندر لعل بنام چھتر پل۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۔

دوارکا ناتھ چودھری بنام نگسی چندر ساہا۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ (۸۷۹)۔

انگا متھو پلے بنام کلند ا دیہو پلے۔ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۰۔

جبکہ بر بناے وراثت استقرار حق جائداد خاندان کا دعوی ہو تو ایسے دعوی مین جملہ ارکان خاندان اجمالی کا فریق بنانا ضروری ہے۔

سداشیو بنام بانجابائی۔ آئین جلد ۳ صفحہ ۳۱۵۔

جائداد کی وراثت خاندان کی حیثیت پر نہین بلکہ جائداد کی نوعیت پر منحصر ہے۔

(۱۶۲)۔ جب خاندان مشترکہ کی جائداد مشترکہ کے علاوہ ارکان خاندان کی علیحدہ جائداد بھی ہو تو مشترکہ جائداد کے متعلق پسماندگی کے قاعدہ کے موافق عمل ہوگا اور علیحدہ جائداد کی متعلق وراثت کے قاعدہ کے موافق عمل ہوگا۔

چنتامن بنام نولکھو کنواری۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۳۔

جائداد مکسوبہ سے کیا مراد ہے۔

(۱۶۳) ۔جائداد مکسوبہ میں مفصلہ ذیل جائداد شامل ہے:۔

(۱) ۔جائداد جو حاصل کنندہ کے باپ کی ہو لیکن اوسپر کسی اور شخص نے قبضہ کرلیا ہو اور حاصل کنندہ اپنی کوشش سے اوسپر پکر قبضہ کرے۔

(۲) ۔جائداد جو کوئی شخص اپنے ہنر۔ بہادری وغیرہ سے حاصل کرے۔

راجہ بشن پرکاش نرائن سنگھ بنام باواسر ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ (۱۳۷)۔

(۳) ۔جب جائداد وراثتًا بحیثیت سپرتی بندھو جائداد کے پہونچے یعنی باپ دادا اور پڑدادا کے سوائے کسی اور شخص سے وراثتًا پہونچے۔

جگموہن داس منگل داس بنام سر منگل داس بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

جائداد مکسوبہ کے مشترکہ جائداد میں شریک کرنے کا اثر۔

(۱۶۴) ۔جب کوئی شخص اپنی مکسوبہ جائداد خاندان مشترکہ کی جائداد میں اس نیت سے شریک کردے کہ وہ اوس جائداد کے متعلق کوئی علحدہ دعویٰ نہ کریگا تو ایسی مکسوبہ جائداد کے متعلق اوسیطرح عمل کیا جائیگا گویا وہ مشترکہ جائداد ہے۔

کرشناجی مہادیو مہاجن بنام مورو مہادیو مہاجن۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ (۳۲)۔

اپنی جائداد مکسوبہ کے متعلق ہر شخص کو منتقل کرنیکا اختیار حاصل ہے۔

(۱۶۵) ۔جب کوئی جائداد کسی شخص کی مکسوبہ ہو تو اوسے بلالحاظ اس امر کے کہ اوسکے بیٹے یا پوتے ہیں یا نہیں ہیں اپنی مرضی کے موافق اوسکو منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

راجہ بشن پرکاش نرائن سنگھ بنام باواسر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۷۔

سیتل بنام مادھو۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۴۔

سبھیا بنام سوزیا۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱۔

جگموہن داس منگل داس بنام سر منگل داس نتھو بھائی بمبئی جلد ۱۰ صفحہ (۵۲۸)۔

بلونت سنگھ بنام رانی کشوری۔ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷۔

ناگالنگم پلے بنام راجچند ریڈیور - مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۲۹ -

رامیشور پرشاد سنگ بنام لچھمن پرشاد سنگھ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۶۸۸ -

تاراچند بنام ریب رام - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۰ -

باب ۶

کسی اور شخص کے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری

ذمہ داری کی مختلف اقسام -

(۱۶۶) دھرم شاستر کا یہہ عام اصول ہے کہ جب کوئی شخص کوئی قانونی حقوق حاصل کرتا ہے تو اوسپر اخلاقی ذمہ داریون کی بجاآوری لازمی ہوجاتی ہے - مثلاً خسر پر اپنی بیوہ بہو کے نان ونفقہ کی صرف اخلاقی ذمہ داری ہے لیکن جب خسر کی جائداد اوسکے بیٹے کے ہاتھ مین پہونچتی ہے تو اوسپر اپنی بیوہ بھاوج کے نان ونفقہ کی قانونی ذمہ داری عائد ہوجاتی ہے -

ایک شخص کے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری دوسرے شخص پر بمفصلہ ذیل اصول پر عاید ہوتی ہے :-

(۱) - مذہبی ذمہ داری -

دھرم شاستر کی رو سے قرضہ ایک سخت گناہ قرار دیا گیا ہے اور جو شخص مقروض مرتا ہے وہ دوزخ مین جاتا ہے - ایسے مقروض شخص کو دوزخ سے بچانے کے لئے اوسکے بیٹے کا یہہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے باپ کا قرضہ ادا کرے -

(۲) - اخلاقی ذمہ داری -

جب کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کی جائداد ملے تو اوسپر یہہ اخلاقاً لازمی ہے کہ وہ اوس کا قرضہ ادا کرے -

(۳) - قانونی ذمہ داری -

جب کوئی شخص کسی دوسرے کے صریح یا معنوی کارندہ کی حیثیت سے قرضہ لے تو اصل مالک پر

ایسے کارندہ کے قرضہ کی ادائی لازمی ہے۔

مذہبی ذمہ داری

مذہبی ذمہ داری صرف بیٹے یا پوتے پر ہے۔

(۱۶۷) مذہبی ذمہ داری صرف بیٹے اور پوتے سے متعلق کیگئی ہے شاستروں کے احکام کی رو سے یہہ ذمہ داری اوس صورت مین بھی عاید کی گئی تھی جب بیٹے یا پوتے کو اپنے باپ یا دادا کی کوئی جائداد نہ پہونچی ہو لیکن اوس صورت مین کوئی ذمہ داری نہین ہو سکتی جب قرضہ۔

(۱)۔ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا ہو۔

(۲)۔ زرنقد کی نوعیت کا ہو۔

فیصلہ جات کی بنا پر یہہ قرار دیا گیا ہے کہ باپ یا دادا کے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری اوس کل جائداد کی حد تک عاید ہوتی ہے جو بیٹے یا پوتے کو باپ یا دادا سے پہونچے۔

پونیا بنام باپو دنیگار۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۔

شیو پرشاد بنام جنگ بہادر۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۸۹۔

گوبند کرشن گوجر بنام سکھارام نراین۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۳۔

امید ہاتھی سنگھ بنام گومن بھائی جی۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۸۵۔

ایسے قرضہ کی بابتہ ذمہ داری بیٹے یا پوتے کی ذات پر نہین ہے۔

نرسنا راو بنام انا جی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۴۔

میر شجاعت علی بنام دوارکا داس۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۸۵۔

اس اصول سے ایک حد تک اوس سختی کی تلافی ہوگئی ہے جو باپ دادا کے دائنین پر اس وجہ سے ہوتی تہی کہ بیٹے یا پوتے کو موروثی جائداد مین پیدا ہونے ہی حق حاصل ہو جاتا ہے۔

قرضہ جات جنکی ادائی کی بیٹے پر ذمہ داری نہین ہے۔

(۱۶۸) مفصلہ ذیل ابواب کی بابت قرضہ کی ذمہ داری مذہبی اصول پر بھی عاید نہین کی گئی ہے:۔

(۱)۔ منشی اشیار کی بابت۔

(۲)۔ قمار بازی کا قرضہ۔

(۳)۔ وعدہ جو بلا بدل کیا گیا ہو۔ مقدمہ دلیپ سنگھ بنام کندن لعل (الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۰۷)۔
قرار دیا گیا ہے کہ باپ کو یہہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ایسے قرضہ کو تازہ کرے جسمیں میعاد عارض ہو چکی ہو۔
مقدمہ سیر بمینا بنام گوپال۔ (مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۸)۔ قرار دیا گیا ہے کہ بیٹے پر باپ کے اپنے
قرضہ کی ادائی لازمی نہیں ہے جسمیں میعاد عارض ہو۔

(۴)۔ وعدہ جو اوسوقت کیا گیا ہو جب کوئی شخص غصہ کی حالت میں ہو یا جب اوسپر شہوت کا غلبہ ہو۔

(۵)۔ جرمانہ یا محصول یا تاوان یا اوس کا بقایا یہہ اس اصول پر ہے کہ جرم یا اوسکے کفارہ کی ذمہ واری
ذاتی ہے۔

(۶)۔ شلک یعنی وہ رقم جو کسی دولہن کی قیمت کی بابت واجب الادا ہو۔ ایسا رواج ناپسندیدہ ہے
اسلئے شلک کی ادائی بیٹے پر لازمی نہیں ہے۔

(۷)۔ قرضہ جو اخلاق کے خلاف کام کی بابت ہو۔
مفصلہ ذیل مقدمات میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا ہے کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کی بابت کب سمجھا جائیگا۔
بدری لعل بنام کنتی ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰۔
واجد حسین بنام منگو ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱۱۔
لچھمی بنام آسمن۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳۔
سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔
سیتارام بنام ظالم سنگھ۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۳۱۔
پرمن داس بنام بھٹو مہتہن۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۲۔
ننت سین بنام بنو سامی۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۹۔
جمیعت جی بنام کاشی ناتھ۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۶ (۳۳۴)۔ جب باپ تصرف بیجا جرمانہ کا مرتکب

ہوا ہو تو ایسی رقم کی بابت جو ڈگری باپ کے مقابلہ مین حاصل کی گئی ہو اوسکی ادائی کی ذمہ داری بیٹے کی جائداد پر نہین ہو سکتی۔

مہابیر پرشاد بنام باسدیو سنگھ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴۔

میکڈاول بنام رگوا۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷۱۔

لیکن جب تصرف مجرمانہ نہو بلکہ ایسا ہو کہ اوس سے صرف دیوانی ذمہ داری عائد ہوتی ہو تو جو ڈگری باپ کے مقابلہ مین حاصل کی جائے اوسکی ذمہ داری بیٹے پر ہوگی۔

کینیمر بنام کرشنا مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۶۱۔

کرونا تھم چیٹی بنام رگھوا لو چیٹی۔ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۲۷۴۔

اس امر کا بار ثبوت کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا ہے اوس شخص پر ہے جو یہہ بیان کرے اور صرف یہہ ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ باپ فضول خرچ تھا یا اوسکی اخلاقی حالت اچھی نہین تھی۔

بھگوت پرشاد بنام گرجا کنور کلکتہ جلد ۵ صفحہ (۷۱)۔

سبر منا بنام سدریو۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۵۔

چنتامن راؤ بنام کاشی ناتھ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰۔

بابو سنگھ بنام بہاری لعل الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۶۔

ضمانت کی بابت قرضہ۔ | شاستر دن مین یہہ حکم تہا کہ ضمانت کی بابت جو قرضہ ہو اوسکی ادائی بیٹے پر لازمی نہ ہوگی لیکن جگنا تھہ نے اپنے ڈائجسٹ مین (جلد ۱ صفحہ ۳۰۵) لکھا ہے کہ اسکی کوئی وجہ نہین ہے کہ ایسے قرضہ کی بابت بیٹے پر کیون ذمہ داری عائد نہ کی جائے جو ضمانت کی بابت ہو اور فیصلہ جات مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ ضمانت کی بابت جو قرضہ ہو اوسکی ادائی کی ذمہ داری بیٹے پر ہوگی۔

مولچند بنام کرشنا بمبئی صدر دیوانی عدالت رپورٹ صفحہ ۴۵۔

تکارام بھٹ بنام گنگا رام بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۴۔

ستیاراسیا بنام ونکٹ رامنا۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۸۳۔

چنی کلم ونکٹ بالو بنام چنی کلم کمارا۔ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۷۔

مہاراجہ بنارس بنام رام کمار۔ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۶۱۱۔

روسک لعل منڈل بنام سیگشور۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۴۳۔

ضمانت کی بابت قرضہ کی ذمہ داری پوتے پر صرف اوس صورت مین لازمی ہے جب دادانے ضمانت کی بابت کوئی بدل حاصل کیا ہو۔

نراین بنام ونکٹ چاری بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۰۸۔

اشور ازدواج کے اخراجات۔ شاسترون کی روسے شلک کی بابت جو قرضہ ہو اوسکی ذمہ داری بیٹے پر اس وجہ سے عائد نہین کی گئی ہے کہ وہ ناپسندیدہ ازدواج ہے لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ چونکہ اشور ازدواج کا رواج ہے اسلئے جو اخراجات ایسے ازدواج مین عاید کئے گئے ہون اونکی ذمہ داری بیٹے پر ہوگی۔

بھاگیرتی بنام جوکو رام۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵۷۵۔

اوے ویوہار۔ بمبئی ہائیکورٹ نے بمقدمہ دربار کھاچر بنام کھاچر ہرسر (بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۸) قرار دیا ہے کہ سنسکرت لفظ اوے ویوہار جب قرضہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے تو اوس سے صرف ایسا قرضہ مراد نہین ہے جو خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہو بلکہ اوسکے معنی زیادہ وسیع ہین اور اوس سے "غیر معمولی یا ایسا قرضہ مراد ہے جو قانون یا رواج کی بنا پر جائز نہ ہو" اس تعبیر کے لحاظ سے بیٹے کی ذمہ داری بہت محدود ہو گئی ہے لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ جھکوری مہتن بنام گنگا پرشاد (کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۶۲) اس رائے کو منظور نہین کیا۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے بھی بمقدمہ سمرسنگھ بنام لیلادھر (الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۲) یہہ قرار دیا کہ بیٹے اور پوتے پر ایسے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری ہے جو باپ یا دادا نے ایسے مقدمہ کی جوابدہی مین عاید کیا ہو جو ازالہ حیثیت عرفی کی بابت رجوع کیا گیا ہو۔

قرضہ کا بیٹے کے لئے کار آمد ہونا ضروری نہیں ہے۔

(۱۶۹)۔ بیٹے پر قرضہ کی ادائی کی جو ذمہ داری ہے اوسکے عاید ہونیکے لئے یہہ دیکھنا ضروری نہیں ہے کہ آیا بیٹے کو یا اوس جائداد کو جو بیٹے کو پہونچی ہے ایسے قرضہ سے کوئی فائدہ پہونچا ہے۔ یہہ امر بھی قابل لحاظ نہیں ہے کہ بیٹے کو جو جائداد پہونچی ہے وہ اوسکے باپ کی مکسوبہ تھی یا اوسکو بحیثیت موروثی جائداد کے پہونچی تھی۔ اگر قرضہ ایسی نوعیت کا ہو جسکی ادائی کی ذمہ داری بیٹے پر نہ ہو تو وہ ذمہ داری سے بچ سکتا ہے لیکن جو جائداد اوسکو پہونچی ہے اوس جائداد کا اوسکے باپ کی مکسوبہ ہونا یا اوس کا موروثی ہونا نا قابل لحاظ امور ہیں۔

ہنومان پرشاد بنام مساۃ بہوی ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ جلد ۸۱۔ نوٹ
گردھاری لعل بنام کنٹو لعل ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔
سورج تبسی کنور بنام شیو پرشاد کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔
منبان چیٹی بنام نجلی۔ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸۔
نرائن سوامی بنام سوامی داس مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۳۔
بھگونت پرشاد بنام گرجا کنور کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷۔

مذہبی ذمہ داری اوس جائداد کی حد تک محدود ہے جو بیٹے کو پہونچی ہو۔

(۱۷۰) مذہبی اصول پر بھی بیٹے یا پوتے پر جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے وہ اوس جائداد کی حد تک فیصلہ جات کی بنا پر محدود ہو گئی ہے جو بیٹے یا پوتے کو باپ یا دادا سے پہونچے۔

راسیا بنام علی صاحب مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۳۶۔
کروین بنام دبربال۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۔
کہنیا بنام نجا ور۔ ممالک مغربی شمالی صدر دیوانی عدالت رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۔

قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری اوسیوقت عائد ہوجاتی ہے جب بیٹے یا پوتے کو جائداد کا حق حاصل ہوجائے ایسی ذمہ داری اسوجہ سے زایل نہ ہوسکیگی کہ جائداد گم یا تلف ہوگئی ہے یا وارث نے جائداد پر

اپنی خوشی سے قبضہ نہیں کیا ہے یا باپ یا دادا کے مرنے کے بعد اوسکو منتقل کر دیا ہے۔

انوپورنا بنام گنگا ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۹۶۔

کیول بھگوان بنام گنپتی بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۰۔

گردھاری لعل بنام بائی سیو بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۰۹۔

بمبئی میں فیصلجات دھرم شاستر کے اصلی اصول کے موافق ہوئے تھے اور قرار دیا گیا تھا کہ بیٹے کل قرضہ کی مع سود کے اور پوتے پر کل قرضہ کی بلا سود کے ذمہ داری بلا لحاظ اس امر کے ہوگی کہ اونکو جائداد پہونچی ہے یا نہیں لیکن بمبئی ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۶۶ء کی رو سے ایسی ذمہ داری کو اوس جائداد کی حد تک محدود کیا گیا ہے جو بیٹے یا پوتے کو پہونچی ہو۔

بمقدمہ لچھمن داس بنام کھتنو لعل (الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۶) قرار دیا گیا ہے کہ پوتے پر سود کی بھی ذمہ داری ہے اگر اوسکے پاس دادا کی جائداد ہو۔

جو جائداد بیٹے کو تقسیم میں پہونچی ہو اوسپر باپ کے قرضہ کی ذمہ داری نہوگی

(۱۷۱) جب بیٹے نے باپ سے جائداد مشترکہ کی تقسیم کرالی ہو تو باپ کے ایسے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری جو اوس نے تقسیم کے بعد لیا ہو اوس جائداد پر نہ ہوگی جو بیٹے کو تقسیم میں ملی ہو۔

میر شجاعت علی خان بنام دوارکاداس آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۸۵۔

رامچندر پدیاچی بنام کنڈیا چٹی۔ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۵۔

لیکن اگر تقسیم اس غرض سے کی گئی ہو کہ مشترکہ جائداد کو ذمہ داری سے محفوظ رکھا جائے تو ذمہ داری باقی رہیگی۔

کرشنا سامی بنام راما سوامی۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۹۔

باپ یا دادا کی جائداد کے متعلق شہادت۔

(۱۷۲) مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ کرشنا بنام چھنیا۔ (مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۹) قرار دیا ہے کہ اس امر کا بار ثبوت کہ بیٹے یا پوتے کو جائداد پہونچی ہے مدعی پر ہوگا اور اوسکو ایسی شہادت پیش کرنی چاہئے

جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ بادی النظر میں یہہ باور کرنے کی وجہ ہے کہ بیٹے یا پوتے کو جائداد پہونچی ہے یا پہونچنی چاہیے تھی۔ جب مدعی یہہ ثابت کر دے تو اوسکے بعد مدعی علیہ کا یہہ فرض ہوگا کہ یہہ ثابت کرے کہ جو جائداد اوسکو پہونچی ہے وہ مدعی کے مطالبہ کے ایفا کے لئے کافی نہیں ہے یا مدعی کا مطالبہ ایسی نوعیت کا ہے کہ اوسکی ادائی اوسپر لازمی نہیں ہے یا جو جائداد کہ اوسکو پہونچی تھی اوسکو وہ جائز طور پر صرف کر چکا ہے یا اوسکو کوئی جائداد ہی نہیں پہونچی۔

صداقت نامہ وراثت یا اہتمام ترکہ یا صداقت نامہ نفاذ وصیت حاصل کرنا اس امر کا بادی النظری ثبوت نہیں ہے کہ جائداد پہونچی ہے۔

کل جائداد جو بیٹے کو ملے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری ہے۔

(١٧٣) وائے بہاگ کے اصول کے لحاظ سے تو کوئی شبہہ نہیں ہو سکتا کہ باپ کے قرضہ کی ذمہ داری اوس کل جائداد پر عاید ہوگی جو بیٹے کو پہونچے لیکن متاکشرا کی رو سے چونکہ بیٹے کو موروثی جائداد میں پیدا ہوتے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہیں اسلئے یہہ امر غور طلب ہو سکتا ہے کہ آیا بیٹے کو جو جائداد ملے اوس کل پر باپ کے قرضہ کی ذمہ داری ہوگی یا صرف اوس جائداد پر جو باپ تقسیم کرا لینے کی صورت میں پانے کا مستحق ہوتا اس بارے میں سابق میں اختلاف رائے تہا لیکن فیصلجات کی رو سے اب یہہ طے ہو چکا ہے کہ وہ کل جائداد ذمہ دار ہوگی جو بیٹے کو پہونچی ہو خواہ وہ اوسکے باپ کی کسبیہ ہو یا موروثی ہو۔

پوتیا بنام پیرو ڈونگر۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ١۔

شیو پرشاد بنام جنگ بہادر۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۸۹۔

سیورام بنام سکھا رام۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۔

چندر پرشاد بنام شام کنور۔ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۶۷۶۔

پریوی کونسل نے یہہ قاعدہ اوس صورت میں بھی متعلق قرار دیا ہے جب جائداد ناقابل تقسیم راج کی

نوعیت کی تھی۔

موتیم چیٹی بنام سنجلی۔ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸۔

سیواگری بنام تروونگڈا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۳۹۔

ڈگری صادر ہونے کیصورت مین ڈگریدار بیٹون کے مقابلہ مین کارروائی کرسکیگا۔

(۱۷۴) جب قرضہ نوعیت کے لحاظ سے ایسا ہو کہ اوس کی ذمہ داری بیٹون پر عاید ہوسکتی ہو اور باپ ڈگری صادر ہونیکے بعد اور اوسکی تعمیل کے قبل فوت ہوجاے تو ڈگریدار بیٹون کے مقابلہ مین اوس ڈگری کو قرضہ سابقہ قرار دیکر دعوی رجوع کرسکیگا اور کل جائداد مشترکہ پر ذمہ داری عاید کرسکیگا۔

کرناٹک ہنومنتا بنام انڈوکوری ہنومیا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۲۔

اودے رام سیتارام بنام رانو پانڈوجی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۔

لچھمی نراین بنام کنج لعل۔ الٓہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۹۔

کیا بیٹا باپ کے قرضہ کا اوسکی زندگی مین ذمہ دار ہوسکتا ہے۔

(۱۷۵)۔ شاسترون کے احکام کی رو سے باپ کی زندگی مین اوسکے قرضہ کی ذمہ داری بیٹے پر نہین عاید کی جاسکتی تھی بجز اسکے کہ وہ پتی (تارک الدنیا) ہوگیا ہو یا اوسکی اخلاقی حالت ایسی خراب ہوگئی ہو کہ وہ اپنے دائنین کے قرضہ کا کوئی انتظام کرنے کے قابل نہ رہا ہو سابق مین یہہ قرار دیا گیا تھا کہ جب بیٹے نے موروثی جائداد کی تقسیم کرالی ہو تو باپ کی زندگی مین اوسکے قرضہ کی ذمہ داری بیٹے کی جائداد پر نہین عائد ہوسکتی ہے لیکن بعد کے فیصلہ جات مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ یہہ شرط قایم نہین کی جاسکتی ہے اور باپ کی زندگی مین بیٹے پر دعوی ہوسکتا ہے۔ اور موروثی جائداد جو بیٹے کے قبضہ مین ہو اوسپر باپ کے قرضہ کی ذمہ داری عائد ہوسکتی ہے۔

مدن ٹھاکر بنام کنھو لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۵۶۔

خلیل الرحمان بنام گوبند۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۸۔

مناکشی نائڈو بنام اموڈی کنگ - مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۴۲-

راماسوامی نندن بنام اولاگا ناتھ - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۹-

بدری پرشاد بنام مدن لعل - الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۷۵-

گوبند کرشنا بنام سکھارام بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۳-

دت آترے وشنو بنام وشنو نرائن بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۶۸-

لالجی سہاے بنام فقیر چند - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۵-

دائن کو باپ اور بیٹے کے مقابلہ مین ایک ہی بنا سے دعویٰ ہے اور اسلئے باپ اور بیٹے دونون کے مقابلہ مین میعاد ایک ہی تاریخ سے محسوب ہوگی -

پلسم بنام جوگیلا - مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۲-

نرسنگھ بنام لالجی - الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۶-

باپکے قرضہ کی بابت بیٹے کی ذمہ داری باپ کے حق کی حد تک محدود نہین ہے

(۱۶۶) - جب باپ کے قرضہ کی نبا پر بیٹے پر دعویٰ کیا جائو یہہ دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ قرضہ خاندان کے فائدہ کیلئے لیا گیا تھا یا باپ نے صرف اپنے ذاتی کام کے لئے لیا تھا البتہ جب باپ نے اپنے ذاتی کام کیلئے لیا ہو تو یہہ جوابدہی ہوسکتی ہے کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تھا اور اوسکے ثابت ہونے کی صورت مین بیٹا ذمہ داری سے بچ سکتا ہے -

اودے رام بنام رانو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶-

گوبردھن بنام سنگشور کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۲-

پریوی کونسل سے یہہ بھی طے ہوچکا ہے کہ بیٹے کی ذمہ داری صرف اوس حق کی حد تک محدود نہین ہے جو باپ کو اوس جائداد مین حاصل ہو بلکہ کل جائداد پر ذمہ داری عائد ہوسکیگی جو بیٹے کو پہونچے خواہ وہ جائداد باپ کی مکسوبہ ہو یا موروثی - یہہ امر بھی قابل لحاظ نہ ہوگا کہ قرضہ بیٹے کے پیدا ہونیکے قبل لیا گیا تھا یا بعد اور نہ یہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ جائداد نا قابل تقسیم راج ہے -

متیال چیٹی بنام سنجلی - انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ -

گردھاری لعل بنام کنٹو لعل ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ -

سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ -

پوپا بنام آینگار - مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ -

باپ اپنے قرضہ کی ادائی مین خاندان مشترکہ کی جایداد منتقل کرسکتا ہے -

(۱۶۷) - شاسترون کے احکام کا منشا یہی تھا کہ باپ کے قرضہ کی ذمہ داری بیٹے پر باپ کے مرنے کے بعد عاید ہوسکیگی لیکن جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ گردھاری لعل بنام کنٹو لعل (ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶) یہہ قرار دیا ہے کہ جب بیٹے کی جایداد سے داین کو باپ کے مرنے کے بعد اپنی رقم وصول کرنے کا حق حاصل ہے تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ باپ اپنے قرضہ کی ادائی مین خاندان مشترکہ کی جایداد بشمول اپنے بیٹے کے حقوق کے بیع یا رہن کرے ایسی بیع یا رہن جایز ہوگا بشرطیکہ باپ نے قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لیئے نہ لیا ہو یہی راے جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) ظاہر کی ہے -

اس اصول کو ہائیکورٹون نے بھی تسلیم کیا ہے اور متعدد فیصلجات مین یہہ قرار دیا ہے کہ جب باپ مشترکہ جایداد بیع یا رہن کرے تو یہہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ خاندان کی اغراض کے لیئے اوس کی ضرورت تھی یا نہین بلکہ صرف یہہ امر قابل لحاظ ہوگا کہ سابقہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لیئے تو نہین لیا گیا تھا -

مدن گوپال بنام سماۃ گودن بی - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۵ -

ادورسنی بنام چودھری کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱ -

پونیا بنام بیا آئنگار - مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۶۵ -

گنگلو بنام انچا - مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۳ -

نارائن بنام نرسو بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ -

لکشمن بنام ست بھاما بائی بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۸-

کستور بنام آپا بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۲۲-

درسو بنام بکرم جیت الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۲۵-

سدا شیو ڈنگر بنام ڈنگر نارائن بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۰-

رام پھول سنگھ بنام ڈیگ نارائن کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷-

ولیم بل بنام کاٹھا چیٹی مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۱-

فقیر چند بنام موتی چند بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۳۸-

ترمبک بالکرشن بنام نارائن دامودر بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۱-

جوہرمل بنام اکناتھ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۴۳-

پوٹیا بنام ہوائنگار مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۳-

کوٹلر رنگناتھن بنام الپی کٹ راماسامی مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۲-

کنور ہمیل بنام سندرداس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶-

دت آترے وشنو بنام وشنو نرائن بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۶۸-

چندر دیو سنگھ بنام ماتا پرشاد الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۶-

مقدمہ سورجا پرشاد بنام گلاب چند کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۶۲-

کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ جب باپ نے موروثی جائداد رہن رکھی ہو اور اس بات کا کوئی ثبوت نہ ہو کہ رہن سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے کام میں لایا گیا یا مرتہن نے قرضہ کی ضرورت کے متعلق کوئی تحقیقات کی یا قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تو مرتہن رہن کی ڈگری نہیں پاسکتا لیکن زرنقد کی ڈگری پاسکتا ہے اگر میعاد معینہ قانون کے اندر دعوی رجوع کرے۔

سابقہ قرضہ سے کیا مراد ہے۔ | (۲۸۹) جب باپ یا منتظم خاندان سابقہ قرضہ کی ادائی کیلئے جائداد منتقل کرے تو ایسا انتقال اوسکے بیٹے کے مقابلہ میں جایز قرار دیا گیا ہے سابقہ قرضہ سے

وہ قرضہ مراد ہے جو اوس کارروائی کے قبل عاید ہوا ہو جو کسی وقت کی جاری ہو مثلاً اگر کسی شخص پر سادہ قرضہ ہو اور اوسکے بعد وہ جائداد رہن رکھکر قرضہ لے تاکہ اوس سادہ قرضہ کو ادا کرے تو ایسا رہن سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے سمجھا جائیگا اور ایسا رہن جایز ہوگا۔

لیکن جب کوئی سابقہ قرضہ نہ ہو اور شروع ہی مین جائداد رہن رکھکر قرضہ لیا جاے تو ایسا رہن سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے نہین سمجھا جا سکتا لیکن اوس مقدمہ کی اغراض کے لیئے وہ سابقہ قرضہ ہے اور اوس قرضہ کی ادائی کی بیٹون پر ذمہ داری ہوگی لیکن اس امر کے متعلق اختلاف راے ہی کہ آیا ایسا رہن جائز ہوگا۔

لالجی سہاے بنام فقیر چند۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۵۔

خلیل الرحمن بنام گوبند پرشاد۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۸۔

لچھمن داس بنام گردھر چودھری۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵۔

سامی آئینگار بنام ٹونمل۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۔

چنیا بنام پیرول۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۔

کلکتہ ہائیکورٹ کی یہہ راے ہے کہ ایسا رہن جائز نہ ہوگا لیکن مرتہن کو کل جائداد مشترکہ سے اپنا قرضہ وصول کرنے کا حق ہوگا۔

لچھمن داس بنام گری دھر کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵۔

خلیل الرحمن بنام گوبند۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۸۔

سورج پرشاد بنام گلاب۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۶۲۔

کشن پرشاد بنام ٹیس پرشاد۔ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۷۳۵۔

لیکن کلکتہ ہائیکورٹ کی ایک بنچ نے مقدمہ مسورد ت بنام کشن سنگہ (کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۸۴) یہہ قرار دیا ہے کہ ایسا رہن جائز ہوگا۔

مدراس ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا ہے کہ ایسا رہن جائز نہ ہوگا۔

چنیا بنام پیرومل مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۔

سامی آئینگار بنام پونامل۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۔

ونکٹ رامنا پنٹلو بنام ونکٹ رامناداس مدراس جلد ۹ ۲ صفحہ ۲۰۰۔ الہ آباد مین بھی اس مسئلہ کے متعلق اختلاف رائے رہا ہے لیکن اجلاس کامل نے بمقدمہ چندر دیو سنگہ بنام ماتا پرشاد (الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۶) بغلبہ آرا یہہ قرار دیا ہے کہ ایسا رہن جائز نہین ہے۔

بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ایسا رہن جائز ہوگا۔

جگ بھائی للو بھائی بنام وج بھوکن داس بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۔

چنتامن راو بنام کاشی ناتھ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰۔

رام چندر بنام فقیرپا بمبئی لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۵۰۔

دت تا بے وشنو بنام وشنو نرائن بمبئی جلد ۲۳ صفحہ (۶۶)۔

ایسی ڈکری کی تعمیل مین نیلام جو برائے نفاذ حق رہن ہو۔

(۱۷۹) جب باپ نے خاندان مشترکہ کی جائداد سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے جو خلاف اخلاق یا خلاف قانون نہ ہو بیع یا رہن کی ہو تو اب یہہ طے ہو چکا ہے کہ جو ڈکری ایسے بیع یا رہن کے نفاذ کے لئے اوسکے مقابلہ مین حاصل کی جائے وہ اوسکے بیٹون پر بھی قابل تعمیل ہوگی گو وہ فریق مقدمہ نہ بنائے گئے ہون۔

سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

پونیا بنام پاپیا آئینگار۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۔ و مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۳۔

سرینواس بنام بلیا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۱۔

رام بھجول سنگہ بنام ڈیگ نرائن۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۷۔

کرشنا بنام پیرومل۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۸۔

سداشیو ڈنگو بنام ڈنگر نراین بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۰۔

سیو رام بنام سکھرام بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۹۔

ہردے نراین بنام رودر پرکاش۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۲۲۔

باسائل بنام مہاراج سنگھ۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۵۔

متھرا پرشاد بنام رامچندر۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۔

لال سنگھ بنام پلیندر سنگھ۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۲۔

سندر راجا بنام جگندار۔ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۱۔

رام داس بنام کشور چند۔ آئین جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۲۔

یہہ مقدمات اس اصول پر مبنی ہین کہ باپ کو بیٹے کے حقوق بھی منتقل کرنیکا اختیار تھا اور وہ اون حقوق کو منتقل اور منتقل الیہ اون حقوق کو حاصل کر چکا ہے۔ ڈگری کا صرف یہہ اثر ہے کہ اوس کی رو سے اوس طریقہ کا تعین کر دیا جاتا ہے جس سے منتقل الیہ اپنے حقوق نافذ کریگا۔ ڈگری کی رو سے کوئی جدید حقوق قایم نہین کیے جاتے ہین جب ڈگری کی رو سے مدیون ڈگری کے "حقوق و مرافق" نیلام کیے گئے ہون تو کل کارروائی کے معاینہ کے بعد اس بات کا تصفیہ کیا جا سکیگا کہ آیا صرف مدیون ڈگری کے حقوق منتقل کرنے مقصود تھے یا وہ کل حقوق منتقل کیے گئے ہین جنکے منتقل کرنے کا باپ رہن رکھنے کے وقت مجاز تھا۔

بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۶۔ ۴ مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۵۔

انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۱۔

جب بیٹا ڈگری کا فریق نہ ہو تو اوسکو انفکاک رہن کا حق ہوگا۔

(۱۸۰)۔ فقرہ بالا مین جو اصول قرار دیا گیا ہے اوسکے لحاظ سے یہہ نہین کہا جا سکتا کہ جب باپ نے جایداد رہن رکھی ہو اور اوسکے نفاذ کے لیے اوسکے مقابلہ مین ڈگری حاصل کی گئی ہو تو بیٹون کے وہ حقوق زایل ہو جاینگے جو اصل رہن کے جواز کے مغایر نہ ہون مثلاً انفکاک رہن کا حق۔ مدراس ہائیکورٹ اور کلکتہ ہائیکورٹ نے ایسی صورت مین یہی اصول تسلیم کیا ہے۔

پونیا بنام پیانگار۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ و ۶۹۔

رام پھول سنگھ بنام ڈیگ نراین - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۲۵ -

لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے بمقدمہ کھری سنگھ بنام چنی لال (الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۳۶) اسکے خلاف رائے قایم کی ہے اور قرار دیا ہے کہ بیٹون کے بھی کل حقوق اوسیطرح زائل ہو جاینگے جسطرح باپ یعنی مدیون ڈگری کے ہو گئے ہین -

بمبئی ہائیکورٹ نے اس مسئلہ پر ایک ایسے مقدمہ مین غور کیا جس مین بیٹے باپ سے ڈگری کے بعد اور ڈگری کے قبل جائداد تقسیم کرا چکے تھے اور یہہ قرار دیا ہے کہ ایسی صورت مین یہہ نہین کہا جاسکتا کہ باپ ڈگری کی اغراض کے لئے بیٹون کا بھی قایم مقام تھا تقسیم کے بعد اوس کی حیثیت منتظم کی باقی نہین رہی اور اسلئے ڈگری کی رو سے بیٹون کے انفکاک رہن کے حق پر اثر نہین پڑ سکتا -

تریمبک بالکشن بنام نراین دامودر - بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۱ -

باپ کے مقابلہ مین زر نقد کی ڈگری کا اثر بیٹے پر -

(۱۸۱) - اب برٹش انڈیا مین یہہ طے ہو گیا ہے کہ جب باپ نے قرضہ لیا ہو اور اوسکے مقابلہ مین صرف زر نقد کی ڈگری حاصل کی جائے تو اگر کل کارروائی کے معائنہ سے یہہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ ڈگری جائداد مشترکہ کے مقابلہ مین صادر کرنی مقصود تھی تو ایسی ڈگری کی تعمیل مین بیٹون کے حقوق بھی منتقل ہو سکتے ہین -

مدن ٹھاکر بنام کنٹو لعل - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶ -

اس مقدمہ مین گو قرضہ جائداد کی کفالت پر لیا گیا تھا لیکن دائن نے صرف زر نقد کی ڈگری حاصل کی اور اوسکی تعمیل مین ایسی جائداد بھی نیلام کرائی جو مکفول نہ تھی جوڈیشل کمیٹی نے یہہ اصول تسلیم کر لیا ہے کہ بیٹا خواہ بالغ ہو یا نابالغ اگر وہ فریق نہ بنایا گیا ہو تو بھی اوسکے حقوق منتقل ہو سکتے ہین - اس اصول کو پریوی کونسل نے بمقدمہ سورج بنسی بنام شیو پرشاد (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) بھی ان الفاظ مین تسلیم کیا ہے :-

جب موروثی جائداد مشترکہ مفصلۂ ذیل صورتوں میں منتقل ہو جائے :-

(۱)۔ باپ کی تکمیل کردہ دستاویز انتقال کی بنا پر جسکا بدل سابقہ قرضہ ہو۔

(۲)۔ جب باپ نے سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے قرضہ لیکر جائداد منتقل کی ہو۔

(۳)۔ جب باپ کے قرضہ کی بابت ڈگری کی تعمیل میں کوئی جائداد منتقل ہو۔

تو بیٹا اوس جائداد کو واپس نہیں پا سکتا کیونکہ اوسکا یہہ فرض ہے کہ وہ اپنے باپ کا قرضہ ادا کرے بجز اسکے کہ وہ یہہ ثابت کرے کہ ایسا قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا اور خریدار کو اوسکا علم تھا۔

اس فیصلہ کی حسب ذیل مقدمات میں تقلید کی گئی :-

بھگوت پرشاد بنام گرجا کنور کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷۔

منکشی نانڈو بنام امودی کنگا۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲۔

دت آتریے وشنو بنام وشنو نراین بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۶۸۔

اصول متذکرہ فقرہ بالا کی مستثنیات

(۱۸۴) اصول متذکرہ فقرہ بالا حسب ذیل مستثنیات کا تابع ہے۔

(۱)۔ جب دائن اپنے حقوق بیٹے کے حقوق کے متعلق بھی نافذ کرانا چاہے تو یہہ واضح ہونا چاہئے کہ بیٹے کے حقوق کے متعلق بھی کارروائی کرنی مقصود تھی۔

دین دیال بنام جگدیپ نراین۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

جگدیپ بنام دین دیال بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰۔

جب کارروائی سے یہہ واضح ہو کہ صرف باپ کے حقوق کے متعلق کارروائی کی گئی ہے تو بیٹے کے حقوق منتقل نہ ہونگے۔

نگندر چندر گھوش بنام سیر منی کمانی داسی مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱۔

بھجن دوبے بنام برج بھوکن لعل انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۷۵۔

برج لعل سین بنام جیون کرشن کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۵۔

جب صرف باپ کے حقوق نیلام کیے جائیں تو باپ کے مرنیکے بعد بھی اوسکے حقوق بذریعہ تقسیم خریدار نیلام پا سکیگا۔

ہردے نراین بنام رودر پرکاش۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶۔

ماروتی نراین بنام لیلا چند۔ بمبی جلد ۶ صفحہ ۵۶۴۔

منکشی نائڈو بنام امووی گنگا۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲۔

(۲)۔ جب ڈگری صرف باپ کے مقابلہ میں ہو اور جائداد مشترکہ نیلام ہو تو خریدار نیلام کی اور جب باپ اپنے سابقہ قرضہ کی وجہ سے کوئی جائداد منتقل کرے تو منتقل الیہ کی یہہ نیت ہو یا وہ یہہ باور کرتا ہو کہ وہ جائداد مشترکہ کے کل حقوق نہ کہ صرف باپ کے حقوق حاصل کر رہا ہے۔

ننومی ببوائن بنام مدن موہن کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔

دولت رام بنام میرچند کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔

مہابیر پرشاد بنام مہیشر ناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۸۴۔

ادہن ہاتھی سنگھ بنام گومن بھائی جی۔ بمبی جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۵۔

عبد العزیز بنام اپا سوامی نائکر۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۱۔

کورجی ہیرجی بنام دیوسی بھوجا۔ بمبی جلد ۱۷ صفحہ ۷۱۸۔

نرسنا بنام گوریا۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۲۴۔

شمبھو ناتھ بنام گلاب سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲۔

سکھا رام بنام سیتا رام۔ بمبی جلد ۱۱ صفحہ ۴۲۔

ٹاجی چٹی بنام سنگلی ویرا۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱۔

(۳)۔ اس امر کا تصفیہ کرنے کے لیے کہ ڈگری کی تعمیل میں جائداد کے کل حقوق منتقل ہوئے ہیں یا صرف مدیون ڈگری کے حقوق عدالت فیصلہ اور کل کارروائی معاینہ کرلنے کے بعد رائے قایم کر سکیگی

بشمبھر لعل بنام اجیمیشر سنگھ۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷۔

وبھنگا بنام کماہ ... انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵۔

جگل کشور بنام جنید رموہن۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۵۔

قرضہ کی ادائی کے متعلق جو اصول فیصلجات مین قایم ہوے ہین اونکا خلاصہ۔	(۱۸۳) جن فیصلہ جات کا اسکے قبل حوالہ دیا گیا ہے ادن سے بیٹے پر باپ کے قرضہ کی ادائی کی بابت مفصلۂ ذیل اصول اخذ کئے جا سکتے ہین۔

(۱) متاکشرا کی رو سے باپ جائداد مشترکہ مین صرف اپنا ہی حصہ نہین بلکہ اپنے بیٹون کا حصہ بھی بیع یا رہن کر سکتا ہے جبکہ ایسے بیع یا رہن کی غرض یہہ ہو کہ وہ اپنا ایسا سابقہ قرضہ ادا کرے جو خلاف قانون یا خلاف اخلاق نہ ہو ایسے بیع یا رہن کا نفاذ بیٹے کے مقابلہ مین ایسے مقدمہ اور تعمیل ڈگری کی کارروائی مین بھی ہو سکتا ہے جسکا وہ فریق نہ ہو۔

گردھاری لعل بنام کنٹو لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔ باپ بیٹے کے حقوق اسطرح منتقل نہین کر سکتا ہے جب بیٹے کے قرضہ کی بنا پر اوسکے حقوق قرق ہو چکے ہون۔

سیریا بنام ناگپا۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۴۔

(۲)۔ محض اس وجہ سے کہ باپ اپنے بیٹے کے حقوق بھی منتقل کر سکتا ہے یہہ قیاس نہ کیا جایگا کہ اونکے حقوق منتقل کئے گئے ہین۔ جو شخص یہہ بیان کرے کہ بیٹے کے حقوق بھی منتقل ہوے ہین اوسکو نہ صرف یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ دستاویز انتقال مین جو الفاظ استعمال کئے گئے ہین اونکی یہہ تعبیر ہو سکتی ہے کہ کل حقوق منتقل ہوے بلکہ یہہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہین وہ ایسے ہین کہ کل حقوق کے خریدار کو اونسے بطور مناسب اطمینان ہو سکتا تھا۔

سمبھو ناتھ بنام گلاب سنگھ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲۔

(۳)۔ باپ کے ایسے غیر کفالتی قرضہ کی تعمیل جو خلاف قانون یا خلاف اخلاق نہ ہو باپ اور بیٹے دونون کے حقوق جائداد مشترکہ پر ہو سکتی ہو یہہ لازمی نہین ہے کہ بیٹا ذمہ دار قرار دینے کے لئے مقدمہ یا کارروائی تعمیل مین فریق بنایا جاے۔

مدن ٹھاکر بنام کنٹو لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔

منوی بیوسن بنام مدن موہن - کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ -

بھانا بنام چھندو - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۱۶ -

(۴) - یہہ فرض نہ کیا جائیگا کہ داین باپ کے غیر کفالتی قرضہ کی ادائی مین بیٹے کے حقوق بھی منتقل کرا رہا ہے بجز اسکے کہ مقدمہ یا کارروائی تعمیل سے یا اوس جائداد کی تفصیل سے جو نیلام کی گئی ہو ایسا ارادہ ظاہر ہوتا ہو اس امر کے متعلق راے قایم کرنے کے لیے کہ آیا داین بیٹے کے حقوق بھی منتقل کرا رہا تھا یہہ واقعہ بہت اہم ہوگا کہ بیٹا تعمیل کی کارروائی مین فریق نہین بنایا گیا ہے -

دین دیال بنام جگدیپ نراین کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ -

ہردے نراین بنام رودر پرکاش - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶ -

منونی بیواسن بنام مدن موہن کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱ -

مارو تی بنام باباجی - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۷ -

بینی پرشاد بنام پرمود چندر کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۲ -

محمد حسین بنام دیپ چند - الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۰ -

کورجی ہیرجی بنام دیوسی بھوجا - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۸ -

(۵) - الفاظ "مدیون ڈکری کے حقوق" مرافق "مبہم ہین - کل کارروائی کے معاینہ کے بعد راے قایم کیجائیگی - ان الفاظ کی یہہ بھی تعبیر ہو سکتی ہے کہ صرف وہ حقوق مراد ہین جو مدیون ڈکری کو جائداد کی تقسیم کی صورت مین پہونچتے اور نیز یہہ بھی ہو سکتی ہے کہ جائداد کے کل حقوق مراد ہین جو باپ منتقل کرنے کا مجاز تھا -

کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۸۵ - بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۸۴ - مدراس جلد ۴ صفحہ ۶۵ - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۸ -

(۶) - یہہ قانون اور واقعات کا مشترک سوال ہے جسکا تصفیہ ہر مقدمہ مین کرنا ہوگا کہ عدالت کونسی جائداد نیلام کر رہی تھی اور خریدار نیلام نے کونسی جائداد خریدی ہے عدالت اوس سے

زائد نہین فروخت کرسکتی ہے جسکی قانون اجازت دیتا ہے۔ اگر یہہ معلوم ہو کہ عدالت نے اوس سے کم جائداد فروخت کی ہے جسکے فروخت کرنے کی وہ مجاز تھی یا جواد سے فروخت کرنی چاہئے تھی اور خریدار اس سے واقف تھا تو اوس سے زیادہ خریدار حاصل نہ کرسکیگا جو فی الواقع فروخت کی گئی ہے۔

ننومی ہوا سن بنام مدن موہن کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔

عبدالعزیز خان بنام اپاسوامی نائکر مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۱۔

سمبھوناتھ بنام گلاب سنگہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲۔

ٹپاجی چیٹی بنام سنگلی ویرا۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۱۔

محمد عبداللہ بنام حسین۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۳۵۔

کیا بیٹا قرضہ کے خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہونے کا عذر خریدار نیلام کے مقابلہ مین کرسکتا ہے۔

(۱۸۴) جب باپ کے قرضہ کی ادائی مین کوئی جائداد مشترکہ نیلام ہوجائے اور نیلام کی کارروائی سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ جائداد کے کل حقوق نیلام کئے جانے مقصود تھے گو بیٹا اوس کارروائی مین فریق نہین تھا تو یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا بیٹے کو خریدار نیلام کے مقابلہ مین یہہ عذر کرنے کا موقع مل سکتا ہے یا نہین کہ قرضہ جسکی ادائی مین جائداد نیلام ہوی ہے خلاف قانون یا خلاف اخلاق تھا۔

بمقدمہ مدن ٹھاکر بنام کنٹولعل (ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۵۶) جوڈیشل کمیٹی نے یہہ قرار دیا ہے کہ خریدار نیلام کو ڈگری کے سوائے کسی بات کے دیکھنے کی ضرورت نہین ہے اگر ڈگری باضابطہ ہے اور اوسکی بنا پر جائداد کے کل حقوق منتقل ہوسکتے ہین اور خریدار نیلام نیک نیتی سے جائداد خریدتا ہے تو اوسکے مقابلہ مین بیٹے کو عذر کرنیکا موقع نہ ہوگا۔ اگر ڈگری سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ قرضہ خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہے تو بیٹے کو خریدار نیلام کے مقابلہ مین عذر کرنے کا موقع ہوگا۔

سورج منبی کنور بنام شیو پرشاد کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۹-

کرشناجی لکشمن بنام وٹھل راؤجی بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۵-

اس امر کا تصفیہ کرنے کے لیے کہ آیا خریدار نیلام کو باپ کے قرضہ کے خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہونیکی اطلاع تھی عرضی دعوی اور ڈگری کی کل کارروائی کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر مثل سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ باپ کا قرضہ خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہے تو یہہ قرار دیا جائیگا کہ خریدار نیلام کو اوسکی اطلاع تھی اور ایسے خریدار نیلام کے مقابلہ مین بیٹا عذر کر سکیگا۔ اگر ایسی اطلاع مثل سے نہین ہو سکتی تو بیٹا صرف اوس صورت مین عذر کر سکیگا جب اوس نے خریدار نیلام کو جائداد کے نیلام کے قبل صراحتاً اطلاع دیدی ہو۔

مہابیر پرشاد بنام واسدیو سنگھ۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴-

نمونی ہواسن بنام مدن موہن۔ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱-

جگ بھائی بنام بج بھونداس۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۷-

کورجی بنام دیوسی بھوجا۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۷۱۸-

بھگوت پرشاد بنام گرجاکنور۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷-

منکشی نائڈو بنام اموودی گنگا۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲-

مہابیر پرشاد بنام ہشیر ناتھ۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۴-

اِس امر کا بار ثبوت کہ باپ کا قرضہ ایسی نوعیت کا تھا کہ بیٹے پر اوسکی ادائی کی ذمہ داری نہین تھی ہمیشہ بیٹے پر ہوگا۔

بینی مادھو بنام واسدیو۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹-

بھوانی بخش بنام رامی دئی۔ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۶-

بان سنگھ بنام پرتاب سنگھ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۷۹

نفس ڈگری کے متعلق خریدار نیلام کے مقابلہ مین بیٹے کو کسی قسم کا عذر کرنے کا موقع نہین ملسکتا

سوائے اس عذر کے کہ قرضہ خلاف قانون یا خلاف اخلاق تھا اور خریدار نیلام کو اوسکی صریح یا معنوی اطلاع تھی۔

نت سین بنام پنو سامی۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۹۹۔

پیر اسامی بنام سبھارا اما۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۳۔

جب ڈگریدار خود خریدار نیلام ہو تو وہ یہہ عذر نہین کر سکتا ہے کہ اوسکو قرضہ کے خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہونے کی اطلاع نہین تھی۔

لچھمن داس بنام گردھر چودھری۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵۔

رام پھول سنگہ بنام ڈیگ نراین کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۰۔

بنی پرشاد بنام پورن چند۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۲۔ جب خریدار نیلام ڈگریدار کا بیٹا ہو تو یہہ واقعات کا سوال ہوگا کہ آیا وہ ایسا شخص ثالث تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ ڈگری پر استدلال کر سکے۔

ترمبک بالکرشن بنام نراین دامودر بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۸۱۔

اگر باپ کے ساتھ بیٹا بھی مدعی علیہ بنایا جائے اور بیٹے کے مقابلہ مین مقدمہ خارج کیا جائے تو بھی کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ بیٹے کے حقوق منتقل کئے جائین۔ بیٹا صرف اوس صورت مین باپ کے قرضہ کی ادائی سے بری الذمہ ہوسکیگا جب وہ یہہ ثابت کرے کہ قرضہ خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہے اور خریدار نیلام کو اوسکا علم تھا۔

شام لعل بنام گنیشی۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۸۔

درثنا رین قرضہ کی بابت حصہ رسدی

(۱۸۵) باپ کی جائداد سے اول اوسکے قرضہ کی ادائی ہوگی اور اوسکے بعد جو جائداد بچے وہ بیٹون مین تقسیم ہوسکیگی۔

تارا چند بنام ریب رام۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۰۔

نارد سمرتی باب ۱۳ فقرہ ۳۲۔

دائے بھاگ باب (۱) فقرہ (۲۷ و ۲۸)۔
جائداد مشترکہ ہونے کی صورت مین شرکار کی ذمہ داری اوس نسبت سے ہوگی جس نسبت سے کہ اوسکے حقوق مین باپ کے مرنے سے اضافہ ہوا ہے لیکن بجز اسکے کہ دائنین سے کوئی خاص انتظام کرلیا جاے کل ورثار مشترکا و منفرداً کل قرضہ کی بابت ذمہ دار ہین لیکن جب تقسیم کے وقت قرضہ کی ذمہ داری کی بھی تقسیم ہوگئی ہو تو ذمہ داری بالاشتراک باقی نہین رہتی۔

درگا پرشاد بنام کیشو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۵۶۔

جب باپ اور بیٹون مین تقسیم ہوگئی ہو تو باپ کی کل جائداد اوس بیٹے کو پہونچتی ہے جو تقسیم کے بعد پیدا ہو۔ ایسی صورت مین باپ کے اوس قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری جو تقسیم کے بعد عاید ہوا ہو اوس بیٹے پر عاید ہوگی جو جائداد کا وارث ہوا ہے۔ جب جائداد کا وارث کوئی اور ہو تو جو بیٹے تقسیم کرا چکے ہین وہ باپ کے اوس قرضہ کے ذمہ دار نہین ہوسکتے ہین جو اس نے تقسیم کے بعد عاید کیا ہو کیونکہ ایسی ذمہ داری قایم کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ باپ کے مرنے سے بیٹون کے حقوق مین اضافہ ہوا ہو اور ذمہ داری صرف حقوق کے اضافہ کی حد تک قایم ہوسکتی ہے۔

کرشنا سامی بنام راما سامی۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۹۔

رام چندر بنام کنڈیا۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۵۵۔

اخلاقی ذمہ داری

اوس شخص کے قرضہ کی ذمہ داری جسکی جائداد پہونچی ہے۔

(۱۸۶) شاسترون مین اس امر کے متعلق صریح احکام موجود ہین کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کی جائداد لے تو ایسے شخص پر اوس دوسرے شخص کے قرضہ کی ادائی لازمی ہے۔ یہ ذمہ داری مذہبی اصول پر نہین بلکہ اکیوئٹی کے اس اصول پر قایم کی گئی ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کی جائداد سے فائدہ حاصل کرے وہ اوس بار کو بھی برداشت کریگا جو اوس دوسرے شخص پر تھا کریم الدین بنام گوبند کرشن۔ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۴۹۷۔

مدیون متوفی کے ورثار اوسکے دیون کی بابت صرف اوسیقدر کے ذمہ دار ہونگے جتنی جائداد مدیون کی اونکے قبضہ مین آئی ہو۔ اور اوسکا تصرف باقاعدہ اونہون نے نہ کیا ہو۔

شیو بخش بنام رام بخش۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۶۵۔

یہہ قاعدہ خوجون سے بھی متعلق ہے۔

رشید بنام شہر بانو۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۴۱۱۔

اس قسم کی ذمہ داری ہر شخص پر ہوگی خواہ وہ جائداد پر بحیثیت وارث قبضہ کرے یا بطور خود بلا کسی حق کے جائداد کا انتظام کرنے لگے۔ ذمہ داری صرف اوس شخص پر ہوگی جو جائداد کا قابض ہو بیوہ پر اوس صورت مین ذمہ داری نہ ہوگی جب جائداد اوسکے قبضہ مین نہ ہو۔ لیکن جب بیوہ اپنے شوہر کی زندگی مین اوسکا قرضہ اپنی جائداد سے ادا کر چکی ہو تو شوہر کی جائداد پر بیوہ کے مطالبہ کی ادائی لازمی نہین ہے۔ اور ایسے مطالبہ کی ادائی کے لئے اگر جائداد منتقل کی جائے تو انتقال جائز نہ ہوگا۔

سمت بہادر بنام بھوانی کنور۔ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۵۲۔

جوڈیشل کمیٹی نے بھی یہی قرار دیا۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۲۔

قرضہ کی بابت دعوی وارث اور نیز قابض جائداد پر ہوسکتا ہے۔

(۱۸۷) متوفی کے قرضہ کی بابت دعوی وارث اور نیز اوس شخص پر ہوسکتا ہے جسکے قبضہ مین جائداد فی الواقع ہو۔

منگلوری بنام نراین۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۵۹۔

گو وارث کو یہہ حق حاصل ہے کہ اشخاص ثالث سے متوفی کی جائداد حاصل کرے لیکن اگر وہ دائنین کے فائدہ کے لئے کارروائی نہ کرے تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ دائنین خود ایسے اشخاص ثالث کے مقابلہ مین دعوی رجوع کرین۔ وارث اور نیز اشخاص ثالث کی ذمہ داری اوس جائداد کی حد تک محدود ہوگی جو اونکے قبضہ مین ہو۔

مین طبع ہشتم تنبیہ ۳۳ و ۴۳۷۔

جب متوفی کی جائداد جائز طور پر منتقل ہوجائے تو منتقل الیہ پر قرضہ کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

(۱۸۸) کسی متوفی ہندو کی جائداد اوسکے قرضہ کی بابت اسطرح مکفول نہین سمجھی جاسکتی کہ وارث اوس جائداد کے منتقل کرنے کا مجاز نہ ہو۔ دائنین منتقل الیہ سے اوس صورت مین جائداد واپس نہ پاسکینگے جب اوسنے نیک نیتی سے بدل دیکر جائداد حاصل کی ہو۔ دائنین وارث پر اوس صورت مین ذاتی ذمہ داری عاید کرسکینگے جب اوسنے ناجائز طور پر جائداد منتقل کی ہو لیکن ایسے خریدار سے جائداد واپس نہ لی جاسکیگی جسنے نیک نیتی سے بدل دیکر جائداد خریدی ہو۔

اون پورن بنام گنگا ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۹۶۔

جمعیت رام بنام پربھوداس بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۱۶۔

لکشمن بنام سورستی بائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۔

دیرسوکھراجو بنام پاپیا۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۲۹۲۔

گرینڈر بنام میکنٹاش کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۹۔

جب کوئی ہندو اپنی جائداد کا کوئی جز و نیک نیتی سے دائنین کو فریب دینے کی نیت کے بغیر بذریعہ ہبہ یا وصیت منتقل کرے تو ایسا انتقال دائنین کے مقابلہ مین جائز ہوگا۔ اسیطرح اگر وارث بھی منتقل کرے تو انتقال جائز ہوگا لیکن منتقل شدہ جائداد کی حد تک اوسپر ذاتی ذمہ داری عاید ہوگی۔

رام اوتم بنام اومیش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵۔

گہانا بھائی بنام سرنیواس۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۴۔

رائے بشن چند بنام اسمید کنور۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۶۰۔

جب جائداد پسماندگی کے ذریعہ سے پہونچے تو متوفی کے قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

(۱۸۹) خاندان شترکہ کی صورت مین جب کسی شخص کے بیٹا یا پوتا ہو تو اوسکے مرنے کے بعد بیٹے یا پوتے پر اوسکے قرضہ کی ادائی کی مذہبی ذمہ داری عاید کی گئی ہے لیکن جب خاندان شترکہ

کا کوئی رکن لاولد فوت ہوتا ہے تو خاندان مشترکہ کے اور ارکان اوسکے وارث نہیں ہوتے ہیں بلکہ اونکو جائداد پسماندگی کے ذریعہ سے پہونچتی ہے یعنے اونکے حقوق مین اضافہ ہوجاتا ہے۔ برٹش انڈیا کی عدالتون سے یہہ طے ہوچکا ہے کہ ایسے شخص کے قرضہ کی ادائی اوسکے مرنے کے بعد دیگر ارکان خاندان مشترکہ پر لازمی نہیں ہے۔

بمقدمہ دین دیال بنام جگدیپ (کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)۔

جوڈیشل کمیٹی سے یہہ قرار دیا جاچکا ہے کہ اگر کوئی دائن کسی خاندان مشترکہ کے رکن کی کے ذاتی قرضہ بابت ڈگری حاصل کرلے تو وہ اوسکی زندگی مین اس بات کا مجاز ہوگا کہ جائداد مشترکہ مین ایسے رکن کے حق کو قرق و نیلام کرائے۔

جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) یہہ اصول قرار دیا ہے کہ خاندان مشترکہ کے کسی رکن کی وفات کے بعد اوسکے ذاتی قرضہ کی ادائی مین خاندان مشترکہ کی جائداد قرق و نیلام نہ ہوسکیگی بجز اسکے کہ مدیون متوفی کے بیٹے یا پوتے خاندان مشترکہ کے ارکان ہون۔ البتہ اگر کسی رکن خاندان مشترکہ کی زندگی مین اوسکے ذاتی قرضہ کی بابتہ ڈگری حاصل کرکے خاندان مشترکہ کی جائداد مین مدیون ڈگری کا حق قرق ہوچکا ہو تو ایسا حق اوسکے مرنے کے بعد بھی نیلام ہوسکیگا۔

بمقدمہ گوربر شاد بنام شیو دین (ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۷)۔ یہہ قرار دیا گیا تھا کہ متوفی کی زندگی مین حق قرق ہوجانے کی صورت مین بھی اوسکے مرنے کے بعد ایسا حق نیلام نہ ہوسکیگا لیکن جوڈیشل کمیٹی نے اس اصول سے فیصلہ متذکرہ صدر مین اختلاف کیاہی۔

اودے رام بنام رانو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۔

نرسمہ بھٹ بنام چنپا۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۷۴۔

بلبھدر بنام بشیشر۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۵۔

جگناتھ بنام سیتارام۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲۔

گوبردھن بنام سنگیشور۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۲۔

کہو کوتن بنام چینایں۔ مدراس لار پورٹر۔ جلد ا صفحہ ۶۳۔

سوگری بنام الور آئینگار۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۲۔

کرنا ٹک ہنمنتا بنام ہنومیا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳۲۔

لچھمی نراین بنام کنجی لعل۔ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۹۔

بلور کرشن بنام لکشمن مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۲۔

بنتی پرشاد بنام پاروتی کنور۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۹۵۔

بھرچند بنام موتی چند۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۳۸۔

رائے بالکشن بنام سیتارام۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۳۱۔

قرقی قبل از فیصلہ سے وہ اصول متعلق نہ ہوگا جو جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ سورج منبی کنور بنام شیو پرشاد اس امر کے متعلق قایم کیا ہے کہ اگر متوفی رکن کی زندگی مین قرقی ہو جائے تو اوسکے مرنے کے بعد حق نیلام ہو سکیگا۔

رامنیا بنام رنگپیا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۴۴۔

قانون ذمہ داری

کارندگی۔

(۱۹۰) جب کوئی شخص کسی دوسرے کے کارندہ کی حیثیت سے عمل کرے تو کارندہ کے عمل کی ذمہ داری اصل مالک پر عاید ہوگی جب ایسا فعل اثنائے کارندگی اور اختیارات کے حدود کے اندر کیا گیا ہو۔ ایسی کارندگی صریح ہو سکتی ہے یا معنوی۔

ایسی کارندگی محض قرابت سے قایم نہین ہو سکتی۔ مثلاً باپ پر بیٹے کا اور بیٹے پر ماں کا اور بھتیجہ پر چچا کا قرضہ ادا کرنا لازمی نہین ہے۔

رام رتن بنام لچھمن داس۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۲۰۔

شاسترون کے احکام کی روسے بیوی پر شوہر کے اور شوہر پر بیوی کے قرضہ کی ادائی لازمی

نہین ہے۔

نارد سمرتی۔ باب سوم فقرہ (۱۱ و ۱۷ و ۱۹)۔

جب کوئی شخص خاندان مشترکہ کی جانب سے معاہدہ کرنے کا مجاز ہو تو جو قرضہ وہ عاید کرے اوسکی ادائی کی ذمہ داری کل جائداد خاندان مشترکہ پر عاید ہوسکیگی اور خاص صورتون مین ارکان مشترکہ کی علیحدہ جائداد پر بھی ذمہ واری عاید ہوسکیگی۔

منوسمرتی باب ۸ فقرہ (۱۶۶)۔

رگھونندن باب ۵ فقرہ (۳۳) لغایتہ (۳۶)۔

جب خاندان مشترکہ کا کرتا خاندان کی ضرورتون کے لئے کوئی قرضہ لے تو خاندان مشترکہ کے کل ارکان خواہ وہ بالغ ہون یا نابالغ ایسے قرضہ کی ادائی کے ذمہ دار ہین۔

غریب الہ بنام خالق سنگھ۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۷۔

بشوناتھ پرشاد بنام جگدیپ نراین۔ کلکتہ جلد ۴۰ صفحہ ۳۴۲۔

اگر کرتا کے مقابلہ مین کوئی ڈگری حاصل کی جائے تو اس امر کا تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا اور ارکان خاندان کے حقوق پر وہ ڈگری موثر ہوگی یا نہین یہہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ ایسے ارکان فریق بنائے گئے تھے یا نہین بلکہ صرف یہہ دیکھنا ہوگا کہ آیا کرتا کو اوس قسم کا معاہدہ کرنے کا اختیار تھا یا نہین۔

ہری وٹھل بنام جی رام وٹھل۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۷۔

سکھارام بنام دیوجی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۲۔

بلدیو بنام مبارک۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۸۳۔

وصی جائداد پر اوس قرضہ کی بابت ذمہ داری عاید نہین کرسکتا جو اوسنے جائداد کی اغراض کے لئے عائد کئے ہون کیونکہ اوسکو قرضہ عائد کرنے کا اختیار نہین ہے۔

دیندر ناتھ بنام ہیم چندر۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۵۳۔

جب کوئی کرتا خاندان کی ضرورتون کے لئے اپنی ذاتی کفالت پر کوئی قرضہ لے تو جب وہ ایسی رقم خاندان کی اغراض کے لئے کام مین لائے اوسے اور ارکان خاندان سے حصہ رسدی کا حق ہوگا۔

اگھور ناتھ بنام گریش چندر۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۔

جب کوئی شخص ایسے حالات مین خاندان کی ضرورتون کے لئے قرضہ لے کہ یہہ رائے قایم کی جاسکے کہ اوسکو صریح یا معنوی اجازت تھی تو ایسے قرضہ کی ذمہ داری خاندان کی جائداد پر عائد ہو سکیگی۔

فقند ردیو بنام جگدیشوری۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۶۔

مودر بنام رنگ لعل۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۹۷۔

جب خاندان مشترکہ کی کوئی موروثی دوکان ہو اور ایسی دوکان کی بابت کوئی ایسا شخص جو کاروبار کرتا ہو قرضہ لے تو ایسے قرضہ کی ذمہ داری خاندان مشترکہ کی جائداد پر عاید ہوگی۔

شیو پرشاد بنام صاحب لعل۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳۔

رگھناتھ جی تارا چند بنام بنک آف بمبئی۔ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۷۲۔

سنکا کرشن مورتی بنام بنک آف برہما۔ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۲۔

بشمبر ناتھ بنام شیو نراین۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۶۶۔

کارندہ کو اوس سے زیادہ اختیارات نہین ہو سکتے ہین جو اصل مالک کو ہون۔ مثلاً اگر ایسی دوکان کی وارث کوئی بیوہ ہو جائے تو اوسکا کارندہ اوس سے زیادہ اختیارات استعمال نہ کر سکیگا جو بیوہ خود کر سکتی تھی۔

شیام سندر بنام اچھن کنور۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۷۱۔

اگر ایسی دوکان کے قرضہ کی ادائی کے لئے منتظم دوکان کوئی جائداد رہن رکھے تو ایسا رہن کل خاندان پر قابل پابندی ہوگا۔

اگر دعوی صرف منتظم کے مقابلہ مین کیا جائے اور جائداد نیلام ہو جائے تو اور ارکان ایسے

نیلام کو اس بنا پر منسوخ نہ کرا سکینگے کہ وہ فریق مقدمہ نہیں بنائے گئے تھے۔

دولت رام بنام مہر چند۔ کلکتہ جلد ۵ اصفحہ ۱۰۔

باب (۷)

انتقال جائداد

متاکشرا

خاندان مشترکہ مین باپ کے اختیارات موروثی جائداد منقولہ کے متعلق۔

(۱۹۱)۔ جائداد خاندان مشترکہ مین متاکشرا کی روسے بیٹون کو پیدا ہوتے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہین۔ اس لئے اوس جائداد کے متعلق باپ کے حقوق غیر محدود نہین رہتے۔ خاندان کی ضرورتون کے لحاظ سے متاکشرا مین یہہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ باپ کو موروثی جائداد منقولہ کے متعلق غیر منقولہ جائداد کے مقابلہ مین زیادہ اختیارات حاصل ہونگے لیکن ایسی جائداد منقولہ کے متعلق بھی باپ مثل قطعی مالک کے اختیارات استعمال نہ کر سکیگا۔ وگیانیشور جوگی نے قرار دیا ہے کہ باپ موروثی جائداد منقولہ مفصلہ ذیل صورتون مین بلا کسی قید کے منتقل کر سکتا ہے:۔

(۱)۔ اون افعال کے لئے جو شاسترون کی روسے فرایض قرار دئے گئے ہین۔

(۲)۔ اون اغراض کے لئے جنکا شاسترون مین ذکر ہے مثلاً محبت کی وجہ سے دان دینا خاندان کی پرورش مصیبت سے بچانا وغیرہ"۔

ایک باپ نے منجملہ اپنے دو بیٹون کے ایک کو موروثی جائداد منقولہ کا بہت بڑا حصہ بذریعہ وصیت منتقل کیا لیکن جوڈیشل کمیٹی نے ایسے انتقال کو ناجائز قرار دیا اور لکھا کہ "یہہ قرار دینا ناممکن ہے کہ جائداد کے بہت بڑے حصہ کا ایک بیٹے کو اسطرح ہبہ کرنا کہ دوسرا بیٹا

جائداد سے محروم ہو جاوے ایسا ہبہ ہے جسکا شاستروں مین ذکر ہے کیونکہ شاستروں مین ایسے نامساوی تقسیم کی بالصراحت ممانعت ہے"۔

بیر پرتاب بنام مہاراجہ رجندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۔

لکشمن بنام رامچندر۔ بمبئی جلد ا صفحہ ۵۶۱۔

جیتر بھوج بنام دھرم سی۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۳۸۔

جگموہن داس منگل داس بنام سر منگل داس۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

بابا بنام تما۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۷۔

رتنم بنام شیوسبرامنیا۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۳۔

ان مقدمات مین یہہ اصول قرار دیا گیا ہے کہ باپ کو موروثی جائداد منقولہ کے متعلق قطعی اختیارات حاصل نہین ہین۔ بلکہ اوسکو یہہ اختیار حاصل ہے کہ اون خاص اغراض کے لئے جنکی متاکشرا مین صراحت ہے وہ اوسکو اپنی مرضی کے موافق استعمال کرے۔ مثلاً باپ کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ موروثی زیور اپنی بیٹیون کو شادی کے موقع پر دے گو اوسکی بہو کے لئے زیور باقی نہ رہے۔

بسونیا بنام بابانگار۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۴۔

نل تمبی بنام مکندا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۵۔

الہ آباد ہائیکورٹ نے بھی یہہ قرار دیا ہے کہ ایک بیٹے کو جائداد اسطرح ہبہ کرنا کہ دوسرے کو نقصان پہونچے جب ایسے ہبہ کی وہ خاص غرض نہ ہو جسکی متاکشرا مین صراحت کی گئی ہے جائز نہین ہے۔

نندرام بنام منگل سین۔ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۹۔

جب کسی موروثی جائداد منقولہ کے انتقال کے متعلق بحث پیش آوے تو ایسا انتقال صرف اوس صورت مین جائز ہو سکیگا جب وہ اون خاص اغراض کے لئے ہو جنکی متاکشرا مین صراحت

کی گئی ہے۔

بجو بنام تنکر بائی۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۔ جوڈیشل کمیٹی نے بھی بحال کیا۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۳۷۳۔

موروثی جائداد مین باپ اور بیٹے کے حقوق مساوی ہین۔

(۱۹۲) سوائے اسکے کہ بیٹے پر باپ کے قرضہ کی ادائی کی مذہبی ذمہ داری ہے اور موروثی جائداد منقولہ کو باپ اون خاص اغراض کے لئے منتقل کر سکتا ہے جنکی متاکشرا مین صراحت ہے اور کل اغراض کے لئے موروثی جائداد مین باپ اور بیٹے کے حقوق مساوی ہین۔

سورج بنسی بنام شیو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

شدانند بنام بونا ملی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۵۶۔

بمقدمہ بلدیو بنام شیام لعل (الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۷)۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا ہے کہ جب تک باپ خاندان مشترکہ کی جائداد کے انتظام کے قابل ہو وہی خاندان کا مالک اور منتظم ہے۔ سب اشخاص اوسکو خاندان کا قایم مقام تصور کرتے ہین اور معمولاً جائداد اوسی کے قبضہ مین رہتی ہے گو بیٹے قانون کی نظر مین ایسی جائداد کے مشترک قابض ہین۔ باپ کو یہہ اختیار نہین ہے کہ وہ جائداد اسطرح منتقل کرے کہ بیٹون کے حقوق حاصلہ پر کوئی اثر پڑے بجز اسکے کہ بیٹے ایسے انتقال پر رضامند ہو جائین یا ایسا انتقال کسی قانونی یا اخلاقی ضرورت کے لئے کیا جائے۔ جب باپ کے انتقال کے متعلق اعتراض کیا جائے تو یہہ قیاس نہ کیا جاسکیگا۔ کہ ایسا انتقال ضرورت کے لحاظ سے کیا گیا یا وہ جائز تھا۔

گوردو سوامی بنام گینشی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۳۷۔

سبرامنیا بنام سداسیو۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵۔

چلنیا بنام پیردل۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۱۔

ایسے انتقال کے متعلق یہہ دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا وہ ایک ان خاندان کے حق مین

کیا گیا ہے یا غیر اشخاص کے حق مین۔ اوسکے متعلق صرف یہہ دیکھنے کی ضرورت ہوگی کہ آیا ارکان خاندان کے حقوق حاصلہ پر اوس سے اثر پڑا ہے یا نہین اور اگر اثر پڑا ہے تو اوسکو جائز نہ سمجھا جاسکیگا۔

راجا رام بنام لچھمن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۔

گنگا بشیشر بنام پرتھی۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۳۵۔

بالا بنام بالاجی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۲۵۔

ریاکھل بنام سبنا۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۸۴۔

باپ نے خاندان کے دیوان کو اپنے بیٹے کی نابالغی کے زمانہ مین موروثی جائداد کا پٹہ اس بنا پر دیا کہ اوسنے بہت وفاداری سے خاندان کی خدمات انجام دی تھین لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ بیٹے کے مقابلہ مین ایسا پٹہ ناجائز ہے۔

پرتاب نراین بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ (۳۴۳)۔

موروثی جائداد کے انتقال کے متعلق باپ کے اختیارات محدود ہین اور منقولہ اور غیر منقولہ جائداد مین کوئی فرق نہین ہے

(۱۹۳) موروثی جائداد کے متعلق خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ باپ کے اختیارات ایک ہی طرح محدود کئے گئے ہین اور ایسی جائداد مین بیٹے پوتے اور پڑپوتے کو پیدا ہوتے ہی حق حاصل ہوجاتا ہے اسلئے بزرگ خاندان صرف اون اغراض کے لئے ایسی جائداد منتقل کرسکتا ہے جو دھرم شاستر مین جائز قرار دی گئی ہین مثلاً خاندان کی لڑکیون کو ہبہ۔ ارکان خاندان کا نان ونفقہ۔ باپ کو یہہ اختیار نہین ہے کہ وہ موروثی جائداد مین اپنا حصہ غیر شخص کے حق مین ہبہ کرے۔

لکشمن دادا نائک بنام رامچندر دادا نائک بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱۔

بابا بنام تما۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۷۔

بمقدمہ جگموہن داس منگل داس بنام سر منگل داس (بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸) بالصراحت قرار دیا گیا ہے کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ مین اس بارہ مین کوئی فرق نہین ہے۔

نرسمہم بنام وینکٹ سبھیا آر۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۳۔

عطیات جن مین صرف حین حیاتی حقوق ہوتے ہین۔

(۱۹۴) بعض عطیات اس قسم کے ہین کہ اون مین معطی لہ کو صرف حین حیاتی حق ہوتا ہے اور جو بالعموم خدمت کے معاوضہ مین عطا ہوتے ہین مثلاً اراضی جو بنگال مین گھاٹ والی طریقہ پر یا بمبئی مین وطن کے طور پر یا مدراس مین کرنم کی حیثیت سے عطا ہوتی ہے، ایسی صورت مین اراضی ناقابل تقسیم ہوتی ہے اور وہ معطی لہ کے قرضہ کی تعمیل مین قرقی ونیلام نہین ہوسکتی ہے جب معطی لہ کے انتقال کے بعد وہ اوسکے وارث کو عطا ہوتی ہے تو ایسا وارث اوسکو بحیثیت وارث نہین حاصل کرتا بلکہ بحیثیت معطی لہ کے جانشین کے حاصل کرتا ہے اور اوسپر متوفی کے قرضہ کی ذمہ داری نہین ہوسکتی۔

تہل منی مسئلہ بنام بکرا ناتھ۔ انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۰۴۔

جگجیونداس بنام امداد۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۱۱۔

انندوبائی بنام کالی پرشاد۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۷۔

موبدی پاپیا بنام رامیا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۵۔

ناقابل تقسیم راج کے متعلق حق انتقال

(۱۹۵)۔ دھرم شاستر کے احکام کی رو سے راجہ کو راج منتقل کرنیکا اختیار حاصل نہین ہے لیکن وہ جائداد منقولہ منتقل کرسکتا ہے۔ رواج کی بنا پر یہہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ راجہ ضرورت کے لحاظ سے جائداد غیر منقولہ اسطرح منتقل کرسکتا ہے کہ راج کی حالت یا حیثیت پر اوسکا مضر اثر نہ پڑے۔

(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۶ع صفحہ ۱۲۱)۔

دھرم شاستر کے احکام کی رو سے جو جائداد ناقابل تقسیم ہوتی ہے وہ بالعموم ناقابل انتقال بھی ہوتی ہے اور جو جائداد ناقابل انتقال ہوتی ہے وہ بالعموم ناقابل تقسیم بھی ہوتی ہے۔

ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۶ع صفحہ ۱۹ و ۲۰۔

دھرم شاستر کے احکام کی رو سے راج ناقابل تقسیم ہے اور وہ خاندان مشترکہ کی جائداد نہین ہوسکتا۔ راجہ ایک عہدہ دار ہے اور راج اوسکی یا اوسکے خاندان کے تنہا اون کی ملکیت نہین ہے

لیکن جوڈیشل کمیٹی نے متعدد مقدمات مین یہہ قرار دیا ہے کہ ناقابل تقسیم راج خاندان مشترکہ کی ملک ہو سکتا ہے۔

کنم ناچیار بنام شیو گنگا راجہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ (۳۱)۔

راجہ روپ سنگہ بنام رانی بنی۔ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱۵۴۔

چودھری چنت منی سنگہ بنام نوکھو کنو۔ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۲۳۔

رانی پاربتی بنام جگدیش۔ انڈین اپیل جلد ۲۹ صفحہ ۹۶۔

ناقابل تقسیم راج کو خاندان مشترکہ کی جائداد قرار دینے کے بعد قدرتی طور پر یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے ایسے راج مین بڑے بیٹے کو پیدا ہوتے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہین اور وہ باپ کو جائداد کے منتقل کرنے سے روک سکتا ہے۔ ابتدا مین مدراس ہائیکورٹ نے متعدد مقدمات مین یہہ قرار دیا تہا کہ ناقابل تقسیم راج کا مالک راج کی غیر منقولہ جائداد کو اسطرح منتقل نہین کر سکتا ہے کہ اوسکے بڑے بیٹے کے حقوق پر اوسکا اثر پڑے لیکن جوڈیشل کمیٹی نے یہ قرار دیا ہے کہ متاکشرا کا اصول ایسے راج سے متعلق نہین کیا جا سکتا ہے کیونکہ متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے صرف ایک بیٹا جائداد کا مالک نہین ہو سکتا ہے بلکہ سب بیٹون کو باپ کے مساوی حقوق ہو جاتے ہین۔ ناقابل تقسیم راج مین ایسا نہین ہوتا ہے اسلئے یہ نہین قرار دیا جا سکتا کہ بڑے بیٹے کو پیدا ہوتے ہی حقوق حاصل ہو جاتے ہین اس اصول کے مد نظر جوڈیشل کمیٹی نے متعدد مقدمات مین قرار دیا ہے کہ ناقابل تقسیم راج کے راجہ کو جائداد منقولہ و غیر منقولہ منتقل کرنے کا قطعی حق حاصل ہے بجز اسکے کہ اوس کے خلاف کوئی خاص رواج ثابت کیا جائے۔

سرتاج کنوری بنام دیوراج کنوری الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲۔ بمقدمہ وینکٹ سوریا بنام کورٹ آف وارڈز۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۳) جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا کہ "متاکشرا کی رو سے بیٹے کو پیدا ہوتے ہی جو حق دیا گیا ہے وہ جائداد تقسیم کرانے کے حق کے ساتھ ہی قائم

رہ سکتا ہے اور جس صورت مین بیٹے کو جائداد تقسیم کرانے کا حق نہ ہو اوس صورت مین یہہ قرار نہین دیا جاسکتا کہ اوسکو پیدا ہوتے ہی جائداد مین حق حاصل ہو گیا "

اس مقدمہ مین جوڈیشل کمیٹی نے اوس اصول سے اتفاق کیا جو بمقدمہ سرتاج کنوری قرار دیا گیا تھا کہ راجہ کل جائداد منتقل کرسکتا ہے بجز اسکے کہ کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت کیا جاے اس مقدمہ مین یہہ بھی وسعت دی گئی ہے کہ ایسا انتقال بذریعہ وصیت جایز ہے۔

جوڈیشل کمیٹی نے متعدد مقدمات مین یہہ قرار دیا ہے کہ محض یہہ امر کہ کوئی راج ناقابل تقسیم ہے اوسکو ناقابل انتقال قرار دینے کے لئے کافی نہین ہے بلکہ ایسے راج کو ناقابل انتقال قرار دینے کے لئے ایسے راج کا خاص رواج ثابت کرنا ضروری ہے۔

اوودٹ دیب بنام جادولعل۔ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۲۴۸۔

انندلعل بنام مہاراجہ دھیراج گروڑ ہورزا انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۲۔

برٹش انڈیا کے ہائیکورٹون نے بھی جوڈیشل کمیٹی کے فیصلہ جات کی بنا پر متعدد مقدمات مین اب یہہ قرار دیا ہے کہ جب تک کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت نہ ہو ناقابل تقسیم راج کا راجہ اوسکو منتقل کرسکتا ہے۔

برس فورڈ بنام راما بھا۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۷۔

روپ سنگہ بنام پربھو نراین۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۷۳۵۔

بمقدمہ سیوسبرمینیا بنام کرشنامل (مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۷) یہہ ثابت قرار دیا گیا کہ رواج کی بنا پر جائداد منتقل نہین کی جاسکتی لیکن جب ایسا رواج ثابت ہی ہو جاے تو بھی ضرورت کے لئے جائداد منتقل کی جاسکتی ہے۔

گوپال پرشاد بنام رگھناتھ۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۵۸۔

بمقدمہ للتیشور بنام رامیشور (کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۴۸۱)۔

کلکتہ ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا ہے کہ ناقابل تقسیم راج کے مالک کے سواے جوا رکان

خاندان ہین اونکو راج مین پیدا ہوتے ہی حق نہین ہوتا۔ اونکو صرف یہہ امید ہو سکتی ہے کہ وہ موجودہ راجہ کے قایم مقام ہو سکین۔ اور اونکو یہہ حق نہین ہے کہ وہ راجہ کے انتقال کے حق کو محدود کر سکین۔

جہانتک کہ صوبہ مدراس کا تعلق ہے مدراس ایکٹ ۲ بابت سنہ ۱۹۰۲ء و ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۳ء و ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۴ء کی رو سے یہہ فیصلہ جات غیر موثر ہو گئے ہین۔

جو جائداد سزا کی مستوجب ہو اوسکے منتقل کرنے کا اختیار۔

(۱۹۶) حسب ذیل اقسام کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے متعلق مالک جائداد کو قطعی اختیارات حاصل ہین:۔

(۱)۔ موروثی جائداد کا جو حصہ باپ نے اپنے بیٹون سے تقسیم کر کے حاصل کیا ہو۔ جہانتک کہ اون بیٹونکا تعلق ہے جنکو تقسیم مین حصہ دیا جا چکا ہے۔

(۲)۔ جائداد مکسوبہ۔

مدن گوپال بنام رام بخش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۱۔

اجودھیا بنام رام سرن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۷۔

راجہ رام بنام لچھمن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۵۔

سدا انند بنام سورجو منی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶۔

بشن پرکاش بنام باوا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۷۔

نانا نرائن بنام ہری پنتھ۔ موررز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۹۶ و ۱۲۱۔

گنگا بائی بنام وامن جی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸۔

سیتل بنام مادھو۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۹۴۔

سوبھیا بنام سوزیا۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱۔

سوم سندرمدلیار۔ بنام گنگا بشن۔ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۶۔

بلونت سنگھ بنام رانی کشوری۔ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷۔

(٣)۔جائداد جو باپ دادا سے نہیں بلکہ اور رشتہ دارون سے وراثتاً پہونچی ہو یعنی سپرتی بند ہو جائداد۔

جگموہن داس بنام منگل داس بمبئی جلد ١٠ صفحہ ٥٢٨۔

(٤)۔جس شخص کے بیٹا۔ پوتا یا پڑپوتا نہ ہو وہ اپنی موروثی و مکسوبہ ہر قسم کی جائداد کو بلا کسی قید کے منتقل کرسکتا ہے۔

مورز بنام چلیکنی۔ مورز انڈین اپیل جلد ٢ صفحہ ٥٤۔

ناگ لچھمی بنام گوپی۔ مورز انڈین اپیل جلد ٢ صفحہ ٣٠٩۔

مزوحم بنام نرسن داس بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ٢ صفحہ ١٠۔

اجودھیا بنام کاشی۔ ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ٤ صفحہ ٣١۔

رضامندی۔ (١٩٧) جب کوئی شخص بطور خود کسی جائداد کے منتقل کرنیکا مجاز نہ ہو تو دیگر شرکار کی رضامندی سے جو انتقال کیا جائے وہ جائز ہوگا۔ ایسی رضامندی صریح یا معنوی ہوسکتی ہے اور انتقال کے بعد اگر رضامندی ظاہر کیجائے تو اوس سے بھی انتقال جائز ہوسکتا ہے۔

ملر بنام رنگناتھ۔ کلکتہ جلد ١٢ صفحہ ٣٨٩۔

بمقدمہ کنجن چیٹی بنام سدا پلے۔ (مدراس جلد ٢٢ صفحہ ٤٦١)۔ رضامندی کے اوس قیاس سے بحث کی گئی ہے جو اوس صورت مین قایم ہوتا ہے جب باپ کے مقابلہ مین اوس جائداد کے متعلق مقدمہ رجوع کیا جائے جو اوسنے منتقل کی ہو اور وہ مقدمہ مین بطور مناسب جوابدہی کرے اور بیٹون کو مقدمہ کی کارروائی کا علم ہو۔

بمقدمہ لکشمی بنام چکرایتی (مدراس جلد ٣٠ صفحہ ٤٥٢)۔ مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ محض اسوجہ سے رضامندی کا قیاس نہ کیا جاسکیگا کہ منتقل شدہ جائداد کی آمدنی کی ادائی کے متعلق شرکار نے عذر نہین کیا ہے جبکہ ایسی جائداد خاندان مشترکہ کی جائداد سے علیحدہ نہ کی گئی ہو۔

جب مشترکہ جائداد تجارت یا کسی تجارتی کاروبار مین لگی ہوئی ہو تو منتظم کو وہ سب اختیارات

حاصل ہونگے جو اوس شخص کو حاصل ہوتے ہیں جو اوس قسم کا کاروبار انجام دیتا ہے اور اگر کوئی شریک ابتدا میں رضامندی ظاہر نہ کرے تو بھی منظوری مابعد کا یہہ اثر ہوگا کہ گویا ابتدا میں رضامندی ظاہر کی گئی تھی۔

بھولا نام موہن۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۷۔

سائل بھائی بنام سومیشور۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۸۔

مقدمہ ہارون محمد (بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹)۔

کندا سوامی اساری بنام سومسکنڈا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۷۱۔

ایسی رضامندی کا اوسوقت قیاس کیا جائیگا جب بیٹے نے اوس جائداد کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہو جو جائداد منتقل شدہ کے زرثمن سے خریدی گئی ہو۔

گنگابائی بنام وامن جی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۱۸۔

مادھو دیال بنام کلبر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۱۱۔

جب کوئی شریک اس شرط سے رضامندی ظاہر کرے کہ اور شرکار کی رضامندی کی صورت میں جائداد منتقل کی جا سکتی ہے تو ایسی رضامندی اوسوقت تک موثر نہ ہوگی جب تک کہ اور شرکار کی رضامندی حاصل نہ کی گئی ہو۔

سیو سوامی بنام سیوگن۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۸۹۔

اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کی رضامندی سے جائداد منتقل کرے تو ایسی رضامندی سے اوسکے پوتے کے حقوق پر اثر نہ پڑیگا اگر وہ انتقال کے وقت حقوق حاصل کر چکا ہو۔

بورک بنام گردھاری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۴۷۔

جب کوئی انتقال اسوجہ سے مکمل نہ ہو کہ جملہ ارکان کی رضامندی حاصل نہیں کی گئی ہے تو جن ارکان کی رضامندی انتقال کے وقت حاصل نہیں کی گئی اونکی رضامندی مابعد سے انتقال جائز ہو سکتا ہے ایسی صورت میں جو ارکان انتقال کے بعد پیدا ہوئے ہوں انکی

رضامندی مابعد کے قبل پیدا ہو چکے ہین اونکی رضامندی حاصل کرنی بھی ضروری ہے۔

ہروت نراین سنگہ بنام ہیرنراین سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ (۴۸۰)۔

شنظم کی جانب سے ضرورت کے لئے جائیداد کا انتقال۔

(۱۹۸) بمقدمہ ہنومان پرشاد بنام سماۃ بیوائی دویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۸)۔ پریوی کونسل نے نابالغ کے ولی کے متعلق یہہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ اوسکے اختیارات محدود ہین لیکن وہ ضرورت کے لئے یا جائداد کے فائدہ کے لئے جائداد رہن یا بیع کرنے کا مجاز ہے۔ اگر ولی نیک نیتی سے جائداد پر کوئی کفالت قایم کرے تو محض اسوجہ سے کہ اسکی ضرورت سابقہ بدنظمی کی وجہ سے پیش آئی ایسی کفالت کالعدم نہ قرار دی جاسکیگی جسوقت کہ کوئی کفالت قایم کی جائے اوسوقت جائداد کی جو حالت ہو اوسکے لحاظ سے دیکھا جائیگا کہ آیا وہ کفالت بلحاظ ضرورت اور فائدہ نابالغ قایم کی گئی ہے یا نہیں۔ لیکن دائن اوس صورت مین کفالت سے فائدہ اوٹھانے کا مستحق نہ ہوگا جب وہ سابقہ بدنظمی مین شریک ہو جب کوئی شخص کسی ولی یا منتظم کو قرضہ دے تو اوسکا فرض ہے کہ قرضہ کی ضرورت کے متعلق اطمینان کرلے لیکن جب اوس نے بادی النظری اطمینان کرکے نیک نیتی سے عمل کیا ہو تو کفالت کے جواز کے لئے یہہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ آیا درحقیقت کفالت قایم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ دائن کا یہہ فرض ہوگا کہ وہ یہہ دیکھے کہ جو روپیہ اوس نے قرض دیا ہے وہ مناسب طور پر استعمال ہوا ہے۔

پریوی کونسل نے یہی اصول اوس صورت مین بھی متعلق قرار دیا ہے جب خاندان مشترکہ کا منتظم یا کرتا جائداد منتقل کرے۔ منتظم یا کرتا ضرورت کے لحاظ سے دیگر ارکان خاندان کی رضامندی کے بغیر جائداد منتقل کرسکتا ہے۔

شیوشنکر بنام رام سیوک۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ (۰۰۰)۔

سرن بنام نندن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۶۔

لالہ امرناتھ بنام اچھن کنور۔ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۰۔

ہشیور بخش بنام رتن سنگہ۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۶۶۔

چھوٹے رام بنام نراین داس۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۵۔

بھوشکر نابابا بنام وجے لعل۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۲۔

گوبندا بنام بھاگوجی۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۱۵۶۔

چنیا بنام گونڈپا۔ آئین جلد ۵ صفحہ ۷۴۶۔

منتظم خاندان کو ضرورت کے لئے ہر قسم کا کام انجام دینے کا اختیار حاصل ہے۔ مثلاً وہ جائداد کے متعلق کسی نزاع کو سپرد ثالثی کر سکتا ہے اور اگر فیصلہ ثالثی اور طور پر قابل اعتراض نہ ہو تو وہ دوسرے ارکان خاندان پر بھی قابل پابندی ہوگا۔

جگناتھ بنام منو لعل۔ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۱۔

غریب اللہ بنام خالق۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۷۔

منتظم خاندان جو معاہدہ اپنے اختیارات کی حدود کے اندر کرے وہ خاندان کی کل جائداد پر قابل پابندی ہوگا لیکن منتظم کو یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے معاہدہ سے کسی اور رکن خاندان کو ذاتی طور پر ذمہ دار قرار دے سکے جب تک دوسرے ارکان خود فریق معاہدہ نہ ہوں اوسوقت تک ان پر ذاتی ذمہ داری نہیں عائد ہوسکتی۔

چلمیا بنام وردپا۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۶۶۔

ضرورت کے لیے منتظم جائداد کا کوئی جزو بیع کر سکتا ہے۔ ایسے بیع کو جائز قرار دینے کیلئے اس امر کے متعلق اطمینان کرنا ضروری ہے کہ آیا اوس سے جائداد مشترکہ کو فائدہ پہونچا ہے اور آیا جائداد کی حالت کے لحاظ سے وہ فعل ایسا تھا کہ معمولی فہم کا آدمی اوسکو مناسب سمجھتا۔ اگر دائن غیر معمولی سود پر قرض دے رہا ہو تو اوسکو اس امر کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ آیا زیادہ سود پر قرضہ لینے کی کافی وجہ ہے۔ ایسی حالت میں ممکن ہے کہ عدالت قرضہ کو جائز

قرار دیگر شرح سود مین اس بنا پر کمی کردے کہ اسقدر زیادہ سود پر قرضہ لینے کی ضرورت نہ تھی۔

متھرا بنام بوئن۔ ویکل رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۔
ہرونا تھورائے بنام رندھیر سنگہ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۱۔

مفصلہ ذیل صورتون مین جائداد کا بیع کرنا جائز قرار دیا گیا ہے:۔

(۱)۔ سابقہ قرضہ کی ادائی۔
(۲)۔ سرکاری محاصل کی ادائی۔
(۳)۔ خاندان کی پرورش۔
(۴)۔ ازدواج کے اخراجات۔
(۵)۔ ادائی رسوم میت۔

کامیشور شاستری بنام ویراچارلو۔ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۴۲۲۔
بھاگیرتھی بنام جوکو رام۔ الہ آباد۔ جلد ۳۲ صفحہ ۵۷۵۔
سندر بائی بنام شیونراین۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۸۱۔

(۶) دیگر رسوم خاندان۔

بالاجی بنام کرشناجی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۶۔

بھتیجی کے بیٹے کی شادی کے اخراجات کے لئے جائداد مشترکہ کا انتقال جائز نہین ہے۔

پاربتی بنام گنپت راؤ۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۷۔

سابقہ قرضہ کی بابت ذمہ داری کن صورتون مین اور کن شرائط کے ساتھ عاید ہوگی اوسکی صراحت مفصلہ ذیل مقدمات مین کی گئی ہے۔

بہنبی رام بنام مان سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۔
نتھو بنام کنڈا لعل۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۲۔

خاندان مشترکہ کے ارکان کے ازدواج کے اخراجات کے لئے جائداد کا انتقال جائز قرار دیا گیا ہے لڑکی کو زیور وغیرہ دینے کا عام قاعدہ ہے لیکن اگر زیور کے بجائے خاندان کی حالت کے موافق جائداد غیر منقولہ دیجائے تو ایسا انتقال جائز ہوگا۔ یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ ایسا انتقال ازدواج کے کچھہ عرصہ بعد کیا گیا۔ جب باپ کے مرنے کے بعد لڑکی کا ازدواج کیا جائے تو مالک جائداد پر ازدواج کے اخراجات کی ذمہ داری ہوگی۔

سندر رمہا بنام سیتما۔ مدراس جلد ۵ ۳ صفحہ ۲۲۸۔

چورامن ساہو بنام گوپی ساہو۔ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۱۔

بچو بنام مانکو بائی۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۳۷۳۔

کامکشی اماّل بنام چکراپتی۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۴۵۲۔

سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے قرضہ لینا جائز ہے لیکن دائن کو اس امر کا اطمینان کر لینا ضروری ہے کہ بغیر اوسکی مدد کے سابقہ قرضہ کی ادائی نہیں ہوسکتی ہے۔ اگر دائن نے اس امر کا اطمینان کر لیا ہے کہ مدیون کو رقم کی ضرورت ہے اور وہ بطور مناسب عمل کر رہا ہے تو جائداد مشترکہ پر ذمہ داری عاید ہوسکیگی اس امر پر کہ قابض جائداد نے فضول خرچی کی ہے یا اوس نے بلاسوچے سمجھے قرضہ لیا ہے صرف اس بات کے ثابت کرنے کے لئے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ فی الواقع قرضہ لینے کی اوسوقت ضرورت نہ تھی۔ اگر قرضہ دینے کے وقت دائن نے اطمینان کر لیا ہے کہ اوسکی ضرورت ہے تو سابقہ فضول خرچی کی وجہ سے دائن کے حق پر مضر اثر نہ پڑ سکیگا۔

بابو سنگہ بنام بہاری لعل۔ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۵۶۔

جب کوئی شخص کسی جائداد کا واقعی منتظم ہو گو اوسکو منتظم ہونے کا قانوناً حق نہ ہو تو اوسکے افعال کی ذمہ داری جائداد پر اوسیطرح عاید ہوگی جسطرح کہ ایسے منتظم کے افعال کی ہوتی جو بطور جائز مقرر کیا گیا ہوتا۔

ہنومان پرشاد پانڈے بنام مسماۃ ببوی منراج کنواری۔

مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳۔

خاندان مشترکہ منتظم خاندان اپنی اور دیگر شرکار کی طرف سے جو دستاویز تکمیل کرے اوسکی بنا پر جملہ شرکار خاندان ذمہ دار ہونگے۔

بنسی لعل بنام لچھمی نرائن۔ آئین دکن جلد ۶ صفحہ ۳۷۶۔

ضرورت کے متعلق بار ثبوت۔ (۱۹۹) جب کوئی شخص کسی ایسے شخص سے معاہدہ کرے جسے مجرو حقوق حاصل ہوں تو اوسکا فرض ہے کہ یہہ ثابت کرے کہ معاہدہ ایسے حالات میں کیا گیا ہے کہ وہ قابل تعمیل ہے۔ جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ ہنومان پرشاد بنام مسماۃ ببوائی (دیکلی ریورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۸۱) یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے اس امر کا تصفیہ کیا جائیگا کہ ضرورت کے متعلق داین کو کس قسم کی شہادت پیش کرنی لازمی ہے بار ثبوت کا تصفیہ کرنے کے وقت اس امر کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ جب کسی خاص واقعہ کے متعلق شہادت کی ضرورت ہو تو بار ثبوت اوس شخص پر عاید کیا جائیگا جسے اوس واقعہ کا بطور خاص علم ہو یا علم حاصل کرنیکا موقع ہو۔

بمبئی ہائیکورٹ نے بمقدمہ سوبرو بنام نرائن راو (بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۰) قرار دیا ہے کہ جب کسی منتظم خاندان نے قرضہ لیا ہو تو یہہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ وہ خاندان کی ضرورت کے لئے لیا گیا ہے۔

نیز ملاحظہ ہو گنپت رائے بنام منی لعل الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۵۔

لیکن جب قرضہ حساب رواں کی بقایا ہو تو داین کا یہہ فرض نہیں ہے کہ یہہ ثابت کرے کہ قرضہ کی ہر مد کس غرض کے لئے لی گئی ہے۔ بلکہ یہہ ثابت کرنا کافی ہے کہ خاندان کو قرضہ کی واقعی ضرورت روان اخراجات کے لئے یا تجارت کے لئے تھی اور قرضہ منتظم کے اس بیان پر دیا گیا کہ ایسی ضرورت تھی۔

کرشن رامیا بنام واسدیو یمبئی جلد ۲ صفحہ (۸۰۸)۔

بار ثبوت کا تصفیہ کرنے کے وقت اس امر کا بھی لحاظ رکھنا ہوگا کہ آیا منتقل الیہ خود دعویدار ہے یا اوسکا قایم مقام۔

منتقل الیہ سے اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ اوسکو اپنے قرضہ کے بارہ مین کل واقعات کا علم ہوگا لیکن اوسکے قایم مقام سے اس بات کی توقع نہین کی جا سکتی۔

مہیشور بخش بنام رتن سنگہ۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۶۶۔

منتقل الیہ اون بیانات کو شہادت مین پیش کر سکتا ہے جو اصل مدیون نے قرضہ لینے کے وقت کئے تھے اور نیز اس امر کو کہ قرضہ کسی سابقہ قرضہ کی ادائی کے لئے لیا گیا تھا جسکے متعلق سابق مین کوئی اعتراض نہین کیا گیا۔

سکھ چند بنام دلیتی۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳۔

کمندی بنام سرب سنگھ۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۱۔

لال سنگھ بنام دیونرائن۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۷۹۔

گوروسوامی بنام گنیشا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۳۷۔

جب بیٹا اس بنا پر ذمہ داری سے بچنا چاہے کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تو بار ثبوت اوسکے ذمہ ہوگا۔

سبرامینا بنام سداسیو۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۵۔

بار ثبوت جب ڈگری کی بنا پر جایداد منتقل کی جائے۔

(۲۰۰) جب عدالت سے کوئی ڈگری صادر ہو چکی ہو اور اوسکی تعمیل مین کوئی جایداد نیلام کی جائے یا اوسکی ادائی کے لئے رقم قرض لی جائے یا جایداد کا کوئی جزو منتقل کیا جائے تو اس امر کا قیاس کیا جائیگا کہ ڈگری مین جو واقعات ظاہر کئے گئے ہین وہ صحیح ہین اور خریدار اور مدیون ڈگری کے مابین اون واقعات کو صحیح تسلیم کیا جا سکیگا۔ اگر ڈگری ایسی ہو کہ اوسکی بنا پر خاندان مشترکہ کی جایداد منتقل کیجا سکتی

ہو تو خریدار کو کل خاندان کے مقابلہ مین حقوق حاصل ہو جائینگے لیکن اگر وہ صرف مدیون کی ذات پر ہو تو خریدار کو صرف مدیون کے حقوق حاصل ہونگے۔

جب ڈگری باپ کے مقابلہ مین ہو تو جہانتک اوسکی اولاد کا تعلق ہے جو انتقال اوسکی بنا پر کیا جائے وہ اوسکے مقابلہ مین موثر ہوگا بجز اسکے کہ وہ یہہ ثابت کرسکین کہ ڈگری ایسے قرضہ کی بابت ہے جو اخلاق کے خلاف کام کے لیئے لیا گیا تہا۔

مدن ٹھاکر بنام کنتو لعل۔ ویکلی ریورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔

بھگوت پرشاد بنام مسماۃ گرجا کنور۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷۔)

شیو شنکر بنام پاربتی۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۶۔

جب ڈگری کسی رکن خاندان کے مقابلہ مین ہو تو خریدار کو یہہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اوسکی بنا پر خاندان مشترکہ کی جائداد پر ذمہ داری عائد ہو سکتی تہی جب تک وہ یہہ ثابت نکرے بادی النظری قیاس یہی ہوگا کہ وہ صرف مدیون ڈگری پر قابل پابندی ہے اور اوسکی بنا پر صرف اوسکے حقوق منتقل ہو سکتے تھے۔

ونکٹ سوامی بنام کیاپن۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۵۴۔

لوکی بنام اگھوری۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۴۔

گنگولہ بنام انجا۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۳۔

کرشن ریڈی بنام تھمبو۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۴۸۔

جب کوئی رکن خاندان قرضہ لیکر دستاویز کی تکمیل اپنے نام سے کرے تو اگر اوسکی بنا پر دوسرے ارکان خاندان پر ذمہ داری عائد کرنی مقصود ہے تو اونکو فریق بنانا چاہیئے اگر صرف تکمیل کنندہ دستاویز کے مقابلہ مین دعوی رجوع کیا جائے تو بادی النظری قیاس یہی ہوگا کہ صرف مدیون ڈگری پر اوس قرضہ کی ادائی کی ذمہ داری ہے۔

دین دیال بنام جگدیپ نراین۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

آرمونگم بنام سبھاپتی - مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲-

دوراسوامی بنام ایترت - مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳۶-

ماروتی نراین بنام لال چند - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۶۴-

گورپا بنام تھما - مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۶-

ابہلک داسے بنام ربی راسے - کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۳-

کشن سنگھ بنام مورلیشور - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۹۱-

جب منتظم خاندان نے بحیثیت منتظم قرضہ لیکر دستاویز کی تکمیل کر دی ہو - ایسی صورتمین دائن کو اختیار ہے کہ کل ارکان کے مقابلہ مین دعوی کرے یا صرف تکمیل کنندہ دستاویز کے مقابلہ مین بحیثیت منتظم خاندان - اگر یہہ معلوم ہوتا ہو کہ مدیون نے بحیثیت منتظم قرضہ لیا ہے اور اوسپر دعوی الھی بحیثیت منتظم کیا گیا ہے تو ڈگری جملہ ارکان خاندان کے مقابلہ مین موثر ہوگی اور ایسی ڈگری کی تعمیل مین کل ارکان خاندان کے حقوق منتقل کئے جاسکینگے -

ہری وٹھل بنام جیے رام وٹھل - بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۷-

جب یہہ معلوم ہو کہ منتظم خاندان نے اپنی ذاتی حیثیت سے نہ کہ منتظم کی حیثیت سے قرضہ لیا ہے تو ایسے قرضہ کی بابت جو ڈگری صادر ہو اوسکی ذمہ داری صرف منتظم کی ذات پر ہوگی -

کنوری بنام الواالوری - مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۷-

جب کارروائی سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ گو صرف ایک رکن کو مدعی علیہ بنایا گیا ہے - لیکن دراصل کل مشترکہ جائداد کے مقابلہ مین کارروائی ہو رہی ہے اور خریدار نیلام نے کل جائداد کی نسبت ادا کی ہے تو ایسی صورت مین خریدار کو کل جائداد پر حقوق حاصل ہوسکینگے لیکن یہہ صرف اوسی صورت مین ہوگا جب مدعی علیہ کے مقابلہ مین کل خاندان کے قایم مقام کی حیثیت سے کارروائی کرنا موقع ہو اور فی الواقع اوسکو بحیثیت قایم مقام مدعی علیہ بنایا گیا ہو -

بشیشیور بنام بھیشور۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷۔

دیو بنام رام منوہر۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶۷۔

رام سیوک بنام رگنوبر۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۲۔

رام نراین بنام بھوانی۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴۳۔

ہری ہرن بنام بھوبائیشوری دیوی۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۔

کیدار ہر سعو بنام پرتاب چندر۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۔

نرندر ناتھ بنام بھوپیندر۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۳۔

کیا خاندان مشترکہ کا کوئی رکن جائداد مشترکہ مین اپنا حصہ منتقل کرسکتا ہے۔

کیا خاندان مشترکہ کا کوئی رکن جائداد مشترکہ مین اپنا حصہ منتقل کرسکتا ہے۔

(۲۰۱)۔ متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے کوئی رکن خاندان مشترکہ کسی جائداد مشترکہ کے متعلق یہہ نہین کہہ سکتا ہے کہ وہ اوسکا مالک ہے اوسکو تقسیم کرانے کا حق حاصل ہے لیکن جب تک تقسیم نہ ہو اوسوقت تک اوسکا حصہ غیر معین ہے اور اسی اصول کے مدنظر متاکشرا مین تقسیم حصول جائداد کا ایک طریقہ قرار دی گئی ہے۔ متاکشرا باب ۱ فصل ۱۔ فقرہ (۳۰) مین حکم ہے کہ خاندان مشترکہ کی صورت مین کوئی رکن خاندان اپنا حصہ اوسوقت تک منتقل نہین کرسکتا جب تک وہ کل ارکان مشترکہ کی رضامندی نہ حاصل کرلے۔ اور پریوی کونسل نے بھی بمقدمہ سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگھ (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸) تسلیم کیا ہے کہ "اسمین شبہہ نہین ہے کہ کسی رکن خاندان مشترکہ کے حصہ کا انتقال خواہ ایسا انتقال رکن مذکور خود کرے یا عدالت کے حکم سے کیا جائے خاندان مشترکہ کے اصلی اصول کے مغایر ہے" لیکن فیصلجات مین ایسے انتقال کو خاص حالات مین اور خاص طریقہ کے موافق جائز تسلیم کیا گیا ہے۔ جسکی صراحت ذیل مین کی جاتی ہے:۔

کلکتہ ہائیکورٹ۔ مکتب متھلا اور مکتب بنارس کے متعلق کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے اور جوڈیشل کمیٹی نے بھی منظور کیا ہے کہ کسی رکن خاندان مشترکہ کو جایداد مشترکہ مین اپنا حصہ رہن رکھنے کا حق حاصل نہین ہے۔ نہ ایسے حصہ کی بیع یا ہبہ جائز ہے۔

کو سیرت بنام سدابرت پرشاد ساہو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۱۰۔

سدابرت پرشاد ساہو بنام پھول باس کنور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ (۱)۔

دین دیال بنام جگدیپ نراین۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگھ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

مادھو پرشاد بنام مہربان سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷۔

الہ آباد۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے بھی اوس رائے سے اتفاق کیا ہے جو کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ سدابرت پرشاد ساہو بنام پھول باس کنور (ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۱۰) ظاہر کی ہے۔ الہ آباد ہائیکورٹ کی اس رائے سے جوڈیشل کمیٹی نے بھی اتفاق کیا ہے اور الہ آباد مین کوئی رکن خاندان جایداد مشترکہ مین اپنا حصہ بذریعہ بیع یا رہن یا ہبہ منتقل نہین کر سکتا ہے بجز اسکے کہ منتقل کنندہ کی حیثیت باپ یا دادا کی ہو یا جایداد خاندان کی ضرورت کے لئے منتقل کی جائے۔

چمیلی کنور بنام رام پرشاد۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۶۷۔

رامانند سنگھ بنام گوبند سنگھ۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۸۴۔

بالگوبند داس بنام نراین داس۔ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۹۔

مدراس وبمبئی۔ مدراس اور بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ خاندان مشترکہ کا ایک رکن جایداد مشترکہ مین اپنا حصہ بذریعہ بیع یا رہن منتقل کر سکتا ہے۔

دامودھر وٹھل کھرے بنام دامودھر ہری سوسن۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۸۲۔

پانڈورنگ آنند راو بنام بھاسکر سداسو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۲۔

اودے رام سیتا رام بنام رانو پانڈوجی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۔

باسدیو بھٹ بنام ونکٹیش سنبھو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹۔

فقیر پا۔ بنام چنو پا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۲۔

سورج منبی کنورہ۔ بنام شیو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

ویراسوامی گرامبی بنام آیا سوامی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷۱۔

بدو متھو لیٹی بنام رما ریڈی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۔

بالائی وبلیا بنام منار و ناکمن۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۱۴۔

رائے چارلو بنام ونکٹ راماتیا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۰۔

رہن کا جواز رکن خاندان کے فوت ہونے کے بعد۔

بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جب کسی رکن خاندان نے جائداد مشترکہ مین اپنے حصہ کو رہن رکھا ہو تو اوسکے فوت ہونے کے بعد بھی رہن جائز ہوگا۔

رنگیا ما سرنیواس آیا۔ بنام گنپا بھٹ۔ بمبئی جلد ۵ اصفحہ ۴۷۳۔

شریک خاندان اپنا حصہ خود منتقل کرسکتا ہے یا نہین۔

(۲۰۲) جب تک خاندان اشتراک کی حالت مین رہے اوسوقت تک کوئی شریک کسی خاص جائداد کو منتقل کرنیکا مجاز نہین ہے لیکن اگر وہ بدل لیکر کسی خاص جائداد کو منتقل کردے تو منتقل الیہ کو اوسکے حصہ کا تقسیم کے ذریعہ سے تعین کرالنے اور اوسکے حصہ پر قبضہ پانیکا حق ہوگا۔ مدراس اور بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ شریک خاندان اپنا حصہ منتقل کرسکتا ہی۔

بیدا متھو لیٹی بنام رما ریڈی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰۔

ویراسوامی بنام آیا سوامی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷۱۔

رائے چارلو بنام ونکٹ رامنا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۰۔

ینڈیا بنام رام لنگم۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ (۴۰۶)

واسدیو بنام ونکٹیش ۔بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱۰) ۔صفحہ (۱۵۶)۔
فقیرپا بنام چینپا بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱۰)، صفحہ ۱۶۲)
رنگنا بنام کینابھٹ بمبئی جلد ۵ اصفحہ (۶۷۳)
شیواجی راؤ بنام سٹ راؤ ۔بمبئی جلد ۳۳ صفحہ (۲۶۷)۔
مدراس اور بمبئی ہائیکورٹ نے یہہ بھی قرار دیا ہے کہ منتقل الیہ اپنا حق رکن خاندان کے فوت ہونے کے بعد بھی حاصل کرسکیگا۔
المیلا بنام رنگاسوامی ۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۸۸۔
رنگاسوامی بنام کرشنایئن ۔ مدراس جلد ۱۴ اصفحہ ۴۰۸۔
اپاگری بنام آپاگری ۔مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۹۰۔
متھلا اور بنارس کتب کے لحاظ سے کسی رکن خاندان مشترکہ کو یہہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ تقسیم کے قبل اپنا حصہ منتقل کرے لیکن جب کوئی رکن فی الواقع اپنا حصہ منتقل کردے تو منتقل الیہ کو منتقل کنندہ کی زندگی میں اکیوئیٹی کے اصول کے لحاظ سے یہہ حق ہوگا کہ وہ منتقل کنندہ کو اپنے حصہ کا تعین تقسیم کے ذریعہ سے کرانے پر مجبور کرے اور جب اوسکے حصہ کا تعین ہوجائے تو منتقل الیہ اوس حصہ پر ذمہ داری عاید کرسکیگا عملی طور پر اس اصول اور بمبئی اور مدراس کے قاعدہ میں زیادہ فرق نہیں ہے ۔ بنارس او رمتھلا کے قاعدہ کے موافق عدالت کو ہر مقدمہ کے حالات پر غور کرکے حکم دینے کا موقع ہوگا۔
دین دیال بنام جگدیپ ۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔
چندر کمار بنام ہرنبس سہائے ۔کلکتہ جلد ۱۶ اصفحہ ۱۳۷۔
مادہوپرشاد بنام مہربان سنگھ ۔کلکتہ جلد ۱۸ اصفحہ ۱۵۷۔
بالگوبند داس بنام نراین لعل الہ آباد جلد ۱۵ اصفحہ ۳۳۹۔
بھاگرتی بنام شیو بھگت الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۵۔

کالی شنکر بنام نواب سنگھ - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۵۰۷ -

جمنا پرشاد بنام گنگا پرشاد - کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۱ -

ایک رکن خاندان اپنے حق سے دست بردار ہو سکتا ہے لیکن وہ اپنا حصہ کسی دوسرے رکن کے حق مین منتقل نہین کر سکتا۔

چندر کشور بنام وہپت - الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۹ -

خاندان مشترکہ کا سکونتی مکان

(۲۰۳) اگر خاندان مشترکہ کا کوئی رکن سکونتی مکان مین اپنا حصہ منتقل کر دے تو منتقل الیہ کو یہہ حق نہ ہوگا کہ وہ صرف اوس حصہ پر قبضہ دلائے جانیکا دعوی کرے ایسی صورت مین اوس رکن کے حق کے تقسیم کرائے جانیکی کارروائی ہو سکتی ہے۔

وینکٹ راما بنام میر البائی - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۵ -

پانڈورنگ بنام بھاشنکر بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۲ -

راماندن بنام رام گھل - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۰ -

منی لعل بنام تارا بائی بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۹۸ -

بمبئی اور مدراس مین وصیت و ہبہ جائز نہین ہے۔

(۲۰۴) جب ایک رکن خاندان مشترکہ اپنی زندگی مین اپنا حصہ ہبہ کرے تو ایسا ہبہ جائز نہین ہے۔

ایسے حصہ کے متعلق وصیت بھی جائز نہین ہے -

بابا بنام تما - مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۵۷ -

پنوسوامی بنام ٹھاٹھا - مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۷۳ -

رامنا بنام وینکٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶ -

ویریا بنام ہنومنتا - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۹ -

وٹلائین بنام یامنما - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶ -

لکشمن داداناتک بنام راجچندر دادنانک بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۰۴ -

رتھنم بنام سوسیر پینار مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۳ -

ورندابن داس رامداس بنام یمنیا بائی - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹ -

لکشمی شنکر بنام ویجناتھ - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۴ -

گنگارام بنام مسماۃ سندر بائی - آئین جلد ۴ صفحہ ۴۵۶ -

اصول متذکرہ صدر ظاہرا مکتب بنارس اور متھلا سے بھی متعلق ہوگا -

رکن خاندان مشترکہ کا حق عدالت کے حکم سے منتقل ہو سکتا ہے -

(۲۰۵) اس امر کے متعلق مختلف ہائیکورٹون مین اختلاف ہے کہ آیا کوئی رکن خاندان مشترکہ اپنا حق خود بذریعہ بیع یا رہن منتقل کر سکتا ہے لیکن اس بارہ مین کل عدالتین متفق ہین کہ ایسا حق عدالت ڈگری کی تعمیل مین قرق و نیلام ہو سکتی ہے -

دین دیال بنام جگدیپ نراین - کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ -

اس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا کہ خریدار نیلام خاندان مشترکہ کی جائداد اوسی طرح تقسیم کرا سکیگا جسطرح مدیون ڈگری کرا سکتا تھا -

جب کسی رکن خاندان مشترکہ پر کوئی ذاتی قرضہ ہو اور اوس قرضہ کی بابت ڈگری حاصل کی جائے اور اوسکی تعمیل مین نیلام اوس کی زندگی مین عمل مین آئے تو خریدار نیلام اوس رکن خاندان کے حصہ کا مستحق ہوگا اور حصہ کا تعین وہ بذریعہ تقسیم کرا سکیگا -

سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ -

جب کوئی شخص کسی رکن خاندان مشترکہ کے حقوق نیلام مین خریدے تو اوسکو کل جائداد مشترکہ کی تقسیم کا دعوی جملہ ارکان خاندان کے مقابلہ مین کرنا مناسب ہے -

بمبئی اور الہ آباد ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ اگر کوئی خریدار نیلام کسی رکن خاندان کا حق صرف کسی خاص جائداد مشترکہ مین حاصل کرے تو وہ صرف اوس

جائداد مین تقسیم کا دعوی کر سکتا ہے گو اور ارکان خاندان مشترکہ کو ایسے مقدمہ مین یہہ درخواست پیش کرنے کا حق ہوگا کہ اوس رکن کے حق کا کل جائداد مشترکہ مین تعین کرکے اوسکی تقسیم کردی جائے۔

مار ار راو بنام سیتارام۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۴۔

شیو مورتپا بنام ویرپا۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸۔

رام موہن لعل بنام مولچند۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۹۔

مدراس اور کلکتہ ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ خریدار نیلام کو کل جائداد مشترکہ کی تقسیم کا دعوی کرنا چاہیئے۔

ونکٹ راما بنام میرالبائی۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۵۔

پلانی کونن بنام ماساکونن۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۳۔

حشمت رائے بنام سندرداس۔ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶۔

کرشٹیا بنام نرسمم۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸۔

لیکن کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ مدیون ڈگری کے سوائے دیگر ارکان خاندان مشترکہ اوس انتقال کو جائز تسلیم کرکے خریدار نیلام کے مقابلہ مین صرف اوس جائداد کے متعلق تقسیم کا دعوی کرین جسمین خریدار نیلام نے حق حاصل کیا ہے۔

چناسنیاسی رازو بنام سودیہ رازو۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۶۔

سبر امینیا چیر بنام پدم نابھا چہتر۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۷۔

شریک خاندان کا حصہ قرضہ کی بابت منتقل ہو سکتا ہے۔

(۲۰۶)۔ خاندان مشترکہ کے ارکان کو مشترکہ جائداد مین حق حاصل ہے لیکن جب تک تقسیم نہ ہوا اوسوقت تک متاکشرا کے احکام کی رو سے کسی رکن کے حصہ کا تعین نہین ہو سکتا۔ اگر کوئی رکن اشتراک کی حالت مین فوت ہو جائے تو اوسکا حصہ پسماندگی کے قاعدہ سے

بقیہ ارکان خاندان کو پہونچ جاتا ہے۔ کسی رکن خاندان کو یہہ حق حاصل نہین ہے کہ وہ کسی خاص مشترکہ جائداد کو منتقل کرے یا کسی خاص جائداد پر کفالت قایم کرے اگر کوئی رکن قرضہ لے تو اوسکے قرضہ کی بنا پر داین کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ مدیون کی زندگی مین اوس کے حصہ کو قرق و نیلام کرا سکے ایسی صورت مین اوسکے حصہ کی تقسیم ہو گی اور وہ مشترکہ خاندان کا رکن باقی نہ رہیگا۔

واسدیو بنام ونکٹیش۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹۔

دین دیال بنام جگدیپ۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

گسٹراج بنام شیوزور۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۹۸۔

کل جائداد مشترکہ موروثی ایک رکن خاندان کے لیئے ہوے اون قرضہ جات کی جو اوسنے اپنی ذات کے لیئے ہے ہون ذمہ دار نہین ہو سکتی بلکہ صرف اوس حد تک جتنا کہ اوس کا حصہ ہو۔

چنیا بنام گودھندپا۔ آئین جلد ۶ صفحہ ۸۵۔

جب کوئی شخص کسی رکن خاندان کا حصہ نیلام مین خریدے تو وہ اوسوقت تک کسی خاص جائداد پر قبضہ پانے کا مستحق نہ ہوگا جب تک کہ خاندان کی جائداد کی تقسیم ہو جاے وہ اپنے حصہ کا تعین صرف تقسیم کے ذریعہ سے کرا سکتا ہے۔

سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

ہروے نارائن بنام رودر پرکاش۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶۔

خریدار نیلام کو بقیہ ارکان خاندان کے مقابلہ مین تقسیم کا دعوی رجوع کرنا پڑیگا۔ تقسیم کرنے مین جہانتک خاندان کی حالت اور دیگر ارکان کے حقوق کے لحاظ سے ممکن ہے عدالت اس بات کی کوشش کریگی کہ خریدار کے حق مین جو جائداد منتقل کی گئی ہے وہ

اوسکے حصہ مین آجاے -

ایسے مقدمہ مین منتقل کنندہ کے پورے حصہ کی تقسیم کی جائیگی -

نراین بنام راجہ رام - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۱ -

جالی ور بنام رام لعل - کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۲۳ -

ماروتی بنام لیلا چند - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۶۴ -

بالا ئیکونن بنام مار اکونن - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۳ -

لیکن جب دعوی ارکان خاندان کے مقابلہ مین نہ ہو بلکہ دوسرے خریدار کے مقابلہ مین ہو تو صرف اوس جائداد کی تقسیم کا دعوی ہوسکیگا جو منتقل کی گئی ہو -

الور سار و تھص بنام تھمبر و بالائی - مدراس جلد ۴۳ صفحہ ۲۶۹ -

جب جائداد مشترکہ کسی خریدار کے قبضہ مین ہو تو ایک رکن خاندان کو یہ حق حاصل ہے کہ خریدار کے مقابلہ مین صرف اپنا حصہ دلاپانے کا دعوی کرے - ایسے رکن کو کل ارکان خاندان سے تقسیم کرانے کی ضرورت نہین ہے -

رام چرن بنام اجودھیا پرشاد - الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۵۰ -

چنا سینا سی بنام سوریہ راؤ - مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۹۶ -

سیر ینیا چیتھر بنام پدمانبھا چیتھر - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۷ -

جب کسی رکن خاندان نے کسی خاص جائداد کو منتقل کردیا ہو اور منتقل الیہ نے اوس رکن کے حصہ کی بابت ڈگری حاصل کرلی ہو اور دیگر ارکان خاندان منتقل الیہ کے مقابلہ مین اوس جائداد کی بازیافت کا دعوی رجوع کرین تو وہ اس بات پر اصرار کرسکیگا کہ دعوی دارونکو دادرسی اس شرط پر دی جاے کہ وہ منتقل کنندہ کے حقوق کی تقسیم کے متعلق رضامند ہوجائین تا کہ منتقل الیہ اپنا حصہ پاسکے -

رام کشور کدار ناتھ بنام جے نراین رام رچپال - کلکتہ جلد ۴۰ صفحہ ۹۶۶ -

جب کسی رکن خاندان کے مقابلہ مین کوئی ڈگری زر نقد صادر کی جاے تو اوسکی تعمیل جائداد پسماندگی متوفی پر نہین ہو سکتی۔

آپا بنام گوپالو۔ آئین جلد ۸ صفحہ ۲۹۳۔

خریدار نیلام کے حق کا تعین کسوقت کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

(۲۰۷) جب کسی رکن خاندان مشترکہ کا حق کوئی شخص نیلام مین خریدے تو اوسکو وہ حق حاصل ہوگا جو اوس رکن کو تاریخ تقسیم کو حاصل ہو نہ کہ وہ جو اوسے تاریخ نیلام کو حاصل ہو۔

رنگاسامی بنام کرشنا ین۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۸۔

ہردے نراین ساہو بنام رودر پرکاش۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶۔

گورلنگپا بنام نندپا بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۹۷۔

جب کوئی شریک خاندان اپنا حصہ منتقل کرے تو منتقل الیہ کے حق کا تعین تاریخ انتقال یا تاریخ ارجاع دعوے کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

(۲۰۸) جب کسی رکن خاندان نے جائداد مشترکہ مین اپنا حق منتقل کیا ہو تو یہہ امر غور طلب ہوتا ہے کہ منتقل الیہ کو وہ حق حاصل ہوگا جو منتقل کنندہ کو تاریخ انتقال حاصل تہا یا وہ حق جو اوسے تاریخ ارجاع دعویٰ حاصل تہا اس مسئلہ کے متعلق اختلاف راے ہے۔

مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ رنگاسوامی بنام کرشنا ین (مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۸) یہہ قرار دیا تہا کہ خریدار کو وہ حق حاصل ہوگا جو تاریخ ارجاع دعویٰ پر منتقل کنندہ کو حاصل ہو لیکن بمقدمہ چنو پلے بنام کالی متھو چیٹی (مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۴۷)۔ اجلاس کامل نے اوس راے سے اختلاف کرکے قرار دیا ہے کہ منتقل الیہ کو صرف وہی حقوق حاصل ہونگے جو تاریخ انتقال کو منتقل کنندہ کو حاصل تھے ایسے حقوق مین نہ کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی۔

بمبئی ہائیکورٹ نے بمقدمہ گرولنگپا بنام نندپا (بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۹۷) قرار دیا ہے کہ اگر خاندان مشترکہ مین اور ارکان پیدا ہو جائین تو منتقل الیہ کے حقوق مین کمی ہو جائیگی یعنی وہ اوس سے زیادہ حصہ نہ پاسکیگا جو رکن خاندان تقسیم کے وقت خود پانے کا مستحق ہوتا۔

بنارس اور متھلا مکتب کے لحاظ سے منتقل الیہ کو اکیویٹی کی بنا پر جو حق حاصل ہوگا اوسکا تعین اوسوقت کے لحاظ سے کیا جائیگا جب منتقل کنندہ کے حق کی واقعی علحدگی عمل مین آئے۔ اگر تعین کے قبل منتقل کنندہ فوت ہوجائے تو منتقل الیہ کو حقوق حاصل نہ ہوسکینگے۔

خریدار نیلام کا یہہ فرض نہین ہے کہ وہ یہہ ثابت کرے کہ قرضہ ضرورت کے لئے لیا گیا ہے۔

(۲۰۹) جب باپ کے مقابلہ مین اوسکے قرضہ کی بابت کوئی ڈگری حاصل کی جائے اور اوس ڈگری کی تعمیل مین باپ کے حقوق نیلام کئے جائین تو خریدار نیلام کا یہہ فرض نہین ہے کہ وہ یہہ ثابت کرے کہ قرضہ ضرورت کے لئے لیا گیا تھا۔ اگر بیٹونکو اوسکے جواز کے متعلق اعتراض ہو تو اونکا فرض ہے کہ یہہ ثابت کرین کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تھا اور اِس امر کے ثابت ہونے پر کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تھا اور خریدار نیلام کو اوسکا علم تھا نیلام ناجائز قرار دیا جائیگا۔ بھگوت پرشاد سنگھ بنام گرجا کنور۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷۔

خاندان مشترکہ کے جملہ ارکان کے حقوق کس صورت مین منتقل ہوسکتے ہین۔

جملہ ارکان خاندان کے حقوق کسطرح منتقل ہوسکتے ہین۔

(۲۱۰) اس مین کوئی شبہہ نہین ہے کہ جملہ ارکان خاندان مشترکہ بالاشتراک کل جائداد خاندان مشترکہ یا اوس کے کسی جزو کو بذریعہ ہبہ۔ رہن یا بیع منتقل کرسکتے ہین۔ ایسی صورت مین منتقل الیہ کو اس بات کی ضرورت نہین ہے کہ یہہ دریافت کرے کہ ایسا انتقال کسی قانونی ضرورت سے کیا جارہا ہے یا نہین اور نہ اون ارکان خاندان کو جو انتقال کے بعد پیدا ہوں ایسے انتقال کے متعلق اعتراض کرنیکا حق ہوگا۔

جب کوئی رکن نابالغ ہو۔

جب کوئی رکن نابالغ ہو تو اوسکی جانب سے منتظم خاندان عمل کرسکتا ہے لیکن ایسا انتقال اوس صورت مین جائز ہوگا جب وہ نابالغ کے فائدہ کے لئے کیا جائے۔

ایک رکن خاندان جملہ ارکان کے حقوق کس صورت مین منتقل کرسکتا ہے۔

(۲۱۱) متاکشرا باب ۱ فصل ۱ فقرہ ۲۸ و ۲۹ کی رو سے

خاندان مشترکہ کا کوئی ایک رکن کل ارکان کے حقوق صرف اوس صورت مین منتقل کرسکتا ہے

نابالغ ارکان۔ جب وہ ارکان "نابالغ اور اپنی رضامندی ظاہر کرنے کے ناقابل ہون"۔

ایسی حالت مین انتقال نابالغ کے فایدہ کے لئے ہونا ضروری ہے۔ جب دیگر ارکان خاندان

بالغ ارکان۔ مشترکہ بالغ ہون تو انتقال اوس صورت مین جایز ہوگا جب

وہ فریق ہون یا اونھون نے اپنی رضامندی ظاہر کی ہو۔

رضامندی رضامندی صریح ہوسکتی ہے یا معنوی جب ارکان خاندان

مشترکہ بالغ ہون اور اونھون نے کسی ایک رکن کو منتظم مقرر کیا ہو تو ایسا منتظم خاندان کے انتظام کے متعلق جو کام کریگا اوسکے بارے مین یہہ سمجھا جائیگا کہ دیگر ارکان رضامند ہوگئے ہین۔ بالغ ارکان کی ذمہ داری نابالغ ارکان کے مقابلہ مین زیادہ ہوگی کیونکہ نابالغ ارکان پر ذمہ داری عاید کرنے کے لئے یہہ ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ وہ فعل اونکے فایدہ کے لئے کیا گیا ہے۔ جب کوئی فعل بالغ ارکان کے فایدہ کے لئے کیا جائے تو اونکی معنوی رضامندی سمجھی جائیگی لیکن اور صورتون مین ہی جہان بطور مناسب اونکی رضامندی کا قیاس کیا جاسکتا ہے اون پر ذمہ داری ہوگی بالغ ارکان کی معنوی رضامندی کے متعلق کوئی عام قاعدہ نہین قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے راے قایم کی جاسکیگی اور ان امور پر بھی غور کیا جائیگا کہ آیا صریح رضامندی حاصل نہ کرسکنے کی کوئی شدید ضرورت تھی اور اگر حاصل کی جاتی تو کوئی وقت پیش آتی۔

چھوٹے رام بنام نراین داس۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۵۔

بمقدمہ ملر بنام رنگناتھ ملک (کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۹) مسٹر جسٹس مترنے لکھا ہے کہ "جب منتظم خاندان مشترکہ کوئی جائداد منتقل کرے تو ایسا فعل بالغ ارکان خاندان مشترکہ پر موثر نہوگا بجز اسکے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ وہ اونکی صریح یا معنوی رضامندی سے کیا گیا ہے۔ معنوی رضامندی کی صورت مین اوسکا وجود کسی خاص موقع پر اور کسی خاص انتقال کے متعلق ثابت کرنا ضروری نہین ہے۔ بس

قسم کی عام رضامندی کا شدید ضرورت کے موقع پر قیاس کیا جا سکتا ہے جبکہ اور ارکان خاندان مشترکہ نے کسی ایک رکن کو خاندان کی جائداد کا منتظم مقرر کیا ہو۔

جب ارکان خاندان کسی ایک رکن کو منتظم مقرر کرتے ہیں تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ یہہ اختیار بھی اوسکے تفویض کرتے ہیں کہ وہ خاندان کی جائداد منتقل کر سکے۔ جب ایسے انتقال کے متعلق اور ارکان کی رضامندی حاصل کرنا ناممکن یا باعث وقت ہو۔

منتظم خاندان قانونی ضرورت کیلئے جائداد منتقل کر سکتا ہے۔

(۲۱۲) منتظم خاندان قانونی ضرورت کے لئے جائداد خاندان مشترکہ منتقل کر سکتا ہے۔

قانونی ضرورت۔

شاستروں میں قرار دیا گیا ہے کہ جب کوئی جائداد مفصلہ ذیل موقعوں پر منتقل کی جائے تو سمجھا جائیگا کہ وہ "قانونی ضرورت" کے لئے منتقل کی گئی۔ اور منتظم خاندان کا فعل جملہ ارکان خاندان پر قابل پابندی ہوگا۔

(۱)۔ ایسی مصیبت کو دور کرنے کے لئے جسکا تعلق کل خاندان سے ہو مثلاً باپ ایسے قرضہ کی بابت جسکی ادائی کی ذمہ داری موروثی جائداد پر عاید نہیں ہو سکتی محبس بھیجا جا رہا ہے تو ایسی صورت میں موروثی جائداد کا انتقال جایز ہوگا۔

دلیپ سنگھ بنام سری کشن پانڈے۔ ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ (۸۳)

(۲) بیٹی یا بہن کی شادی کے اخراجات کے لئے۔

لالہ گنپت لعل بنام ٹورن کنور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۵۲۔

(۳)۔ باپ اور دادا کے رسوم میت۔ ایسی صورت میں ایک رکن خاندان جائداد مشترکہ منتقل کر سکتا ہے گو دوسرے ارکان نابالغ ہوں۔

لالہ گنپت لعل بنام ٹورن کنور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۵۲۔

نانھو رام بنام شو ناجھگن۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۶۲۔

نان ونفقہ۔

(۴) خاندان کے نان ونفقہ کے لئے بھی موروثی جائداد منتقل کیجا سکتی ہے

مکندی بنام ہر بسکہہ۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۴۲۔

بشمبرنائک بنام سداشیو مہاپتر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۶۔

نفقہ کی ضرورت سے بیوہ جائداد منتقل کرسکتی ہے۔

مہادو بنام سالوبائی۔ ایٖن جلد ۶ صفحہ ۳۹۔

تحفظ جائداد۔

(۵) تحفظ جائداد کے لیئے بھی موروثی جائداد منتقل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً مکانات کی مرمت اور مالگذاری کی ادائی کے لیئے۔

بشمبرنائک بنام سداشیو مہاپتر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۶۔

موروثی دوکان کے قرضہ کی بابت سکرابھائی نتھوبھائی بنام منگن بھولچند۔ (بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۰۶) ملاخطہ کیجیے۔

باپ دادا کا قرضہ۔

(۶) شاستروں مین باپ اور دادا کا قرضہ ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے بجز اسکے کہ ایسا قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا ہو اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ بزرگ خاندان کے قرضہ کی بابت اوسکا بیٹا۔ پوتا اور پڑپوتا ذمہ دار ہین اور موروثی جائداد جو اونکے ہاتھ مین ہو وہ منتقل کیجا سکتی ہے۔

مدن ٹھاکر بنام کنٹو لعل ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۔ پریوی کونسل۔

منتظم خاندان جو خاندان کی ضرورت کے لیئے قرضہ لے اوسکی ذمہ داری جائداد مشترکہ پر ہے نہ کہ شرکار کی ذات پر۔

(۲۱۲) جب منتظم خاندان کوئی قرضہ لے جسکی ذمہ داری جائداد مشترکہ پر ہو تو داین کو حق حاصل ہوگا کہ صرف منتظم خاندان کے مقابلہ مین دعوی رجوع کرے یا کل ارکان خاندان کے مقابلہ مین کرے۔ اگر صرف منتظم خاندان کے مقابلہ مین دعوی رجوع کیا جائے تو اوسکی ذات کے مقابلہ مین ڈگری حاصل کیجائیگی۔ لیکن اگر جملہ ارکان خاندان کے مقابلہ مین مقدمہ رجوع کیا جائے تو اونکے ذات کے مقابلہ مین ڈگری حاصل نہ کیجاسکیگی بلکہ خاندان مشترکہ کی جائداد سے قرضہ وصول

کیا جا سکیگا۔

چلمیا بنام وردیا۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۶۶۔

رنجیت سنگھ بنام املا پرشاد۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۹۲۳۔

دگھیلا راج ہنجی بنام شیخ مصلح الدین۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱۔

اندر چندر سنگھ بنام رادھا کشور گھوش۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۰۷۔

مہاراشری رانا مال سنگھ جی بنام وڈی لعل دکھٹ چند۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۱۔

سرندر ناتھ سرکار بنام اٹول چندر رائے۔ کلکتہ جلد ۴۳ صفحہ ۸۹۲۔

بھاول ساہو بنام بجیا تھ پرتاب نرائن سنگھ۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۶۔

قرضہ کی نوعیت کے متعلق بار ثبوت۔ (۲۱۳) جب کسی سابقہ قرضہ کی ادائی میں باپ یا منتظم خاندان موروثی جائداد خاندان مشترکہ منتقل کرے تو یہہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرضہ کی نوعیت کا بار ثبوت کس کے ذمہ ہوگا۔ یعنی آیا اوس شخص پر جو انتقال کے متعلق اعتراض کرے اسکا بار ثبوت ہوگا کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا یا منتقل الیہ پر اسکا بار ہوگا کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے نہیں لیا گیا ہے۔ اب یہہ متعدد فیصلہ جات میں طے ہوچکا ہے کہ جو شخص انتقال کے متعلق اس بناء پر اعتراض کرے کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا ہے اوسکا فرض ہے کہ قرضہ کا اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا جانا ثابت کرے۔

ہنومان پرشاد بنام مسماۃ ببوائی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۸۰۔ پریوی کونسل۔

سورج بنسی کنور بنام شیو پرتاب سنگھ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

بھگونت پرشاد بنام گرجا کنور۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷۔

مہابیر پرشاد بنام ہشور ناتھ سہائے۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۸۴۔

بھنی مادہو بنام باسدیو پانک۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹۔

جب منتقل الیہ بیٹے کے مقابلہ مین جائداد پر قبضہ دلانے کا دعویٰ کرے تو بھی اس کا بار ثبوت بیٹے پر ہوگا کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تھا۔

چندر راد پوسنگہ بنام ماتا پرشاد۔ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۶۔

چنتامن راؤ بنام کاشی ناتھ۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۰۔

انتقال جائداد کے متعلق عذر کرنیکا حق۔

(۲۱۴) جب کوئی شخص خاندان مشترکہ کی جائداد منتقل کرے تو وہ ارکان خاندان مشترکہ جنکو اوس جائداد مین حقوق حاصل ہون ایسے انتقال کے متعلق عذر کر سکتے ہین اگر اونکی رضامندی حاصل نہ کی گئی ہو۔ متاکشرا کی رو سے بیٹے پوتے اور پڑپوتے کو پیدا ہوتے ہی جائداد موروثی مین حقوق حاصل ہو جاتے ہین جو جائداد کہ اونکے پیدا ہونے کے قبل منتقل کی جا چکی ہو اوسکے متعلق اونکو عذر کرنے کا حق حاصل نہین ہے۔

چھٹن لعل بنام کلو۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۲۸۳۔

بھولا ناتھ بنام کارتک۔ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۳۷۲۔

اگر انتقال کے وقت کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جسے عذر کرنے کا حق حاصل ہو یا جن اشخاص کو ایسا حق حاصل ہو وہ رضامند ہو چکے ہون تو جو شخص کہ انتقال کے بعد جائداد مشترکہ مین حق حاصل کرے وہ عذر کرنیکا مجاز نہ ہوگا۔

جادو بنام مسماۃ رانی۔ ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۱۳۔

راجہ رام تواری بنام لچھمن پرشاد۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ (۱۶ و ۲۱)۔

گردھاری لعل بنام کنٹو لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۶۔

سبھاپتی بنام سوم سنید رام۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۷۶۔

اگر جائداد فی الواقع منتقل ہونے کے قبل اور اوسکے انتقال کے معاہدہ کے بعد کسی شخص کو حقوق حاصل ہو جائین تو ایسے انتقال کے متعلق وہ شخص عذر کر سکیگا۔

پونم بالا بنام سندر پاپر - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۴ -

اگر کوئی جائداد بغیر اون شرکار کی رضامندی کے منتقل کی جائے جو انتقال کے وقت عذر کرنے کا حق رکھتے ہون اور اونکی منظوری مابعد کے قبل کوئی اور شخص پیدا ہوجائے جسے عذر کرنیکا حق ہو تو ایسی منظوری مابعد سے وہ انتقال جائز نہ ہوسکیگا جہانتک کہ اوس شخص کا تعلق ہے جو ایسی منظوری کے قبل پیدا ہوچکا ہے -

ہردت بنام ہیر نرائن - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۰ -

تلسی رام بنام بابو - الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۶۵۴ -

مدراس ہائیکورٹ کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی شخص رحم مادر مین ہو تو اوس کو اوسی طرح عذر کرنے کا حق حاصل ہوجائیگا جسطرح کہ وہ پیدا ہونے کے بعد کرسکتا ہے ایسا عذر جسطرح ہبہ اور وصیت کے متعلق کیا جاسکتا ہے اوسیطرح اوس انتقال کے متعلق بھی کیا جاسکتا ہے جو بدل لیکر کیا جائے -

یکامن بنام اگنی سوارین - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۷ -

متاکشمی بنام ویرتا - مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۹ -

سبھاپتی بنام سوم سندرم - مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۷۶ -

لیکن جوڈیشل کمیٹی نے اس اصول سے اختلاف کیا ہے اور یہہ قرار دیا ہے کہ پیدا ہونے کے قبل عذر کرنے کا حق نہین ہوسکتا -

بلونت سنگھ بنام رانی کشوری - الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷ -

متبنی بیٹا کب عذر کرسکتا ہے - (۲۱۵) جب کوئی شخص فی الواقع متبنی لے لیا جاتا تو اوسے اوس انتقال کے متعلق عذر کرنے کا حق ہوگا جو اوس کے متبنی لئے جانیکے بعد کیا جائے - جب کسی بیوہ کو متبنی لینے کی اجازت دی گئی ہو تو اوس اجازت کی

بنا پر جب کوئی شخص فی الواقع متبنیٰ لیا جاے اوسوقت سے متبنیٰ بیٹے کو عذر کرنے کا حق پیدا ہوتا ہے نہ کہ تاریخ اجازت سے جو انتقال کہ تبنیت کے قبل عمل مین آچکا ہو اوسکے متعلق متبنیٰ بیٹا عذر نہین کرسکتا ہے۔

سدا نند سورج منی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶۔

رام بھٹ بنام لکشمن بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰۔

منتقل الیہ کو قرضہ کے خلاف اخلاق ہونیکی اطلاع کا بار ثبوت بیٹے پر ہوگا۔

(۲۱۶) بمقدمہ سورج بنسی کنور بنام شیو پرشاد سنگہ (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ (۱۰) پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ منتقل الیہ کے حق پر اثر ڈالنے کے لیے صرف یہی ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا تھا بلکہ یہہ بھی ثابت کیا جانا چاہیے کہ منتقل الیہ کو اوسکے خلاف اخلاق ہونے کی اطلاع تھی منتقل الیہ کو ایسی اطلاع تھی اسکا بار ثبوت بھی بیٹے پر ہوگا۔

اودے رام سیتارام بنام رانو پانڈوجی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۔

کرشناجی لکشمن بنام وٹھل راوجی زنگی بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۵۔

دستاویز مین قرضہ کی ضرورت کے متعلق بیانات۔

(۲۱۷) دستاویز مین قرضہ کی ضرورت کے متعلق جو بیانات درج ہون وہ اس امر کی شہادت ہین۔ کہ فریقین معاہدہ کے ذہن مین وہ امور تھے لیکن اون بیانات کی صحت کے متعلق کوئی قیاس قایم نہین کیا جا سکتا۔

سکر چند بنام ولیتی سنگہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳۔

کمندی بنام سرب سکھہ۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۷۱۔

جب انتقال ناجائز قرار دیا جاے تو صرف منتقل کنندہ کا حصہ منتقل ہوگا یا نہین۔

(۲۱۸)۔ جب جایداد مشترکہ کا انتقال جو کسی ایک رکن نے کیا ہو اس بنا پر ناجائز قرار پاے کہ خاندان کی اغراض

اوس کی ضرورت نہ تہی یا منتقل الیہ نے ضرورت کے متعلق کوئی تحقیقات نہین کی تو یہہ امر تصفیہ طلب ہوتا ہے کہ آیا صرف منتقل کنندہ کا حق اوس جائداد مین منتقل ہوگا یا نہین اس مسئلہ کا تصفیہ مختلف صوبہ جات مین مختلف طریقہ پر کیا گیا ہے۔ کلکتہ اور الہ اباد کی رو سے کسی رکن کو اپنا حصہ منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہین ہے اسلئے کل جائداد کا انتقال ناجائز قرار دیا جائیگا۔

بمبئی اور مدراس کی رو سے ایک رکن خاندان اپنا حصہ منتقل کرسکتا ہے اس لئے ایسا انتقال منتقل کنندہ کے حصہ کی حد تک جائز ہوگا۔

جب خریدار جائداد مشترکہ ایک رکن کے حصہ کا مستحق ہو تو ڈگری کسطرح دی جائیگی۔

(۲۱۹) جب کسی ڈگری کی تعمیل مین کوئی نیلام ہوا اور خریدار نیلام کسی رکن خاندان مشترکہ کے حصہ کا مستحق ہو تو ڈگری مین اس امر کی صراحت ہونی چاہیے کہ جائداد مشترکہ کا قبضہ خاندان مشترکہ کو حاصل رہیگا اور خریدار نیلام اوس رکن کے حصہ کا مستحق ہوگا اور ایسے حصہ کا تعین خاندان مشترکہ کی جائداد کی تقسیم کے ذریعہ سے کیا جانا چاہیے۔

دین دیال بنام جگدیپ نراین سنگہ۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔
رائے نراین داس بنام نونت لعل۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰۹۔
پرشید نراین سنگہ بنام ہنومان سہائے۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۴۵۔
مہابیر پرشاد بنام رام یاد سنگہ۔ ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۲۔

جب ڈگری کی تعمیل مین جائداد مشترکہ نیلام کی جائے تو صرف مدیون کے حقوق منتقل ہونگے یا خاندان مشترکہ کے۔

(۲۲۰) جب ڈگری صرف ایک رکن خاندان مشترکہ کے مقابلہ مین حاصل کی جائے اور اوسکی تعمیل مین جائداد مشترکہ نیلام کی جائے تو کوئی امر اسکا مانع نہ ہوگا کہ خریدار نیلام یہہ ثابت کرے کہ ڈگری کل جائداد مشترکہ پر موثر ہے

اگر اوس رکن خاندان نے قرضہ بحیثیت منتظم خاندان لیا تھا تو وہ جائداد مشترکہ مین جملہ حقوق منتقل کرنے کا مجاز تھا اور اوسکا داین بھی کل جائداد مشترکہ ڈگری کی تعمیل مین منتقل کرانیکا مجاز ہے۔ دیگر ارکان خاندان صرف اس بات کا دعوی کر سکتے ہین کہ اونکو یہہ ثابت کرنے کا موقع دیا جاے کہ قرضہ ایسی نوعیت کا نہ تھا جسکی ذمہ داری کل جائداد مشترکہ پر عاید ہو سکتی ہے۔ جب اس امر کے متعلق شبہہ کا موقع ہو کہ آیا جائداد مشترکہ کے کل حقوق منتقل ہوے ہین یا صرف وہ حقوق جو مدیون ڈگری کو حاصل تھے تو دیگر ارکان خاندان کا فریق نہ بنایا جانا بہت غور طلب ہوگا لیکن جب خریدار نیلام نے کل جائداد مشترکہ خرید کر اوس کی قیمت ادا کی ہو تو وہ اپنے حقوق کو محفوظ کرنے کے لیے وہ سب امور پیش کر سکیگا جو اوس صورت مین پیش کر سکتا جب دیگر ارکان مشترکہ بھی فریق ہوتے اصل امر تصفیہ طلب یہہ ہوگا کہ آیا کل ارکان خاندان کے حقوق منتقل کرنے مقصود تھے یا صرف مدیون ڈگری کے اور جب کل ارکان کے حقوق منتقل کرنے مقصود ہون اور منتقل بھی کیے جا سکتے ہون تو یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا۔ کہ صرف ایک رکن خاندان فریق بنایا گیا ہے۔

ننومی بیواسن بنام مدن موہن۔ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔

دولت رام بنام مہرچند۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔

رام نراین لعل بنام بھوانی پرشاد۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۴۳۔

جے رام باجا باسیٹھ بنام نوما گنڈیا۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۱۔

شیو پرشاد سنگھ بنام صاحب لعل۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳۔

دیوجی بنام سبھو۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۵۔

چونکہ اون ارکان کو جو فریق مقدمہ نہ ہون اعتراض کا حق حاصل ہے اسلیے مناسب

یہی ہے کہ جملہ ارکان خاندان جنکے حقوق پر اثر ڈالنا مقصود ہے فریق بنائے جائین جب انتقال ایک رکن کی جانب سے ایسے حالات مین ہوا ہو کہ کل خاندان پر اوسکی ذمہ داری عائد ہو سکتی ہے تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ جملہ ارکان خاندان مشترکہ فریق بنائے جائین گو وہ فریق دستاویز انتقال نہ ہون۔

بدری پرشاد بنام مدن لعل۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۷۔

لچھمن داس بنام گردھر چودھری۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۵۵۔

صداقت نامہ نیلام مین اس عبارت کا اثر کہ مدیون ڈگری کے حقوق منتقل کئے گئے۔

(۲۲۱)۔ صداقت نامہ نیلام مین یہہ لکھا جاتا ہے کہ مدیون ڈکری کے حقوق و مرافق جائداد متروقہ مین نیلام کئے گئے ان الفاظ سے یہہ مراد ہو سکتی ہے کہ

(۱) وہ حصہ جو مدیون ڈکری کو خاندان مشترکہ کی جائداد کی تقسیم کے وقت ملیگا یا

(۲) کل جائداد خاندان مشترکہ جسکے منتقل کرنے کا مدیون ڈکری کو بحیثیت منتظم خاندان حق حاصل تھا۔

اس امر کا تعین کہ فی الواقع جائداد مین کسقدر حق منتقل ہوا۔ عدالت امور ذیل کے لحاظ سے کریگی:۔

(۱) حالات سابقہ اور آیا اونکے مد نظر کل جائداد مشترکہ کے حقوق منتقل کئے جا سکتے تھے یا صرف مدیون ڈکری کے حقوق جب عدالت کی یہہ رائے ہو کہ صرف مدیون ڈکری کے حقوق منتقل کئے جا سکتے تھے تو مزید تحقیقات کی ضرورت نہ ہوگی لیکن اگر یہ رائے ہو کہ کل جائداد مشترکہ منتقل کی جا سکتی تھی تو اس امر پر غور کیا جائیگا کہ آیا خریدار نیلام نے فی الواقع کل جائداد خریدی ہے۔

(۲)۔ اس امر کا تصفیہ کرنے مین کہ آیا خریدار نیلام نے کل جائداد مشترکہ خریدی ہے عدالت امور ذیل کا لحاظ کریگی:۔

(الف) جب دعوی صرف ایک رکن پر کیا گیا ہو تو بادی النظر میں قیاس ہوگا کہ صرف اوس رکن کا حق نیلام کرانا مقصود تھا۔ شبھوناتھ پانڈے بنام گوپال سنگھ۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷۲۔

(ب) خریدار نیلام نے جو قیمت ادا کی ہے وہ کل جائداد کی قیمت کے مساوی ہے۔ یا صرف مدیون ڈگری کے حق کی قیمت کے مساوی۔

(ج) جب جائداد مرہونہ کے متعلق کارروائی کی گئی ہو تو یہہ قیاس ہوسکتا ہے کہ جائداد مرہونہ کے متعلق کل حقوق مشترکہ منتقل کرنے مقصود تھے۔

(د)۔ اگر کسی رکن خاندان نے کوئی عذر داری صیغہ تعمیل میں کی ہو تو جو حکم اوس عذر داری کے متعلق ہوا ہو اوسپر لحاظ کیا جاسکتا ہے یعنی آیا کسی رکن کے حصّہ کو مستثنی قرار دیا گیا یا عذر داری نامنظور کی گئی۔

مہابیر پرشاد بنام ہشور ناتھ سہائے کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۴۔

اس امر کے متعلق کہ مدیون ڈگری کے حقوق و مرافق سے کیا مراد ہے مفصلہ ذیل مقدمات میں بحث کی گئی ہے:۔

ننومی بیواسن بنام مدن موہن۔ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔

مہابیر پرشاد بنام ہشوری ناتھ سہائے۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۴۔

باسا مل بنام مہاراج سنگھ۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۵۔

سیتا رام بنام ظالم سنگھ۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۳۱۔

ببیر سنگھ بنام اجودھیا پرشاد۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۲۱۔

جگا بھائی لکو بھائی بنام وج بھوکنداس جگجیونداس۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۔

جے رام بجبا سیٹھ بنام فوما کنڈیا۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۱۔

کرشناجی لکشمن بنام وٹھل راو جی رنگی۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۵۔

سمبھوناتھ پانڈے بنام گلاب سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۲۔

گاگل گنپیا بنام منجپا۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۹۱۔

ماروتی سکھارام بنام باباجی۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۸۷۔

دولت رام بنام مہر چند۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔

بھگوت پرشاد سنگھ بنام گرجا کنور۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۷۔

نرسنا بنام گوریا۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۲۴۔

مناکشی نائڈو بنام امادی کونکا۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲۔

جانکی بائی بنام مہادیو۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۷۔

خریدار نیلام کو صرف مدیون ڈگری کے حقوق حاصل ہونگے جب بیٹے یہہ ثابت کریں کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا۔

(۲۲۲) جب باپ کے مقابلہ میں ڈگری حاصل کی گئی ہو اور اوسکی تعمیل میں جائداد مشترکہ کے کل حقوق نیلام ہو جائیں اور نیلام بیٹوں کی اس جوابدہی کی بنار پر ناجائز قرار پائے کہ قرضہ باپ نے اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا تھا تو خریدار نیلام کو صرف وہ حقوق حاصل ہونگے جو باپ کو حاصل تھے اور خریدار نیلام جائداد کی اوسی طرح تقسیم کرا سکیگا جسطرح باپ خود کرا سکتا تھا۔

دین دیال بنام جگدیپ نرائن۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸۔

جب قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا ہو تو دائن مدیون کے فوت ہونے کے بعد اوسکے بیٹوں سے مدیون کے حق کی حد تک بھی وصول نہ کر سکیگا۔

(۲۲۳) ۔متاکشرا کا اصول یہہ ہے کہ جب کوئی رکن خاندان فوت ہو جاتا ہے تو اوسکا حق پسماندگی کے قاعدہ سے بقیہ ارکان خاندان کو پہونچ جاتا ہے۔ جب قرضہ جو باپ نے لیا ہو اخلاق کے خلاف کام کے لئے ہو تو بیٹوں پر اوسکی ادائی کے مذہبی ذمہ داری نہیں ہے لیکن اگر دائن باپ کی زندگی میں باپ کے حصہ کو منتقل کرائے تو وہ اوسکا مستحق ہوگا۔ باپ کے فوت ہونے کے بعد جائداد بیٹوں کو حاصل ہو جائیگی اور اسلئے دائن باپ کے حصہ کی حد تک

بھی جائداد نہ پاسکیگا۔

بلبھدر بنام لبشیشور۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹۹۔

مادہو پرشاد بنام مہربان سنگہ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷۔

ونکٹ راما بنام سنتھی ویلو۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۵۔

جگناتھ پرشاد بنام سیتارام الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲۔

بنواری لعل بنام ویا شنکر مصر۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۸۱۵۔

لیکن جب قرقی باپ کی زندگی مین ہوچکی ہو تو باپ کے فوت ہونے کے بعد بھی باپکا حصہ دائن حاصل کرسکیگا۔

سورج منبی کنور بنام شیو پرتاب سنگہ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

رائے بالکشن بنام رائے سیتارام۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۳۱)

جگناتھ پرشاد بنام سیتارام۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲۔

بینی پرشاد بنام پاربتی کنور۔ کلکتہ جلد ۲۰۔ صفحہ ۸۹۵۔

جب قرقی قبل از فیصلہ ہو تو دائن کو باپ کے فوت ہونے کے بعد اوسکے حصہ کی حد تک بھی حق حاصل نہ ہوگا۔

رامنیا بنام زنگیا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۴۴۔

جن صوبہ جات مین ایک رکن خاندان مشترکہ کو اپنا حصہ خود منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے اون صوبہ جات مین اگر باپ نے ایسے قرضہ کی بابت جو اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا ہو جائداد رہن رکھی ہو تو اوسکے فوت ہونے کے بعد بھی مرتہن باپ کے حصہ کی حد تک حق حاصل کرسکیگا۔

زنگیسا شری سوائپا بنام گنپا بھٹ۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۷۳۔

سوا گرمی زمیندار بنام نرد دنگمڈا۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۳۹۔

جب کسی جایداد کا انتقال ناجایز قرار دیا جائے تو اکیو مٹی کے لحاظ سے منتقل الیہ کو کس قسم کا حق ہوگا۔

(۲۲۴) جب کسی رکن خاندان نے کوئی جایداد منتقل کی ہو جسکے منتقل کرنے کا اوس کو اختیار نہ ہو تو ایسا انتقال ناجایز قرار دیا جائیگا۔ لیکن اکیوٹی کے مدنظر مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے گا۔

(۱) جب خاندان مشترکہ کا ایک رکن کل جایداد مشترکہ منتقل کرے تو ایسا انتقال خاندان کی ضرورت کے لئے نہ ہونے کی صورت مین کالعدم قرار دیا جائیگا لیکن بمبئی اور مدراس کے اصول کے لحاظ سے منتقل کنندہ کے حصہ کی حد تک جائز ہوگا۔ منتقل کنندہ نے جو بدل حاصل کیا ہے وہ کل جایداد کی بابت ہے۔ ایسی صورت مین منتقل الیہ کو اکیو ٹی کے اصول کے لحاظ سے یہ حق ہوگا کہ وہ بقیہ بدل کی بابت منتقل کنندہ پر ذاتی ذمہ واری عاید کرے اگر عدالت کی رائے مین ایسے بدل کی بابت کوئی ذمہ واری اون ارکان خاندان مشترکہ پر بھی عاید ہوسکتی ہو جو انتقال کو منسوخ کرانے کی کارروائی کر رہے ہین تو عدالت اوس انتقال کو اس شرط پر منسوخ کریگی کہ وہ ارکان وہ رقم ادا کرین جسکی ادائی کی ذمہ داری اون پر ہے۔

(۲) الہ آباد اور بنگال کے اصول کے لحاظ سے ایسا انتقال منتقل کنندہ کے حصہ کی حد تک بھی جائز نہ ہوگا لیکن اگر منتقل کنندہ نے باپ کی حیثیت سے جایداد منتقل کی ہو تو بدل کی بابت اوسپر ذمہ واری عاید ہوسکتی ہے اور باپ کے قرضہ کی ذمہ داری بیٹے پر اوسکے فوت ہونے کے بعد بھی ہوتی ہے بجز اسکے کہ قرضہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے لیا گیا ہو ایسی صورت مین انتقال اس شرط کے ساتھ منسوخ ہوگا کہ بیٹے وہ بدل ادا کرین جو باپ کو وصول ہوا ہے۔ اگر باپ نے جو قرضہ لیا ہو وہ اخلاق کے خلاف کام کے لئے ہو تو بیٹے پر اوسکے ادائی کی ذمہ داری نہ ہوگی اور انتقال بلا کسی شرط کے منسوخ کیا جائیگا۔ باپ کے فوت ہونے پر بیٹے کل جایداد کے پسماندگی کے قاعدہ سے مالک ہوگئے اسلئے باپ کو

اوس جائداد مین کوئی حق باقی نہین رہا اور دائن کچھہ نہین پا سکتا۔
جب انتقال باپ کی زندگی مین منسوخ کیا جائے تو دائن کو یہہ حق ہوگا۔ کہ وہ باپ کے حصہ پر بدل کی ذمہ واری عاید کرے ایسی صورت مین عدالت اکیومیٹی کے اصول کے لحاظ سے انتقال کی تنسیخ کا حکم اس طرح دے سکتی ہے کہ جائداد معین حصون مین ارکان خاندان کے قبضہ مین رہیگی۔ اور باپ کے حصہ پر اوس رقم کی کفالت ہوگی جو اوس نے منتقل الیہ سے حاصل کی ہے۔
مہابیر پرشاد بنام رام باد سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۲۔
جب منتقل کنندہ باپ کی حیثیت نہ رکھتا ہو تو بھی اکیومیٹی کے اصول کے لحاظ سے اگر وہ حکم تنسیخ کے وقت زندہ ہو تو تنسیخ اس شرط پر کی جائیگی کہ اوسکے حصہ پر اوس رقم کی کفالت ہوگی جو اوسکو وصول ہوی ہے۔ اگر منتقل کنندہ فوت ہو چکا ہو تو اوسکا حصہ پسماندگی کے اصول پر دوسرے ارکان کو پہونچ گیا ہے اور اس لئے منتقل الیہ کو کوئی حق باقی نہ رہیگا۔
مادہو پرشاد بنام مہربان سنگہ۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷۔
(مقدمہ جما پرشاد بنام گنگا پرشاد سنگہ۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۱)۔
کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ گو بنگال کے اصول کے لحاظ سے کسی رکن خاندان مشترکہ کو یہہ حق حاصل نہین ہے کہ وہ اپنا حصہ منتقل کرے لیکن جب کسی رکن خاندان نے اپنا حصہ رہن رکھا ہو اور اوسکے بعد جملہ ارکان بالاشتراک اوسی جائداد کو رہن رکھین تو مرتہن مابعد کو جائداد مرہونہ کے متعلق حقوق حاصل ہون گے لیکن اکیومیٹی کے اصول کے لحاظ سے اوس رقم کی بابت جو سابق مین کسی رکن خاندان نے قرض لیکر جائداد رہن کی ہو اوس کے حصہ پر کفالت باقی رہیگی۔

بنواری لعل بنام دیا شنکر مصر۔ کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ (۱۸۱)۔

شریک خاندان اپنا حصہ نہ ہبہ کرسکتا ہے نہ وصیت کے ذریعہ سے منتقل کرسکتا ہے۔

(۲۲۵)۔ جب تک خاندان شراکت کی حالت مین رہتا ہے۔ اوس وقت تک کسی رکن کے حصہ کا تعین نہین ہوسکتا۔ اور اشتراک کی حالت مین فوت ہونے کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بقیہ ارکان کو پسماندگی کے قاعدہ سے جائداد پہونچتی ہے۔ اسلئے یہ قرار دیا گیا ہے کہ کسی رکن خاندان کو یہہ حق حاصل نہین ہے۔ کہ بلا تقسیم کے اپنا حصہ ہبہ کرے یا اوس کو بذریعہ وصیت منتقل کرے۔

بابا بنام تما۔ مدراس جلد (۷) صفحہ ۳۵۷۔

پنوسوامی بنام ٹھاٹھا۔ مدراس جلد (۹) صفحہ ۲۷۲۔

رامنا بنام ونکٹا۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۶۔

روتالا رنگیا بھم بنام پولنکت راما سوامی۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۲۔

ویلا رتن۔ بنام پینما۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۔

ورندون داس بنام یمنا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹۔

کالو بنام باسو۔ بمبئی۔ جلد ۱۹ صفحہ (۸۰۳)۔

سیتا رام پنڈت بنام ہری بائی پنڈت۔ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۹۔

مادہو پرشاد بنام مہربان سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ (۱۵۷)

باب (۸)

بینامی کارروائی

بینامی کا اصول۔

(۲۲۶) جب کوئی شخص اپنے سرمایہ سے کوئی جایداد کسی دوسرے شخص کے نام سے خریدے تو جس شخص کے نام جائداد خریدی گئی ہو وہ "بے نامی دار" سمجھا جائیگا اور جس شخص کے سرمایہ سے جایداد خریدی گئی ہے اوسکے حق مین امانت قایم ہوگی۔ اسیطرح اگر کوئی شخص اپنی جایداد کسی دوسرے شخص کے نام بلامعاوضہ منتقل کرے اور جایداد کا ہبہ کرنا مقصود نہ ہو تو منتقل الیہ کی حیثیت بینامی دار کی ہوگی اور منتقل کنندہ موتمن لہ سمجھا جائیگا۔ انگلستان مین جب کوئی جائداد اولاد کے نام خریدی جائے یا منتقل کی جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ اوس جایداد مین اولاد کو حقوق منتقل کئے جانے مقصود ہین لیکن ہندوستان مین یہہ اصول متعلق نہین کیا جا سکتا۔ ہندوستان مین ہرصورت مین یہہ دیکھنا ہوگا کہ آیا جایداد ہبہ کرنی مقصود تھی۔ اگر ہبہ ثابت ہو تو موہوب لہ کو حقوق حاصل ہوسکینگے ورنہ منتقل الیہ کی حیثیت بینامی دار کی رہیگی اور جایداد کا اصلی مالک منتقل کنندہ یا وہ شخص ہی سمجھا جائیگا جسکے سرمایہ سے جایداد خریدی گئی ہے۔

پنڈت رام نراین بنام مولوی محمد۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۷۔

مولوی سید بنام مسماۃ بی بی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ پریوی کونسل صفحہ ۱۔

بشیشور بنام لچھمیشور۔ کلکتہ لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷۔

ناگن بھائی بنام عبداللہ۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۱۷۔

عایشہ بی بنام حاجی طیب۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵۔

اِس امر سے کہ جایداد لڑکی کے نام سے خریدی گئی ہے اِس بات کا کوئی قیاس قایم

نہیں ہوتا ہے کہ جایداد لڑکی کو ہبہ کرنی مقصود تھی۔

چندر ناتھ بنام کرشٹو۔ وکلی ریورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۷۔

نوبین چندر بنام دکھو بالا۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۸۶۔

ہر صورت مین یہہ ثابت ہونا چاہئے کہ زرِ ثمن کسنے ادا کیا ہے۔ جو شخص کسی کارروائی کا بے نامی ہونا ظاہر کرے اوسپر بارِ ثبوت ہوگا۔

چودھرانی بنام تارنی۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۴۵۔

نراین بنام کرشن۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱۴۔

بائی موتی داہو بنام پرشوتم۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۳۰۶۔

دھرنی کنٹ بنام کرشٹو کماری۔ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۱۔

مسماۃ بھاکرو بنام گنگا پرشاد۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۷۔

دیوان رام بجے بنام اندرپال سنگھ۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۷۱۔

اومن پرشاد بنام گندھرپ سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۔

سلیمان قادر بنام نواب مہدی۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۷۳۔

نرمل چندر بنام محمد صدیق۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۔

رنگا آتر بنام اسٹری نواس آئنگار۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۶۔

زبانی شہادت بھی کافی ہوسکتی ہے۔

کمار بنام سرینواس۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳

تارامنی بنام شِب ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۹۱۔

جب کوئی انتقال بے نامی ثابت ہو تو عدالت اصل مالک کی مدد کریگی۔

(۲۲۷) جب یہہ ثابت ہو کہ کوئی انتقال بے نامی ہے تو عدالت اکیوٹی کے اصول کے لحاظ سے اصل مالک کی مدد کریگی بجز اسکے کہ ایسا کرنے سے کسی قانون کے احکام کی خلاف ورزی ہو

یا کسی بے گناہ شخص کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب ہو۔ اصل مالک بے نامی دار کے مقابلہ مین استقرار حق کا یا قبضہ دلا پانے کا دعوی رجوع کرسکیگا۔

بمقدمہ کاہن داس۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۵۴۔
ٹھکراین بنام گورنمنٹ۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۲۔

اگر بینامی دار اصل مالک کے مقابلہ مین دعوی کرے تو اصل مالک جوابدہی مین انتقال کا بے نامی ہونا ثابت کرسکیگا۔

راما نگرا بنام مہاسندرا۔ بنگال لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۴۔

اصل مالک کے دائنین بھی جایداد کے مقابلہ مین اوسیطرح کارروائی کرسکینگے گویا وہ جائداد بے نامی دار کے نام نہین بلکہ اصل مالک کے نام ہے۔

مُصدّی بنام مرزا۔ مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۲۷۔
ہیمنگنی بنام جوگندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۶۔
گوپی بنام مارکنڈے۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۰۔
عبدالحی بنام میر محمد۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۶۔

اگر بے نامی دار کے دائنین اوس ڈگری کی تعمیل جو بے نامی دار کے مقابلہ مین ہو ایسی جائداد پر کرائین تو اصل مالک ایسی تعمیل کی کارروائی منسوخ کراسکیگا۔

تارا سندری بنام اوجل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۱۔

اون قوانین کی خلاف ورزی جن مین حکم ہے کہ خریدار نیلام مالک سمجھا جائیگا۔

(۲۲۸) ایسے متعدد قوانین ہین جن مین حکم ہے کہ جب کسی ڈگری کی تعمیل مین یا بقایا مالگزاری کے وصول کیلئے کوئی جایداد نیلام کی جائے تو جس شخص کے نام سند نیلامی ہو وہ اصل مالک تصور کیا جائیگا اور وہ اِس بنا پر بیدخل نہ کیا جائیگا کہ دراصل جایداد کسی اور شخص نے خریدی تھی۔

ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ع دفعہ ۶۶۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۳) سنہ ۱۳۲۳ف دفعہ ۳۳۲

ایکٹ (۱) سنہ ۱۸۴۵ع دفعہ ۲۱۔

ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع دفعہ ۳۶۔

ایسے قوانین کا یہہ اثر ہوتا ہے کہ عدالت کو اکیوٹی کے اختیارات استعمال کرنے کا موقع نہین رہتا لیکن ایسے قوانین کی تعبیر سختی کے ساتھہ کی جائیگی۔ ایسی صورت مین اگر اصل مالک نیک نیتی سے اور فی الواقع قابض ہو اور بے نامی دار اوسکو بیدخل کرنے کا دعوی کرے تو عدالت اس امر پر لحاظ کریگی کہ بے نامی دار کو دراصل کوئی حق حاصل نہین ہے۔

بوہنس بنام لالہ بہوری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷۔

گوبندا بنام لالہ کشن۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۰۔

جب ہندو خاندان مشترکہ کا کوئی رکن مشترکہ سرمایہ سے کوئی جایداد اپنے نام سے بخرید کرسند نیلامی حاصل کرے تو قوانین متذکرہ صدر سے وہ مستفید نہ ہوسکیگا۔

ٹنڈن بنام پوکھہ نراین۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷۔

بدھہ سنگہ بنام گنیش۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۶۔

قوانین متذکرہ صدر کا صرف یہہ منشا ہے کہ اصل مالک خود بے نامی دار کے مقابلہ مین دعوی رجوع نہ کرسکیگا لیکن کوئی امر اِسکا مانع نہ ہوگا کہ اصل مالک کے دائنین بے نامی دار کے مقابلہ مین دعوی رجوع کرکے یہہ ثابت کرین کہ نیلام فرضی ہے اور دراصل اونکا مدیون اوس جایداد کا مستحق ہے۔

چندر کامنی بنام رام رتن۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۲۔

تروبلیپا بنام سوامی نائک۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۹۔

کارروائی جب اشخاص ثالث کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب ہو

(۲۲۹) عدالت اوس صورت مین بھی اصل مالک کی مدد نہ کریگی جب ایسی مدد کا اثر شخص ثالث کے حقوق پر پڑتا ہو یعنی جب شخص ثالث کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب ہو۔ جب بینامی دار کسی شخص ثالث سے معاوضہ لیکر جایداد بذریعہ بیع یا رہن منتقل کرے اور شخص ثالث کو اس امر کا علم نہ ہو کہ وہ بے نامی دار ہے تو اصل مالک شخص ثالث کو محروم نہ کرسکیگا ایسی صورت مین یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا شخص ثالث نے نیک نیتی سے یعنی کافی احتیاط اور غور کے ساتھہ عمل کیا ہے۔ جب خریدار کو اس بات کا علم ہو کہ وہ بے نامی دار سے کارروائی کر رہا ہے یا ایسے حالات ہون کہ اگر وہ احتیاط سے عمل کرتا تو اوسکو اس بات کا علم ہو جاتا کہ وہ شخص بے نامی دار ہے تو ایسا خریدار اصل مالک کو محروم نہ کرسکیگا۔

میر محمد بنام کشور موہن۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۹۔

چندر کمار بنام ہربنس سہاے۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷۔

سندر لعل بنام فقیر چند ۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۲۔

امانت کی اطلاع صریح ہوسکتی ہے یا معنوی۔ جب کسی شخص کے قبضہ مین جایداد نہ ہو یا اوسکے قبضہ مین دستاویزات حقیت نہ ہون تو ان واقعات سے اطلاع کا قیاس کیا جاسکتا ہے اور اگر خریدار باوجود ان واقعات کے علم کے کسی شخص سے معاملہ کرے تو وہ اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے۔ اور وہ اصل مالک کو محروم کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

وینکپا چاریا بنام لمنا سوامی۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ (۲۶۹)

امام بندی بنام کملیشوری۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۹۔

جب بے نامی دار اصلی مالک کی رضامندی سے یا اوسکے علم سے جایداد منتقل

کرے تو اصل مالک کو ایسے انتقال کے متعلق کوئی عذر کرنے کا حق نہ ہوگا۔

سہر جو پرشاد بنام ببر بہادر۔ انڈین اپیل جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۸

اصل مالک کے دائنین کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب۔

(۲۳۰) جب جایداد کسی بے نامی دار کے نام اِس غرض سے کی گئی ہو کہ اصل مالک اپنے دائنین کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب کر سکے تو محض اِس وجہ سے کہ اوسکی نیت یہہ تھی کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے۔ اوسکے حقوق بے نامی دار کے مقابلہ مین ساقط نہ ہونگے۔

سہر منی دیبیا بنام بھولا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۲۔
گوپی ناتھ بنام جادو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۔
بیکنٹ بنام گوبولا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۹۱۔
رام سرن سنگھ بنام مسماۃ پران پیاری۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ (۵۵۱)
پرم بنام لاچی۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۳۔
باباجی بنام کرشنا۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۲۔

جب اصل مالک کا یہہ منشا کہ اوسکے دائنین کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب ہو پورا نہ ہوا ہو تو اصل مالک بے نامی دار سے جایداد واپس پاسکیگا۔

جادو ناتھ پوڈر بنام روپ لعل پوڈر۔ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۹۶۷۔
شام لعل متر بنام امرندر و ناتھ۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۶۰۔
کالی چرن پال بنام رسک لعل۔ کلکتہ ۲۳ صفحہ ۹۶۲۔
ہونپا بنام نرسپا۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۶۔
لوبو بنام برٹو۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ (۲۲۳)

جب اصل مالک اپنے دائنین کے مقابلہ مین فریب کا ارتکاب کرنے مین کامیاب

ہوگیا ہو تو وہ بے نامی دار کے مقابلہ مین دعویٰ کر کے جایداد واپس نہ پا سکیگا کیونکہ وہ کارروائی محض اسم فرضی نہین رہی بلکہ اسم فرضی کی مدد سے اوسنے فریب کا ارتکاب کیا ہے اور ایکوئٹی کی عدالت اوسکو یہہ کہنے کا موقع نہین دے سکتی کہ وہ کارروائی محض بے نامی ہے۔

رنگمل بنام ونکٹ چاری۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۸۔

رنگمل بنام ونکٹ چاری۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۳۔

بارامتی کرشنیا بنام چندریا پاپیا۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۶۔

بانکے بہاری بنام راج کمار۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۳۱۔

گوبندا بنام لالہ کشن۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۰۔

سِدلنگپاّ بنام ہرسا۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۴۰۵۔

چن ویرپاّ بنام پُتپاّ۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۸۔

جب فریب کے ارتکاب کے بعد بے نامی دار اصل مالک کے حقوق کو تسلیم کرلے تو اصل مالک بے نامی دار سے جایداد واپس پا سکیگا۔

جہاواجی بنام وٹھل دلال۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۷۸۔

جب کوئی شخص کسی قانون کی روسے کسی جایداد کے خریدنے کا مجاز نہ ہو اور وہ شخص ایسی جایداد کسی بے نامی دار کے نام خریدے تو اوسکو یہہ حق نہ ہوگا کہ بے نامی دار سے جائداد واپس پا سکے کیونکہ ایسے شخص کو قانوناً کوئی حق حاصل نہین ہو سکتا۔ ایسا شخص قانون امانت ہند کی دفعہ ۸۲ کے احکام سے کوئی فایدہ نہین اوٹھا سکتا۔

شیونراین بنام مانا پرشاد۔ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۷۳۔

ایسی صورت مین بے نامی دار کو بھی کوئی حق حاصل نہ ہوگا بجز اسکے کہ اوسکا جایداد پر

قبضہ ہو۔

پہلوان بنام رام بھروسہ۔ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۹۔

ڈگری کا اثر۔ | (۲۳۱) جب کسی مقدمہ مین کوئی ڈگری صادر ہوجاے تو جہانتک کہ فریقین مقدمہ کا تعلق ہے وہ قطعی ہے۔

لیکن شخص ثالث یہہ کہہ سکتا ہے کہ مقدمہ درحقیقت اوسکی جانب سے چلایا جارہا تھا۔

لچھمن بنام تپنی رام۔ الہ آباد جلد ا صفحہ ۵۱۰۔

جو شخص فریق مقدمہ نہ ہو وہ یہہ کہہ سکتا ہے کہ مقدمہ درحقیقت ایسے شخص کے مقابلہ مین چلایا جارہا تھا جو فریق مقدمہ نہ تھا۔ لیکن کسی فریق مقدمہ کو یہہ کہنے کا حق نہ ہوگا کہ اوسکی وہ حیثیت نہین ہے جو مقدمہ کی کارروائی سے ظاہر ہوتی ہے۔

بھوال بنام رجندرو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۷۔

چن ویرپا بنام پٹپا۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۸۔

بے نامی دار کا فریق مقدمہ کیا جانا مناسب ہے لیکن جب اِس امر کے متعلق کوئی نزاع نہ ہو کہ بے نامی دار کو اوس جایداد مین کوئی حق حاصل نہین تو اوسکا فریق مقدمہ بنایا جانا لازمی نہین ہے۔ اگر کوئی شہادت اِسکے خلاف نہ ہو تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ بے نامی دار نے جو مقدمہ رجوع کیا ہے وہ اصل مالک کی اجازت اور علم سے رجوع کیا ہے اور بے نامی دار کے مقابلہ مین جو فیصلہ ہو وہ اصل مالک پر اوسیطرح قابل پابندی ہوگا گویا اصل مالک فریق مقدمہ تھا۔

گوپی ناتھ بنام بھگوت۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۷۔

شنکرا بنام کرشنن۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۶۷۔

ہرو واکنٹا بنام چندر۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۸۲۔

بے نامی دار اپنے نام سے مقدمہ چلاسکتا ہی یا نہین۔ | (۲۳۲) اِس امر کے متعلق کہ آیا

بے نامی دار اپنے نام سے مقدمہ چلا سکتا ہے یا نہین اختلاف رائے ہے۔ کلکتہ اور مدراس ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ جب بے نامی دار جایداد پر قبضہ دلا پانے کا دعوی کرے تو مدعی علیہ کی یہہ جوابدہی کافی ہو گی کہ وہ بے نامی دار ہے اور اسلئے قبضہ کا مستحق نہین ہے۔

ہری گوبند بنام اکھے کمار۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۴۔

ایشورچندر بنام گوپال چندر۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۸۔

برہ واسندری بنام دین بندہو۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۷۴۔

مہندرناتھ بنام کالی پرشاد۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۶۵۔

کنتھا بروِل بنام سکریٹری آف اسٹیٹ۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۴۵۔

لیکن الہ آباد اور بمبئی ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا ہے کہ ایسی جوابدہی کافی نہین ہے۔ جب اصل مالک نے بے نامی دار کے نام ملکیت کی دستاویزات کردی ہین تو اون دستاویزات کی بنا پر اوسے دعوی رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

نندکشور بنام احمد عطا۔ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۔

راوجی آپاجی بنام مہادیو باپوجی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۷۲۔

داگدو بنام بلونت رامچندر۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۲۰۔

بادو رام بنام امراو سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۰۔

بچو بنام گنگادھر۔ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۔

باب (۹)

جایداد جو کسی مذہبی یا خیراتی کام کیلئے وقف کی جائے

دان مذہبی فرض ہے۔	دھرم شاستر کی کتابون مین دان یعنی خیرات انسان کا

فرض قرار دیا گیا ہے۔ یہہ بھی حکم ہے کہ کلیوگ مین انسان صرف دان سے پاک ہوسکتا ہے۔ ابتدائی زمانہ سے اون افعال کی تقسیم دو طریقے سے کی گئی ہے جن سے مذہبی یا روحانی فائدہ ہوسکتا ہے یعنی

(۱) اِشٹ (۲) پُرتا۔

اِشٹ سے کونسے افعال مراد ہین۔

"اِشٹ" حسب ذیل افعال پر مشتمل ہے:۔

(۱) ویدون کے احکام کے موافق یگ کرنا۔

(۲) یگ کے وقت پوجاری کو دان دینا۔

(۳) ویدون کی حفاظت کرنا۔

(۴) تپ کرنا۔

(۵) ایمانداری سے عمل کرنا۔

(۶) ہوم کرنا۔

(۷) اِتھتیا یعنی مہمان کے ساتہہ عمدہ سلوک کرنا۔ شاسترون مین مہمان کو پوجا کے قابل قرار دیا گیا ہے اور حکم ہے کہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ سب انسانون کے ساتہہ عمدہ سلوک کرے اور اونکی خدمت کرے۔

(ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۰ تا ۲۴)

پُرتا سے کونسے افعال مراد ہے۔

"پُرتا" حسب ذیل افعال پر مشتمل ہے :۔

(۱) یگ بھومی کے سوائے اور مقام پر دان دینا۔

(۲) گرہن۔ طغیانی۔ زلزلہ۔ طوفان یا او۔غیر معمولی موقعون پر دان دینا۔

(۳) کنٹھہ۔ تالاب۔ باولی وغیرہ بنانا۔

(۴) دیول بنانا۔

(۵) دیوتاون کی یادگار مین جاترا وغیرہ قایم کرنا۔

(۶) کھانا تقسیم کرنا۔
(۷) بیمار آدمیون کے لئے دوا وغیرہ کا انتظام کرنا۔
(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۷)

طالب علمون کو مفت تعلیم دینا یا اونکی مالی امداد کرنا پُرتا کی تعریف مین داخل نہین ہے لیکن شاستروں مین اِسکو بہت بڑا دان قرار دیا گیا ہے (ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۵۷)

دان کی تعریف۔

اِس زمانہ مین لفظ "دان" صرف اون افعال پر محدود نہین ہے جو اِشٹ یا پُرتا مین داخل ہوسکتے ہین بلکہ اوس مین وہ سب افعال داخل ہین جن سے انسان وحیوانات کو فائدہ پہونچانا مقصود ہو (ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۶۰)

پرتشٹا وپران پرتشٹا۔

(۲۳۴) جب دیول اور موُرتی جسکے لئے دیول تیار کرایا گیا ہے تیار ہوجاتے ہین تو پرتشٹا و پران پرتشٹا کی رسم انجام دیجاتی ہے۔

پرتشٹا کے لغوی معنی "مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہونا" ہین لیکن اوسکے اصطلاحی معنی کِسی مورتی مین منترون کے زور سے کسی خاص دیوتا کو بلانا ہین۔ مورتی مین دیوتا کو بلانے کا فعل پران پرتشٹا کہلاتا ہے۔ جب مورتی مین دیوتا منترون کی قوت سے آجاتا ہے تو وہ مورتی قانونی شخص کی تعریف مین داخل ہوجاتی ہے اور ایسی مورتی کو جایداد حاصل کرنے کا حق ہوجاتا ہے اور قانون کی نظر مین مورتی ایسا شخص ہے جو کبھی فوت نہین ہوسکتا کیونکہ جِس دیوتا کی اوس مین پران پرتشٹا ہوئی ہے وہ ہمیشہ موجود رہیگا۔ (ٹھاکرسی دیوراج بنام ہربھوم نرسے بمبئی جلد (۸) صفحہ ۵۶ نہ)

مورتی جسکی پران پرتشٹا ہو جاتی ہے خود قانون کی نظر مین ایک شخص ہے جو جایداد کا مالک ہوسکتا ہے۔ (بھگوپتی بنام گردیرسنا - کلکتہ ۲۵ صفحہ ۱۱۲)
ایسی مورتی کسی دوسرے شخص مثلاً سیوک وغیرہ کی ملک نہین ہوسکتی۔ (منوہر گنیش ٹمبا کر بنام لکشمی رام گویند رام - بمبئی جلد ۲ اصفحہ ۲۴۷)

مورتی کی پوجا۔

(۲۳۵) جب مورتی کی پران پرتشٹا ہو جاتی ہے تو اوسکی روزانہ پوجا کرنا فرض ہے۔ ایسی پوجا کے لئے جایداد وقف کی جاتی ہے اور جایداد کی مورتی مالک ہوتی ہے۔ پوجا کے لئے شاسترون مین ایسی جایداد کا وقف مستحسن قرار دیا گیا ہے جو پایدار ہو یعنی جس کی مدد سے پوجا دواماً جاری رہ سکے۔ مثلاً زراعتی اراضی۔

برہموتر و دیوتر۔

(۲۳۶) جو جایداد کسی برہمن کو اِس غرض سے دان دی جائے کہ وہ کسی مورتی کی دواماً پوجا کرے وہ "برہموتر" کہلاتی ہے۔
"دیوتر" سے وہ جایداد مراد ہے جو کسی مورتی کی پوجا کی غرض سے مورتی کے نام سے وقف کی جاتی ہے۔ ایسی جایداد مورتی کی ملک ہے اور جو شخص مورتی کا سیوک یا اور طور پر قابض ہو وہ اوس سے مستفید نہین ہوسکتا۔
(ٹیگور لکچر زبابت سنہ ۱۸۹۲ع صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷)

دیوتا دان۔

(۲۳۷) معمولی صورت مین جب کسی مورتی کی پران پرتشٹا ہو جاتی ہے تو وہ قانون کی نظر مین ایک شخص ہو جاتی ہے لیکن بعض صورتون مین یہہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ سونے یا چاندی کی مورتی بناکر اوسکی اِس غرض سے پران پرتشٹا کی جاتی ہے کہ وہ مورتی کسی برہمن کو دان دی جائے۔ ایسا دان دیوتا دان کہلاتا ہے اور جس شخص کو ایسی مورتی

دان ملے اوسکا یہہ فرض نہین ہے کہ اوسکی پوجا کرے بلکہ وہ اوسکے سونے یا چاندی سے استفادہ کرسکتا ہے۔ (ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۳۴)

دیوتا کے لئے جایداد وقف کرنے کا طریقہ۔

(۲۳۸) جب کوئی دیول یا اراضی دیوتا کی خدمت کے لئے وقف کرنی مقصود ہو تو مالک دیوتا کے نام سے اوسکا شنکلپ کرتا ہے اور اگر کوئی سبیت یعنی پوجاری مقرر کیا گیا ہو تو شنکلپ اوسکے ہاتھہ مین دیا جاتا ہے اور وہ بحیثیت دیوتا کے قایم مقام کے اوس جایداد کا قابض ہوجاتا ہے۔ اگر دان دینے والا خود ہی سبیت یعنی پوجاری ہو تو وہ معمولاً ایک دستاویز کی تکمیل کردیتا ہے جسکی روسے جایداد دیوتا کے نام منتقل کردی جاتی ہے۔ (ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۳۸)

دستاویز کی تکمیل لازمی نہین ہے

ایسے دان کے لئے دستاویز کی تکمیل شاستر کے احکام کی روسے لازمی نہین ہے لیکن اس خیال سے کہ آیندہ کوئی پیچید گی واقع نہ ہو دستاویز کا مرتب کیا جانا بہت ضروری ہے۔

جایداد کا دان دیا جانا بطور واقعہ کے ثابت ہونا چاہیئے اوسکے ثابت کرنے کے لئے دستاویز کے علاوہ حسب ذیل شہادت استعمال کی جاسکتی ہے:۔

(۱) جایداد کی کل آمدنی کا علیحدہ حساب رکھا جانا اور اوس آمدنی کا کلاً دیوتا کے کام مین لگایا جانا۔ اگر صرف ایک جزو ایسی آمدنی کا دیوتا کے لئے کام مین لایا جائے تو وہ وقف ثابت کرنے کے لئے کافی نہین ہوسکتا۔ (رام پرشاد داس بنام سری ہری داس ادھیکاری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۹)

(۲) فریقین کا طرز عمل یعنی آیا وہ جایداد کو دیوتر سمجھتے رہے ہین یا اوسکے متعلق مثل معمولی جایداد کے عمل کرتے ہین۔

مدن لعل بنام کمل بی بی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۳۔

نراین پرشاد بنام رودر نراین - ہیرر پورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۹۰ -
کنور درگا ناتھ رائے بنام رام چندر سین انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۵۲ -
محض یہہ امر کہ سرکار نے کسی اراضی کو موقوفہ قرار دیکر معاف کیا ہے
دائمین کے مقابلہ مین اس امر کا قطعی ثبوت نہین ہے کہ وہ موقوفہ ہے -
(تمائی چرن بنام جوگندر ناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۵)
اِس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا کہ جب کوئی شخص کسی اراضی کا ابتدا مین بحیثیت
سبیت یعنی پوجاری قابض ہو اور بعد کو وہ اوس اراضی کو مثل اپنی ملک کے
عرصہ تک استعمال کرتا رہے تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ ڈگری کی تعمیل مین
اوسکے حقوق و مرافق نیلام کئے جائین - ایسے نیلام سے دیوتا کے حقوق پر کوئی
اثر نہ پڑیگا اور خریدار نیلام اور دیوتا کے قایم مقام کے مابین متعاقب تصفیہ
ہو سکیگا -

جائداد جو مورتی پر چڑھائی جائے | (۲۳۹) پران پرتشٹا کے بعد مورتی ایک شخص ہے
جو جایداد کا مالک ہو سکتا ہے -

دان کے لئے یہہ ضروری ہے کہ موجودہ مالک اپنے حقوق سے دست بردار
ہو جائے اور دوسرا شخص اوس جایداد کے متعلق اپنے حقوق قایم کرے -
ایسی صورت مین موجودہ مالک سنکلپ کے ذریعہ سے اپنے حقوق زایل کرتا ہے
اور جب وہ شے مورتی کے پاس رکھدی جاتی ہے تو مورتی قبضہ کی بنا پر
اوسکی مالک ہو جاتی ہے - متاکشرا مین دان قبول کرنے کے تین طریقے بیان
کئے گئے ہین :-
(۱) دماغی یعنی کسی شے کو اپنے تصرف مین لانے کا ارادہ -
(۲) قول سے یعنی ایسے الفاظ استعمال کرنا جن سے یہہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے کہ

وہ دان قبول کیا گیا ہے

(۳) جسم کی حرکت سے مثلاً کسی شے کو اسطرح چھونے سے کہ یہہ سمجھا جاسکے کہ وہ قبول کی گئی ہے۔

وقف جب قبضہ منتقل نہ ہوا ہو۔

(۲۴۰) جب کوئی جایداد کسی مورتی کے لئے وقف کی جائے تو ایسا وقف اوس صورت مین بھی جایز ہوگا جب جایداد کا قبضہ منتقل نہ کیا گیا ہو۔ موقوفہ جایداد کے لئے قبضہ منتقل ہونا لازمی نہین ہے۔ (سمِندا بنام ویلو۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۷۱)

وقف کے لئے سرکار کی اجازت کی ضرورت نہین ہے۔

(۲۴۱) بمقدمہ جگت موہنی داسی بنام سکھ منی داسی (مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۲) جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ جو شخص کسی جایداد کا قطعی مالک ہو وہ اپنی جایداد دیوتا کے نام وقف کرسکتا ہے اور ایسے وقف کے لئے سرکار کی اجازت کی ضرورت نہین ہے۔

اصلی مورتی جایداد کی مالک ہی جو اوسکے نام کی جائے۔ کوئی دوسری مورتی مالک نہین ہوسکتی۔

(۲۴۲) جب کسی مورتی کی پران پرتشٹھا کی جاتی ہے تو دیوتا اوس مورتی مین آجاتا ہے اور وہ مورتی ایک شخص ہے جو جایداد حاصل کرسکتی ہے جب تک وہ مورتی موجود ہے ایسی جایداد کسی دوسری مورتی کے نام منتقل نہین ہوسکتی جو کسی اور مقام پر قایم کی جائے۔

(درگا پرشاد داس بنام شیو پرشاد پانڈے۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد (۷) صفحہ ۲۷۸)

جب جایداد کسی مذہبی یا خیراتی کام کے لئے وقف کی جاتی ہے تو اوسکا مالک کون ہوتا ہے۔

(۲۴۳) بجز اوس صورت کے جب جایداد کسی دیوتا کے لئے وقف کی جائے باقی اور صورتون مین جایداد جس غرض کے لئے وقف کی جاتی ہے

اوس غرض کو ایک شخص فرض کرلیا جاتا ہے اور ا منار کے ذریعہ سے اوس فرضی شخص کے نام وہ جایداد منتقل کی جاتی ہے - بمقدمہ دھد پتی بنام گورو (بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۲۲) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ "اِس طرح ایک غرض کو ایک شخص تصور کرنا صرف قانون کے لئے محدود نہین ہے بلکہ اکثر تاجر بھی اپنے حسابات مرتب کرنے مین اوسکا استعمال کرتے ہین اور کاروبار کے لئے ایک فرضی مرکز قرار دیکر اوسکو انسانی صفات دیتے ہین - ایسے عمل سے قانونی احکام کی تعمیل آسان ہو جاتی ہے" - دھرم شاستر کے احکام کی رو سے جو جایداد کسی مذھبی یا خیراتی کام کے لئے وقف کی جائے وہ اوس جایداد کے دایرہ سے باہر ہو جاتی ہے جسکے متعلق تجارت ہو سکتی ہے - البتہ عملی ضرورتون کے لئے یہہ قرار دیا گیا ہے کہ جو اشیاء غیر ضروری ہو جاوین وہ یا بلحاظ ضرورت اور جایداد فروخت کی جا سکتی ہے - دھرم شاستر کے احکام کی رو سے جایداد غیر منقولہ جو وقف کی گئی ہو وہ فروخت نہین کی جا سکتی بجز اِسکے کہ دیول یا مٹھ یا اصل غرض کے قیام کے لئے اوسکی ضرورت ہو -

(دیوہار میوکھ باب ۹ فصل (۷))

مذھبی یا خیراتی کام کے لئے جایداد کا انتقال -

(۲۴۴) دائے بھاگ کے اصول کے لحاظ سے ہر مالک جایداد کو بلا لحاظ اِسکے کہ جایداد مکسوبہ ہے یا موروثی یا منقسمہ ہے یا غیر منقسمہ اپنی جایداد منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے اور اسلئے وہ مذھبی یا خیراتی کام کے لئے بھی منتقل کر سکتا ہے - ایسا انتقال وصیّت کے ذریعہ سے بھی کیا جا سکتا ہے -

متاکشرا -

لیکن متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے ہر شخص اپنی زندگی مین یا بذریعہ وصیّت اپنی مکسوبہ جایداد منتقل کر سکتا ہے

لیکن اوسکو موروثی یا غیر منقسمہ جایداد منتقل کرنے کا اختیار نہین ہے۔ متاکشرا کی رو سے باپ یا بزرگ خاندان جایداد کا خفیف حصہ مذھبی یا خیراتی کام کے لیے منتقل کرسکتا ہے (رگھناتھ پرشاد بنام گوبند پرشاد۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۶)۔ سوائے باپ یا بزرگ خاندان کے اور کسی رکن خاندان کو اسطرح منتقل کرنے کا اختیار نہین ہے۔

بیماری کی حالت مین وقف

(۲۴۵) اگر کوئی شخص بیماری یا مصیبت کی حالت مین کسی مذھبی یا خیراتی کام کے لئے کوئی جایداد وقف کرے تو ایسا وقف جایز ہے۔

(ٹگور لکچرز بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۵۵)

بیوہ اپنے شوہر کے روحانی فایدہ کے لئے جایداد منتقل کرسکتی ہے۔

(۲۴۶) دائے بھاگ اور نیز متاکشرا کی رو سے بیوہ کے اختیارات اپنے متوفی شوہر کی جایداد مین محدود ہین لیکن وہ اپنے متوفی شوہر کے روحانی فائدہ کے لئے جایداد منتقل کرنے کی مجاز قرار دی گئی ہے۔ بیوہ کل جایداد منتقل نہین کرسکتی ہے لیکن جایداد کا ایک مناسب حصہ منتقل کرنے کی مجاز ہے۔ مناسب حصہ کا تعین جایداد کی حالت اور اوس غرض کے لحاظ سے کیا جائیگا جسکے لئے انتقال کیا جائے۔

(کلکٹر مسلی پٹم بنام کاولی ونکٹ نراین ایا۔ مورز انڈین اپیل جلد (۸) صفحہ ۵۲۹)

ایسا انتقال نیک نیتی سے متوفی شوہر کو روحانی فائدہ پہونچانے کے لئے کیا جانا چاہیے اگر اوسکی غرض یہہ ہو کہ اون اشخاص کو مضرت پہونچائی جائے جو بیوہ کے مرنے کے بعد وارث ہونگے تو ایسا انتقال جایز نہ ہوگا۔

(لکشمی نراین بنام داس۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۸۔

راما بنام رنگا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۸۲۔

پورن بائی بنام جے نراین۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۸۲۔

کلکٹر مسلی پٹم بنام ونکٹا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۸۲-)
لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ رام کنول سنگہ بنام رام کرشن (کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۵۰۶
واے بھاگ کے متعلق قرار دیا ہے کہ بیوہ اپنے روحانی یا مذھبی فائدہ کے لئے
جایداد منتقل نہین کرسکتی ہے۔ البتہ اگر وہ جایداد کا خفیف حصہ اپنے شوہر کے
روحانی فائدہ کے لئے یا ضروری مذھبی رسوم کی انجام دہی کے لئے منتقل کرے
تو ایسا انتقال جایز ہوگا۔

جایداد کا مورتی کے نام خریدنا وقف کا قطعی ثبوت نہین ہے۔

(۲۴۷) بمقدمہ مہارانی برج سندری دیبی بنام رانی لچھمی کنوری (ویکلی رپورٹر جلد (۲۰) صفحہ ۹۶)
جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ محض اس امر سے وقف قایم نہین ہوسکتا کہ کوئی جایداد
کسی مورتی کے نام خریدی گئی ہے۔ جب تک یہہ ثابت نہ ہو کہ جایداد کا شنکلپ دیوتا
کے نام سے کیا گیا اور اوسکا سبیت یعنی پوجاری مقرر کیا گیا جسکا یہہ قانونی فرض ہے
کہ دیوتا کی پوجا کرے اور اوس جایداد کی آمدنی صرف دیوتا کے تصرف مین لاے
اوسوقت تک یہہ نہین قرار دیا جاسکتا کہ جایداد موقوفہ ہے۔

جایداد کا وقف جب مورتی کی پرتشٹا نہ ہوئی ہو۔

(۲۴۸) کلکتہ ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا تھا کہ جب کوئی جایداد کسی مورتی کے نام وقف کی جائے لیکن مورتی
کی پرتشٹا واقف کی زندگی مین نہ ہوئی ہو تو ایسا وقف کالعدم ہے۔ ایسی صورت
مین وہ اصول متعلق کیا ہے جو ٹیگور کے مقدمہ مین جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا ہے۔
(رویندر لعل بنام ہیم چندر۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۴۔
راجو موی بنام ٹرلو گو موہنی۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۰۔
نگندر بنام راجہ جبنے۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۱۳۱)
یہہ مسئلہ کلکتہ ہائیکورٹ کے اجلاس کامل مین پیش ہوا اور اجلاس کامل نے اوس اصول کو

خلاف تصفیہ کیا ہے جو متنذکرہ صدر مقدمات مین قرار دیا گیا تھا۔ اب کلکتہ ہائیکورٹ کی یہہ رائے ہے کہ دیوتا جسکے لئے وقف کیا جاتا ہے وہ ہمیشہ زندہ ہے اور اوسوقت پیدا نہین ہوتا ہے جب مورتی کی پران پرتشٹا ہوتی ہے اسلئے ایسا وقف جایز ہے۔ دیوتا اوس جایداد کا مالک ہو جاتا ہے۔

بھوپتی ناتھ بنام رام لعل۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۔

وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۸۔

چتربھوج بنام چترجیت۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۳۔

لیکن اگر مورتی غیر معین ہو تو وقف کالعدم ہے۔

پھندن لعل بنام آریہ برتی بندھی۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۷۹۳۔

تصویر کی پوجا کے لئے دیول۔

(۲۴۹) مقدمہ گوسامی سری گردھرجی بنام رومن لالجی گوسامی کلکتہ جلد (۱۷) صفحہ (۳) ایک ایسے وقف کی مثال ہے جو ایک عام دیول کے لئے کیا گیا تھا جسکی غرض یہہ تھی کہ ولبھہ چاریون کے ایک پوجاری کی تصویر کی پوجا کی جائے جسکو کرشن کا اوتار خیال کیا جاتا ہے۔

کنٹہ۔ باولی وغیرہ کے وقف کئے جانے کا اثر۔

(۲۵۰) جب کوئی شخص کوئی کنٹہ۔ باولی۔ تالاب وغیرہ تعمیر کرکے وقف کردے تو اوسکا یہہ اثر ہوگا کہ عوام کو اونکے استعمال کا حق ہو جائیگا۔ واقف بھی چونکہ عوام مین داخل ہے اسلئے وہ بھی استعمال کرسکیگا۔ ایسے وقف سے واقف کی ملکیت اوس اراضی مین ساقط نہین ہوتی جسپر وہ بنائے گئے ہون لیکن واقف کا فرض ہے کہ ہر شخص کو استعمال کے لئے سہولت دے۔ کوئی شخص ایسے کنٹہ وغیرہ کو اسطرح استعمال کرنے کا مجاز نہ ہوگا کہ عوام کے حقوق پر مضر اثر پڑے۔ مثلاً زراعت وغیرہ کے کام کے لئے ایسے کنٹہ کو استعمال

نہ کیا جا سکیگا۔ (ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۰۵)
کنٹھ وغیرہ جو اسطرح وقف کیا جائے اوسکی مرمت وغیرہ کی ذمہ داری عام رواج کی بنا پر واقف پر ہوتی ہے۔ جب تک کہ ایسی جایداد کا کوئی منتظم مقرر نہ کیا جائے واقف خود ہی اوسکا منتظم باقی رہتا ہے۔ واقف کو منتظم قرار دینے کی غرض یہہ ہے کہ کوئی اور شخص ایسی جایداد کو اپنے تصرف مین لاکر وقف کی اصلی غرض فوت نہ کر سکے۔
ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۹۲ء صفحہ ۲۰۶ و ۲۰۷۔)

جایداد قابل تقسیم ہے جب اوسپر پوجا کے لئے امانت قایم کی جائے

(۲۵۱) دیوتر ناقابل تقسیم ہے لیکن جب جایداد کا شکلپ نہ کیا جائے بلکہ منشا صرف یہہ ہو کہ جایداد کی آمدنی سے دیوتا کی پوجا کے لئے انتظام کیا جائیگا تو ایسی جایداد قابل تقسیم ہوگی البتہ اوس جایداد مین سے خاندان کی حالت اور دیوتا کی ضرورت کے لحاظ سے پوجا کا انتظام کیا جائیگا۔ سناتم باٹسک بنام سری منی جگت سندری داسی۔ مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۶۶۔
رام کنور پال بنام جگندر ناتھ پال۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶)
بمقدمہ فتو بی بی بنام بھرت لعل بھگت (ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۹۹) یہہ بحث تھی کہ جب کسی جایداد کے متعلق یہہ قرار دیا گیا ہو کہ اوس سے ایک پیر کی قبر کی نگہداشت کیجائیگی تو آیا ایسی جایداد ورثا مین بپابندی اوس امانت کے قابل تقسیم ہوگی یا نہین۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے یہی تجویز کیا کہ ایسی جایداد قابل تقسیم ہے۔
بمقدمہ باسو دھل بنام کشن چندر (ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۰) متذکرہ صدر رائے کی تقلید کی گئی اور قرار دیا گیا کہ جب جایداد کی آمدنی کے متعلق یہہ ہدایت کی جائے کہ اوس سے دیوتا کی پوجا وغیرہ کا انتظام کیا جائیگا اور پوری آمدنی کا اوس کام مین صرف کیا جانا مقصود نہ ہو تو ایسی جایداد ناقابل تقسیم نہین ہے بلکہ وہ صرف اوس امانت کے

تابع ہے۔

جب جایداد پر صرف پوجا وغیرہ کے اخراجات کی کفالت ہو اور بحیثیت خاندان مین تقسیم کی جائے تو ایسی جایداد دیوتر نہین ہوسکتی اور ارکان خاندان کے قرضہ کی بابت وہ نیلام ہوسکتی ہے۔ اسٹوتش دت بنام درگا چرن چٹرجی۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ (۴۳۸)

جب جایداد وقف نہ کی گئی ہو بلکہ کسی مذہبی کام کے لئے امانت قایم کی گئی ہو تو ایسی جایداد ورثا مین اوس امانت کی پابندی کے ساتھہ تقسیم ہوسکیگی۔ جب کسی شخص نے جایداد اپنے قبضہ مین رکھی ہو لیکن عوام کو اوسکے متعلق خاص حقوق مثلاً حق آسایش عطا کئے ہون تو وہ شخص اوس جایداد کو اون حقوق کی پابندی کے ساتھہ منتقل کرسکیگا۔

رام کمار بنام جوگندر۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶۔

سیتھم مل بنام کلکٹر تنجور۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷۔

شیخ محمد بنام امرچند۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۹۸۔

جوگندر بنام ہمنتا۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۹۔

جگومنی بنام نیل منی۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵۔

(۲۵۲) بمقدمہ مہارانی شبسوری دیبی بنام متہرا ناتھہ | سبیت کی حیثیت منتظم یا امین کی ہے۔

(فیصلہ جات جوڈیشل کمیٹی مولفہ پران ناتھہ سورسوتی جلد ۲ صفحہ ۵۲۹) جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کیا کہ جایداد مورت کے نام وقف ہونے کا یہہ اثر ہوتا ہے کہ مورت جایداد کی مالک ہو جاتی ہے اور شبیت یعنی پوجاری کی حیثیت منتظم یا امین کی ہوتی ہے۔ ایسا امین یا منتظم جایداد کو منتقل نہین کرسکتا لیکن وہ حالت کے لحاظ سے مناسب انتظام کرسکتا ہے۔

اِس مقدمہ مین اور نیز بمقدمہ پرسنو بائی داسی بنام کنج بہاری چودھری (ویکلی رپورٹر اسپشل نمبر صفحہ ۱۵۷) یہہ تجویز ہوا کہ ایسے منتظم یا امین کو کسی جایداد کے دوامی پٹہ دینے کا

اختیار رہن ہے۔
ایسے سیبیٹ کو موقوفہ جایداد بذریعہ ہبہ یا بیع منتقل کرنے کا بھی اختیار نہین ہے بمقدمہ پرستو کمار دیبی بنام گلاب چند بابو (فیصلہ جات جوڈیشل کمیٹی مولفہ پران ناتھ سورسی جلد ۳ صفحہ ۴۵۰) جوڈیشل کمیٹی نے تجویز کیا کہ اس مین شبہ نہین ہے کہ جو جایداد کسی دیوتا کے نام وقف کی جائے وہ ناقابل انتقال ہے۔ لیکن منتظم یا امین کو ایسی جایداد کے متعلق وہی اختیارات حاصل ہین جو کسی نابالغ کے ولی کو حاصل ہوتے ہین۔ منتظم دیو کی مرمت اور پوجا اور اور ضروری اخراجات کے لئے قرضہ لے سکتا ہے۔ اگر اوسکے متعلق کوئی مقدمہ رجوع کیا جائے تو اوسکے اخراجات کے لئے بھی قرضہ لے سکتا ہے۔
بہاری موہن مکرجی بنام نرندر ناتھ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۲۲۹۔
بمقدمہ ہنومان پرشاد بنام مسماۃ ببوی مونراج کنوری (مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۹۳). جوڈیشل کمیٹی نے نابالغ کے ولی کے جو اختیارات قرار دیئے ہین، وہ ایسے منتظم کو بھی حاصل ہونگے۔ اگر سابقہ بدنظمی کی وجہ سے قرضہ کی ضرورت پیش آئی ہو تو دائن کے حقوق پر اثر نہ پڑیگا بجز اسکے کہ دائن اوس سابقہ بدنظمی مین شریک ہو۔ حسین علیخان بنام بھگوان کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۲۴۹۔

پرماوا بنام پوناچندر۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۱۔
اگر کسی سیبیٹ یعنی منتظم کے مقابلہ مین باضابطہ اور مناسب طریقہ سے ڈگری حاصل کی جائے تو اوسکی تعمیل اوسکے جانشین کے مقابلہ مین بھی کی جاسکتی ہے۔ لیکن ایسی ڈگری کی تعمیل مین جایداد موقوفہ نیلام نہ کی جائیگی بلکہ ڈگری کی بیباقی کا انتظام جایداد موقوفہ کی آمدنی سے کیا جائیگا۔ منتظم کو جایداد رہن رکھنے کا اختیار ہے لیکن ایسے رہن کی بناء پر جو ڈگری حاصل کی جائے اوسکی تعمیل مین جایداد موقوفہ نیلام نہ کی جائیگی بلکہ اوسکی آمدنی سے ڈگری کی بیباقی کا انتظام کیا جائیگا۔ اگر دیول کی مرمت کے لئے روپیہ کی ضرورت ہو

اور کسی اور طریقہ سے روپیہ نہ مل سکتا ہو تو جایداد موقوفہ کا ایک جزو فروخت کیا جا سکتا ہے یا استمراری پٹہ دیا جا سکتا ہے۔

(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۵۲ و ۱۵۳)

بمقدمہ پرشوتم گیر بنام دت گیر (الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۶) الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ مہنت کے اختیارات سبیٹ کے مماثل ہین۔

سبیٹ کی حیثیت اور جایداد مین اوسکے حقوق۔

(۲۵۳) انگلستان مین دو قسم کی جایداد عدالت ہاے اکیوئٹی مین تسلیم کی گئی ہے۔

اوّل۔ جایداد مین قانونی حقوق یعنی لیگل اسٹیٹ۔

دوم۔ جایداد مین اکیوئٹی کے حقوق یعنی اکیوٹیبل اسٹیٹ۔

جب جایداد کسی دیوتا یا مورتی کے نام وقف کی جاتی ہے تو سبیٹ کو لیگل اسٹیٹ حاصل ہوتی ہے اور دیوتا یا مورتی کو اکیوٹیبل اسٹیٹ۔

ایسی حالت مین سبیٹ کو حسب ذیل حقوق حاصل ہوتے ہین:۔

اوّل۔ سبیٹ کو جہانتک ممکن ہو امانت کی تکمیل کے لئے کافی اختیارات معناً حاصل ہونگے۔

دوم۔ سبیٹ کو اوس سے زاید اختیارات حاصل نہ ہونگے جو امانت کی تکمیل کے لئے لازمی ہون۔ جایداد موقوفہ کے متعلق عدالت مین جو کارروائی کی جائیگی وہ سبیٹ کے نام سے یا اوسکے مقابلہ مین کی جائیگی۔

سبیٹ پر بحیثیت امین اس بات کی ذمہ داری ہے کہ وہ پوجا کا مناسب انتظام کرے۔

(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۳۹ تا ۳۴۲)

دھرم شاستر کے احکام کی رو سے سبیٹ کے عہدہ کا بڑا بیٹا مستحق قرار دیا گیا ہے لیکن جب سبیٹ کو اوس عہدہ سے کوئی مالی فائدہ ہوتا ہو تو سب بیٹے رواج کی بناء پر اسطرح فائدہ اوٹھانے کے مستحق قرار دئے گئے ہین ایسی صورت مین سبیٹ کے

عہدہ کا کام باری باری سے سب بیٹے انجام دیتے ہین۔ (ٹرمبک بنام لکشمن۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۹۵۴ ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۳۴۶)

سبیٹ کا عہدہ شخصی ہے اور وہ منتقل نہین کیا جا سکتا۔
(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۳۴۶)

مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ راماناتھن چٹی بنام مورگپاچٹی (مدراس لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۱) قرار دیا ہے کہ جب ایک سے زاید شبیٹ ہون تو وہ آپسمین باری باری سے کام کرنے کا اسکیم پیش کرسکتے ہین اور اگر عدالت کی رائے مین ایسا اسکیم اوس غرض کے مغایر نہ ہو جسکے لئے جایداد وقف کی گئی ہے تو وہ منظور کیا جاسکتا ہے۔

سبیٹ کو جایداد امانتی کے متعلق جو اختیارات اور حقوق حاصل ہین اونکی صراحت بمقدمہ ستھیا ناما بنام سرود انبجی (مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۶) کی گئی ہے۔
نیز ملاحظہ ہو گرجانند بنام سیلجانند (کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۴۵)

پوجاری کو پوجا کے لئے جو جایداد دی جائے۔

(۲۵۴) جب کسی دیول مین کوئی پوجاری مقرر کیا جائے اور اوس خدمت کے معاوضہ مین اوسکو کوئی جایداد دی جائے تو وہ اوسکی ملک سمجھی جائیگی۔ ایسی حالت مین پوجا کرنا اوسکا فرض ہوگا اور جب تک وہ پوجا کرتا رہے اوسوقت تک وہ اوس جایداد کا مالک متصور رہوگا۔ ایسی جایداد مثل معمولی جایداد کے تقسیم ہوسکیگی لیکن اس شرط کے ساتھہ کہ پوجا کا انتظام کیا جائے۔ پوجاری کی اولاد جب اوس جایداد کو آپسمین تقسیم کرے تو پوجا کا بطور خاص انتظام کرنا ہوگا (کلانند بنام ہنس رائے۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱)

جس صورت مین کہ جایداد دیوتر ہو اور پوجاری کو اس شرط سے دی گئی ہو کہ وہ پوجا کرے تو ایسی جایداد قابل تقسیم نہ ہوگی بلکہ اوسکا وہی شخص مستحق ہوگا جو پوجا کرے۔

اگر پوجاری پوجا نہ کرے یا وہ اِس قابل نہ رہے کہ پوجا انجام دے سکے تو وہ اوس جایداد سے محروم کیا جاسکیگا۔
(ٹیگور لکچرز بابت ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴۔)

بسیٹ کا قایم مقام۔

(۲۵۵) جب دستاویز مین بسیٹ کے تقرر کے متعلق کوئی ہدایت ہو تو اوسکے موافق عمل کیا جائیگا۔ ایسی ہدایت نہ ہونے کی صورت مین معطی کے ورثا ربسیٹ مقرر کئے جانے کے مجاز ہونگے۔
(گیان سمبندھ وبنام ویلو۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۱۔
جانکی بنام گوپال۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۶۔
جگناتھ بنام رنجیت۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۹۔
گوسوامی سری گردھاری بنام رامن لالجی۔ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۷۔
پیٹ کنور بنام چھتور دھن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۶۔
گوسوامی سری گردھاری بنام رامن لالجی۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۸)
جب وہ سلسلہ جو بسیٹ کے متعلق دستاویز مین مقرر کیا گیا ہو ختم ہوجائے تو معطی کے ورثار کو بسیٹ کے عہدہ کا حق حاصل ہوجائیگا۔
ہری داسی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۸۔
پھٹی بنام دامودر۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۸۴۔

مٹھ کی جایداد مین مہنت کے حقوق۔

(۲۵۶) دیول کے بسیٹ اور مٹھ کے مہنت کی حیثیت مین بہت فرق ہے۔ بسیٹ کی حیثیت امین کی ہے اور وہ جایداد صرف امانت کی اغراض کے لئے استعمال کر سکتا ہے لیکن مہنت ایک ایسا شخص ہے جسے مٹھ کی کل مستقل جایداد مین حیاتی حق حاصل ہے اور جو کچھ مٹھ کی آمدنی ہو اوسے وہ اپنی مرضی کے موافق صرف کر سکتا ہے۔ اوسکا

صرف یہہ فرض ہے کہ مٹھہ کو قایم رکھے۔ اور اوسکے قیام کی جو غرض ہے وہ
فوت نہ ہونے پائے یعنی مذہب اور فلسفہ کی تعلیم ہوتی رہے۔

(ودیاپورن بنام ودیانذہی۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۴۳۵)

اِس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ مٹھہ کی مستقل جایداد کو مہنت منتقل نہین کرسکتا
ہے۔ ایسا انتقال اوسکی زندگی کے بعد اوسکے قایم مقام کے مقابلہ مین نافذ
نہین کیا جاسکتا۔

(مہارانی شب سوری بنام متہرا ناتھہ آچارجی۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۴۔

پرسنو رومار دیبی بنام گلاب چند بابو۔ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ (۱۴۵)

نراین بنام چنتامنی۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۹۳۔

کلکٹر تھانہ بنام ہری سیتا رام۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۴۶۔

بابوانو داپرشاد بنام نیل مادھب بوس۔ ویکلی رپورٹر جلد (۲۰) فوجداری صفحہ ۱۷۴

کشل چند بنام مہادیوگری۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴۔

کیلاسم پلے بنام نٹ راج۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۶۵۔

لیکن یہہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دھرم شاستر کے احکام کی رو سے یتی (تارک
الدنیا) کوئی جایداد حاصل نہین کرسکتا اور جوڈیشل کمیٹی قرار دیا ہے کہ مہنت کے
حق کو حین حیاتی حق نہین سمجھا جاسکتا اور جو جایداد کہ اوسکے پیرون نے نذر دی ہو
اوسکی بچت بھی اوسکے ورثا مین تقسیم نہ ہوسکیگی بلکہ وہ مٹھہ کی جایداد سمجھی جائیگی۔

(گنان سمبندھو بنام ویلو۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۱)

دھرم شاستر کے اصلی اصول کے لحاظ سے مہنت کی حیثیت بھی امین کی ہے اور مٹھہ
قانون کی نظر مین ایک شخص ہے جسکا سلسلہ مثل دیوتا کے ہمیشہ قایم رہتا ہے۔

مہنت کا اصلی کام یہہ ہے کہ وہ مذہب اور فلسفہ کے لئے وہی کام کرے جو

شنکراچاری جی مہاراج نے کیا ہے اسلئے شاستر کے احکام کے موافق کوئی فاترالعقل مجنون - گونگا - بہرا - یا اندھا شخص یا جذامی مہنت نہین ہوسکتا - ایسا شخص جو بدچلن یا شراب خوار ہو یا جرم کا مرتکب ہوا ہو یا جو اپنی جماعت سے کسی بداخلاقی کی وجہ سے خارج کیا گیا ہو مہنت نہین ہوسکتا -

(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۳۶۲ و ۳۶۳)

مہنت مٹھ کی جایداد منتقل نہین کرسکتا بجز اوس صورت کے جب مٹھ کے قیام کے لئے ایک جزو منتقل کرنے کی ضرورت ہو - مہنت مٹھ کی آمدنی خیراتی کامون مین بالخصوص تعلیم کے کام مین صرف کرنے کا مجاز ہے -

(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۳۶۵)

مہنت کی حیثیت امین کی ہے -

(۲۵۷) مٹھ کے مہنت سنیاسی ہوتے ہین اور شاستر کے احکام کی روسے وہ اپنے لئے کوئی جایداد حاصل نہین کرسکتے ہین - جو جایداد اونکو دی جاتی ہے وہ مٹھ کی ہے اور مہنت کی حیثیت صرف امین کی ہے - امانت کی غرض مفصلہ ذیل ہے :-

(۱) مٹھ کے سنیاسیون کی پرورش -

(۲) مہنت کے عقاید کی اشاعت و تعلیم -

(۳) خیرات -

ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۴ع -

مہنت کے قایم مقام کا تقرر

(۲۵۸) مہنت کی وراثت ہر مٹھ کے رواج پر منحصر ہے لیکن اکثر صورتون مین خصوصاً جنوبی ہند مین مہنت اپنا قایم مقام اپنی زندگی مین مقرر کردیتا ہے اور اگر وہ ایسا تقرر نہین کرتا تو اوسی قسم کے مٹھ کا مہنت ایسا تقرر کرتا ہے یا ایسے مٹھ کے پیرو مہنت کا انتخاب

کرتے ہین۔ اگر اِسطرح بھی عمل نہ کیا جائے تو عدالت بادشاہ کے قایم مقام کی حیثیت سے مہنت مقرّر کرتی ہے۔

(وِدیا پورن بنام وِدیا ندھی۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۴۳۵)

کیلاسم پلّے بنام نت راج۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۲۶۵۔

کوئی بیوہ سیبیٹ نہین ہوسکتی اور نہ وہ کسی ایسے عہدہ پر مقرّر ہوسکتی ہے جسکے لئے دیوتا کی پوجا کرنی ضروری ہے بجز اِسکے کہ کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت ہو۔

(جادب سرما بنام ہرپتی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۲۔

مجابر بنام حسین۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۹۳۔

جانکی بنام گوپال۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۶)

اگر کوئی تقرر مہنت نے نہ کیا ہو تو بڑا چیلہ قایم مقام بنائے جانے کا مستحق ہے۔

رواج یہی ہے کہ مہنت اپنا قایم مقام نامزد کرتا ہے۔

(مہنت راجی بنام لاچا۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۱۴۵۔

نیز دیکھو الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ و کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۶۔

ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۹۔)

چیلہ نہ ہونے کی صورت مین گوربھائی مقرّر ہوسکتا ہے۔

بھگوان بنام رامانج۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۸۔

رواج کو مٹھ کے معاملہ مین ترجیح۔

(۲۵۹) مٹھ کے متعلق ہر معاملہ مین بشمول وراثت کے اوس مٹھ کا رواج قابل پابندی ہوگا۔

رامیشور دیول۔ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۲۰۹۔

گردھاری بنام نند کشور۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۵۔

جانکی بنام گوپال۔ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۔

راجہ ورما بنام ربی ورما۔ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۸۳۔

باب ۱۰

ہبہ

ہبہ کے جواز کی شرایط۔

(۲۶۰) دھرم شاستر کے احکام کی روسے ہبہ کے جواز کے لئے مفصلہ ذیل شرائط کی تکمیل لازمی ہے:۔

(۱) واہب اور موہوب لہ کا وجود مین ہونا۔

(۲) مالک جایداد کا اپنے حقوق سے دست بردار ہونا اور موہوب لہ کا اون حقوق کو قبول کرنا۔

دائے بھاگ باب (۱) فقرہ (۲۱)

ٹیگور بنام ٹیگور۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۴۔ ابتدائی دیوانی صفحہ (۱۸۸)

گوردھن داس بنام بائی مان کنور۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۴۔

(۳) موہوب لہ کا جایداد موہوبہ پر قبضہ ہونا۔

ایسا قبضہ معنوی ہوسکتا ہے۔ مثلاً موہوب لہ کو کرایہ یا لگان وصول ہونا یا دستاویز ہبہ اوسکو دینا یا دستاویزات حقیت اوسکو دینا یا اوسکے نابالغ ہونے کی صورت مین جایداد پر بحیثیت امین قبضہ رکھنا۔

(۴) جب کوئی شخص رحم مادر مین ہو یا متبنیٰ لیا جانے والا ہو تو ایسے شخص کے حق مین ہبہ ہوسکتا ہے۔

جو ہبہ کسی شخص نے غصہ مین یا افراط مسرت مین یا حالت بیماری یا غایت بڑھاپے مین کیا ہو وہ ناجایز ہے۔

نانداز ناگیا بنام پرسرام۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ (۳۸۵)

جایداد جو ہبہ کی جاسکتی ہے۔

(۲۶۱) صرف ایسی جایداد ہبہ کی جاسکتی ہے جسپر واہب کو قطعی اختیارات حاصل ہون۔ ہر شخص اپنی مکسوبہ جایداد ہبہ کرسکتا ہے لیکن موروثی جایداد کے متعلق اوسکے حقوق متاکشرا کی روسے اوسکے بیٹون کے حقوق سے محدود ہوگئے ہین۔ جب تک خاندان اشتراک کی حالت مین رہے اوسوقت تک متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے کسی رکن خاندان مشترکہ کو یہہ حق حاصل نہین ہے کہ وہ مشترکہ جایداد کا کوئی جزو یا اوس جایداد مین اپنا حصہ ہبہ کرے۔ دایے بھاگ کی روسے چونکہ آخری مالک کے مرنے کے بعد حقوق کا تعین ہو جاتا ہے اسلئے اشتراک کی حالت مین بھی ہر رکن خاندان کے حصہ کا تعین ہوسکتا ہے اور ہر رکن اپنے حصہ کی حد تک جایداد ہبہ کرسکتا ہے۔ جب جایداد مذہبی یا خیراتی کام کے لئے ہبہ کی جائے تو باپ کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ موروثی جایداد کا خفیف جزو ہبہ کرے۔

ہبہ کے ساتھ شرائط قایم کی جاسکتی ہین۔

(۲۶۲) جب کوئی جایداد ہبہ کی جائے تو واہب ایسی شرائط قایم کرسکتا ہے جو خلاف قانون یا اخلاق کے خلاف نہ ہون مثلاً یہہ کہ موہوب لہٗ واہب کی زندگی مین اوسکی پرورش کریگا یا اوسکے رسوم میت انجام دیگا یا دیوتا کی پوجا کے اخراجات ادا کریگا یا اوسکا جو مطالبہ ہے اوس سے دست بردار ہو جائیگا۔

گوکل ناتھ بنام ایشور لوچن۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ (۲۲۲)۔

ایسا ہبہ جایز ہے جسمین یہہ شرط ہو کہ اگر واہب بیماری سے اچھا ہو جائے تو ہبہ قابل تنسیخ ہوگا۔

وساکچھمی بنام سبھو۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۷۰۔

لیکن ہبہ اوس صورت مین کالعدم ہوگا جب موہوب لہٗ کو ایسی جایداد ہبہ کی گئی ہو

جو دھرم شاستر کی رو سے قایم نہین کی جاسکتی۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

ایسی شرائط کالعدم ہین جو عطا کی نوعیت کے مغایر ہون۔ مثلاً جایداد موہوبہ کے متعلق موہوب لہ کو حق انتقال نہ ہونا یا اوسکے تقسیم کرنے کا حق نہ ہونا۔

گوکل ناتھ بنام ایشور لوچن۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ (۲۲۲)

علی حسین بنام دھیرج۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ (۵۱۸)

نراین بنام کشن۔ مدراس جلد ۷ صفحہ (۳۱۵)

بھیرو بنام پرمیشری۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ (۵۱۶)

ونکٹ راو بنام شیورام بھٹ۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ (۲۵۶)

نبل مادھب بنام نروتم۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ (۸۲۶)

جب ہبہ جایز ہو تو ایسی شرائط جو خلاف قانون یا خلاف اخلاق ہون بے اثر ہوتی ہین اور ہبہ برقرار رہتا ہے لیکن اگر خلاف قانون یا خلاف اخلاق شرائط ہبہ کا بدل ہون تو ہبہ کالعدم ہو جاتا ہے۔ جب ہبہ مکمل ہو جائے تو واہب ہبہ کے بعد شرائط قایم نہین کر سکتا۔

رام سروپ بنام مسماۃ بیلا۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ (۳۱۳)

جب زید کو حین حیاتی حقوق ہبہ کئے گئے ہون اور اوسکے بعد بکر کو کامل حقوق تو اگر زید کے حق مین ہبہ کالعدم ہو بکر کو فوراً کامل حقوق حاصل ہو جائینگے۔

اجودھیا بخش بنام مسماۃ رکمن کنور۔ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۔

جب کسی شخص کے حق مین ہبہ اس شرط پر کیا جائے کہ وہ جایداد موہوبہ کو سن بلوغ کے بعد ایک معین مدت تک استعمال نہ کر سکیگا تو یہہ ہبہ جایز ہے لیکن شرط کالعدم ہے۔ اگر ایسی صورت مین اوس مدت تک استعمال کا حق کسی دوسرے شخص کو

ہبہ کیا گیا ہو تو شرط بھی جائز ہوگی۔
گوساوی شیوگر بنام ربوٹ کارنک۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ (۴۶۳)
گوردھن داس بنام بائی مان کنور۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۹۔

قبضہ۔ (۲۶۳) دھرم شاستر کی رو سے جایداد موہوبہ پر قبضہ دینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ جب کسی جایداد کے بلابدل دینے کا فقط وعدہ کیا جائے تو وہ قابل تعمیل نہیں ہے لیکن جب جایداد دی جا چکی ہو تو واہب کو یہہ حق حاصل نہیں رہتا کہ وہ جایداد مسترد کر سکے۔
واسدیو بنام نراین۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۳۱۔
آباجی گنگادھر بنام مکتا۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۸۸۔
راما ببرتھا بنام گوپالا۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۳۔

جب واہب نے جایداد موہوبہ پر قبضہ دینے کے متعلق ہر فعل کی تکمیل کر دی ہو جو اوسکے امکان میں ہو لیکن کسی شخص ثالث کی مزاحمت کی وجہ سے واقعی قبضہ موہوب لہ کا نہ ہوا ہو تو شخص ثالث کی یہہ جواب دہی قابل لحاظ نہ ہوگی کہ موہوب لہ کا قبضہ نہیں ہے۔
کالی داس بنام کنہیا لعل۔ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۱۔
محمد بخش بنام حسینی بی بی۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۸۴۔
شیخ محمد بنام زبیدہ خان۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۰۔
بالمکند بنام بھگوان داس۔ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۵۔

محض دستاویز ہبہ کی تکمیل کافی نہیں ہے۔ جایداد موہوبہ پر کسی قسم کا حقیقی یا معنوی قبضہ ہونا چاہیئے۔ اور موہوب لہ کی جانب سے ہبہ قبول ہونا چاہیئے۔
لکشمی منی بنام نتیانند۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۶۴۔

هبہ جماعت کے حق مین۔

(۲۶۴) جب ہبہ کسی جماعت کے حق مین ہو اور اوس جماعت کے چند اشخاص لینے کے قابل ہون اور باقی اشخاص لینے کے قابل نہ ہون تو ایسا ہبہ اون اشخاص کے حق مین بھی موثر نہ ہوگا جو لینے کے قابل ہون کیونکہ یہہ کہنا ناممکن ہے کہ واہب کی کیا خواہش ہوتی اگر اوسکو یہہ معلوم ہوتا کہ اوسکی خواہش کی پورے طور پر تکمیل نہین ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی جماعت کے کُل اشخاص ہبہ یا وصیت کی تعمیل کے وقت واقعی موجود بھی ہون تو بھی اگر یہہ ممکن تھا کہ اون مین سے چند موجود نہ ہوتے تو ایسا ہبہ یا وصیت جایز نہ ہوگی کیونکہ جو واقعات وقوع مین آنے ممکن ہین اونکا لحاظ کیا جائیگا نہ کہ اونکا جو واقعی وقوع مین آئے۔

خبرو دی منی بنام درگامنی۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۵۵۔

جے رام بنام رودربائی۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۹۱۔

جاوربائی بنام کابلی بائی۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۶۔

کمار تارا کیشور بنام کمار شوشی۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۶۰۔

مسٹر جرمن نے اپنی کتاب موسومہ وصیت مین لفظ جماعت کی حسب ذیل تعریف کی ہے۔

"مجموعہ اشخاص اوسوقت جماعت سمجھا جاتا ہے جب وہ کسی ایک نام سے موسوم کئے جاسکین مثلاً فلان شخص کے بیٹے یا پوتے یا بھتیجے لیکن قانون کی نظر مین ہبہ جماعت کے نام اوسوقت سمجھا جاتا ہے جب کوئی خاص جایداد کسی ایسے مجموعہ اشخاص کے نام ہبہ کی گئی ہو جنکا ہبہ کے وقت تعین نہ ہو سکتا ہو اور جنکا تعین کسی وقت مابعد پر کیا جانا مقصود ہو۔ گو اس امر کی صراحت کی جائے کہ ہر شخص کس نسبت سے حصہ پائیگا لیکن حصہ کی مقدار اوس جماعت کے اون اشخاص کی تعداد پر منحصر ہوتی ہے

جو وقت مقررہ پر فی الواقع موجود ہون"۔

جلد (۱) صفحہ ۲۳۲ طبع پنجم۔

جب ایسی حالت مین کسی جماعت کے نام جایداد ہبہ کی جائے تو ہبہ کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہہ قاعدہ اوس صورت مین متعلق نہین ہوتا جب جماعت کے کل اشخاص کی صراحت ہو اور ہر شخص کے حصہ کا تعین ہو سکتا ہو۔ اگر دستاویز ہبہ کا یہہ منشا معلوم ہو کہ ہر شخص صرف اپنا مقررہ حصہ پائیگا تو جو اشخاص لینے کے قابل ہین وہ اپنا اپنا حصہ پائینگے اور جو لینے کے قابل نہین ہین اونکے متعلق ہبہ کالعدم ہوجائیگا لیکن اگر منشاء یہہ ہو کہ وہ بالاشتراک جایداد معین حصون مین پائینگے تو جو اشخاص لینے کے قابل ہون وہ کل جایداد پائینگے۔

نندی سنگھ بنام سیتارام۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ (۶۷۷)

جماعت کے حق مین ہبہ کالعدم ہونے کا قاعدہ اوس صورت مین متعلق نہ ہوگا جب حق جو دیا گیا ہو وہ جماعت کے ارکان کی تعداد پر منحصر نہ ہو مثلاً مکان مین رہنے کا حق۔ ایسی صورت مین جو اشخاص حق حاصل کر سکتے ہون اونکو حق حاصل ہو جائیگا۔

کرشنا ناتھ بنام آتارام۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ (۵۴۳)

جب ہبہ علیحدہ علیحدہ اور علی سبیل البدل ہو اور اون مین سے ایک جایز ہو اور دوسرا جایز نہ ہو تو جو ہبہ جایز ہو وہ موثر ہوگا اور ناجایز ہبہ کا لحاظ نہ کیا جائیگا۔

رائے کشوری بنام دبندر ناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ (۴۰۹)

بمقدمہ رائے بشن چند بنام مسماۃ اسمیدہ کنور (الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۶۰)

جوڈیشل کمیٹی نے ایسے ہبہ کو جایز قرار دیا جو ستروجیت اور اوسکے بھائیون کے حق مین کیا گیا تھا جو پیدا ہو چکے ہین یا آیندہ پیدا ہون۔ جو بھائی کہ ہبہ کے

وقت پیدا نہین ہوئے تھے وہ اِس ہبہ سے فائدہ نہین اوٹھا سکتے لیکن ستروجیت اور اوسکے بھائی جو ہبہ کے وقت موجود تھے اوس سے فائدہ اوٹھا سکتے تھے ۔ اِس مقدمہ مین ستروجیت کو جایداد موہوبہ پر قبضہ بھی دیدیا گیا تھا ۔

کلکتہ ہائیکورٹ نے بھی اِس اصول سے اتفاق کیا ہے ۔

رام لعل سیٹھ بنام کنہی لعل ۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۶۳ ۔

بھوباتارنی بنام پیارے لعل ۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۴۶ ۔

راجو موئی بنام نرولوکھو ۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۰ ۔

بھاگیتی بنام کالی چرن ۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۴۶۸ ۔

رادھا پرشاد ملک بنام رانی منی داسی ۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۱۸۸ ۔

مدراس اور بمبئی ہائیکورٹ نے بھی اِس اصول کو صحیح تسلیم کیا ہے ۔

منجما بنام بدمنابھیا ۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۳ ۔

رنگنا دھا بنام بھاگیرنی ۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۴۱۲ ۔

منگل داس بنام ترِبھون داس ۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۵۲ ۔

تربھون داس بنام گنگا داس ۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۷

کرشنا راؤ بنام بہیا بائی ۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۷۱ ۔

لکھمی جے رام بنام مورجی ۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۳ ۔

گوردھن داس بنام بائی مان کنور ۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۹ ۔

ہبہ کا اثر دائنین پر ۔

(۲۶۵) جب کوئی ہبہ مکمل ہو جائے تو وہ واہب کے مقابلہ مین قطعی ہے اور اوسکے دائنین بھی موہوب لہ سے مطالبہ نہین کر سکتے ہین بشرطیکہ ہبہ نیک نیتی سے جایداد موہوب لہ کو دینے کی غرض سے کیا گیا ہو اور جایداد کی ملکیت پوشیدہ کرنے کی غرض نہ ہو ۔

ناصر بنام ماتا۔ الہ آباد جلد۲ صفحہ (۸۹۱)

راے بشن چند بنام اسمبدھ کنور۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۶۰۔

گنگا بخش بنام جگت بہادر۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۔

راجہ رام بنام گنیش۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱۔

دیو کنور بنام مان کنور۔ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۔

باب (۱۱)

وصیت

وصیت کا اختیار۔

(۲۶۶) دھرم شاسترون مین وصیت کے متعلق احکام نہین ہین لیکن ایسے اقوال موجود ہین جن مین قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی شخص نے کوئی جایداد دوسرے شخص کو دینے کا وعدہ کیا ہو اور وہ اوسکو دیئے بغیر فوت ہوجائے تو اوسکے اولاد وعدہ ایفا کرنے پر مجبور کی جائیگی۔ بادی النظر مین یہہ اخلاقی ہدایت معلوم ہوتی ہے لیکن اب یہہ طے ہوچکا ہے کہ ہر ہندو اپنی جایداد بذریعہ وصیت اوسیطرح منتقل کرسکتا ہے جسطرح وہ اپنی زندگی مین ہبہ کرنے کا مجاز ہے۔ دائے بھاگ کی رو سے خاندان مشترکہ کی صورت مین بھی ہر رکن کو اپنا حصہ بغیر تقسیم کرائے ہوئے منتقل کرنے کا اختیار ہے اسلئے وہ اوسکے متعلق وصیت بھی کرسکتا ہے۔ موروثی جایداد کے متعلق بھی باپ کو غیر محدود اختیارات حاصل ہین اسلئے وہ بیٹون کی موجودگی مین بھی اوسکے متعلق وصیت کرسکتا ہے۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

ناگا لچھمی بنام گوپی۔ مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۳۴۴۔

بھوبن موئی بنام رام کشور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ پریوی کونسل صفحہ (۱۵)

ونایاگم بنام پاچے۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۶۔

استوش بنام درگا چرن - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۸ -
نروتم بنام نرسن داس - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ - مرافعہ جات دیوانی صفحہ

نابالغ وصیت نہین کرسکتا ہے۔

(۲۶۷) جب تک کوئی شخص سن بلوغ کو نہ پہونچے وہ اپنی جایداد کے متعلق وصیت کرنے کا مجاز نہین ہے۔

ہرو واری لعل بنام گومی - الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ (۵۲۵)
بائی گلاب بنام ٹھاکر لعل - بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۶۲۲ -

عورت وصیت کرسکتی ہے۔

(۲۶۸) جب کسی عورت کو کسی جایداد کے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہون تو وہ بلا لحاظ اِسکے کہ وہ منکوحہ ہے یا غیر منکوحہ اپنی جایداد بذریعہ وصیت منتقل کرنے کی مجاز ہے - لیکن جس جایداد کے متعلق اوسکے اختیارات محدود ہین اوسکے متعلق وہ وصیت کرنے کی مجاز نہین ہے جب بیوہ اپنے شوہر کی جایداد بذریعہ وراثت پاتی ہے تو اوسکے متعلق اوسکے اختیارات محدود ہین اور وہ اوسکو بذریعہ وصیت منتقل نہین کرسکتی ہے -

نین کنوری بنام دہنوناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۹ -
ونکٹ راما بنام ونکٹ سوریا - مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ -
گداور بنام چندربھاگا بائی - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۹۰ -
شاجمن لعل بنام دوشی گنیش - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۵۳ -
مائی دیوکنور بنام امرت رام - بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۲ -

جب ایک سے زاید بیوگان کسی جایداد کی مشترک مالک ہون تو اون مین سے کوئی ایک مشترک جایداد کے متعلق وصیت نہین کرسکتی -

گروی ریڈی بنام چنا - مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۳ -
لال بہادر بنام کنہیا لعل - الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۴ -

وصیت کے متعلق بار ثبوت۔ (۲۶۹) جب کوئی شخص کسی وصیت سے فائدہ اوٹھانا چاہے تو اوسکا فرض ہے کہ ثابت کرے کہ وصیت ایسے شخص کی ہے جو وصیت کرنے کا مجاز تھا اور جو کچھ کہ وصیت نامہ مین درج کیا گیا ہے وہ درحقیقت موصی کا اصل منشا رہے۔ جب عدالت کو اِس امر کے متعلق شبہ پیدا ہو کہ وہ وصیت بلاجبر و اکراہ نہین ہوئی ہے تو ایسے شبہ کو رفع کرنے کا بار ثبوت اوس شخص کے ذمہ ہوگا جو اوس وصیت کو نافذ کرانا چاہتا ہے۔

راش موہنی بنام اویش چندر۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۲۴۔

شاماچرن بنام کھترمنی۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۲۱۔

سکھدئی بنام کدارناتھ۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۵۔

لچھمو بی بی بنام گوپی نراین۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۲۔

واجد علی بنام عابد علی۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۔

بورسنگھ بنام اوتم سنگھ۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ (۳۵۵)۔

کس جایداد کے متعلق وصیت کی جاسکتی ہے۔ (۲۷۰) جب کسی شخص کو اپنی زندگی مین کسی جایداد کے منتقل کرنے کا اختیار ہو تو وہ اوس جایداد کو بذریعہ وصیت بھی منتقل کرسکتا ہے۔ ہر شخص اپنی علیحدہ یا مکسوبہ جایداد کے متعلق وصیت کرسکتا ہے۔ جب کسی خاندان مشترکہ کی جایداد کا صرف ایک شخص مالک رہ جائے تو وہ اوس جایداد کو بذریعہ وصیت منتقل کرسکیگا۔

بیرپرتاب بنام مہاراجہ بجندر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹۔ پریوی کونسل صفحہ (۱۵)

نروتم بنام نرسن داس۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ مرافعہ دیوانی جلد ۳ صفحہ ۶۔

الامی بنام کومو۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۶۔

اچوتن نائر بنام چیربوئی۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۹۔

خاندان مشترکہ کے ارکان جن سے متاکشرا متعلق ہے اپنی مشترکہ جایداد بذریعہ وصیت منتقل نہین کرسکتے ہین کیونکہ اونکے فوت ہونے کے بعد بقیہ ارکان خاندان کو جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے پہونچتی ہے اور اِس حق کو وصیت کے حق کے مقابلہ مین ترجیح حاصل ہے۔

وٹلابٹن بنام بمین آما۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۔

لکشمن بنام رامچندر۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸۔

ہمنت رامچندر بنام بھیما چاریہ۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ (۱۰۵)

ناقابل تقسیم راج کے متعلق وصیت۔

(۲۷۱) ناقابل تقسیم راج کا مالک اپنی زندگی مین راج کی جایداد کو منتقل کرنے کا مجاز ہے اور اسلئے اگر وہ اوسکے متعلق وصیت کرے تو ایسی وصیت جایز ہوگی۔

ونکٹ سوریہ مہاپتی رام کرشن راو بنام کورٹ آف وارڈز۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ (۳۸۳)

رانی ستراج کنواری بنام رانی دیوراج کنواری۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ (۲۷۲)۔

جہانتک صوبہ مدراس کا تعلق ہے پیتاپور راج کا مقدمہ اب اہم نہین رہا ہے کیونکہ مدراس کونسل سے اِس بارےمین قانون نافذ ہوچکا ہے اور اب اوس قانون کے احکام کے موافق عمل ہوگا۔

وصیت کی روسے صرف ایسی جایداد قایم کی جاسکتی ہے جسکو دھرم شاسترمین جایز قرار دیا گیا ہو۔

(۲۷۲) ہر شخص جسے وصیت کرنے کا اختیار ہو وہ یہہ ہدایت کرسکتا ہے کہ اوسکی جایداد کسے پہونچیگی اور اوسکے حقوق کس قسم کے ہونگے اور اوسکے حق کے ختم ہونے کے بعد وہ جایداد کسکو پہونچیگی۔ ایسی شرائط قایم کرنے کے وقت موصی کو یہہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ اون اشخاص کے متعلق جنہین حق حاصل ہونگے یا اون حقوق کے متعلق جو حاصل ہونگے ایسی شرائط قایم کرے

جو دھرم شاستر کے اصلی احکام کے مغایر ہون اسلئے دھرم شاستر کی رو سے جس شخص کو جایداد عطا کی جاسکتی ہے صرف اوسی شخص کو وصیت کے ذریعہ سے بھی عطا ہوسکیگی اور جس قسم کی جایداد کو دھرم شاستر مین تسلیم کیا گیا ہے صرف اوسی قسم کی جایداد وصیت کی بنا پر بھی عطا کی جاسکیگی۔

ساٹھ بائسک بنام جگت سندری۔ مور انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۸۵۔

سورج منی داس بنام دینو بند ملک۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۱۴۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

بھوبن موئی بنام رام کشور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۵۔

رام لعل بنام سکرٹیری آف اسٹیٹ۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۰۴۔

سری منی کرسٹور ومنی بنام نوریندر کرشن۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۳۔

للت موہن بنام چھگن لعل۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۳۴۔

اِن مقدمات مین قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص کوئی جدید قانون وراثت کا اپنی وصیت کے ذریعہ سے قایم نہین کرسکتا ہے اور وصیت کی بنا پر حق حاصل کرنے کے لئے موصیٰ لہ کا موصی کی وفات کے وقت وجود مین ہونا لازمی ہے۔

جوربائی بنام کابلی بائی۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۹۲۔

بائی موتی واہو بنام بائی ممتو بائی۔ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۹۔

چندی چرن بنام رانی سودیشوری۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۱۔

کِن امور کے متعلق وصیت جایز نہین ہے۔

(۲۷۳) وصیت جس مین یہہ ہدایت ہو کہ جایداد کی وراثت کا سلسلہ اِسطرح قایم ہوگا کہ عورتین اور متبنّیٰ بیٹے محروم ہونگے کالعدم قرار دی گئی ہے۔

کمار تاراکیشور بنام کمار شوشی۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۲۔

سوریہ راؤ بنام گنگا دھر- مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۹۹-
کرشٹور ومنی بنام نور یندر- کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۳-
سوریہ راؤ بنام جیلا یمی- مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۵۰)
لکشمنا بنام بوگرامنا- مدراس جلد ۱۹ صفحہ (۵۰۱)

جایداد کے انتقال کے متعلق ایسی قیود بھی ناجایز ہین جو اوس حق کے مغایر ہون جو عطا کیا گیا ہو- جب ایسی قیود کا یہہ منشا معلوم ہوتا ہو کہ جایداد کسی شخص کی بھی ملک نہ ہو بلکہ متعدد موصی لہم کو یکے بعد دیگرے اس غرض سے پہونچے کہ وہ اوسکے منافع سے مستفید ہوتے رہین تو ایسی وصیت کالعدم اور جایداد کے متعلق اسطرح عمل ہوگا کہ گویا وصیت نہین کی گئی ہے-

سکھ مائے چندر بنام سرمنی منوہری- کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۶-

جب جایداد عطا کی جائے اور اوسکے بعد انتقال کے متعلق عطا کی نوعیت کے مغایر قیود قایم کی جائین تو ایسے قیود ناجایز ہین اور جایداد بلا کسی قید کے منتقل ہوگی-

گوکل ناتھ بنام ایشور لوچن- کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲-
لالہ رام جیون بنام دال کنور- کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۶-
کرشن آینگر بنام وتھبانتھہ- مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۲-
تیھی راجلور بنام مکنتھو- مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۶۳-
رامیشور بنام لچھمی- کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ (۱۱۱)

ایسے قیود اوس صورت مین بھی ناجایز ہونگے جب وہ اس غرض سے قایم کئے گئے ہون کہ جایداد کو قرضہ کی ذمہ داری سے یا اور کسی ذمہ داری سے محفوظ رکھا جائے جو اوسپر قانوناً عاید ہوسکتی ہے-

سنائین باٹسک بنام نریمتی جگت سندری- مور انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۶۶-

ایسی شرط بھی کالعدم ہے جسمین اون اشخاص کو جایداد تقسیم کرنے کی ممانعت کی گئی ہو جو تقسیم کرنے کے مجاز ہون -

مکند و بنام گنیش - کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ -

رجندر بنام شام چند - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ -

رائے کشوری بنام دہندر ناتھہ - کلکتہ جلد ۵ اصفحہ ۴۰۹ -

موصی کو یہہ حق حاصل ہے کہ ایک یا زاید موصی لہم کو یکے بعد دیگرے حین حیاتی حقوق عطا کرے اور یہہ ہدایت کرے کہ اونکے حقوق ختم ہونے کے بعد جایداد کا کوئی اور شخص یا دیول قطعی مالک ہوگا -

گوبند پرشاد بنام گومتی - الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۹ -

جب جایداد مین حین حیاتی حق کسی شخص کا قایم رہے تو آخری موصی لہ حین حیاتی حق کے ختم ہونے کے بعد جایداد پائیگا لیکن اگر کسی شخص کا حق قایم کئے بغیر موصی لہ کے حق کا استعمال نابالغی کے زمانہ کے بعد ملتوی کیا جائے تو ایسی شرط کالعدم ہوگی جس شرط کو اسطرح قایم کرنے کا موقع نہین ہے وہ اِس طریقہ سے بھی قایم نہین کی جاسکتی کہ جایداد پر امنا کا قبضہ قایم کیا جائے -

کولی ستھہ بنام چند ناتھہ - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷۸ -

لانڈ بنام وِب - کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۴ -

گوسادی سوگو بنام ربوٹ کارنک - بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۶۳ -

حسین بھائی بنام احمد بھائی - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۱۹ -

ہری لعل بنام بائی منی - بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۱ -

لیکن بمقدمہ امرت لعل دت بنام سرنو موئی داسی (کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۹) مسٹر جسٹس جنکنس نے ایسی شرط کو جایز قرار دیا ہے جسکی رو سے جایداد کی آمدنی بیوہ کی

زندگی مین جمع کیے جائینگی اور بیوہ کے مرنے کے بعد متبنّی بیٹے کو اور اگر وہ نہ ہو تو بیٹی کے بیٹے کو کل جایداد دیئے جانے کی ہدایت کی گئی تھی - ایسی شرط کو اِس اصول پر جایز قرار دیا گیا ہے کہ کل جایداد ایسے شخص کو پہونچنے والی ہے جو وجود مین ہے گو ایسے شخص کا تعیّن بیوہ کی زندگی مین نہین ہو سکتا ہے - لیکن اِس رائے سے مسٹر جسٹس ٹریولین نے اختلاف کیا (کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۲) مسٹر جسٹس جنکنس کی رائے سے مفصلہ ذیل مقدمات مین اتفاق کیا گیا ہے :-

گوردھن داس بنام بائی رام کنور - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۹ -

رجندر لعل بنام راج کماری - کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ (۵)

موصی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ محدود حقوق دے اور وصیت مین کسی شخص کو یہہ اختیار دے کہ وہ جایداد کے حقوق کسی شخص کو منتقل کر سکیگا -

(۲۷۴) پریوی کونسل نے یہہ قرار دیا ہے کہ موصی کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ وصیت مین کسی ایسے شخص کو نامزد کرے جسے یہہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ محدود حقوق ختم ہونے کے بعد جایداد کے باقیماندہ حقوق کسی شخص کے نام منتقل کر سکے - ایسے اختیار کی بناء پر حقوق ایسے شخص کو دیئے جاسکینگے جو موصی کی وفات کے وقت موجود ہو -

بائی موتی واہو بنام بائی ممو بائی - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۹ -

جاوربائی بنام کابلی بائی - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۰ -

اوپندر لعل بنام ہیم چندرہ - کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۵ -

منورا ما بنام کالی چرن - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۶۶ -

کسی ایسی لڑکی کے حق مین وصیت جایز ہوگی جسکے متعلق وصیت مین یہہ ہدایت ہو کہ اوسکا ازدواج موصی کے بیٹے سے کیا جائے ایسی وصیت کے جواز کے لئے یہہ دیکھنا ضروری ہوگا کہ آیا لڑکی موصی کی وفات کے وقت موجود تھی -

دنیش چندر بنام برج کامنی داسی - کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۸۷ -

وصیت کا طریقہ اور اوسکی تعبیر

(۲۷۵) دھرم شاستر کے احکام کے لحاظ سے وصیت زبانی ہوسکتی ہے - لیکن ایسی وصیت پورے طور پر ثابت ہونی چاہیے -

بیر پرتاب بنام مہاراجہ رچندر - ویکلی رپورٹر جلد ۹ پریوی کونسل صفحہ (۱۵)

محمد ابا - بمبئی جلد ۴ ۲ صفحہ ۸ -

اگر کوئی کاغذ موصی کی ہدایت کے موافق مرتب ہوا ہو اور اوسنے اوسے قبول کیا ہو تو وہ وصیت نامہ ہوسکیگا گو اوسپر موصی کے دستخط نہ ثبت کئے گئے ہون -

تاراچند بنام نوبین چندر - ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ -

رادھابائی بنام گنیش - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۷ -

جانکی بائی بنام کلو مل - الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۶ -

اگر کسی کاغذ مین موصی کی آخری خواہش درج ہو تو اوس کاغذ کی نوعیت ناقابل لحاظ ہے مثلاً عرضی جو عہدہ داران سرکاری کے روبرو پیش کی گئی ہو یا عہدہ داران سرکاری کے استفسار کا جواب وصیت نامہ قرار دیا گیا ہے -

ہر پرشاد بنام شیو دیال - ویکلی رپورٹر جلد ۲۶ صفحہ ۵۵ -

کلیان بنام سانول - الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۶۳ -

حیدر علی بنام تصدق - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱ -

بلبھدر بنام شیو نراین - کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۳ -

ازدواج کے متعلق جو دستاویز مرتب ہوئی ہو یا دستاویز انتقال مین اگر آخری خواہش درج ہو تو وہ بطور وصیت نامہ استعمال ہوسکتی ہے -

دین تارنی دیبی بنام کرشن گوپال - کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۱۴۹ -

اودے راج بنام بھگوان بخش - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۲۷-

جس طریقہ سے وصیت کی جاسکتی ہے اوسی طریقہ سے اوسکی تنسیخ بھی کی جاسکتی ہے۔

پرتاب بنام سبھاؤ - کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۲۴-

ونکیما بنام ونکٹ راماینما - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۷۸-

وصیت کی تنسیخ کے لئے کوئی معیّن الفاظ ضروری نہین ہین اگر موصی کا منشا تنسیخ کے متعلق ظاہر ہوتا ہو تو وہ کافی ہے -

سبھاریڈی بنام دوراسامی - مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۹-

وصیت کی تعبیر کا فقط یہہ قاعدہ ہے کہ موصی کے اصلی منشا کو کل دستاویز سے دریافت کرنا چاہیے اور جو منشا معلوم ہو اوسکے موافق عمل کرنا چاہیے -

چھیدا لعل بنام گویندرام - الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۴۵۵-

مراری لعل بنام کندن لعل - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۹-

موتی لعل منتھا لعل بنام ایڈوکیٹ جنرل بمبئی - بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۲۷۹-

سوم سندر مدلیار بنام گنگابشن - مدراس جلد ۲۸ صفحہ (۳۸۶)

جب جایداد عام الفاظ مین منتقل کی گئی ہو اور اس امر کی صراحت نہ ہو کہ کامل حقوق منتقل کیئے گئے ہین تو جب تک منشا اوسکے خلاف ظاہر نہ ہوتا ہو یہہ قرار دیا جائیگا کہ کامل حقوق منتقل کیئے گئے ہین -

بروٹن بنام پوگوز - ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱-

ولبھداس بنام ٹھکر گوردھن داس - بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۰-

دامودرداس بنام پتی داس - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۳-

اوس صورت مین بھی کامل حقوق منتقل ہو جائینگے جب ایسی شرائط قایم کی گئی ہون جو کالعدم ہون -

رامیشور بنام لچھمی - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۱-

مبہم الفاظ مین وصیت۔

(۲۷۶) اگر کوئی وصیت ایسے الفاظ مین کی جاے کہ موصی کا منشار نہ معلوم ہو سکے تو اوس وصیت پر عمل نہین کیا جا سکتا۔

جب موصی کا منشار معلوم ہو سکتا ہے تو اوسکی تکمیل کی پوری کوشش کی جائیگی لیکن جب منشار نہ معلوم ہو سکے تو عدالت موصی کی طرف سے وصیت مرتب نہین کر سکتی ہے۔

گوکل ناتھ بنام ایشور لوچن۔ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۲۔

انندراو ونائک بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل بمبئی۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۰۔

بمقدمہ رنچھوڑ داس بنام پاروتی بائی (بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۷۲۵) دھرم کے لئے وصیت اس بنار پر کالعدم قرار دی گئی کہ منشار غیر معین ہے۔

تری کندس بنام ہری داس۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۸۳۔

بمقدمہ بائی باپی بنام جمنا داس (بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۷۴) اچھے کامون کے لئے وصیت غیر معین ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار دی گئی۔

بائی چندن بنام داوی۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۶۳۲۔

پاربتی بنام رام برن۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ (۸۹۵)

جب وصیت ان الفاظ مین ہو کہ غریب رشتہ دارون متعلقین اور ملازمین کو ملے۔ تو ایسی وصیت جائز ہے۔ کیونکہ منشار کا تعین ہو سکتا ہے۔

منورا بنام کالی چرن۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۶۶۔

وصیت کالعدم ہونے کی صورت مین وارث مالک ہوگا۔

(۲۷۷) جب کوئی جایداد وصیت کے ذریعہ سے بطور جائز منتقل نہ ہوئی ہو تو وہ جایداد وارث کو پہونچیگی گو وصیت مین اس امر کی صراحت ہو کہ وارث کو جایداد نہ پہونچے۔ جب کوئی جایداد جائز طور پر منتقل ہو جائے تو وارث کچھ نہین پا سکتا لیکن جب تک وہ منتقل نہ ہو اوسوقت تک وارث ہی مستحق ہوگا خواہ موصی کا وارث کو محروم کرنے کا ارادہ ظاہر ہوتا ہو

یا نہ ہوتا ہو۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

تلو بھائی بنام مان کنور بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۸۔

امولیا بنام کالی داس۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۶۱۔

پرسنّو بنام تارک ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۸۴۔

ایسا معاہدہ جس سے کوئی شخص اپنے مرنے کے بعد اپنے وارث شاستری کو محروم کر دے ناقابل نفاذ نہیں ہے۔

ٹوٹ کنبٹی اچما بنام ویلمئی شیشیا۔ آئین جلد ۹ صفحہ ۲۹۔

باب (۱۲)

نان و نفقہ

کون اشخاص نان و نفقہ کے مستحق ہیں۔

(۲۷۸) اسکے قبل یہہ بیان کیا جا چکا ہے کہ خاندان مشترکہ کے متعدد ارکان ہیں جو تقسیم کرانے یا تقسیم میں حصہ پانے کے مستحق نہیں ہیں لیکن جملہ ارکان خاندان مشترکہ کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ خاندان مشترکہ کی جایداد سے نان و نفقہ پائیں۔ خاندان مشترکہ کی عورتین اور وہ مرد جو محروم الارث قرار دیئے گئے ہیں سب نان و نفقہ پانے کے مستحق ہیں۔ جب تک خاندان اشتراک کی حالت مین رہتا ہے اوسوقت تک جملہ ارکان خاندان خواہ وہ تقسیم کرانے کے مستحق ہون یا نہ ہون مساوی طور پر نان و نفقہ کے مستحق ہین۔ اگر کوئی رکن جو نان و نفقہ کا مستحق ہو ڈگری حاصل کرے تو اوس سے خاندان کی اشتراک کی حیثیت پر اثر نہ پڑیگا۔ جب نان و نفقہ کی بابت کوئی جایداد علیحدہ کی جائے تو اوس حق کے ختم ہونے پر وہ جایداد مشترکہ جایداد کا جزو ہو جائیگی۔

اون اشخاص کے علاوہ جو جایداد کے حصہ دار ہین حسب ذیل اشخاص نان ونفقہ کے مستحق قرار دیئے گئے ہین :-

(۱) جو اشخاص محروم الارث ہون - اور اونکی زوجہ یا بیٹی -

(۲) ارکان خاندان مشترکہ کی بیوگان و زوجگان -

(۳) ارکان خاندان مشترکہ کی لڑکیان -

(ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۸۹۵ع صفحہ ۵۳ لغایت ۵۷)

خاندان منقسمہ کی صورت مین کن اشخاص کے نان ونفقہ کی ذمہ داری ہے

(۲۷۹) دھرم شاستر کے احکام کی رو سے مفصلہ ذیل رشتہ دارون کے نان ونفقہ کی ذمہ داری بلا لحاظ اِس امر کے عاید کی گئی ہے کہ کوئی موروثی جایداد ہے یا نہین :-

(۱) باپ -

(۲) ماں -

(۳) سوتیلی ماں -

(۴) بہن یا سوتیلی بہن جب تک اوسکا ازدواج نہ ہو -

(۵) زوجہ -

(۶) بیٹا جب تک بالغ نہ ہو - اماکنو بنام اپو - مدراس جلد ۱۱ صفحہ (۹۱)

(۷) بیٹی جب تک اوسکا ازدواج نہ ہو -

(۸) بیوہ بیٹی جب وہ اپنے باپ کے گھر مین رہنے کے لئے آجائے تو باپ پر اوسکے نان ونفقہ کی اخلاقی ذمہ داری ہے اور اوسکے ورثا پر قانونی ذمہ داری ہوگی -

کھترا منی بنام کاشی ناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۹۳ -

ساوتری بائی بنام لکشمی بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۹۷ -

بائی منگل بنام بائی رکمنی - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱ -

مکھودا بنام نندلعل۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۵۵۔

نندلعل بنام مکھودا۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۸۔

جینتی سوبیّا بنام الامیلو منگمّا۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۴۵۔

زوجہ نان ونفقہ کی صرف اوس صورت مین مستحق ہے جب وہ اپنے شوہر کے گھر مین رہے۔ جب وہ بلا کسی جایز وجہ کے اوسکے گھر مین رہنے سے انکار کرے تو وہ علیحدہ نان ونفقہ پانے کی مستحق نہین ہے۔

سدلنگپّا بنام سداوا۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۳۴۔

سورم پلی بنام سورم پلی۔ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۸۔

متینگنی بنام جوگندر۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۴۔

اگر زوجہ اپنے شوہر کی رضامندی سے کسی دوسری جگہ رہتی ہو تو جب وہ واپس آنا چاہے تو شوہر کا فرض ہے کہ اوسکو اپنے گھر مین رکھے۔ اگر وہ اوسکو اپنے گھر مین رکھنے سے انکار کرے تو اوسپر اوسکے نان ونفقہ کی ذمہ داری ہوگی۔

سورم پلی بنام سورم پلی۔ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۸۔

بیوہ کا حق نان ونفقہ کے متعلق۔

(۲۸۰) بیوہ اوس شخص سے نان ونفقہ کی مستحق ہے جو اوسکے شوہر کی جایداد وراثتاً پائے۔ نان ونفقہ کا تعین ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے عدالت اپنی صوابدید کے موافق کریگی۔ بیوہ نان ونفقہ کا بقایا اور آیندہ کے لئے ماہانہ رقم کی ڈگری پاسکتی ہے۔ نان ونفقہ کا تعین کرنے مین صرف بیوہ کی معمولی ضرورتون ہی کا لحاظ نہ کیا جائیگا بلکہ اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائیگا کہ وہ اپنی حیثیت کے موافق خیرات اور مذہبی کام انجام دے سکے۔ نان ونفقہ کا تعین کرنے مین اوسکے شوہر کی جایداد کی مالیت کا بھی لحاظ رکھا جائیگا۔

بیسنی بنام روپ سنگھ۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۸۔

نتو کنوری بنام جوگندر۔ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۵۵۔
دیوی پرشاد بنام گن ونتی کنوری۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۰۔
کرون موئی بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ (۶۵۱)
دلال کنور بنام امبکا۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۲۶۶۔
نان و نفقہ کی رقم مین حالات تبدیل ہو جانے سے تبدیلی کی جا سکتی ہے۔
گوپکا بائی بنام دت آترے۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ (۳۸۶)

بیوہ کے نان و نفقہ کی بابت شوہر کی جایداد پر کس حد تک کفالت ہے۔

(۲۸۱) بیوہ اپنے نان و نفقہ کا دعوی کل ورثا یا کسی ایک وارث کے مقابلہ مین کرسکتی ہے اور نان و نفقہ کی ذمہ داری کل جایداد پر عاید کی جا سکتی ہے جو اوسکے شوہر سے وارث یا ورثا کو پہونچی ہو۔ اگر ایک وارث نان و نفقہ کی رقم ادا کرے تو اوسکو دوسرے ورثا کے مقابلہ مین حصہ رسدی کا دعوی کرنے کا حق حاصل ہے۔

بمقدمہ شام لعل بنام بابا (الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۶) اجلاس کامل نے قرار دیا ہے کہ جب تک بیوہ کے نان و نفقہ کی کفالت عدالتی ڈگری یا معاہدہ کی بنا پر کسی خاص جایداد پر قایم نہ کی گئی ہو اوسوقت تک ایسے خریدار جایداد پر ذمہ داری عاید نہین ہوسکتی جسنے نیک نیتی سے بلا اطلاع جایداد خریدی ہو۔ جب اسطرح کفالت قایم کی گئی ہو تو جایداد پر ذمہ داری باقی رہیگی گو خریدار یہہ ثابت کرے کہ ورثا کے قبضہ مین اور جایداد ایسی ہے جس سے نان و نفقہ کی ادائی ممکن ہے۔ لیکن جب جایداد ایسے مطالبہ کی ادائی کے لیئے فروخت کی جائے جسکی ذمہ داری دھرم شاستر کی رو سے موروثی جایداد پر عاید کی جا سکتی ہے تو جایداد پر ذمہ داری نہ رہیگی۔

سورج کنور بنام ناتھہ بخش۔ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۲۔
ونکٹ اچل بنام اندیا۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۰۔

گردیال بنام کوشلیا - الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ -

لچھمن بنام ست بھاما - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ -

کلو دا بنام جگبیشور - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۴ -

شری بھاری لعل جی بنام بائی راج بائی - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۲ -

رام کنور بنام رام دئی - الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۶ -

ریاست بھرت پور بنام گوپال دئی - الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۰ -

دگمبری بنام بھان کنواری - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ (۱۰۷۴)

ادھی رانی نراین کنواری بنام شوما مالی پٹ مہادئی - کلکتہ جلد ۱ صفحہ (۳۶۵)

جب بیوہ اپنے شوہر کی کسی خاص جایداد پر قابض ہو تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ اوس جایداد کے خریدار کو اِس امر کی اطلاع تھی کہ بیوہ کو اوس جایداد مین کچھ حق حاصل ہے -

امام بنام بالمّا - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۴ -

بیوہ اشیاء خورونوش کے لئے معاہدہ کرے تو ایسے معاہدہ کی ذمہ داری ورثاء پر نہ ہوگی -

(۲۸۲) بیوہ کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ورثاء سے نان ونفقہ پائے لیکن اگر وہ ضروری اشیاء کے لئے کوئی معاہدہ کرے تو ایسے معاہدہ کی بناء پر شوہر کے ورثاء پر کوئی ذمہ داری نہ عاید ہوسکیگی -

راماسوامی آتن بنام منگشی امّال - مدراس جلد ۲ صفحہ (۴۰۹)

بیوہ کا نان ونفقہ کا حق اسوجہ سے زایل نہین ہوسکتا کہ وہ اپنے شوہر کے گھر مین نہین رہتی -

(۲۸۳) پریوی کونسل سے یہہ طے ہوچکا ہے کہ بیوہ کا یہہ فرض نہین ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر مین رہے - اگر بیوہ اپنے شوہر کا گھر بدچلنی کی وجہ سے یا کسی اخلاق کے خلاف کام کی غرض سے نہ چھوڑے تو اوسکا نان ونفقہ کا حق زایل نہین ہوسکتا -

راجہ پرتھی سنگھ بنام رانی راج کنور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۔
نراین راو۔ بنام رام بائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۱۵۔
سدیشوری بنام جناردھن۔ کلکتہ جلد ۹ ۳ صفحہ ۵۷ ۵۔
سورم پلی بنام سورم پلی۔ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۸۔
لیکن اگر شوہر نے اپنی وصیت مین اوسکے نان ونفقہ کا حق اس شرط پر مشروط کیا ہو کہ وہ کسی خاص مقام پر رہے تو وہ اوس مقام پر بلا جایز وجہ کے سکونت نہ رکھنے کی صورت مین نان ونفقہ کی مستحق نہ ہوگی۔
مولجی بھائی شنکر بنام بائی اوجم۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۸۔
گرنیا بنام ہونما۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۶۔
پاربتی بائی بنام چھتری۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ (۱۳۱)

بیوہ کے نان ونفقہ کی ذمہ داری اون اشخاص پر جو اوسکے شوہر کے وارث نہ ہون۔

(۲۸۴) شاستردن کے احکام کی روسے ہر شخص کا یہہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے خاندان کی بیوہ عورتون کی پرورش کرے لیکن یہہ محض اخلاقی فرض ہے۔ بمقدمہ کاشی ناتھ داس بنام کھیترمنی داسی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۱۳۔
یہہ قرار دیا گیا ہے کہ بیٹے کی بیوہ اپنے خسر کے مقابلہ مین اوسوقت نان ونفقہ کی مستحق نہین ہے جب وہ خسر سے علیحدہ رہتی ہو۔ اور خسر کے قبضہ مین اوسکے شوہر کی کوئی جایداد نہ ہو۔ جب ایسی بیوہ اپنے خسر کے ساتھ رہتی ہو تو اوسکا اخلاقی فرض ہے کہ اوسکے نان ونفقہ کا انتظام کرے اور خسر کے مرنے کے بعد اوسکے وارث پر ایسی بیوہ کے نان ونفقہ کی قانونی ذمہ داری ہوگی۔ مورث کا اخلاقی فرض ورثا کے ہاتھ مین جایداد آنے کی صورت مین قانونی فرض ہوجاتا ہے۔
جانکی بنام نندرام۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴۔

اودھی بائی بنام کرشن داس - بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ -
جمنا بائی بنام متو بائی - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸ -
کامنی بنام چندرا - کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۷۳ -
کشوا بنام ننذو - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۸ -
سدیشوری بنام جنا ردھن - کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۷ -
دیوی پرشاد بنام گنونتی - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۰ -
رنگمل بنام اچل - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۵ -
سورمی بنام سورمی - مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۸ -
گنگا بائی بنام سیتارام - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷۰ -
ساوتری بائی بنام لکشمی بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۳ -
کالو بنام کاشی - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۲۷ -
جب کسی بیوہ کا متوفی شوہر خاندان مشترکہ کا رکن ہو اور پسماندگی کے قاعدہ سے باقی ارکان کل جایداد مشترکہ کے مالک ہوئے ہون تو بیوہ کو خاندان مشترکہ کے جملہ ارکان کے مقابلہ مین نان و نفقہ پانے کا حق حاصل ہے -
سپربالو چٹی بنام کملاولی - مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۱۴۷ -

بدچلنی سے نان و نفقہ کا حق ساقط ہو جاتا ہے -

(۲۸۵) دھرم شاستر کے احکام کی روسے اور نیز فیصلہ جات مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کوئی عورت بدچلن ہو جائے تو اوسکا نان و نفقہ کا حق ساقط ہو جاتا ہے - البتہ شاسترون مین یہہ اخلاقی فرض قرار دیا گیا ہے کہ اوسکو صرف اسقدر رکھانا دیدینا چاہئے جس سے وہ زندہ رہ سکے -
دالو بنام گنگا - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۸۴ -
وشنو شیام بھگ بنام منجما - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ -

باشونترو بنام کاشی بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۶۔

رامناتھ بنام راجوسنی۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۷۴۔

دولت کنوری بنام میگھو تواری۔ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۲۔

ناگمّا بنام ویربھدرا۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۲۔

نارو سمرتی باب ۱۳ فقرہ ۲۵ و ۲۶ جسکا حوالہ متاکشرا باب دوم فصل (۱) فقرہ (۷)

مین دیا گیا ہے۔

دائے بھاگ باب (۱۱) فقرہ (۱) و (۴۸)۔

کیمری کلتانی بنام منی رام کولتا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵۔

وسالچھی امّل بنام انّاسوامی شاستری۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۶۰۔

لیکن نان و نفقہ کا حق ساقط نہ ہوگا جب وہ صرف کھانے اور کپڑے پر محدود ہو بشرطیکہ

اوسکے مطالبہ کے وقت بیوہ بدچلن نہ ہو۔

ہونمّا بنام تمنّا بھٹ۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۹۔ اس رائے سے بمبئی ہائیکورٹ نے

بمقدمہ داور بنام گنگا (بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۰) اختلاف کیا ہے لیکن بمقدمہ ناگمّا بنام

ویربھدرا (مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۲) اوسکی تائید کی گئی ہے۔

رامناتھ بنام راجنی منی۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۷۴۔

پارامتی بنام مہادیوی۔ بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۲۷۸۔

جب بیوہ نے بحیثیت وارث جایداد کا دعویٰ کیا ہو اور مصالحت کی بنا پر کوئی جایداد

اوسکو بطور نان و نفقہ دی گئی ہو تو اوسکی بدچلنی کی بنا پر وہ ایسی جایداد سے محروم نہیں

کی جاسکتی ہے۔

بھوپ سنگھ بنام لچھمن۔ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۱۔

(۲۸۶) جب کوئی شخص اپنی بداعمالی کی | محض قرابت سے خارج ہونے کا یہہ اثر نہ ہوگا کہ کوئی شخص نان و نفقہ کے حق سے محروم ہو۔

وجہ سے ذات سے خارج کیا جائے تو محض ذات سے خارج ہونے کا یہہ اثر نہ ہوگا کہ وہ نان و نفقہ کے حق سے محروم کیا جائے۔ اگر بداعمالی بدچلنی کی حد تک پہونچتی ہے تو صرف بیوہ کے حقوق زایل ہو جاتے ہین۔

پٹن ڈِل سین بنام پٹن ڈِل رگون۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۷۱۔

قیصر ہند بنام ماری متو۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۴۲۔

پارامنی بنام مہادیوی۔ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۲۷۸۔

بیوہ کو اپنے شوہر کے مکان مین سکونت رکھنے کا حق۔

(۲۸۷) بیوہ کو اپنے شوہر کے مکان مین سکونت رکھنے کا حق حاصل ہے اور اوسکے شوہر کا وارث یا ایسا خریدار جسنے وارث سے مکان خریدا ہو بیوہ کو بیدخل نہین کر سکتا ہے۔

منگل دیبی بنام دینوناتھ بوز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۔

گوری بنام چندرامنی۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۲۔

بائی دیوکور بنام سموکھہ رام۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱۔

دلسوکھہ رام بنام للوبھری۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۸۲۔

مہالکشما بنام وِنکٹ رتنما۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۳۔

نابے مندسنگھ بنام رکمنی۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔

جب قرضہ جسکی بابت مکان فروخت ہوا ہو بیوہ پر بھی قابل پابندی ہو یعنی جب وہ خاندان کی ضرورت کے لئے لیا گیا ہو یا اوسکے متوفی شوہر کا قرضہ ہو تو بیوہ بیدخل کیجا سکتی ہے۔

راماننددن بنام رنگملا۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۰۔

جگنتی بنام الامیلو۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۴۔

منی لال بنام بے تارا۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔

بیوہ بہواور بہاوج کے حقوق نان و نفقہ کے متعلق۔

(۲۸۸) دھرم شاستر کا یہہ عام

اصول ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی اخلاقی ذمہ داری ہو تو جو شخص اوسکا وارث ہو اوسکے مقابلہ مین وہ اخلاقی ذمہ داری قانونی ذمہ داری ہو جائیگی۔
شاستر کی روسے باپ کا یہہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنی بیوہ بہو کے نان ونفقہ کا کفیل ہو۔ جب اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا وارث ہو تو وہ اخلاقی ذمہ داری قانونی ذمہ داری ہو جائیگی اور بیٹے کا یہہ قانونی فرض ہوگا کہ اپنی بیوہ بھاوج کے نان ونفقہ کا کفیل ہو۔

آدی بائی بنام کرسن داس۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹۔
بھنا بائی بنام متو بائی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸۔
اِس رائے سے جسٹس پرنسپ نے اتفاق کیا۔
(کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۷۰)

جب کوئی شخص بہ حالت اشتراک فوت ہو جائے تو اون ارکان پر جو پس ماندگی کے قاعدہ سے جایداد پاتے ہین اِس بات کی ذمہ داری ہے کہ وہ متوفی کے بیوہ بیٹی اور بہو کے نان ونفقہ کا کفیل ہو۔
(ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۹۵ع صفحہ ۵۹)

سُبرا بالو بنام کملا دلی تھیا رمل۔ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۱۴۷۔
ادھی بائی بنام کرسن داس ناتھو۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹۔
دیوی پرشاد بنام گنونتی کنور۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۴۔
جانکی بنام نند رام۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴۔
کامنی داس بنام چندر بوڈے مانڈے۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۳۔

مدراس ہائیکورٹ کی یہہ رائے تھی کہ ایسی ذمہ داری قایم کرنے کے لئے موروثی جایداد کا ہونا لازمی ہے۔ اگر کوئی موروثی جایداد نہ ہو تو صرف بیوی۔ والدین

اور نابالغ اولاد کے نان ونفقہ کی قانونی ذمہ داری ہے۔

اماکھنو بنام آپو۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۹۱۔

سبھرنا بنام سبھکا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۳۶۔

لیکن مدراس ہائیکورٹ نے بمقدمہ رنگمّل بنام اچمّل (مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۵) قرار دیا ہے کہ جب باپ کو اپنے نانا سے کوئی جایداد ملی ہو تو گو ایسی جایداد ناقابل تقسیم ہے لیکن اوسپر اپنے بیٹے کی بیوہ کے نان ونفقہ کی قانونی ذمہ داری ہے۔

سورمیّلی بنام سورمیّلی۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۸۔

مینکشی اٹل بنام راما آئر۔ مدراس لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۶۔

بیوگان کے حقوق جب کوئی موروثی جایداد نہ ہو۔

(۲۸۹) بمقدمہ ساوتری بای بنام لکشمی بائی (بمبی جلد ۲ صفحہ ۵۷۳) قرار دیا گیا کہ جب کسی بیوہ کے شوہر نے کوئی جایداد نہ چھوڑی ہو تو ایسی بیوہ اپنے متوفی شوہر کے چچا سے نان ونفقہ کی مستحق نہین ہے۔ اس مقدمہ مین یہہ بھی رائے ظاہر کی گئی کہ جس حد تک بیوی۔ والدین اور نابالغ اولاد کی پرورش کا تعلق ہے اوس حد تک شاسترون مین قطعی حکم ہے کہ بلالحاظ کسی موروثی جایداد کے ایسی ذمہ داری قایم ہونی چاہئے لیکن خاندان کی اور عورتون کی پرورش کے متعلق جو حکم ہے وہ محض اخلاقی ہدایت ہے اور جب کسی شخص کو کوئی موروثی جایداد نہ پہونچی ہو تو ایسی ذمہ داری عدالت کے حکم سے نہین قایم کیجاسکتی۔ یہی اصول حسب ذیل مقدمات مین بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ساہم کمار بنام اچھاموئی۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۶۔

اپاجی چنتامن دیودھر بنام گنگا بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۴۔

کالو بنام کاشی بائی۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۲۷۔

بائی کنکو بنام بائی جادو۔ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۵۔

بائی دا بابنام نتھا گوبند لعل۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۹۔
رشید کابلی بنام شہربانو۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۸۵۔

بمقدمہ مادھو رام بنام گنگا بائی (بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۳۹) قرار دیا گیا کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کا وارث ہو تو اوسپر متوفی کی بیوہ کے نان و نفقہ کی ذمہ داری ہے لیکن ایسی ذمہ داری اوس منافع کی حد تک محدود ہے جو اوس جایداد سے ہو۔

داشتہ نان و نفقہ کی مستحق ہے۔

(۲۹۰) داشتہ بھی نان و نفقہ کی مستحق قرار دی گئی ہے لیکن داشتہ سے صرف وہ عورت مراد ہے جو مستقل طور پر کسی شخص کے پاس مثل زوجہ کے رہتی ہو۔

کھیم کر بنام اوماشنکر۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۱۔
برندراین دامن بائی بنام یمنا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹۔
متاکشرا۔ باب ۲۔ فصل ۱۔ فقرہ (۲۸)
داے بھاگ۔ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ (۴۸)
وواہارمیوکھ۔ باب ۴۔ فصل ۸۔ فقرہ (۵)
ستی بنام ونکٹ سامی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۱۴۴)

جب داشتہ کو گھر سے نکال دیا گیا ہو تو وہ نان و نفقہ کا دعوی نہین کرسکتی ہے۔
راما نرسو بنام بچا۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۲۔
ننگا ریڈی بنام لکشموا۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۳۔

داشتہ کا بیٹا نان و نفقہ کا مستحق ہے۔

(۲۹۱) جب تک اولاد نابالغ ہو اوسوقت تک باپ پر نان و نفقہ کی قانونی ذمہ داری ہے لیکن بالغ ہونے کے بعد ایسی ذمہ داری باقی نہین رہتی بجز اسکے کہ باپ کے قبضہ مین موروثی جایداد ہو۔ (نیل متی بنام باتیشور کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۱)

شاستروں مین نان ونفقہ کی ذمہ داری داشتہ کے بیٹے کے متعلق بھی قایم کی گئی ہے۔
ایسی ذمہ داری صرف اوس صورت مین ہوسکتی ہے جب داشتہ سے مستقل تعلق ہو
اور وہ پیشہ ور نہ ہو۔

لچھمن راو بنام گنگوبائی۔ آئین جلد ۵ صفحہ ۲۶۱۔

متوسامی بنام ونکٹ۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۹۳۔ پریوی کونسل
سے بحال ہوا۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۶۔

کمار بنام ونکٹیشور۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۰۵۔

ہرگوبند بنام دھرم۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹۔

سبرمپیا مڈلی بنام والو۔ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۶۸۔

دھرم شاستر کی روسے ایسی ذمہ داری صرف ایسے بیٹے کے متعلق ہے جو ہندو ہو۔
اگر کسی ہندو کے کسی مسلمان یا عیسائی عورت سے کوئی بیٹا ہو تو دھرم شاستر کے
احکام کی روسے اوسکے نان ونفقہ کی ذمہ داری نہ ہوگی لیکن مجموعہ ضابطہ فوجداری
کی روسے ذمہ داری عاید ہوسکیگی۔

لنگپا بنام ایسوداسن۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۳۔

ضابطہ فوجداری کی روسے ولدالحرام کے نان ونفقہ کی جو ذمہ داری ہے وہ
باپ کی ذات سے متعلق ہے اور اوسکا تعلق باپ کے مرنے کے بعد اوسکی جایداد سے
نہین ہوتا۔

لنگپا بنام ایسوداسن۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۳۔

لیکن بمقدمہ انتھا بنام وشنو (مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۶۰) مدراس ہائیکورٹ نے
قرار دیا ہے کہ ولدالحرام کے نان ونفقہ کا بار باپ کی جایداد پر عاید کیا جاسکتا ہے۔
اگر داشتہ کے نابالغ بیٹے کے لیئے نان ونفقہ مقرر کیا جائے تو وہ اوسکے اور داشتہ کے

اخراجات کے لئے کام مین لایا جاسکتا ہے۔

بوم ویش بنام بوم ویش۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۱۔

داشتہ اور اوسکے بیٹے کے نان و نفقہ کی بابت خاندان مشترکہ کی جایداد پر کفالت قائم کی جاسکتی ہے۔

انبھتیا بنام وشنو۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۶۰۔

گوپال سامی بنام ارونا چیلم۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۲۔

سبرہمنیا بنام والو۔ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۶۸۔

داشتہ کے بیٹے کو جو حق حاصل ہے وہ فقط ذاتی حق ہے۔ ایسے بیٹے کی اولاد کو دوا کے مقابلہ مین نان و نفقہ کا حق حاصل نہین ہے۔

بلونت سنگھ بنام روشن سنگھ۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۵۳۔

روشن سنگھ بنام بلونت سنگھ۔ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۱۔

داشتہ کی بیٹی نان و نفقہ کی مستحق نہین ہے۔

پاروتی بنام گنپت راو۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۷ (۱۸۳)

بیوہ کی سکونت۔

(۲۹۲) بیوہ کو معمولاً اپنے متوفی شوہر کے رشتہ دارون کے ساتھہ سکونت رکھنی چاہیے۔ اگر حالات کے لحاظ سے شوہر کے رشتہ دارون کے ساتھہ رہنا نامناسب ہو تو وہ اپنے باپ کے گھر رہ سکتی ہے۔ بمقدمہ پرتھی سنگھ بنام رانی راج کنور (بنگال لارپورٹ جلد ۱۲ پریوی کونسل صفحہ ۲۳۸) کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بیوہ کے لئے صرف یہہ لازمی ہے کہ وہ نامناسب یا اخلاق کے خلاف اغراض کے لئے اپنے شوہر کے مکان سے نہ جائے۔ اگر وہ کسی اور وجہ سے اپنے شوہر کے مکان سے اپنے باپ وغیرہ کے مکان مین چلی جائے تو وہ نان و نفقہ کی مستحق ہوگی بجز اسکے کہ وہ کوئی نامناسب کام

کرے یا بدچلنی کی مرتکب ہو۔

سورم پلّی ینگورنّا بنام سورم پلّی برم بازی۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۸۔

گوکی بائی بنام لکھمی داس۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۰۔

سدیشوبئی بنام جبار دن۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۷۔

گبرنیّا بنام ہونم بائی۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۶۔

پاروتی بائی بنام چھروسمباجی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱۔

جب خاندان کی جایداد اسقدر کم ہو کہ بیوہ کے لئے علیحدہ نان و نفقہ مقرر کرنا ممکن نہ ہو اوس صورت مین وہ گھر سے علیحدہ رہکر نان و نفقہ طلب نہین کرسکتی ہے۔

گوداوری بائی بنام سگونابائی۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۔

خاندان مشترکہ کا رکن جب تقسیم کا دعوی کرسکے تو وہ نان و نفقہ کا دعوی نہ کرسکیگا۔

(۲۹۳) جب کسی رکن خاندان مشترکہ کو یہہ حق حاصل ہو کہ وہ جایداد مشترکہ مین حصہ دلاپانے کا دعوی کرسکے تو اوسکو یہہ حق نہ ہوگا کہ وہ نان و نفقہ دلاپانے کا دعوی کرے۔

ہمت سنگہ بنام گنپت سنگہ۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶۔

راجہ کے چھوٹے بھائیون کے حقوق۔

(۲۹۴) شاسترون مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ جو شخص راج کا مالک قرار دیا جائے اوسکا یہہ فرض ہے کہ اپنے بھائیون کی مثل اپنے بیٹون کے پرورش کرے۔ بمقدمہ مہیش پرتاب بنام دگبیال (الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۲) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ ناقابل تقسیم راج مین خاندان کے وہ ارکان جو راجہ نہین بنائے جاتے ہین اونکو ایسے نان و نفقہ کا حق حاصل ہے جو اونکی شان اور ضرورت کے لئے کافی ہو۔ جو رقم کہ نان و نفقہ کی بابت مقرر کی جائے وہ اسقدر زیادہ نہ ہونی چاہئے کہ راج کے ذرایع آمدنی اور ضروری اخراجات کے

لحاظ سے ناموزون ہوا یسا نان ونفقہ اوس شخص کی شان اور ضرورت کی مناسبت سے مقرر کیا جانا چاہیئے۔

نان نفقہ کے لئے جو عطا ہو اوسکی نوعیت۔

(۲۹۵) ابتدائی زمانہ مین خاندان کے ارکان کو نان ونفقہ کی بابت جو جایداد عطا کی جاتی تھی وہ معطی لہ کی اولاد کو وراثتاً پہونچتی تھی البتہ اولاد نرینہ نہ ہونے کی صورت مین وہ راج کا جزو ہو جاتی تھی لیکن اب فیصلہ جات مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر ایسی عطا مین اِس بات کی صراحت نہ ہو کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ ہے تو یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ حین حیاتی عطا ہے۔

راجہ رامیشور بنام ارجن۔ انڈین اپیل جلد ۲۸ صفحہ (۱)

دوسی بائی بنام جور۔ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۲۔

تُسی بنام رام نراین۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷۔

انند لعل بنام دیھرج۔ مورز انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۸۲۔

لیکن اگر عطا ایسے عام الفاظ مین کی جائے کہ اوس سے یہہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ کی جانی مقصود ہے تو خاندان کے رواج کے موافق بڑی اولاد اوس سے مستفید ہو سکیگی۔

بھیا او داس سنگھ بنام راجہ اودے پرتاب سنگھ۔ انڈین اپیل جلد ۳۳ صفحہ ۷۳۔

رامیشور سنگھ بنام جوبند رسنگھ۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶۸۳۔

جب عطا "پتر پترکا" کے لئے ہو تو جایداد اوسوقت تک واپس نہین لی جا سکتی جب تک کہ معطی لہ کے کوئی اولاد نرینہ موجود ہو۔

مہاراج کمار جگت موہنی بنام برندا۔ کلکتہ لا جرنل جلد ا صفحہ (۵۵۷)

بھائی کی اولاد اور بیوہ نان نفقہ کی مستحق ہے۔

(۲۹۶) نان نفقہ کی بابت جو جایداد عطا کی جائے اوسمین معطی لہ کو صرف حین حیاتی حق ہوگا یہہ عام

طور پر صحیح نہین ہوسکتا کیونکہ بھائی کی بیوہ اور اولاد کو بھی موروثی راج مین نان نفقہ کا حق حاصل ہے۔ بھائی کے بیٹے اور بیٹی کی شادی وغیرہ کے اخراجات کی ذمہ داری بھی راج ہی پر ہے۔

لکشمی بنی بنام کنداسوامی۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۔

نان ونفقہ کی مقدار۔ (۲۹۷) نان ونفقہ کی مقدار کا تعین کرنے مین مفصلہ ذیل امور کا لحاظ کرنا چاہیئے:۔

(۱) دعویدار کی مناسب ضرورتین۔

(۲) خاندان کی حالت اور درجہ۔

(۳) خاندان کی جایداد اور خاندان کے ارکان کی تعداد جو نان ونفقہ کے مستحق ہین۔

بیسنی بنام روپ سنگھ۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۸۔

دیوی پرشاد بنام گنونتی۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۰۔

مہیش پرتاب سنگھ بنام دگیال سنگھ۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۲۔

(۴) بمقدمہ گوپال سامی چیٹی بنام ارون چیلم چیٹی (مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۲) مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ نان ونفقہ کا تعین کرنے مین اسکا بھی لحاظ کرنا ہوگا کہ آیا دعویدار ولدالحرام ہے کیونکہ ایسے شخص کو اون اشخاص کے مقابلہ مین جو محروم الارث ہون یا اون عورتون کے مقابلہ مین جو خاندان مین ازدواج کی بنا پر داخل ہوئی ہین کم مقدار دی جائیگی:۔

(۵) عورت کا نان ونفقہ مقرر کرنے مین اوسکے استری دھن کی آمدنی کا بھی لحاظ کیا جائیگا۔

شب دیا بنام درگا پرشاد۔ ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۳۔

چندر بھاگا بنام کاشی ناتھہ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ -
شد یشوری داسی بنام جنادون سرکار - کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۷ -
ساوتری بائی بنام لکشمی بائی - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۷۳ -
(۶) جب عورت اپنے شوہر کی جایداد پر کچھہ عرصہ تک قابض رہی ہو اور اوس جایداد کی آمدنی کافی ہو تو اوس زمانہ کی بابت وہ نان و نفقہ طلب نہ کرسکیگی -
دت آترے رامن بنام رکھما بائی - بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۵۰ -

نان و نفقہ کا بقایا -

(۲۹۸) جب خاندان مشترکہ کا کرتا کسی رکن خاندان کو ناجایز طور پر نان و نفقہ نہ دے تو ایسا رکن نان و نفقہ کا بقایا پانے کا مستحق ہوگا - دعویدار کو یہہ ثابت کرنا چاہئے کہ ناجایز طور پر اوسکو نان و نفقہ نہین دیا گیا ہے - محض اس بنا پر کہ فی الواقع نان و نفقہ نہین ملا ہے کوئی شخص نان و نفقہ کے بقایا کا مُحق نہین ہو جاتا لیکن ایسا نان و نفقہ نہ دیا جانا اِس امر کا بادی النظری ثبوت ہے کہ وہ ناجایز طور پر روک لیا گیا ہے -
ملک ارجن پرشاد نائڈو بنام درگا پرشاد نائڈو - مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۷ -
ونکو پادھیا بنام گواری - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶ -
نربدا بائی بنام مہادیو - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۹ -
پرتھی سنگھ بنام رانی راج کنور - ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۱ -
بقایا کا دیا جانا عدالت کی صوابدید پر منحصر ہے اور عدالت اوس صورت مین بقایا دینے سے انکار کرسکتی ہے جب کوئی عورت بلاوجہ اپنے شوہر کے خاندان سے علیحدہ رہنے لگی ہو اور اوسکے بعد بقایا کا مطالبہ کرے -
رنگو ونائک بنام یمنا بائی - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۴ -
رگھنس کنور بنام بھگونت - الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۳ -

نان و نفقہ کی رقم مین تبدیلی۔

(۲۹۹) نان و نفقہ کی بابت جو رقم مقرر کی گئی ہو وہ خاندان کے حالات تبدیل ہونے پر کم کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اوس شخص نے جسپر نان و نفقہ کی ذمہ داری ہو عمداً حالت کو تبدیل نہ کیا ہو۔

رکّا بائی بنام گانڈا بائی۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۹۴۔

دجے بنام سری پتھی۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۴۔

گوپکا بائی بنام دت آترے۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۸۶۔

سری رام بھٹّاچاریہ بنام پدّو مکھی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۲۔

اِسی اصول پر خاندان کی آمدنی زیادہ ہونے کی صورت مین نان و نفقہ کی رقم مین اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

سری رام بنام پدومودگی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵۲۔

بنگار واٹل بنام وجے ماپی۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۵۔

نان و نفقہ کے لئے جو جایداد دی گئی ہو اوسکے بیجا تصرف کے بعد جدید بنائے دعویٰ پیدا نہ ہوگی

(۳۰۰) جب کسی شخص کو نان و نفقہ کی بابت کوئی جایداد دیدی گئی ہو تو اوسکے بیجا تصرف کے بعد نان و نفقہ کا دعویٰ نہ ہو سکیگا۔

ساوتری بائی بنام لکشمی بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۳۔

نان و نفقہ کی بابت جایداد مشترکہ پر کفالت۔

(۳۰۱) جب کسی شخص کو نان و نفقہ کا حق اِس بنا پر حاصل ہو کہ موروثی جایداد مشترکہ موجود ہے جسپر اوسکی ذمہ داری ہے تو یہہ ظاہر ہے کہ جب تک وہ جایداد اوس شخص کے قبضہ مین ہو جسپر نان و نفقہ کی ذمہ داری ہے نان و نفقہ کی کفالت ڈگری کی بناپر یا خانگی معاہدہ کی روسے ایسی جایداد پر قایم کی جا سکتی ہے۔

مہا لکشما گارو بنام ونکٹ رتنما گارو۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۳۔

تمیا بنام ویرامل - مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۳ -

کلیا گھتاجی بنام گنپتی پلّے - مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۴ -

شیام لعل بنام بنا - الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶ -

منشا دیوی بنام جیون مل - الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ -

مناکشی اچی بنام چنیّا او دائن - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۶۸۹ -

سُبھنّا بنام سُبھنّا - مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۲۴ -

جب اِسطرح کفالت قایم ہو جائے تو جایداد کے منتقل ہونے کی صورت مین کفالت کا ایفا منتقل الیہ پر لازمی ہوگا - لیکن کفالت قایم نہ ہونے کی صورت مین اگر جایداد منتقل ہو تو منتقل الیہ پر کوئی ذمہ داری نہ ہوگی -

بھاگیرتی بنام انتنا چاری - مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶۸ -

دگمبر دیوی بنام دھان کماری - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷۴ -

لکشمن رامچند رجوشی بنام ستیہ بھاما بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ -

رام کنور بنام رام دئی - الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۶ -

ریاست بھرت پور بنام گوپال دئی - الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۰ -

بھاری لالجی بنام بائی راج بائی - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۲ -

موروثی جایداد مشترکہ کے منتقل ہونے کی صورت مین منتقل الیہ پر نان ونفقہ کی ذمہ داری -

(۳۰۲) اگر موروثی جایداد مشترکہ پر نان ونفقہ کی کوئی کفالت قایم ہو چکی ہو تو اِس مین شبہہ نہین ہے کہ منتقل الیہ کو وہ جایداد بمتابعت اوس کفالت کے حاصل ہوگی -

جب جایداد پر کوئی کفالت قایم نہ ہوئی ہو تو یہہ امر انتقال کی نوعیت پر منحصر ہوگا کہ منتقل الیہ پر نان ونفقہ کی ذمہ داری عاید ہو سکتی ہے یا نہین -

جب جایداد ہبہ کی جائے۔

وہرسپتی نے اپنی شرح باب (۱۵) فقرہ ۲ لغایت (۷) مین بیان کیا ہے کہ حسب ذیل آٹھہ اقسام کی جایداد ہبہ نہین کی جاسکتی :-

(۱) جایداد مشترکہ۔

(۲) بیٹا۔

(۳) بیوی۔

(۴) جو مال کہ اوسکے پاس گرو ہو۔

(۵) اپنی سالم جایداد۔

(۶) جو مال کہ اوسکے پاس امانتاً جمع ہو۔

(۷) جو شے کہ اوسنے کسی دوسرے سے مُستعار لی ہو۔

(۸) جس شے کے کسی دوسرے کو دینے کا وعدہ کیا جاچکا ہو۔

بمبئی ہائیکورٹ نے بمقدمہ نرمدا بائی بنام مہادیو نراین (بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۹) قرار دیا ہے کہ کوئی مرد اپنی کسوبہ جایداد غیر منقولہ اسطرح ہبہ نہین کرسکتا ہے کہ اوسکی بیوی کے اخراجات کے لئے کچھہ باقی نہ رہے۔

کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ دبندر کمار رائے چودھری بنام برجندر کمار رائے چودھری (کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۸۶) یہہ قرار دیا ہے کہ دائے بھاگ کی رو سے ہر شخص اپنی جایداد بذریعہ وصیت اسطرح منتقل کرسکتا ہے کہ اوسکی بیوی تقسیم کے وقت حصہ پانے کی مستحق نہ رہے لیکن اس مقدمہ مین فریقین اس بات پر متفق تھے کہ بیوی نان ونفقہ پانے کی مستحق ہے۔

جملہ ہائیکورٹ اس بات پر متفق ہین کہ شوہر کے کسی فعل سے بیوی کے نان ونفقہ کے حق پر اثر نہین پڑ سکتا ہے۔

پرموتھو ناتھ رائے بنام نگندر بالا چودھرائن - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۸۰۸-
پورندر ناتھ سین بنام ہمنگنی داسی - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰۲-
جمنا بنام اچل - الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵-

اِس مین شبہ نہین ہوسکتا کہ اگر کوئی شخص اپنی کُل جایداد بلا بدل ہبہ کرے یا اس غرض سے ہبہ کرے کہ وہ اون اشخاص کو محروم کرے جو نان ونفقہ پانے کے مستحق ہین تو اوس جایداد پر موہوب لہٗ کو بہو بچے نان ونفقہ کی ذمہ داری ہوگی-

(قانون انتقال جایداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۹-)

وصیت- | جب کوئی شخص اپنی موروثی جایداد بذریعہ وصیت منتقل کرے تو جو اصول ہبہ کے متعلق اوپر بیان کیا گیا ہے وہی اوس جایداد سے بھی متعلق ہوگا جو بذریعہ وصیت منتقل کی گئی ہو لیکن اگر کوئی شخص اپنی مکسوبہ جایداد بذریعہ وصیت منتقل کرے تو موصی لہٗ پر موصی کی بیوہ کے نان ونفقہ کی ذمہ داری نہ ہوگی-

بائی پاروتی بنام ترواڈی - بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۶۳-

لیکن مدراس ہائیکورٹ نے اِس رائے سے اختلاف کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ ایسی صورت مین بھی نان ونفقہ کی ذمہ داری ہوگی-

انگتی بنام اچھل - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۵-
بچیا بنام موتی - الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۸۶-
پورندر ناتھ بنام ہمنگنی داسی - کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۷۵-
پرموتھا ناتھ رائے بنام نگندر بالا - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ (۸۰۸)
جمنا بنام ماچل - الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵-
نرمدا بائی بنام مہادیو - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۹-

جایداد بیع ہونے کی صورت مین نان ونفقہ کی ذمہ داری۔

جب جایداد بیع کی جائے تو مشتری پر نان ونفقہ کی ذمہ داری عاید نہ ہوگی۔ اگر مشتری کو نان ونفقہ کی ذمہ داری کی اطلاع بھی ہو تو بھی جب اوسنے نیک نیتی سے مناسب قیمت دیکر جایداد خریدی ہو اوسپر نان ونفقہ کی ذمہ داری عاید نہین ہو سکتی۔

بھاگ بتی بنام کہنیا لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۳۔
ادھی رانی نراین کماری بنام سونا مالی۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵۔
لکشمن راچند ر بنام ست بھاما بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴۔
شیام لعل بنام بنا۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۹۶۔
کالیپا گھاٹچی بنام گنپتی پلے۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸۴۔
رشید کرمالی بنام شہربانو۔ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۸۵۔
سری بہاری لعل بنام بائی راجا بائی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۲۔

اگر مشتری بائع کے فریب مین شریک ہو تو مشتری ذمہ داری سے نہ بچ سکیگا۔

بہاری لالجی بنام بائی راج بائی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۲۔
نیز ملاحظہ ہو قانون انتقال جایداد ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳۹۔

منتقل الیہ پر ذمہ داری نہ ہوگی جب خاندان مشترکہ کی جایداد موجود ہو جسپر ذمہ داری عاید ہو سکتی ہو

(۳۰۳) جس شخص پر نان ونفقہ کی ذمہ داری ہو جب تک اوسکے قبضہ مین ایسی جایداد موجود رہے جس سے نان ونفقہ کا انتظام ہو سکتا ہو اوسوقت تک اوس جایداد پر ذمہ داری عاید نہ کی جاسکیگی جو منتقل کی جاچکی ہو بجز اسکے کہ اوس جایداد پر نان ونفقہ کی کفالت ہو۔

دھی رانی نراین کماری بنام سونا مالی۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۵۔

جب کسی عورت کو کل جایداد کی تقسیم کی صورت مین نان ونفقہ کے بجائے حصہ پانیکا

حق ہو تو وہ اوس صورت مین حصہ پانے کی مستحق نہ ہوگی جب کل جایداد کی نہین بلکہ جایداد کے صرف ایک حصہ کی تقسیم کی جائے -

ہرہی دیوی بنام دیوکامنی دیوی - کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۸۲ -

موروداسی بنام بھوبن موہن بنوگی - کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۲ -

نان ونفقہ کا حق قابل قرقی نہین ہے -

(۳۰۴) بیوہ کو جو اپنے متوفی شوہر کی جایداد پر نان ونفقہ کا حق ہے وہ اوس ڈگری کی تعمیل مین جو بیوہ کے مقابلہ مین حاصل کی گئی ہو قابل قرقی نہین ہے -

ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ع کی دفعہ ۶۰ اور مجموعہ ضابطہ دیوانی قانون نشان (۳) سنہ ۱۳۲۳ف کی دفعہ ۳۰۳ کی روسے نان ونفقہ آیندہ کا حق قرقی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے - نان ونفقہ کی بابت بقایا قابل قرقی ہے -

ہومتی دیبی بنام کرون ہائی دیبی - ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۱ -

ضابطہ فوجداری کی روسے نان ونفقہ کا حکم کب عدالت دیوانی کے حکم سے منسوخ متصور ہوگا -

(۳۰۵) اگر عدالت دیوانی نے حقوق ازدواج کی ڈگری صادر کی ہو اور باوجود ڈگری کے زوجہ شوہر کے پاس رہنے سے انکار کرے تو عدالت فوجداری کا حکم جو نان ونفقہ کے متعلق ہوا ہو وہ منسوخ متصور ہوگا -

بمقدمہ بلاقی داس - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۴ -

اگر عدالت دیوانی نے یہہ ڈگری صادر کی ہو کہ زوجہ نان ونفقہ کی مستحق نہین ہے تو اوسکا یہہ اثر نہ ہوگا کہ عدالت فوجداری کا حکم جسکی روسے نان ونفقہ دلایا گیا ہو منسوخ سمجھا جائے -

سُبدھرا بنام واسدیو - الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۹ -

بدھنی بنام دبل - الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۱ -

زوجہ کے نان ونفقہ کی ذمہ داری شوہر پر۔

(۳۰۶) ہر شوہر پر اپنی زوجہ کے نان ونفقہ کی ذمہ داری ہے۔ جب تک شوہر زندہ ہے اوسوقت تک یہہ ذمہ داری صرف اوسپر ہے نہ کہ شوہر یا زوجہ کے رشتہ دارون پر۔

چند رپی بنام موجی۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۲۔

موکھادا بنام نندو۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۸۔

بائی شگل بنام بائی رکمنی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱۔

پورن بنام رادھا۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۴۷۶۔

جب شوہر اپنی زوجہ کو چھوڑ کر چلا جائے اور کئی سال تک اوسکی خبر نہ ملے تو جن اشخاص کے قبضہ مین شوہر کی جایداد ہو اون پر نان ونفقہ کی ذمہ داری عاید کی جاسکتی ہے۔

رام بائی بنام ٹرمبک گنیش۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ (۲۸۳)

نان ونفقہ کی ذمہ داری جب زوجہ شوہر سے علیحدہ رہتی ہو

(۳۰۷) اگر زوجہ اپنے شوہر سے ایسے حالات مین علیحدہ رہتی ہو کہ شوہر اوسکے مقابلہ مین حقوق ازدواج نافذ کرانے کا مجاز نہ ہو تو زوجہ کے نان ونفقہ کی ذمہ داری شوہر پر عاید کی جائیگی بشرطیکہ زوجہ کسی ناجایز غرض سے علیحدہ نہ رہتی ہو۔

منگنی بنام جوگندر۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۴۔

جب زوجہ بغیر جایز وجہ کے شوہر سے علیحدہ رہے تو وہ نان ونفقہ کی مستحق نہ ہوگی لیکن اگر اسطرح علیحدہ رہنے مین اوسکی کوئی ناجایز غرض نہ ہو تو جب وہ شوہر کے پاس واپس آجائے اوسوقت وہ نان ونفقہ کی مستحق ہوجائیگی۔

سورمّلی بنام سورمّلی۔ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳۸۔

اگر شوہر زوجہ کے علیحدہ نان ونفقہ کی بابت ایسے حالات مین قرارداد کرے جبکہ وہ علیحدہ نان ونفقہ کا مطالبہ نہ کرسکتی ہو تو ایسی قرارداد کالعدم ہوگی کیونکہ وہ بلا بدل ہے

راج لکھی بنام بھوت ناتھہ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۴۸۸ -
جب شوہر نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہو تو زوجہ اوس سے علیحدہ رہ سکتی ہے اور علیحدہ نان ونفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہے - ایسے مطالبہ کی بابت شوہر کی جایداد پر کفالت قایم کی جا سکتی ہے -
منشا دیوی بنام جیون مل - الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ -
جب شوہر نے کسی غیر مذہب کی عورت کو بطور داشتہ رکھہ لیا ہو اور زوجہ اپنے مذھبی خیالات کی وجہ سے علیحدہ رہنے پر مجبور ہوئی ہو تو وہ نان ونفقہ پا سکتی ہے -
لالہ گوبند پرشاد بنام دولت بوئی - ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۵۴ -
دولہ بنام دوارکا - کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۲ -

بدچلن زوجہ نان ونفقہ کی مستحق نہین ہے -

(۳۰۸) اگر زوجہ بدچلن ہو تو وہ نان ونفقہ کی مستحق نہین ہے -
الاتاشادنی بنام الاتانراین نمبودری - مدراس ہایکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۷۲ -
اگر زوجہ نے شوہر کے مقابلہ مین نان ونفقہ کی بابت ڈگری حاصل کر لی ہو تو ایسی ڈگری بدچلنی مابعد کی بناء پر منسوخ کی جا سکتی ہے -
کنداسوامی بنام مورگامل - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۶ -

باب (۱۳)

تقسیم

تقسیم سے کیا مراد ہے -

(۳۰۹) تقسیم سے وہ طریقہ مراد ہے جس سے خاندان مشترکہ کے ارکان علیحدہ ہو جاتے ہین اور خاندان مشترکہ کے ارکان باقی نہین رہتے ہین -

دھرم شاستر مولفہ کننگھم صفحہ (۱۳۶)
تقسیم کے متعلق دائے بھاگ اور متاکشرا مین یہہ اصولی فرق ہے کہ دائے بھاگ کی روسے تقسیم کے لئے یہہ لازمی ہے کہ جایداد مشترکہ ارکان کے حصص کے لحاظ سے علیحدہ کر دی جائے برخلاف اوسکے متاکشرا کی روسے شرکا کے حصص کا تعین کرنے سے بھی تقسیم ہوسکتی ہے۔

دائے بھاگ کی روسے آخری مالک جایداد کے فوت ہوتے ہی ارکان کے حصص کا قانوناً تعین ہوجاتا ہے اسلئے تقسیم صرف جایداد کے علیحدہ کرنے سے عمل مین آسکتی ہے۔ برخلاف اوسکے متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے جب تک خاندان اشتراک کی حالت مین رہتا ہے اوسوقت تک کسی رکن خاندان کے حصہ کا تعین نہین ہوسکتا اور جب ارکان خاندان تقسیم کی غرض سے اپنے حصص کا تعین کرین یا اپنے حصص کے لحاظ سے جایداد علیحدہ کرلین اوسوقت تقسیم عمل مین آتی ہے۔ متاکشرا مین تقسیم کو جایداد کے حصول کا ایک طریقہ قرار دیا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی رکن اشتراک کی حالت مین فوت ہوجائے تو بقیہ ارکان خاندان مشترکہ کو اوسکا حق پسماندگی کے قاعدہ سے پہونچ جاتا ہے۔ متاکشرا کی روسے جایداد کی علیحدگی کے بغیر حصص کا تعین کرنے سے تقسیم عمل مین آسکتی ہے۔

مسماۃ پاربتی بنام چودھری نونہال سنگھ۔ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۴۱۲۔
بالکشن داس بنام رام نراین ساہو۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۸۔
اپوویر بنام راما سباآئن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸ پریوی کونسل صفحہ ۱۔
سری گجاپتی رادھکا پتہ مہا دیوی گارو بنام سری گجاپتی نیلامنی پتہ مہا دیوی گارو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ پریوی کونسل صفحہ ۳۳۔
درگا پرشاد بنام کندن کنور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۱۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۲۱۴)
جسوداکنور بنام گوری بجے ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۳۹۔

سری پرشاد بنام اوکنجو کنور - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - مقدمات دیوانی صفحہ (۴۸۸)

مہابیر پرشاد بنام کندن کنور - ویکلی رپورٹر جلد ۸ - مقدمات دیوانی صفحہ ۱۱۶ -

بدارتھ تواری بنام جگرناتھ داس - ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ا صفحہ ۷۵ -

مسماۃ جیبونی بنام دھرم کنور - ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ -

مسماۃ سُبھا کنوری بنام ہردے نراین مہاجن - ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ مقدمات دیوانی صفحہ ۹۷

جب تک تقسیم نہ ہو کوئی شریک خاندان مشترکہ یہہ نہین کہہ سکتا کہ جایداد کا کوئی خاص حصّہ اوسکا ہے -

چنپاّ بنام گونڈپاّ - آئین جلد ۵ صفحہ ۷۴۶ -

تقسیم کرانے کا کون شخص مجاز ہے

(۳۱۰) معمولی قاعدہ یہہ ہے کہ ہر شخص جو کسی جایداد شراکتی مین حق رکھتا ہے وہ تقسیم کرانے کا مجاز ہے

شنکر بخش بنام ہردیو بخش - کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۷ (۴۰۵)

سکریٹری آف اسٹیٹ بنام کماچی بوئی سہابا - ویکلی رپورٹر جلد ۴ پریوی کونسل صفحہ ۴۲ (۴۵)

کرشنا بنام سامی - مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴ -

یہہ قاعدہ بیوگان سے بھی متعلق ہے -

سیلم بنام چنمل - مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۱ -

مکتب بنگال کی روسے ہر بالغ شریک خواہ مرد ہو یا عورت جایداد شراکتی کی تقسیم کرا سکتا ہے -

درگا ناتھ پرمانک بنام چنتامنی داسی - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۴ -

پوتا اور پڑپوتا کب تقسیم کرا سکتا ہے

مکتب متاکشرا کی روسے موروثی جایداد کو پوتا دادا سے اوسوقت تک تقسیم نہین کرا سکتا ہے جب تک اوسکا باپ موجود ہو اور نہ پڑپوتا اپنے پڑدادا سے اوسوقت تک تقسیم کرا سکتا ہے جب تک

اوسکا باپ یا دادا موجود ہو۔

رائے بشن چند بنام اسمیدہ کنور۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵ ۶۰ (۵۶۴)

متاکشرا باب افصل ۵ فقرہ (۳)

آپاجی نرہر کلکارنی بنام رامچندر راوجی کلکارنی۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ (۲۹)

انارا و بنام گربسوا۔ آئین جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۔

متاکشرا کی روسے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے کو موروثی جایداد مین پیدا ہوتے ہی حق حاصل ہو جاتا ہے اور یہہ دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ موجودہ ارکان خاندان کا اوس بزرگ خاندان سے کیا رشتہ ہے جسنے ابتدائً جایداد پیدا کی تھی۔ جسوقت تقسیم کا دعوی کیا جائے اوسوقت چار پشت کے ارکان آپسمین ارکان خاندان مشترکہ سمجھے جا سکینگے اور وہ تقسیم کرا سکتے ہین۔

دھرم شاستر مولفہ بھٹاچاریہ طبع دوم صفحہ (۳۲۲)

بیٹا۔ پوتا۔ پڑپوتا موروثی جایداد کی کب تقسیم کرا سکتا ہے۔	ہر قسم کی جایداد شراکتی کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بیٹا اپنے باپ سے اور پوتا اپنے دادے سے جب اوسکا باپ

موجود نہو اور پڑپوتا اپنے پڑدادا سے جب اوسکا باپ اور دادا موجود نہ ہون تقسیم کرا سکتا ہے۔

مسماۃ دولار کماری بنام دوارکاناتھ۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۲۳۴۔

جگموہن داس منگلداس بنام سرمنگل داس ناتھوبھائی۔ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۸۔

سورج بنسی کنور بنام شیو پرتاب سنگھ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸۔

آپاجی نرہر بنام رامچندر راوجی۔ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۔

سُبھا آئر بنام گناسا آئر۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۹۔

کالی پرشاد بنام رام چرن۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵۹۔

ناگالنگاموڈلی بنام شب رامناموڈلی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۷-

متاکشرا- باب ۱- فصل ۵ فقرہ (۱)

پوتا یا پڑپوتا اپنے دادا یا پڑدادا کے مقابلہ مین اپنے باپ یا دادا کی زندگی مین بھی اوس صورت مین تقسیم کا دعوی کرسکتا ہے جب وہ جایداد کو تلف کرکے اوسکے حقوق پر مضر اثر ڈال رہے ہون-

رامیشور پرشاد سنگھ بنام لچھمی پرشاد سنگھ- کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۱-

بیٹا باپ کے مقابلہ مین اوس صورت مین تقسیم کا دعوی کرسکتا ہے جب باپ اپنے بھائیون سے اشتراک کی حالت مین ہو-

(۳۱۱) پوتا اپنے باپ کی زندگی مین اپنے دادا کے مقابلہ مین تقسیم کا دعوی نہین کرسکتا ہے لیکن اگر دادا کے فوت ہونے کے بعد اوسکے بیٹے اشتراک کی حالت مین ہون تو یہہ امر غور طلب ہے کہ آیا ایک بھائی کا بیٹا اپنے باپ کی رضامندی کے بغیر تقسیم کرانے کا مجاز ہوگا- مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ مشترک بھائیون مین سے ایک بھائی کا بیٹا تقسیم کا دعوی کرسکتا ہے-

سُبا آیر بنام کُنسا آیر- مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹-

لیکن بمبئی ہائیکورٹ کو اِس رائے سے اختلاف ہے-

آپاجی نرہر کلکارنی بنام رامچندر روگی کلکارنی- بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۹-

نیز ملاحظہ ہو-

رائے بشن چند بنام مسماۃ دسمیدہ کنور- الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۶۰-

رامیشور پرشاد سنگھ بنام لچھمی پرشاد سنگھ- کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۱-

مان دادی وغیرہ تقسیم کا دعوی نہین کرسکتی ہین-

(۳۱۲) مان- دادی وغیرہ کو نان ونفقہ کا یا اوسکے معاوضہ مین حصہ پانے کا حق حاصل ہے لیکن وہ تقسیم کا دعوی نہین کرسکتی ہین-

سندر یا ہو بنام منوہر لعل۔ کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۷۹۔

جادو ناتھ بنام بشو ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱۔

بیٹا باپ کی مکسوبہ جایداد کی تقسیم کا باپ کے مقابلہ مین دعویٰ نہین کرسکتا ہے۔

(۳۱۳) جب تک باپ زندہ رہے اوسوقت تک بیٹے اوسکی مکسوبہ جایداد کی یا اوس جایداد کی جو اوسکو سپرتی بندھو جایداد کی حیثیت سے وراثتاً پہونچی ہو تقسیم کا دعویٰ نہین کرسکتے ہین۔

ربا درنلاتم بی بنام ربا درگمند جیٹی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵۵۔

اشخاص محروم الارث تقسیم کا دعویٰ نہین کرسکتے۔

(۳۱۴) جو اشخاص شاستروں کے احکام کی رو سے محروم الارث قرار دیئے گئے ہین وہ تقسیم کا دعویٰ نہین کرسکتے ہین لیکن اونکو نان و نفقہ کا حق حاصل ہے اور تقسیم کے وقت اونکے نان و نفقہ کا انتظام کیا جانا لازمی ہے۔

اگر ناقابلیت تقسیم کے بعد رفع ہو جائے تو ایسا شخص اوسیطرح حصہ پائیگا جسطرح وہ بیٹا پاتا ہے جو تقسیم کے بعد پیدا ہو۔

متاکشرا۔ باب ۲۔ فصل ۱۰۔ فقرہ (۷)

اشخاص محروم الارث کی اولاد اگر محروم الارث نہ ہو تو حصہ پانے کی مستحق ہے۔

یاگیولک۔ باب ۲ فقرہ (۱۴۱)

اشخاص محروم الارث کے بیٹے جو اپنے دادا کے فوت ہونے اور تقسیم عمل مین آنے کے بعد پیدا ہوں وہ اوسیطرح حصہ پانے کے مستحق ہونگے جسطرح وہ بیٹا ہوتا جو تقسیم کے بعد پیدا ہوتا۔

کرشنا بنام سامی۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴۔

لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ صرف متبنی بیٹے کو یا ایسے بیٹے کو جو تقسیم کے بعد

پیدا ہو حقوق حاصل ہو سکتے ہین۔ اگر کسی محروم الارث شخص کی تقسیم کے بعد نا قابلیت رفع ہو جائے تو وہ حصّہ پانے کا مستحق نہ ہوگا۔

باوا دیوا بنام وکٹیش۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۴۵۵۔

جب عورتین جایداد کی وارث ہون تو وہ آپسمین تقسیم کر سکتی ہین۔

(۳۱۵) جب عورتین بالاشتراک جایداد کی مالک ہون مثلاً جب وہ بیوگان یا بیٹیون کی حیثیت سے وارث ہون تو وہ آپسمین جایداد کی تقسیم کر سکتی ہین لیکن ایسی تقسیم سے اونکے پسماندگی کے حق پر اثر نہین پڑسکتا اور تقسیم اس طریقہ سے کی جانی چاہیئے کہ اون ورثار کے حقوق پر اثر نہ پڑے جو اونکے حقوق ختم ہونے کے بعد جایداد کے مستحق ہونگے۔

مسماۃ سندر بنام مسماۃ پاروتی۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۔

آر بہ پتری بنام آلاسیلو۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴۔

درگا دت بنام گیتا۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۴۴۳۔

کونٹراکتھا پیرومل بنام ونکا بائی۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۴۔

سیلم بنام ختّل۔ مدراس جلد ۴۲ صفحہ ۴۴۱۔

دال کنور بنام پان باس کنور۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۶۵۸۔

ہری نراین جوگ بنام وے۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۶۰۔

جنو کی ناتھ بنام متھرا ناتھ۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔

جب کوئی بیوہ یا بیٹی تقسیم کرانے کی مستحق ہے تو اوسکے حصّہ کا خریدار بھی تقسیم کرا سکتا ہے۔

جنو کی ناتھ بنام متھرا ناتھ۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔

تقسیم کے وقت پسماندہ ذی حق کے حق کی حفاظت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

درگا ناتھ بنام چنتا منی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۴۔

جنو کی ناتھ بنام متھرا ناتھ۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔

نابالغ شریک کی جانب سے تقسیم کا دعویٰ کب کیا جا سکتا ہے۔

(۳۱۶) جب خاندان مشترکہ کا کوئی رکن نابالغ ہو تو اوسکی جانب سے تقسیم کا دعویٰ صرف اوس صورت مین ہوسکیگا جب خاندان مشترکہ رہنے کی صورت مین اوسکے حقوق پر مُضر پڑنے کا احتمال ہو مثلاً جب اوسکے شرکار جایداد شراکتی تلف کرین یا اوسکے حقوق کے مغایر حقوق کا ادعا کرین یا اوسکو نان ونفقہ دینے سے انکار کرین یا اور طور پر اوسکے لئے تقسیم کرانا مفید ہو

رامیشور پرشاد بنام لچھمی پرشاد - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۱-

دامودر بنام سیناپتی - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷-

مہادیو بلونت بنام لکشمن بلونت - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۹۹-

تھنگم پلے بنام سُپاپلے - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۱-

ایسا دعویٰ نابالغ کے باپ کے مقابلہ مین بھی رجوع کیا جا سکتا ہے -

بھولاناتھ بنام گھاسی رام - الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۷۳-

جب تک کوئی ایسی خاص وجہ نہ ہو اوسوقت تک نابالغ کی جانب سے تقسیم کا دعویٰ رجوع نہین کیا جا سکتا -

دامودر بنام سیناپتی - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷-

الیملّ بنام ارناچیلم پلے - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۹-

بچوہری کشن داس بنام مان کنوری بائی - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۷۳-

اصول متذکرہ صدر اوس صورت سے بھی متعلق ہوگا جب کسی نابالغ کے باپ نے تقسیم کا دعویٰ کیا ہو اور تقسیم کے قبل اوسکے فوت ہو جانے کی وجہ سے نابالغ کو اوسکا قایم مقام بنانے کی ضرورت ہو - اگر نابالغ کی جانب سے مقدمہ جاری نہ رکھنے سے اوسکے حقوق پر مُضر اثر پڑنے کا احتمال ہو تو، دعویٰ جاری رکھنا چاہئے -

پاربتی بنام منجے کرنتھا - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۹۳-

اِس امر کا تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا نابالغ کی جانب سے تقسیم کا دعوی کیا جانا چاہئے یا نہین اِس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ بادی النظر مین تقسیم سے نابالغ کو فایدہ نہین پہونچ سکتا کیونکہ جب جایداد اشتراک کی حالت مین ہو اوسوقت اوس سے زیادہ آمدنی ہوسکتی ہے جو علیحدہ کئے جانے کی صورت مین ہوسکتی ہے اور شراکت کی حالت مین اخراجات اوس سے کم ہوتے ہین جو علیحدگی کی حالت مین کرنے پڑینگے - یہہ امر بھی قابل لحاظ ہوگا کہ تقسیم کے بعد نابالغ پسماندگی کے قاعدہ سے فایدہ نہ اوٹھا سکیگا - اور مقدمہ کے اخراجات سے بھی نابالغ کی جایداد کو مضرت پہونچنے کا احتمال ہے -

کامکشی امّل بنام چدمبرا ریڈی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۴ -

جب حالات ایسے ہون کہ نابالغ کی جانب سے تقسیم کا دعوی کیا جانا مناسب ہو تو اوسکا ولی خانگی طور پر یا ثالثی کے ذریعہ سے تقسیم کرا سکتا ہے -

مسماۃ پاربتی بنام نوہنال سنگہ - الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۱۲ -

جگناتہہ بنام منو لعل - الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۱ -

ایسی تقسیم نابالغ پر قابل تعمیل ہوگی بشرطیکہ اوسکے حقوق پر مضر اثر نہ پڑا ہو اور وہ مناسب ہو اور نابالغ کی جانب سے بطور مناسب اوسکے ولی نے پیروی کی ہو اور نابالغ کے قایم مقام نے نیک نیتی سے نابالغ کے فایدہ کے لیے عمل کیا ہو -

رام نراین بنام سری متی - ویکلی رپورٹر جلد ۱ - مقدمات دیوانی صفحہ ۲۸۱ -

دیوبنسی کنور بنام دوارکا ناتہہ - ویکلی رپورٹر جلد ۱ - مقدمات دیوانی صفحہ ۲۷۳ -

ہری پرشاد جہا بنام مدن موہن ٹھاکر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ - مقدمات دیوانی صفحہ ۲۱۷

اودھہ سرجو پرشاد سنگہ بنام سیتا رام سنگہ - الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۷ -

لال بہادر سنگہ بنام شیشپال سنگہ - الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ (۴۹۸)

کشنا بائی بنام گھن گوڈا - بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۷ -

کالی شنکر شانیال بنام دینندر ناتھ شانیال - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ - مقدمات دیوانی صفحہ ۶۸ -

چھن ویرپا بنام دانو - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۹۳ -

آریل پرتھ کھنی پوکر بنام کنتی لیتھہ احمد کوئی - مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۶۲ -

اگر تقسیم کے اقرار نامہ سے نابالغ کے حقوق پر مضر اثر پڑا ہو تو وہ بالغ ہونے پر اوسکی تنسیخ کا دعوی کر سکیگا -

بالکشن داس بنام رام نراین - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۸ -

تقسیم نہ کرنے کا معاہدہ

(۳۱۷) جب تقسیم نہ کرنے کا کوئی معاہدہ ہو تو فریقین معاہدہ پر وہ قابل پابندی ہے -

سری موہن ٹھاکر بنام مگگر گر - کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۶۹ (۷۸۶)

رادھاناتھ مکرجی بنام تارک ناتھ مکرجی - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ (۱۲۶)

رجیندر دت بنام شام چند متر - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶ -

کرشنندر ناتھ سرکار بنام دبندر ناتھ سرکار - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۲ صفحہ (۷۹۳)

سبارباٹاکر بنام راجہ رام ٹاکر - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۵ -

ایسا معاہدہ فریق معاہدہ کے قایم مقامان یا منتقل الیہم پر قابل پابندی نہین ہے بجز اسکے کہ معاہدہ مین یہہ قرار داد ہو کہ حق منتقل نہ کیا جائیگا -

اناتھہ ناتھ دے بنام میکنتوش - بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۰ -

انند چند رگھوش بنام پران کشنو دت - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ - ابتدائی دیوانی صفحہ ۱۹ -

پیروج شاہ بنام منی بھائی - بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۵۳ -

اگر وصیت مین یہہ ہدایت ہو کہ جایداد تقسیم نہ کی جائے تو ایسی ہدایت غیر موثر ہوگی کیونکہ وہ ہبہ کے منشا کے مغایر ہے -

مکند ولعل شا بنام گنیش چندر شا - کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ -

رانئے کشوری داسی بنام دیندرناتھ سرکار - کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۹ -
قانون وراثت ہند ایکٹ (۱۰) سنہ ۱۸۶۵ع دفعہ ۱۲۵ -
عطا کی شرایط یا رواج کی بناء پر جایداد ناقابل تقسیم ہوسکتی ہے -
ونائک بنام گوپال - بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۳ -

عدالت کا فرض ہے کہ جب تقسیم کا دعوی کیا جائے تو تقسیم کا حکم دے

(۳۱۸) بجز اوس صورت کے کہ نابالغ دعویدار ہو جب کسی شریک کی جانب سے تقسیم کا دعوی کیا جائے تو عدالت کا فرض ہے کہ تقسیم کا حکم دے - ہر شریک کو یہہ حق حاصل ہے کہ وہ خاندان مشترکہ سے علیحدہ ہوجائے لیکن وہ دوسرے ارکان کو علیحدہ ہونے پر مجبور نہین کرسکتا ہے -
سیلم بنام چنل - مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۱ - (۴۴۳)
لاڈے بنام سداشیو - بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۵ -
منجاناتھا بنام نراین - مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ (۳۶۷)
نلمیا ریڈی بنام بالمل - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ -
لیکن جب بیوہ یا بیٹی تقسیم کا دعوی کرے تو عدالت اپنی صوابدید کے موافق عمل کریگی اور اگر حالات کے لحاظ سے تقسیم نامناسب ہو تو تقسیم کرنے سے انکار کرسکیگی -
جہادی کنور بنام ہرک نراین - کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ -
سوداسنی داسی بنام جوگیش چندر دت - کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ -

کارروائی جب تقسیم کے بعد بیٹا پیدا ہو -

(۳۱۹) جب کوئی شخص جو متاکشرا کا تابع ہو جایداد مشترکہ اپنے بیٹون مین تقسیم کردے اور تقسیم کے بعد اوسکے کوئی بیٹا پیدا ہو تو ایسا بیٹا جایداد کی دوبارہ تقسیم نہ کراسکیگا بجز اسکے کہ وہ تقسیم کے قبل رحم مادر مین آچکا ہو -
یکیامین بنام اگنی سوارین - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۷ -

شیواجی راو بنام بسنت راؤ - بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۲۶۷ -
گنپت بنام گوپال راو - بمبئی لارپورٹر جلد ا صفحہ ۱۲۳ -
مینکشی بنام ویرپا - مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۹ -
ایسا بیٹا اوس حصّہ کا جو باپ نے لیا ہو تنہا مالک ہوگا -
نول سنگھ بنام بھگوان سنگھ - الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۲۷ -
گنپت بنام گوپال راؤ - بمبئی لارپورٹر جلد ا صفحہ ۱۲۳ -
جب ایک بیٹے نے باپ سے تقسیم کرائی ہو اور دوسرے بیٹے اشتراک کی حالت مین رہین تو بیٹا جو تقسیم کے بعد پیدا ہو وہ دوسرے بیٹون کے ساتھ حصّہ پائیگا اور اوس جایداد مین اوسکو کوئی حق نہ ہوگا جو اوس بیٹے کو ملی تھی جو تقسیم کرا چکا ہے -
گنپت بنام گوپال راو - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۳۶
جب باپ کل جایداد اپنے بیٹون مین تقسیم کر دے اور اپنے لئے کوئی حصّہ نہ رکھے تو جو بیٹا کہ تقسیم کے بعد پیدا ہو وہ اپنے بھائیون سے اپنا حصّہ طلب کرسکیگا -
چھنگما نائڈو بنام منی سوامی نائڈو - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۷۵ -

اوس شخص کو تقسیم کرانے کا حق جو کسی شریک خاندان مشترکہ کا حصّہ خریدے -

(۳۲۰) جب کوئی شخص کسی شریک خاندان کا حصّہ ایسے حالات مین خریدے کہ اوسکو اوس حصّہ کے متعلق قانوناً حقوق حاصل ہوگئے ہین مثلاً جب وہ ڈگری کی تعمیل مین کسی شریک خاندان کا حصّہ خریدے یا اون مقامات مین حصّہ خریدے جہان شریک خاندان مشترکہ کو اپنا حصّہ منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے تو ایسے خریدار کو تقسیم کرانے کا اوسیطرح حق حاصل ہوگا جسطرح کہ وہ شریک کرا سکتا تھا جسکا حصّہ اوسنے خریدا ہے -
بپن بہاری بنام لال موہن - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۹ -
جنوکی ناتھ بنام متھرا ناتھ - کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰ -

الامیلو بنام رنگا سوامی - مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۸۸ -
پانڈورنگ انند راو بنام بھاسکر سداسیو - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۲ -

تقسیم کے وقت عورتون کے حقوق -

(۳۲۱) مکتب بنارس و بہار اشترا و متھلا کی رو سے جب باپ اور بیٹون مین تقسیم ہو یا جب اونکے حقوق کے خریدار تقسیم کرائین تو باپ کی ہر ایک بیوی اپنے نان و نفقہ کی بابت بیٹے کے حصہ کے مساوی حصہ پانے کی مستحق ہے - ایسا حصہ وہ اپنے قبضہ مین رکھنے کی مجاز ہوگی -

گنیش دت بنام جیوچ - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۶۲ -
سمرن ٹھاکر بنام چندر من - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۷ -
دامودر بنام سینا پتی - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷ -
دولار کنوری بنام دوارکا ناتھ - کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۲۳۴ -
پرسید نراین سنگھ بنام ہنومان سہائے - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۴۵ -
بلاسو بنام دینا ناتھ - الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸ -

جنوبی ہند مین بیوی کو حصہ دینے کا عملدرآمد نہین ہے لیکن اوسکے نان و نفقہ کا ہر حالت مین انتظام کیا جانا چاہیئے -

دھرم شاستر مولفہ مین طبع ہشتم صفحہ ۴۶۶ -

مدراس مین نان و نفقہ کی بابت جو حصہ دیا جائیگا وہ بیٹے کے حصہ سے زیادہ کسی حالت مین نہین ہو سکتا لیکن اوس سے کم ہو سکتا ہے -

ونکٹ امل بنام اندیپا - مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۰ -
نیز دیکھو مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۲۳ -

اگر بیوی کو اوسکے شوہر یا خسر نے علیحدہ جایداد دیدی ہو تو اوسکے حصہ کا تعین کرنے مین وہ جایداد محسوب کی جائیگی -

متاکشرا۔ باب ۲ فصل ۱۱ فقرہ (۵)

پورندر ناتھ بنام ہیمنگنی۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۷۵۔

جے رام ناتھو بنام ناتھو شام جی۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۴۔

(۱۹۶)

مہابیر پرشاد بنام رام یادسنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۹۲۔

تقسیم کے وقت ماں کا حصہ

(۳۲۲) مکتب بنارس و مہاراشٹرا و متھلا کی روسے جب بیٹوں مین یا بیٹوں و پوتوں مین جایداد مشترکہ کی تقسیم ہو یا جب بیٹے یا پوتے کے حقوق کے خریدار تقسیم کرائین تو ماں اپنے نان و نفقہ کی بابت بیٹے کے حصہ کے مساوی جایداد پانے کی مستحق ہے۔ خواہ اوسکے بیٹا ہو یا نہ ہو۔

متاکشرا باب ۱۔ فصل ۷ فقرہ (۲)

بدری رائے بنام بھگوت نراین دوبے۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۴۹۔

پورنا چندر بنام سروجنی دیوی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۶۵۔

شبتو سندری بنام کسومتی۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱۔

امرت لعل متر بنام مانک لعل ملک۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۵۱۔

جوگندر چندر بنام پھول کماری داسی۔ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۷۔

گنیش دت ٹھاکر بنام جیوچ ٹھکراین۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۶۲۔

ہیمنگنی داسی بنام کدار ناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۵۸۔

کشوری موہن بنام منی موہن۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵۔

بلاسو بنام دینا ناتھ۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸۔

دامودر داس بنام اوتم رام۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۱۔

جب جایداد مین صرف حقوق کا تعین کیا جائے اور واقعی علیحدگی نہ کی جائے تو ماں حصہ پانے کی مستحق نہ ہوگی۔

بٹی کنور بنام جانکی کنور - الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۸ -
جنوبی ہند مین مان کو نان و نفقہ کی بابت اوسقدر جایداد دی جائیگی جو ضروری ہو اور جو بیٹے کے حصّہ سے زیادہ نہ ہو گی -
سمرتی چندریکا - باب ۴ فقرہ (۲ لغایت ۱۷)
ماری بنام چنمل - مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ -
ونکٹ امّل بنام انڈیپا - مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۰ -
سوتیلی مان بھی اوسیطرح حصّہ پانے کی مستحق ہے جسطرح حقیقی مان حسب قواعد متذکرہ صدر پاتی ہے -
دامودر بنام سیناپتی - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷ -
لال جیت سنگہ بنام راج کمار سنگہ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ - مقدمات دیوانی صفحہ ۳۳۷ -
ٹھاکر پرشاد بنام بھگوتی - کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ -
مکتب متاکشرا کی روسے سوتیلی مان اور مان مساوی حصص کی مستحق ہین اور اونکا حصّہ بیٹون کے حصّون کے مساوی ہوتا ہے مثلاً اگر ایک بیوی کے ایک بیٹا ہو اور دوسری بیوی کے تین بیٹے ہون اور دونون مائین زندہ ہون تو جایداد چھہ مساوی حصّون مین تقسیم ہو گی لیکن مکتب بنگال کی روسے ایسی صورت مین جایداد اول چار حصّون مین تقسیم ہو گی اور جس بیوی کے ایک بیٹا ہے وہ اور اوسکا بیٹا ایک حصّہ پائینگے اور اوسکے بعد اوس حصّہ کو آپسمین مساوی طور پر تقسیم کر سکینگے اور جس بیوی کے تین بیٹے ہین وہ مع اپنے تینون بیٹون کے تین حصّے پاکر اون تینون حصّون کو آپسمین مساوی طور پر تقسیم کر سکیگی جس عورت کے اولاد نہ ہو وہ مکتب بنگال کی روسے تقسیم مین حصّہ نہ پائیگی -
کرشنو بھابنی داسی بنام اسٹوش بوسو ملک - کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۹ -
دامودر داس بنام اوتّم رام - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ (۲۷۱)

مان کو تقسیم کے وقت حصہ پانے کا حق صرف اوسوقت ہوتا ہے جب کل جایداد کی تقسیم کی جائے اور اوس صورت مین نہین ہوتا جب کسی شخص ثالث کی تحریک پر جایداد کے کسی خاص حصہ کی تقسیم کی جائے۔ ایسا حق صرف اوسوقت حاصل ہوتا ہے جب تقسیم کی تکمیل ہو جائے۔

برہی دیوی بنام دیب کامنی دیوی۔ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۸۲۔
شیو دیال تواری بنام جادو ناتھ تواری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۱۔
تیج پرتاب سنگھ بنام چمپا کلی کنور۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶۔

تقسیم کے وقت دادی کا حصہ

(۳۲۳) جب پوتون مین جایداد مشترکہ کی تقسیم ہو تو دادی پوتے کے حصہ کے مساوی حصہ پانے کی مستحق ہے۔

سرولا داسی بنام بھوبن موہن۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۲۔
شیو دیال تواری بنام جادو ناتھ تواری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۶۱۔
پورنا چندر بنام سروجنی دیوی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ (۱۰۶۵۔)

جب جایداد پوتون مین تقسیم ہوتی ہے تو وہ بالرؤس نہین پاتے ہین بلکہ اپنے اپنے باپ کے حصون کے مستحق ہوتے ہین۔ ایسی حالت مین یہہ ممکن ہے کہ پوتون کے حصے مساوی نہ ہون۔ ایسی صورت مین یہہ امر غور طلب ہوتا ہے کہ دادی کو کسقدر حصہ دیا جائیگا۔ اِسکے متعلق یہہ قرار دیا گیا ہے کہ دادی اوس حصہ کی مستحق ہو گی جو وہ اوس صورت مین پاتی جب جایداد پوتون مین مساوی حصون مین تقسیم کی جاتی مثلاً کسی شخص کے تین بیٹے ہون اور ایک بیٹے سے ایک پوتا ہو۔ دوسرے سے دو پوتے ہون اور تیسرے سے تین پوتے ہون۔ اب دادی چھہ پوتون کے ساتھ جایداد تقسیم کرتی ہے اسلئے اوسکو جایداد کا ساتوان حصہ تقسیم مین ملیگا اور باقی جایداد تین مساوی حصون مین تقسیم ہو گی جن مین سے ایک حصہ ایک بیٹے کی اولاد کو اور دوسرا حصہ دوسرے بیٹے کی اولاد کو اور تیسرا حصہ تیسرے بیٹے کی

اولاد کو ملیگا اور وہ آپسمین مساوی حصّون مین جایداد کے مستحق ہونگے۔ اگر پوتون کی مائین زندہ ہون تو وہ اپنے اپنے بیٹون کے حصّہ سے اونکے مساوی حصّہ پائینگی۔ اگر جایداد پوتون اور پڑپوتون مین تقسیم ہو تو دادی پوتے کے حصّہ کے مساوی حصّہ پائیگی۔

پورنا چند رنبام سروجنی دیوی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ (۱۰۶۵۔)

الہ آباد ہائیکورٹ نے کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے سے اختلاف کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ جب باپ اور بیٹون مین تقسیم ہو تو دادی حصّہ پانے کی مستحق نہین ہے۔ اِس امر کے متعلق کوئی رائے ظاہر نہین کی گئی کہ اگر باپ کے فوت ہونے کے بعد تقسیم ہو تو دادی حصّہ پائیگی یا نہین۔

شیو نراین بنام جانکی پرشاد۔ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ (۵۰۵)

تقسیم کے وقت پڑدادی کا حصّہ۔

(۳۲۴) دھرم شاسترمین پڑدادی کے حصّہ کا صراحتاً حکم نہین ہے لیکن جس اصول پر مان اور دادی کو حصّہ دیاجاتا ہے اوسی اصول پر پڑدادی بھی تقسیم کے وقت پڑپوتے کے حصّہ کے مساوی حصّہ پانے کی مستحق ہے لیکن اگر کسی عورت کے پوتون اور پڑپوتون مین تقسیم ہو تو ایسی عورت پوتے کے مساوی حصّہ پانے کی مستحق ہوگی۔

ودستھہ درپن۔ مولفہ سرکار طبع دوم صفحہ ۴۹۷ و ۴۹۸۔

پورنا چند رنبام سروجنی دیبی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۶۵۔

جو جایداد ہبہ کی گئی ہو اُسکا حصّہ تعین کرنے مین لحاظ رکھا جائیگا۔

(۳۲۵) جب کسی عورت کو کوئی جایداد ہبہ کی گئی ہو یا بذریعہ وصیت دی گئی ہو تو اوسکے حصّہ کا تعین کرنے مین اوس جایداد کا لحاظ رکھا جائیگا۔

کشوری موہن گھوس بنام منی موہن گھوش۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵۔

متاکشرا باب ۱۔ فصل ۲۔ فقرہ ۹۔

دونر میو کھہ - باب ۴ - فصل ۴ - فقرہ (۱۸)
اگر کسی عورت کو کوئی جایداد اپنے بیٹے سے وراثتاً ملی ہو تو یہہ امر اوس حصّہ کا تعین کرنے مین قابل لحاظ نہ ہوگا جو تقسیم کے وقت وہ پانے کی مستحق ہے -

جگموہن بنام سرو داموئی - کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۹ -

پورندر ناتھہ سین بنام ہمنگنی داسی - کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۵ -

جب کوئی رکن خاندان مشترکہ اپنا حصّہ منتقل کرے تو اوس سے اوس حق پر اثر نہ پڑیگا جو عورتون کو نان و نفقہ کے معاوضہ مین حصّہ پانے کے متعلق ہے -

(۳۲۶) جب کسی عورت کو یہہ حق حاصل ہو کہ جایداد کی تقسیم کے وقت نان و نفقہ کے معاوضہ مین حصّہ پائے تو اِس حق پر اوس صورت مین کوئی اثر نہین پڑ سکتا جب کسی رکن خاندان مشترکہ نے اپنا حصّہ منتقل کیا ہو - ایسے حصّہ کا منتقل الیہ صرف وہ جایداد پاسکیگا جو اوس رکن کو تقسیم کے وقت ملتی - یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ ایسا انتقال تقسیم کے دعوی کے رجوع ہونے کے قبل کیا گیا ہے یا بعد -

بلاسو بنام دینا ناتھہ - الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۸ -

امرت لعل بنام مانک لعل - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۵۱ -

دین دیال لعل بنام جگدیپ نراین - کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ -

جوگیندر چندر بنام پھول کماری داسی - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۷۷ -

جب کسی عورت کو یہہ حق نہ رہا ہو کہ وہ نان و نفقہ پاسکے تو اوسکو یہہ بھی حق حاصل نہ رہیگا کہ وہ اوسکے معاوضہ مین تقسیم کے وقت حصّہ پاسکے -

سیلم بنام چنّل - مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۱ -

جب کسی عورت کو نان و نفقہ کے معاوضہ مین حصّہ مل چکا ہو تو بد چلنی کی وجہ سے وہ اوس جایداد سے محروم نہ کی جائیگی -

منی رام کلیتا بنام کبری کلتانی۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ (۲۷۶)

عورتین حصہ پانے کے حق کو کب نافذ کرسکتی ہین۔

(۳۲۷) عورتین حصہ پانے کے حق کو اوسوقت تک نافذ نہین کرسکتی ہین جب تک جایداد کی تقسیم یا علیحدگی نہ ہوئی ہو۔

سندر یا ہو بنام منوہر لعل۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۷۹۔

اگر ارکان خاندان مشترکہ نے یہہ انتظام کردیا ہو کہ جایداد کی آمدنی کا کوئی حصہ کسی عورت کے نان ونفقہ کے لئے کام مین لایا جائیگا تو بھی وہ جایداد کی تقسیم نہین کراسکتی ہی۔

بھوپ سنگہ بنام بھول کنور۔ اگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۸۔

جب تک تقسیم نہ ہو عورت کو جایداد مین کوئی ایسا حق حاصل نہین ہے جو قابل انتقال ہو۔

جودوناتھہ تواری بنام بشوناتھہ تواری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۶۱

جب تعقیم یا علیحدگی ہوگئی ہو وہ اپنا حصہ دلاپانے کے لئے دعوی کرسکتی ہے۔

رام جوشی بنام لکشمی بائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۱۸۹)

جب بیٹا باپ کے مقابلہ مین یا ایک بھائی دوسرے بھائیون کے مقابلہ مین تقسیم کا دعوی کرے تو مان کا فریق مقدمہ بنایا جانا لازمی ہے۔

لابجیب سنگہ بنام راج کمار سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۳۳۶)

اگر مان کے لئے حصہ محفوظ نہ کیا گیا ہو تو محض اسوجہ سے تقسیم ناجایز متصور نہ ہوگی۔ اوسکو اختیار ہوگا کہ اپنے حصہ کا دعوی کرے یا جسطرح تقسیم ہوچکی ہے اوسپر سکوت اختیار کرے۔

گنیش دت ٹھاکر بنام جیوچ ٹھکراین۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۶۲۔

بہن تقسیم کے وقت حصہ پانے کی مستحق نہین ہے۔

(۳۲۸) بہن کا جب تک ازدواج نہ ہو وہ نان ونفقہ کی مستحق ہے اور اوسکے ازدواج کے اخراجات جایداد

مشترکہ سے ادا کئے جانے کا انتظام ہونا چاہیئے لیکن وہ تقسیم کے وقت علیحدہ حصّہ پانے کی مستحق نہین ہے۔

دامودر بنام سیناپتی - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۳۷ -

چورامن ساہو بنام گوپی ساہو - کلکتہ لاجرنل جلد (۱۰) صفحہ (۵۴۵)

متاکشرا - باب ۱ - فصل ۷ - فقرہ (۵ لغایت ۱۴)

مشترکہ جایداد کی تقسیم کے متعلق قواعد -

(۳۲۹) مشترکہ جایداد کی تقسیم سے مفصلہ ذیل قواعد متعلق ہونگے :-

باپ اور بیٹون مین تقسیم

(۱) جب باپ اور بیٹون مین تقسیم ہو تو باپ اور ہر بیٹے کا حصّہ مساوی ہوگا -

متاکشرا - باب ۱ - فصل ۵ - فقرہ (۵)

باپ تقسیم کی اغراض کے لئے بیٹون کا قایم مقام -

(۲) جب جایداد مشترکہ کی تقسیم ہو تو خاندان مشترکہ کا ہر رکن اپنے بیٹون کا قایم مقام ہوتا ہے اور جو حصّہ اوسکو دیا جاتا ہے اوسمین اوسکے بیٹون کا حصّہ شامل ہوتا ہے -

جب تقسیم مین باپ کو کوئی حصّہ دیا جائے تو اوسکے بیٹے فریب کی بنا پر یا اس بنا پر کہ جو حصّہ اوسکو دیا گیا ہے وہ اوس سے کم ہے جو اونکے حقوق کے لحاظ سے ملنا چاہیئے تھا عذرداری کرسکتے ہین -

اُمید بنام خالصہ بائی - بمبئی لارپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶ -

بھائیون مین تقسیم -

(۳) جب بھائیون مین تقسیم ہو تو ہر بھائی کا حصّہ مساوی ہوگا -

لکشمن دادا نائک بنام رامچندر دادا نائک بمبئی جلد ۱ صفحہ (۵۶۱)

سدارام بنام بسپّا - آئین جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ -

متاکشرا - باب ۱ - فصل ۲ فقرہ (۶)

متوفی بھائی کا حصہ۔

(۴) جب کوئی بھائی فوت ہو جائے تو متاکشرا کی رو سے اوسکا حصہ صرف اوسکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے پانے کے مستحق ہونگے لیکن دائے بھاگ کی رو سے اوسکا حصہ اوسکا وارث یا موصی لہٗ یا منتقل الیہ پا سکیگا۔

بھیمل داس بنام چُنی لعل۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۹۔

تقسیم کب بالاصول اور کب بالرؤس ہوگی۔

(۵) ایک ہی خاندان کی مختلف شاخون مین تقسیم بالاصول (شاخون کے لحاظ سے) کی جائیگی اور ہر رکن کے بیٹون مین تقسیم بالرؤس یعنی تعداد کے لحاظ سے کی جائیگی۔

متاکشرا۔ باب ۱ فصل ۵۔ فقرہ (۲)

راج نراین سنگھ بنام ہیرا لعل۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۲۔

متاکشرا باب ۱۔ فصل ۳۔ فقرہ (الغایت ۷)

دیبی پرشاد بنام ٹھاکر دیال۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵۔

مختلف ماؤن کے بیٹے

(۶) بجز اسکے کہ کوئی رواج خاندان اوسکے خلاف ہو مختلف ماؤن کے بیٹے مساوی حصّون کے مستحق ہونگے۔

سبرمنیا پانڈیا بنام شیو سبرمنیا۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۶۔

بیٹیون کے بیٹون مین تقسیم۔

(۷) بیٹیون کے بیٹے جایداد کے بالرؤس مستحق ہونگے نہ کہ بالاصول۔

رام دھن سین بنام کشن کنتھ سین۔ بنگال سلکٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰۔

گوتراج سپنڈون مین تقسیم

(۸) جب تقسیم بیٹون۔ پوتون اور پڑپوتون کے سوائے اور گوتراج سپنڈون مین ہو تو وہ جایداد کے بالرؤس مستحق ہونگے نہ کہ بالاصول۔

نگیش بنام گرورا و - بمبئی جلد ۷ا صفحہ ۳۰۳ -

بالغ شرکار جایداد کی تقسیم کے متعلق جو انتظام مناسب خیال کریں آپسمیں کر سکتے ہیں اور وہ یہہ بھی قرار دے سکتے ہیں کہ کسی شریک کے فوت ہونے کے بعد جایداد کا کون مستحق ہو گا لیکن ایسا انتظام وراثت کے قاعدہ پر موثر نہیں ہو سکتا اور نہ اوسکی روسے کسی ایسے شخص کو وارث قرار دیا جا سکتا ہے جو وجود میں نہ آیا ہو -

کامنی جیندر مکرجی بنام علی نبی - الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۱۴۱ -

رام نرنجن سنگھ بنام پریاگ سنگھ - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۸ -

جایداد کی تقسیم کا اصول

(۳۳۰) جایداد کی تقسیم کا اصول یہہ ہے کہ اگر اوسکی تقسیم جایداد کی اصلی مالیت تلف کئے بغیر ہو سکتی ہے تو جایداد کے حصے کئے جانے چاہئیں لیکن اگر جایداد کی اصلی مالیت تلف کئے بغیر تقسیم نہیں ہو سکتی ہے تو حصہ کے بجائے زر نقد کے ذریعہ سے حصہ کی تکمیل کی جانی چاہئے -

ایشان اللہ بنام کالی کنکر کور - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۷۵ -

جایداد جو قابل تقسیم ہے -

(۳۳۱) کل جایداد مشترکہ خواہ وہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ قابل تقسیم ہے اور ہر شریک خاندان اِس بات پر اصرار کر سکتا ہے کہ خاندان مشترکہ کی کل جایداد جو قابل تقسیم ہے تقسیم کی جائے -

پٹہ کی اراضی خواہ پٹہ زمیندار سے لیا گیا ہو یا گورمنٹ سے قابل تقسیم ہے -

دت آترے وٹھل بنام ہما واجی پرسرام - بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۵۲۸ -

اراضی جو لگزایہ دار یا کاشت کار کے قبضہ میں ہو اوسکی تقسیم اراضی تقسیم کرنے سے یا اگر آمد یا لگان تقسیم کرنے سے ہو سکتی ہے -

اوپالا راگھو چار لو بنام اوپالا نارامانج چار لو - مدراس جلد ۲۶ صفحہ (۷۸)

رام لوچی کنوری بنام کولنگرج - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۷ -

کوئی شریک یا کسی شریک کے حصّہ کا خریدار اس بات پر اصرار کرسکتا ہے کہ سکونتی مکان کی تقسیم کی جائے لیکن اکٹ ۴ سنہ ۱۸۹۳ع کی دفعہ ۴ کی روسے ایسا خریدار اپنا حصّہ کسی شریک کے ہاتھہ فروخت کرنے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔

جھبّو لعل ساہو بنام خوب لعل - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ - مقدمات دیوانی صفحہ (۲۹۴) مشترکہ احاطہ کی تقسیم ہوسکتی ہے اور یہہ امر قابل لحاظ نہین ہے کہ اوسپر عوام کو حق مرور حاصل ہے۔

رام پرشاد بنام کورٹ آف وارڈز - ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ - مقدمات دیوانی صفحہ ۱۵۲

جایداد جو ناقابل تقسیم ہے | (۳۳۲) جب کسی رواج کی بنا پر کوئی راج ناقابل تقسیم ہو تو اوسکی تقسیم نہین ہوسکتی۔

دریاد سنگہ بنام دوے سنگہ - بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۵

راما لکشمی امّل بنام سو انتھا پیرومل سیتھو رائر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ مقدمات دیوانی صفحہ ۵۵۳

ادری شیتّا بنام گرد شدّپا - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۹۔

کاچی کلیان بنام کاچی یوا - مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۰۸۔

جب کوئی جایداد اپنی نوعیت کے لحاظ سے ناقابل تقسیم ہو مثلاً جانور - فرنیچر وغیرہ تو ایسی جایداد کسی ایک رکن کو دیکر دوسرے ارکان کو اوسکے مساوی قیمت کی کوئی اور جایداد یا زرنقد دیا جاسکتا ہے۔

جب یہہ ناممکن یا نامناسب ہو کہ کوئی خاص جایداد کسی ایک رکن کو دی جائے مثلاً جب جایداد از قسم حق مرور یا معبر یا ٹیّ وغیرہ ہو تو ایسی جایداد کے متعلق یہہ حکم دیا جاسکتا ہے کہ وہ مشترک رہے اور کل ارکان اوسکو استعمال کرین۔

گوبندا ناجی بودھاتی بنام ٹرمبک گوبند دھنیشر - بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۳۔

بعض صورتون مین اس بات کی ضرورت ہوسکتی ہے کہ جایداد کو فروخت کرکے

رقم تقسیم کی جائے۔
ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۳ء دفعہ ۲۔
پرستش اور ریگ کے مقامات اور جایداد جو کسی مورتی یا خیرات کے کام کے لئے وقف کی گئی ہو تقسیم نہین کی جاسکتی۔
اننبا بائی بنام بکینٹ ناتھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۸۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۹۳۔
رجیندر دت بنام شام چند۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۶۔
جب کسی مذہبی یا خیراتی کام کے لئے جایداد پر صرف کفالت قایم کی گئی ہو تو اسی جایداد اوس کفالت کی پابندی کے ساتھ تقسیم کی جاسکتی ہے۔
ستائن بائسک بنام جگت سندری داسی۔ مور انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۶۶۔
رام کمار پال بنام جوگندر ناتھ پال۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۶
جب مکان کا کوئی دالان پوجا کے لئے مخصوص ہو تو محض اسوجہ سے یہہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ جایداد وقف کی گئی ہے اور اسلئے ناقابل تقسیم ہے۔ ایسے دالان کی تقسیم ہوسکتی ہے لیکن اگر حالات کے لحاظ سے عدالت مناسب خیال کرے تو وہ دالان کسی ایک رکن کو دیکر دوسرے ارکان کو اونکے معاوضہ مین اور جایداد یا زر نقد دیا جاسکتا ہے۔
راج کماری داسی بنام گوپال چند ربوس۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۴۔

تقسیم کسطرح کی جاسکتی ہے | (۳۳۳) تقسیم مفصلہ ذیل طریقے سے کی جاسکتی ہے:۔

(۱) باپ اپنی خوشی سے بیٹون کی رضامندی سے یا بلا رضامندی کرسکتا ہے۔
کندا سوامی بنام دوراسوامی آئر۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۷۔
متاکشرا۔ باب ۱۔ فصل ۲۔ فقرہ (۳)
(۲) کسی صریح یا معنوی انتظام کے ذریعہ سے شرکاء خاندان مشترکہ آپسمین کرین

جسکا منشا یہہ ہو کہ اونکے حقوق بالاشتراک باقی نہ رہین بلکہ علیحدہ ہو جائین یا خاندان کی حیثیت مین ایسا تغیر واقع ہو جائے جو مشترکہ خاندان کے مغایر ہو۔

(۳) عدالت مجاز کی ڈگری سے۔

(۴) محکمہ مال کی ڈگری سے۔

کسی رکن خاندان کے محض اس امر کے اظہار سے کہ وہ علیحدہ ہو گیا تقسیم وقوع مین نہ آئیگی۔ جب تک ارکان خاندان رضامند نہ ہو جائین اوسوقت تک تقسیم وقوع مین نہین آسکتی۔

عائشہ بائی بنام طیب حاجی رحمت اللہ۔ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۵۔

مکت کاشی دیوی بنام اوبابتی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۳۱۔

جب ایک رکن خاندان دوسرے رکن خاندان کے ہاتھہ اپنا حصہ فروخت کرے۔ توجہانتک کہ بائع کا تعلق ہے وہ خاندان مشترکہ سے علیحدہ متصور ہوگا۔

بالکرشن بنام ساوتری بائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴۔

آپاپلے بنام رنگاپلے۔ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۷۔

جب آپسمین تقسیم ہو توجملہ ارکان کا شریک ہونا لازمی ہے

(۳۳۴) جب ارکان خاندان مشترکہ آپسمین تقسیم یا علیحدگی کرین توجملہ ارکان خاندان مشترکہ کا فریق ہونا ضروری ہے۔ جو ارکان نابالغ ہون اونکے اولیا کا فریق بنایا جانا لازمی ہے

چند ارکان خاندان مشترکہ کی علیحدگی۔

(۳۳۵) ارکان خاندان مشترکہ آپسمین یہہ انتظام کر سکتے ہین کہ چند ارکان علیحدہ ہو جائین اور بقیہ ارکان اشتراک کی حالت مین رہین۔ ایسی صورت مین جو ارکان اشتراک کی حالت مین رہینگے اونکی مشترکہ حیثیت مین کوئی تغیر واقع نہ ہوگا اور اونکو آپسمین اوسیطرح حقوق حاصل ہونگے گویا جایداد خاندان مشترکہ کی تقسیم نہین ہوئی۔

ریون پرشاد بنام رادھا جی بی - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - پریوی کونسل صفحہ (۳۵)
سند ستیم بنام نرسملو مستری - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۹ -
کندا سوامی بنام ویرا سوامی - مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ -
رادھا چرن داس بنام کرپا سندھو داس - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۷۴ -
گوری شنکر پربھو رام بنام آتما رام راجارام - بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۱ -
انندی بائی بنام ہری سباپے - بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۲۹۳ -
جوگندر ناتھ رائے بنام بلدیو داس - کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۶۱ -
اوپندر نراین میتی بنام گوپی ناتھ بیرا - کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۱۷ -

جو ارکان اسطرح علیحدہ ہوگئے ہین اونکے تعلقات اون ارکان سے جو اشتراک کی حالت مین رہین وہی ہونگے جو خاندان مشترکہ کی تقسیم کے بعد ہو جاتے ہین -
منجاناتھا شانا بھاگا بنام نراین تنا نابھاگا - مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ -
کدار ناتھ بنام رتن سنگھ - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۴۱۵ -

جایداد کے کچھ حصہ کی تقسیم -

(۳۴۶) ارکان خاندان مشترکہ آپسمین یہہ انتظام کر سکتے ہین کہ جایداد مشترکہ کے کچھ حصہ کی تقسیم ہو جائے اور باقی جایداد اشتراک کی حالت مین رہے - ایسے ارکان خاندان باقی جایداد کو متعاقب تقسیم کر سکینگے -
متھو سوامی مڈلبار بنام نالاکو لنتھا مڈلبار - مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۸ -
مسماۃ بلاس کنور بنام مان سنگھ - اگرہ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۷ -
سداسنم مستری بنام نرسملو مستری - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۹ -
اجودھیا پرشاد بنام مہادیو پرشاد - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۲۱ -
جوگندر ناتھ رائے بنام بلدیو داس - کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۶۱ -
جب جایداد کے کچھ حصہ کی تقسیم ہوئی ہو تو معمولا یہہ قیاس کیا جائیگا کہ شرکا خاندان

مشترکہ کے حقوق کی کل جایداد مین تقسیم ہو چکی ہے لیکن اس قیاس کی تردید ہو سکتی ہے
ودیاناتھ آئر بنام آیا سوامی آئر۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۹۱-
نمّی ریڈی بنام اچمّا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۲۵-
بالابخش بنام رکمابائی۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۲۵-
حدمبرم پلّے بنام متھو پلّے۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۵۶-
رنگاناتھہ راو بنام نراین سوامی نائکر۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۲-
بھدربا بنام ناگ ستی۔ آئین جلد ۶ صفحہ ۹-

شرکار خاندان مشترکہ ایسا انتظام بھی کر سکتے ہین کہ متعاقب مکرر تقسیم کی جایگی-
دوری بھگوتلو بنام ٹادی پتری ویراودھنالو۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۴۲-

جب شرکار خاندان جایداد کے کچھ حصّہ کی تقسیم کرین اور باقی جایداد اشتراک کی حالت مین رہے تو اوس جایداد سے جو اشتراک کی حالت مین رہے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا اور جو جایداد تقسیم ہو چکی ہے اوس سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق نہ ہوگا-
جتنامن سنگہ بنام نولکھو کنواری۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۳-
گوری شنکر پربھو رام بنام آتمارام راجارام۔ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۱-

چند ارکان کی جایداد کے ایک جزو کی تقسیم جملہ ارکان کی رضامندی سے

(۳۳۷) جایداد مشترکہ کے ایک جزو کی تقسیم یا خاندان مشترکہ کے صرف چند ارکان کی تقسیم یا علیحدگی جملہ ارکان مشترکہ کی رضامندی کے بغیر نہین ہو سکتی ہے۔ لیکن فریقین کی باہمی رضامندی سے چند ارکان کی علیحدگی یا جایداد کے ایک جزو کی تقسیم ہو سکتی ہے۔ جب خاندان مشترکہ کے صرف چند ارکان علیحدہ ہون تو بقیہ ارکان کی حیثیت خاندان مشترکہ کی ہوتی ہے نہ کہ وہ حیثیت جو ارکان کے تقسیم ہونے کے بعد دوبارہ شراکت قایم کرنے سے پیدا ہوتی ہے-

مسماۃ بلاس کنور بنام مان سنگہ - اگرہ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۷ -
سند سنم مستری بنام نرسکلو مستری - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۹ -
پدیا بنام رام لنگم - مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۶ -

کارروائی جب خاندان مشترکہ کی جایداد کا کوئی جزو فریب وغیرہ سے تقسیم نہ کیا جائے -

(۳۳۸) جب کسی حادثہ - غلطی یا فریب کی بنا پر جایداد مشترکہ کا کوئی جزو اوس جایداد مین شریک نہ کیا جائے جو تقسیم کی جائے تو ایسا جزو اون جملہ اشخاص مین تقسیم کیا جانا چاہیے جنھون نے ابتدائی تقسیم مین حصہ پایا ہو -

جوگندر ناتھ رائے بنام بلدیو داس - کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۶۱ -
بھوانی پرشاد ساہو بنام جگرناتھ ساہو - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ (۳۰۹)
لچھمن سنگہ بنام سانول سنگہ - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۵
موادو شوناتھ بنام گنیش وٹھل - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ (۴۴۴)
متاکشرا - باب ۱ - فصل ۹ - فقرہ (۱)
دوہارہیوکھہ باب ۴ - فصل ۶ - فقرہ (۳)

کارروائی جب کسی شریک کو ایسی جایداد دی جائے جو جایداد شراکتی نہ ہو یا جسپر کفالت ہو -

(۳۳۹) جب تقسیم کے وقت کسی رکن خاندان مشترکہ کو ایسی جایداد دیجائے جو خاندان مشترکہ کی جایداد نہ ہو یا جسپر کوئی بار کفالت ہو تو وہ رکن جسکو ایسی جایداد دی گئی ہو اِس بات پر اصرار کرسکتا ہے کہ جایداد کی دوبارہ تقسیم کی جائے یا کم از کم اوسکو دوسرے ارکان سے اوس جایداد یا کفالت کی حد تک معاوضہ دلایا جائے -

مارو تی بنام راما - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۳۳۳ -
لکشمن بنام گوپال - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۸۵ -

ارکان خاندان کے حقوق جب تقسیم کے بعد جایداد کا مشترک انتظام کیا جائے

(۳۴۰) جب ارکان خاندان کے حقوق کا تعین ہو جائے تو تقسیم مکمل ہو جاتی ہے - اگر اوسکے بعد ارکان خاندان سہولت کی غرض سے جایداد یا اوسکے کسی جزو کو مشترک رکھیں تو ایسی جایداد خاندان مشترکہ کی جایداد نہ سمجھی جائیگی ور اوس سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق نہ ہوگا -

راجہ چنی مل بنام رائے منوہر لعل - بمبی سلکٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ (۳۴۹)

اپو وپر بنام رام سبا آین - ویکلی رپورٹر جلد ۸ - پریوی کونسل صفحہ ۱ -

نراین آیر بنام لکشمی امل - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۸۹ -

ونکٹ گوپالا بنام لکشما ونکما راو - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ - پریوی کونسل صفحہ ۴۰ -

ریون پرشاد بنام مسماۃ رادھابی بی - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - پریوی کونسل صفحہ ۳۵ -

راما بھدرا بنام ویربھدرا - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۴ -

مہیش دوبے بنام کشن دوبے - ممالک مغربی شمالی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴ -

بجز اسکے کہ فریقین مین کوئی اقرارنامہ ہو گیا ہو جب حقوق کا تعین ہو جائے تو ارکان خاندان کو جایداد کی علیحدگی عمل مین لانے کا حق ہوگا -

لاڈے بنام سداشیو - بمبی لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۵ -

سیریا ماکر بنام راجا رام ٹھاکر - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۵ -

تقسیم نامہ لازمی نہین ہے

(۳۴۱) جب کسی جایداد مشترکہ کے مالکان کسی دستاویز کی روسے اپنے حصص علیحدہ کرین تو ایسی دستاویز تقسیم نامہ کہلائیگی -

بمقدمہ گوبند پانڈورنگ - بمبی جلد ۳۵ صفحہ ۷۵ -

تقسیم کے لیے کسی دستاویز کا تکمیل کرنا لازمی نہین ہے -

ریون پرشاد بنام مسماۃ رادھابی بی - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - پریوی کونسل صفحہ (۳۵)

بدھا مل بنام بھگوان داس - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۲ -

پچھمّل بنام گنگلّ - مدراس جلد نہم ۳ صفحہ ۷۲ -

تقسیم کے متعلق نیت دیکھنی ہوگی

(۳۴۲) اِس امر کا تصفیہ کرنے کے لئے کہ آیا خاندان مشترکہ کی جایداد کی تقسیم ہوئی یا نہین ارکان مشترکہ کی نیت دیکھنی ہوگی۔ اگر کسی کارروائی سے یہہ معلوم ہو کہ ارکان کی نیت جایداد علیحدہ حصون مین رکھنے کی تھی تو قرار دیا جائیگا کہ جایداد کی تقسیم ہوگئی ہے -

رام پرشاد سنگھ بنام لکھپتی کنور - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۱ -

تقسیم کا ہونا یا نہ ہونا ہمیشہ ارکان کی نیت پر منحصر ہوگا اور نیت کا تعیّن کرنے مین اون دستاویزات پر جنکی تکمیل کی گئی اور اون افعال پر جو وقوع مین آئے غور کرنا ہوگا اور اس امر کے متعلق رائے قایم کرنی ہوگی کہ آیا فریقین کی نیت خاندان کی حیثیت تبدیل کرنے کی تھی یا نہین۔

درگا پرشاد بنام کندن کنور - ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ - مقدمات دیوانی صفحہ (۲۱۴)

بالکشن داس بنام رام نراین - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۸ -

مسماۃ پاربتی بنام نونہال سنگھ - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۴۱۲ -

اوس اقرار کا اثر جسکی رو سے حصص کا تعین کیا گیا ہو -

(۳۴۳) جب شرکاء خاندان مشترکہ یہہ اقرار کرلین کہ وہ اپنے اپنے حصّے کے علیحدہ مالک و متصرف ہونگے تو ایسے اقرار کا یہہ اثر ہوگا کہ جایداد مشترکہ کی تقسیم ہوگئی گو جایداد کے حصّے کرکے علیحدہ قبضہ نہ کیا گیا ہو -

بالکشن داس بنام رام نراین ساہو - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۸ -

ونکٹ گوپالا بنام لکشما ونکما راو - ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ - پریوی کونسل صفحہ ۴۰ -

مادھو پرشاد بنام مہربان سنگھ - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷

اگر اقرارنامہ مین یہہ شرط ہو کہ جب تک اوسکی تکمیل نہ ہو جائے اوسوقت تک کوئی رکن علیحدہ قبضہ اور تصرف کا مجاز نہ ہوگا تو بھی یہہ قرار دیا جائیگا کہ تقسیم ہو چکی ہے

تیج پرتاب سنگہ بنام چمپا کلی کنور - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶ -
جب کسی جایداد کے متعلق یہہ اقرار نامہ ہو گیا ہو کہ ہر رکن معینہ حصص کا مالک ہوگا تو قرار دیا جائیگا کہ جایداد کی تقسیم ہو چکی ہے گو جایداد کے حصے کرکے ہر رکن کو علیحدہ قبضہ نہ دیا گیا ہو -

اننت بالا چاری بنام دامودر کہند - بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ -

پرشوتم راو بنام جانکی بائی - الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۴ -

مادھو پرشاد بنام مہربان سنگہ - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷ -

جب اقرار نامہ کی صحیح تعبیر یہہ ہو کہ خاندان مشترکہ کی تقسیم ہو چکی ہے تو فریقین کے عمل مابعد سے یہہ نہیں قرار دیا جا سکتا کہ تقسیم نہیں ہوئی ہے بجز اسکے کہ یہہ ثابت ہو کہ دوبارہ شراکت قایم کی گئی ہے -

بالکشن داس بنام رام نراین ساہو - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۸ -
جب حصص کا تعین کیا گیا ہو لیکن جایداد کے استعمال کے متعلق یہہ منشا نہ معلوم ہوتا ہو کہ اسکو اوس طریقہ کے مغایر استعمال کیا جائے جو جایداد مشترکہ کے استعمال کا ہے تو یہہ قرار نہ دیا جا سکیگا کہ جایداد کی تقسیم ہوگئی -

باباجی پرسرام بنام کاشی بائی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ -
جب کسی چھوٹے بھائی کے نان و نفقہ کے لئے جایداد کا ایک جزو علیحدہ کر دیا گیا ہو تو محض اسوجہ سے یہہ قرار نہ دیا جا سکیگا کہ جایداد کی تقسیم ہوگئی اور ایسا جزو جایداد خاندان مشترکہ کی جایداد سے علیحدہ نہ قرار دیا جا سکیگا -

راجیہ لکشمی دیوی گارو بنام سوریہ نراین - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۶ -
جب محکمہ مال میں ہر رکن کے حصہ کے متعلق علیحدہ علیحدہ داخل خارج کرا دیا گیا ہو تو علیحدگی کا قیاس کیا جا سکتا ہے -

رام لعل بنام دیبی دت - الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰ -

علیحدگی کا ثبوت - | (۳۴۴) ارکان خاندان مشترکہ کی علیحدگی ایسے افعال یا بیانات سے ثابت کی جا سکتی ہے جن سے علیحدہ ہونے کا اقرار یا نیت ظاہر ہوتی ہو -

جیوبائی بنام کرشناجی - بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۵۱ -

مفصلہ ذیل افعال قابل ادخال شہادت ہیں :-

(۱) کھانا پینا ایک ساتھ نہ ہونا -

گنیش دت ٹھاکر بنام جیوچ - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۶۲ -

جے نراین گبری بنام کول چند - ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ - مقدمات دیوانی صفحہ (۳۵۵)

(۲) جائداد کے حصوں پر علیحدہ علیحدہ قبضہ ہونا -

مراری ودھوجی بنام مکند شیواجی - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۱ -

موروشوناتھ بنام گنیش وٹھل - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۴ -

شوربشور بنام گوسائین داس - ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ - مقدمات دیوانی صفحہ (۲۱۰)

(۳) جائداد کے مختلف حصوں کی آمدنی کا علیحدہ علیحدہ لینا -

چیت نراین سنگھ بنام بنواری سنگھ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ - مقدمات دیوانی صفحہ (۳۹۵)

ہنماہ جیونی بنام دھرم کنور - ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۸ -

آدی دیو نراین سنگھ بنام دکھا رام سنگھ - الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۳۲ -

(۴) کاغذات مال میں ہر رکن کے حصہ کا علیحدہ داخل خارج -

رام لعل بنام دیبی دت - الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۰ -

رام پرشاد سنگھ بنام لکھپتی کنور - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۱ -

امبکا دت بنام سکھ منی کنور - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۷ -

(۵) جایداد کی آمدنی کو مُعیّنہ حصّون مین تقسیم کرنے کا اقرار نامہ۔

مہاراجہ رام کشن سنگہ بنام راجہ شیو نند سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ مقدمات دیوانی صفحہ ۴۱۲

(۶) اور ایسے افعال جو خاندان کے مشترکہ ہونے کے مغایر ہون مثلاً ایک رکن کا دوسرے رکن سے یا غیر اشخاص سے علیحدہ لین دین۔

سمندر کنور بنام کالی چرن سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۹۷۔

جب کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار کو اپنی جایداد کا انتظام کرنے کے لئے اپنے ساتھ رکھے اور اوسکے نان ونفقہ کا اور شادی وغیرہ کے اخراجات کا خود کفیل ہو تو ایسا عمل اوسکے علیحدہ ہونے کے مغایر نہین قرار دیا جاسکتا۔

دیو کی سنگہ بنام انوپا۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۸۔

خاندان مشترکہ کے سرمایہ سے کسی جایداد کا ایک رکن خاندان کے نام سے خریدا جانا حسب منشاء دھرم شاستر تقسیم کر دینا نہین ہے۔

مادھوراو بنام گوبند کاشی راو۔ مقنن دکن جلد ۴ صفحہ ۱۹۸۔

تبدیل مذہب سے خاندان مشترکہ سے علیحدگی۔

(۳۴۵) جب کسی ہندو نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہو مثلاً وہ مسلمان یا عیسائی ہو گیا ہو تو ایسے تبدیل مذہب سے بطور خود وہ خاندان مشترکہ کی رکنیت سے علیحدہ ہو جائیگا۔

گوبند کرشن نراین بنام عبد القیوم۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۴۔

گوبند کرشن نراین بنام کھنّی لعل۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۸۷۔

ابراہیم بنام ابراہیم۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۔ پریوی کونسل صفحہ (۱)

تقسیم کے متعلق ڈگری۔

(۳۴۶) تقسیم کے متعلق جو ڈگری صادر ہو اوسکا وہی اثر ہوگا جو تقسیم کے متعلق اقرار نامہ کا ہوتا ہے۔

تیج پرتاب سنگہ بنام چمپا کلی۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶۔

باباجی پرشرام بنام کاشی بائی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۷ -
مفصلہ ذیل صورتون مین ارکان خاندان مشترکہ کی علیحدگی وقوع مین آئیگی :-
(۱) جب کوئی ڈگری صادر ہوئی ہو جسمین تقسیم کا حکم دیا گیا ہو -
سبرّا منڈلی بنام مانکا منڈلی - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۴۵ -
لاڈے بنام سداشیو - بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۵ -
(۲) ایسے مقدمہ مین ڈگری جسمین گو تقسیم کی استدعا نہ ہو لیکن یہہ صریح منشا ظاہر ہوتا ہو
کہ جایداد کی علیحدگی مقصود ہے -
(۳) فیصلہ ثالثی صادر ہوا ہو جسمین تقسیم کی گئی ہو -
کرشن پانڈا بنام بلرام پانڈا - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۰ -
سیرّا چیٹی بنام سداسیو چیٹی - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴۹۰ -
جے نراین بنام گریش چندر - کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۳۴ -
تقسیم کے متعلق جو ابتدائی ڈگری صادر ہو وہ تقسیم نہین ہے لیکن اوس سے حقوق کی
علیحدگی ہو جاتی ہے -
جوگندر ناتھ بنام بلدیو داس - کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۶۱ -
ڈگری سے علیحدگی وقوع مین آجاتی ہے گو اوسکی رو سے جایداد مین حق حاصل ہونے کی
تاریخ ما بعد مقرر ہو -
لکشمن بنام نراین - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۸۲ -
جب کل جایداد مشترکہ کی تقسیم کا دعوی کیا جائے لیکن مدعی صرف ایک خفیف جزو کی تقسیم
کرانے مین کامیاب ہو تو اوس سے کل خاندان کی تقسیم ہوئی متصور نہ ہوگی -
ملک اوجن پرشاد بنام درگا پرشاد - مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۷ -
عدالت کی ڈگری صادر ہونے کے بعد اگر ارکان خاندان مشترکہ اشتراک کی حالت مین

رہین تو یہہ نہین قرار دیا جا سکتا کہ خاندان کی تقسیم ہو گئی۔

باباجی پرشرام بنام کاشی بائی۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۷۔

ڈگری کی تعمیل مین جایداد مشترکہ کے کسی حصہ کے نیلام کے حکم کا یہہ اثر نہین ہو سکتا کہ خاندان مشترکہ کی علیحدگی تصور کی جا سکے۔

سورت نراین سنگہ بنام رنگ لعل سنگہ۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۹۰۔

اس مقدمہ مین یہہ بھی قرار دیا گیا کہ بغیر ارکان خاندان مشترکہ کی نیت کے تقسیم نہین ہو گئی۔

تقسیم کے دعوی مین کون اشخاص فریق ہونے چاہین۔

(۳۴۷) جب تقسیم کے لئے کوئی مقدمہ رجوع کیا جائے تو وہ سب اشخاص فریق بنائے جانے چاہین جو تقسیم کے وقت حصہ پانے کے مستحق ہون یعنی شرکار خاندان مشترکہ کے علاوہ بیوی۔ مان۔ دادی اور غیر منقسمہ حصص کے خریدار اور مرتہن۔

(۳۴۰)

لاجپت سنگہ بنام راج کمار سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۳۳۶

ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ع آرڈر (۱) قاعدہ (۳ و ۴)۔

قانون نشان ۳ سنہ ۱۸۳۲ع دفعہ ۲۱۔

پہلاد سنگہ بنام مسماۃ لچھمن بتی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۲۵۶۔

گوریچ اپا بنام کاشی راو۔ مقنن جلد ۸ صفحہ ۱۹۶۔

کلپا بنام بلونت راؤ۔ آئین جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۰۔

تقسیم کا دعوی کس جایداد کے متعلق ہونا چاہئے۔

(۳۴۸) جب تقسیم کا دعوی کیا جائے تو ایسے دعوی مین جایداد مدعوہ کے متعلق مفصلہ ذیل قواعد ملحوظ رکھی جائینگی

(۱) دعوی کل جایداد کے متعلق ہونا چاہئے جو قابل تقسیم ہو۔

کنور جشمت رائے بنام سندر داس۔ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶۔

گنپت بنام اناجی۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۴۔

ہری داس سانیال بنام پران ناتھ سانیال - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۶ -
جوگندر ناتھ بنام جگ بندھو مکرجی - کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۲ -
ترمبک راو بنام رنگو بائی - آئین جلد ۴ صفحہ (۵۰۹)
(۲) دعوی اوس جایداد کا ہونا چاہیے جو دعوی کے وقت تقسیم کی جاسکتی ہو مثلاً اگر جایداد مشترکہ کسی شخص کے پاس رہن بالقبض ہو تو اوسکو شریک کرنا ضروری نہین ہے -
پترا وی مڈلی بنام اوڈی ملا ڈلی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ (۴۱۹)
کرشنیا بنام نرسمہ - مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸ -
شومو رتیا بنام ویریا - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸ -
بجان جی بنام بہو جادبائی بادما روتی - آئین جلد ۲ صفحہ (۱۰۵)
(۳) اوس عدالت کی حدود ارضی مین واقع ہو جسمین مقدمہ رجوع کیا جائے -
پنچانن ملک بنام شب چندر ملک - کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵ -
(۴) جب جایداد مدعوہ ایک سے زیادہ عدالتون کی حدود ارضی مین واقع ہو تو ہر ایک عدالت مین علیحدہ علیحدہ مقدمات رجوع کیے جاسکتے ہین جنکی حدود ارضی مین جایداد واقع ہو -
سبا راو بنام رام راو - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۷۶ -
پنچانن ملک بنام شب چندر ملک - کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵ -
بلارم بھاشکرجی بنام راجچندر بھاشکرجی - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۲ -
(۵) جب مقدمہ مین یہہ عذر کیا جائے کہ کل جایداد شریک نہین کی گئی ہے تو عرضی دعوی کے ترمیم کی اجازت دی جانی چاہیے -
پنچانن ملک بنام شب چندر ملک - کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵ -
(۶) تقسیم کے دعوی مین عدالت کو پہلے اس امر کا تصفیہ کرنا چاہیے کہ آیا مدعی کو

جایداد مین کوئی حق حاصل ہے یا نہین -
شاشی بھوشن ہزر بنام جوتند رناتھ رائے چودھری - کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۶۸۱ -
(۷) مدعی علیہ اِس بات پر اصرار کرسکتا ہے کہ جس جایداد مشترکہ کا عرضی دعویٰ مین ذکر نہین کیا گیا ہے وہ بھی تقسیم کے دعویٰ مین شریک کی جائے -
شِومورتیا بنام ڈیرپا - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸ -
ایسا اصرار اوس صورت مین بھی کیا جاسکتا ہے جبکہ جایداد اوس عدالت کی حدود ارضی کے باہر ہو جسمین دعویٰ رجوع کیا گیا ہو بشرطیکہ اوس عدالت مین اوس جایداد کے متعلق دعویٰ چل سکتا ہو -
ہری نراین بنام گنپت راو - بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ -
لاچیت سنگہ بنام راج کمار سنگہ - دیکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۳ -
بلرام بھاشنکرجی بنام رامچند ربھاشنکرجی - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۲ -
تقسیم مین ایسی جایداد غیر منقولہ کے شریک کئے جانے پر اصرار نہین ہوسکتا جو بیرونِ ملک واقع ہو -
راماچاری بنام اننتا چاری - بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۸۹ -
پرشوتم بنام آتمارام - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۹۷ -
(۸) جب کوئی عذر نہ کیا جائے تو کوئی امر اِسکا مانع نہین ہے کہ صرف ایک جزو جایداد کی یا صرف چند ارکان کے مابین عدالت کے ذریعہ سے تقسیم کی جائے -
چندر شیکھر بنام کندن لعل - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۳ -
منجاناتھ بنام نراین - مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۶۲ -
ایسی صورت مین بقیہ جایداد کے متعلق یا بقیہ ارکان کے مابین عدالت کے ذریعہ سے مقدمہ مابعد مین تقسیم ہوسکیگی -

بھوانی پرشاد بنام جگرناتھ - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۹ -

(۹) جب خاندان مشترکہ کے ارکان کے علاوہ غیر اشخاص بھی جایداد مشترکہ مین حقوق رکھتے ہون تو ایسے غیر اشخاص تقسیم کے مقدمہ مین فریق بنائے جا سکتے ہین جنہون نے ارکان مشترکہ کے حقوق حاصل کئے ہون لیکن جن اشخاص کو کسی اور طرح پر حقوق حاصل ہون اونسے علیحدگی کے لئے جداگانہ مقدمہ رجوع کیا جانا چاہیئے -

پرشوتم بنام آتمارام - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۹۷ -

(۱۰) جب کوئی جایداد خاندان مشترکہ کے صرف چند ارکان کی ملک ہو تو ایسی جایداد کے متعلق علیحدہ مقدمہ رجوع کیا جانا چاہیئے -

لچھمی نراین بنام جانکی داس - الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۶ -

(۱۱) جن مقامات مین شرکاء خاندان مشترکہ کو اپنے حصص منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے اون مقامات مین ایسے حصص کے خریدار صرف اوس حصہ جایداد کی تقسیم کا دعویٰ کر سکتے ہین - ایسے مقدمات مین صرف اوس جزو جایداد کی تقسیم کا حکم دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ دوسرے شرکاء کو اوس سے کوئی تکلیف نہ ہو -

ہری کرسٹنا چودھری بنام ونکٹ لکشمی نراین - مدراس جلد ۴۳ صفحہ (۴۰۲)

ایسے مقدمہ مین ہر شریک کو یہہ حق حاصل ہوگا کہ کل جایداد مین اپنا حصہ معیّن اور اوسکی تقسیم کرائے -

مرار راو بنام سیتارام - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۴ -

شومورتپا بنام ویرپا - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸ -

پانڈورنگ اننت راو بنام بھاسکر سداسیو - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۲ -

رام سوہن لعل بنام موہنچند - الہ آباد جلد ۲۰۸ صفحہ ۳۹ -

ابورمسار وتھن بنام تھبزو ونکٹ سوامی نائک - مدراس جلد ۴۳ صفحہ (۲۶۹)

بالائی کونن بنام ماسا کونن - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۳ -
لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ حشمت رائے بنام سندر داس (کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۶) اِس رائے سے اختلاف کیا ہے -

ہر شریک خاندان مشترکہ خریدار کے مقابلہ مین صرف اوس جایداد کی تقسیم کا دعوی کر سکتا ہے -

رام چرن بنام اجودھیا پرشاد - الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ (۵۰)
سبرامینیا چٹیار بنام پدمانابھا چٹیار - مدراس جلد ۱۹ صفحہ (۲۶۷)

جب کوئی جایداد خاندان مشترکہ خاندان کے قبضہ مین نہ رہی ہو تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ مشترکہ جایداد کی تقسیم نہ کرا کر صرف اوس جایداد کے متعلق حقوق کا تصفیہ کرایا جائے -

سبا راو بنام ونکٹ رتنم - مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۴ -

جب تقسیم وقوع مین آجائے تو قیاس قانونی یہی ہوگا کہ کل جایداد کی تقسیم ہوگئی - جب کوئی شخص ایسی حالت مین کسی جایداد کو غیر منقسمہ بیان کرے تو اوسکا بار ثبوت اوسپر ہوگا -

نرسنگ راو بنام رنگو بائی - آئین جلد ۴ صفحہ ۵۰۹ -

جایداد مشترکہ کے متعلق تحقیقات (۳۴۹) جب خانگی طور پر تقسیم کی جائے یا تقسیم کے لئے ڈکری صادر کی جائے تو اِس امر کے تصفیہ کی ضرورت ہے کہ جایداد تقسیم شدنی کسقدر رہے - جب تک اوسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے قیاس یہہ ہوگا کہ وہی جایداد تقسیم شدنی ہے جو تقسیم کے دعوی کے وقت موجود ہو -

دامودر داس بنام اُتم رام - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۱ -

جب کوئی رکن خاندان کسی جایداد مشترکہ کے استعمال سے قطعاً محروم کیا گیا ہو تو وہ واصلات کا مستحق ہوگا -

کرشنا بنام سنباّ - مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۶۴ -

بھوراو بنام سیتارام - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۲ -

ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ع - آرڈر ۲۰ - قاعدہ (۱۲)

قانون نشان ۳ سنہ ۱۳۲۳ف دفعہ ۲۳۸ -

واصلات کا حساب اوسوقت بھی کیا جائیگا جب ارکان خاندان مشترکہ مین کوئی انتظام ہوگیا ہو جسکی روسے ارکان خاندان مشترکہ جایداد کے خاص حصّون پر قابض قرار دیئے گئے ہون اور اوس انتظام کے خلاف کوئی رکن اپنے حصّہ سے محروم کیا گیا ہو -

شنکر بخش بنام ہردیو بخش - کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۷ -

رام بھدرا بنام ویر بھدرا - مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۰ -

بجز اسکے کہ فریقین مین کوئی صریح معاہدہ ہوا ہو کوئی رکن خاندان مشترکہ اوس رقم کو حساب مین شریک نہین کراسکتا ہے جو اوسنے مشترکہ جایداد کی اصلاح مین صرف کی ہو -

متھو سوامی بنام سبرمینیا - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۳۰۹)

جب فریقین علیحدہ علیحدہ رہتے ہون تو نالش تقسیم جایداد موروثی مین جبکہ مدعی علیہ قابض جایداد کے موروثی ہونے سے انکار کرے تو یہہ ثابت کرنا مدعی کا کام ہے کہ جایداد موروثی فریقین کی پیدا کی ہوئی ہے -

بھوپا بنام ہڑپا - آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۲۲ -

جب خاندان کا منقسمہ ہونا قبول کرکے یہہ بیان کیا جائے کہ کوئی خاص جایداد مشترکہ ہے تو اِس امر کا بار ثبوت کہ جایداد مشترکہ ہے اوس شخص پر ہوگا جو ایسا بیان کرے -

باندا بنام باباجی - آئین جلد ۷ صفحہ ۳۲۰ -

(۳۵۰) جایداد مشترکہ کی تقسیم کے قبل

تقسیم کرنے کے قبل کن امور کی بابت جایداد محفوظ کی جائیگی -

مفصلہ ذیل امور کی بابت انتظام کرنا ضروری ہے :-

(۱) خاندان مشترکہ کے قرضہ جات -

(۲) جب بھائیون مین تقسیم ہو رہی ہو تو باپ کے قرضہ جات -

تاراچند بنام ریب رام - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۷۷ -

لکشمن بنام رامچندر - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۶۱ -

(۳) نان و نفقہ کے اخراجات -

(۴) لڑکیون کی شادی کے اخراجات جب ایسے اخراجات کا بار کسی ایسے شخص کے علیحدہ حصّہ پر نہ ہو جو تقسیم مین حصّہ پائیگا -

(۵) ایسی مذہبی رسوم جنکا بار کل خاندان پر ہو مثلاً ارکان خاندان کی یگ اوپویت (زنّار بندی) کی رسم -

متاکشرا - باب ۱ - فصل ۷ - فقرہ (۳ و ۴)

ماں کی میّت کے رسوم -

ودیاناتھہ بنام اپاسامی - مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۹۱ -

جب بیٹون اور باپ مین تقسیم ہو تو بیٹے نہ کہ بیٹون کی اولاد مفصلہ ذیل رسوم کی بابت خاندان کی حیثیت کے موافق علیحدہ رقم محفوظ کرا سکینگے :-

(۱) یگ اوپویت (زنّار بندی کی رسم)

(۲) منگنی کی رسم -

(۳) شادی کی رسم -

جے رام بنام ناتھو - بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۴ -

تقسیم مین وہ جایداد شریک کی جائیگی جو ارکان مشترکہ نے شراکتی جایداد سے حاصل کی ہو -

(۳۵۱) تقسیم مین وہ کل جایداد شریک کی جائیگی جو ارکان مشترکہ مین سے

کسی ایک رکن نے شراکتی جایداد کی مدد سے حاصل کی ہو۔ ایسی جایداد رکن حاصل کنندہ کی یکسوبہ جایداد نہین ہے۔

لکشمن بنام رامچندر۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۶۱۔

لیکن جب کسی رکن خاندان کو کوئی رقم اوسکے اخراجات کے لئے دی جائے تو وہ تقسیم کے وقت محسوب نہ ہوگی۔

کونرراو بنام گرراو۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۹۔

تقسیم کے وقت کارروائی جب کوئی رکن کسی خاص جایداد کو اسطرح منتقل کرے کہ گویا وہ اوسکی علیحدہ جایداد ہے۔

(۳۵۲) جب کوئی رکن خاندان مشترکہ کسی خاص حصہ جایداد مشترکہ کو اسطرح منتقل کرے کہ گویا وہ اوسکا قطعی مالک ہے تو اکیوئٹی کے اصول کے لحاظ سے جہانتک دوسرے ارکان کے حقوق پر مضر اثر ڈالے بغیر ممکن ہو ایسی جایداد منتقل الیہ کو دلائی جائیگی۔

پانڈورنگ انندراو بنام بھاشنکر سداسیو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ (۷۲)

نراین بنام گنگاجی۔ بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹۴۵۔

اگر منتقل الیہ کو وہ جایداد دی جانی ممکن نہ ہو تو اوسے صرف منتقل کنندہ کے مقابلہ مین ہرجہ کا حق حاصل ہوگا۔

اپاگری بنام ونکٹ رامیا۔ مدراس جلد ۵ ۲ صفحہ ۶۹۰۔

جب کوئی رکن خاندان باہمی قرارداد کی بنا پر یا دوسرے ارکان کی صریح یا معنوی اجازت سے کسی خاص حصہ جایداد پر قابض ہو اور وہ اپنے ذاتی سرمایہ سے اوسمین تعمیر کرے یا اوسکی اصلاح کرے تو جہانتک ممکن ہو ایسی جایداد اوسکو دی جائیگی بشرطیکہ وہ اوسکے حصہ سے زیادہ نہ ہو۔

دھرم شاستر مولفہ ٹریویلین صفحہ ۳۴۰۔

تقسیم منجانب عدالت۔

(۳۵۳) جب جایداد قابل تقسیم ہو تو عدالت معمواً ہر شخص کے حقوق کے لحاظ سے اوسکے حصّے کرکے اوسکو دیگی۔ برٹش انڈیا مین تقسیم کے متعلق قانون نشان (۴) سنہ ۱۸۹۳ء کے احکام کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اِس قانون کے احکام کی رو سے جب کسی جایداد کے ٹکڑے کئے جانے مناسب نہ خیال کئے جائین تو عدالت اوسکو فروخت کرکے رقم ارکان مشترکہ مین تقسیم کرسکتی ہے۔ جب جایداد فروخت کی جائے تو شرکاء خاندان کو غیر اشخاص کے مقابلہ مین حق شفعہ حاصل ہے۔

دفعہ ۲ و دفعہ ۶۔

تقسیم کے بعد شراکت کا قیام

(۳۵۴) جن ارکان نے آپسمین تقسیم کرائی ہو وہ سب یا اون مین سے چند تقسیم کے بعد آپسمین شراکت قایم کرسکتے ہین اور ایسی شراکت قایم کرنے کا یہہ اثر ہوگا کہ اون کی حیثیت خاندان مشترکہ کی اوسیطرح قایم ہوجائیگی جسطرح تقسیم کے قبل تھی۔

بالابخش لادھو رام بنام رکمابائی۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۲۵۔

پران کشن بنام متھرا موہن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۴۔ پریوی کونسل صفحہ (۱۱)

ابھے چرن بنام منگل۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۴۔

تاراچند بنام پدم لوچن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۲۴۹)

جو اشخاص پہلے اشتراک کی حالت مین نہ رہے ہون وہ دوبارہ شراکت قایم نہین کرسکتے ہین۔

اکھئے چندر بنام ہری داس۔ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۷۲۱۔

دوبارہ شراکت کے بعد اوسنے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا۔

نرسما چارلو بنام ونکٹ سگا۔ مّا۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۶۵۔

یہہ قرار دینے کے لئے کہ دوبارہ شراکت قایم ہوئی یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ شراکت قایم کرنے کی نیت سے جایداد مشترک کی گئی ہے۔ محض ایک ساتھہ رہنا یا جایداد کو بالاشتراک استعمال کرنا کافی نہین ہے۔

پربھو بنام جوالا۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ (۴۶۷)

روسی بینڈ لی بنام سندر مینڈ لی۔ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۷۰۳۔

گوپال چندر بنام کنیا رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۳۵)

بالکشن بنام رام نراین۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۳۸۔

جب ایسے اشخاص جو سابق مین اشتراک کی حالت مین نہ رہے ہون آپسمین شراکت قایم کرنا چاہین تو وہ کرسکتے ہین لیکن اِس قسم کی شراکت قایم کرنے کا وہ اثر نہ ہوگا جو خاندان مشترکہ کا ہوتا ہے۔ یعنی ایسے اشخاص سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق نہ ہوگا بلکہ اوس جایداد کے متعلق وراثت کے عام احکام کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا۔

وشوناتھہ بنام کرشناجی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳۔ مقدمات مرافعہ صفحہ ۶۹۔

کرودیش سین بنام کامنی موہن سین۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ (۱۶۱)

رام ہری بنام ترہی رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۲۴۴۔

سوائے مکتب متھلا کے اور سب مکاتب مین دوبارہ شراکت صرف مفصلہ ذیل اشخاص مین ہوسکتی ہے۔

(۱) باپ اور بیٹے مین۔

(۲) بھائیون مین۔

(۳) چچا اور بھتیجون مین۔

متاکشرا۔ باب ۲۔ فصل ۹۔ فقرہ (۲ و ۳)

سمرتی چندریکا۔ باب ۱۲۔ فقرہ (۱)

دائے بھاگ - باب ۱۲ - فقرہ (۳ و ۴)
دائے کرم سنگرہ - باب ۵ - فقرہ (۴)
ویرمتر ودے - مترجمہ گلاب چند رسرکار صفحہ ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۲۰۵ -
ودہار میوکھہ - باب ۴ - فصل ۱۹ - فقرہ ۵ (۱)
بسنت کمار بنام جوگندر ناتھہ - کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۳۷۱ -
ابھے چرن بنام منگل - کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۴ -
مکتب متھلا کی روسے ایسی شراکت اون کل اشخاص مین قایم ہوسکتی ہے جو سابق مین شراکت کی حالت مین رہے ہون -
وواد چنتامنی - مترجمہ ٹیگور - صفحہ ۳۰۱ -
دائے کرم سنگرہ - باب ۵ - فقرہ (۵)
اسطرح شراکت کا معاہدہ کوئی نابالغ یا اوسکی جانب سے کوئی اور شخص نہین کرسکتا ہے -
بالا بخش بنام رکما بائی - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۲۵ -
دوبارہ شراکت قایم ہونے کا بار ثبوت اوس شخص پر ہوگا جو یہہ بیان کرے کہ شراکت قایم ہوئی ہے -
گوپال چندر بنام کیتا رام - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - مقدمات دیوانی صفحہ ۳۵ -
جب ایک بیٹا اپنے باپ سے علیحدہ ہوگیا ہو اور دوسرا شریک ہو تو جو بیٹا شریک ہے وہ باپ کی مکسوبہ جایداد پائیگا اور جو علیحدہ ہوگیا ہے اوسکو باپ کی جایداد مین حصہ نہ ملیگا -
ناناٹاکر بنام رامچندر ٹاکر - مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۷۷ -

باب ۱۴

اصول متعلقہ وراثت

آریہ قومون مین وراثت کا اصول۔

(۳۵۵) ابتدائی آریہ قومون مین بزرگون کی پرستش کا طریقہ رائج تھا۔ یونان۔ روما و ہندوستان مین جو آریہ قوم کی مختلف شاخین حملہ آور ہوئین اون مین یہہ بات مشترک پائی جاتی ہے کہ جہانتک خاندان کے مردون کا سلسلہ معلوم ہوسکے وہان تک اونکی پرستش کی جائے۔ اسی اصول پر وراثت کے ضمن مین عام قاعدہ یہہ قرار دیا گیا ہے کہ جب تک خاندان کا کوئی رکن خواہ وہ درجہ مین کتنا ہی بعید ہو موجود ہو اوسوقت تک بندھو یعنی وہ اشخاص جو عورتون کے توسط سے رشتہ رکھتے ہین وارث نہین ہوسکتے ہین۔ البتہ دائے بھاگ مین اِس اصول سے اختلاف کیا گیا ہے لیکن اِس مین کوئی شبہ نہین ہوسکتا ہے کہ قدیم آریہ قومون مین خاندان کے رشتہ دارون کو بندھو کے مقابلہ مین ترجیح حاصل تھی۔

خواہ وراثت کا سلسلہ مذھبی فائدہ کے اصول پر مبنی ہو خواہ خون کے تعلق پر لیکن قدیم زمانہ سے وراثت کا سلسلہ معین کیا جاچکا ہے اور اِس زمانہ مین اوس مین کوئی تغیر اِس بنا پر نہین ہوسکتا ہے کہ وہ سلسلہ کسی خاص اصول کے مغایر ہے۔

متھو سوامی بنام سنیم پیڈ۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۴ (۴۰۹)

وراثت کے احکام کس قسم کی جایداد سے متعلق ہین۔

(۳۵۶) دائے بھاگ کی رو سے موروثی جایداد کے متعلق بھی بیٹون کو پیدا ہوتے ہی حقوق حاصل نہین ہوتے ہین بلکہ آخری مالک کے فوت ہونے پر سلسلہ وراثت قایم کیا جاتا ہے اور ارکان خاندان مشترکہ جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے نہین بلکہ وراثت کے احکام کے موافق پاتے ہین۔

درگا ناتھ بنام چنتامنی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۴

برخلاف اوسکے اون مقامات مین جہان متاکشرا نافذ ہے خاندان مشترکہ کی جایداد سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہے اور وراثت کے احکام صرف اوس صورت مین متعلق ہوتے ہین جب آخری مالک جایداد اوس جایداد کا قطعی مالک ہو۔
اِس اصول کے لحاظ سے متاکشرا کی رو سے وراثت کے احکام آخری مالک کے فوت ہونے یا اوسکے تارک الدنیا ہونے پر صرف مفصلہ ذیل صورتون مین متعلق ہونگے۔
(۱) جب جایداد آخری مالک کی مکسوبہ ہو اور وہ خاندان مشترکہ کی جایداد مین شامل نہ کی گئی ہو۔
کٹاماناچار بنام راجہ شیوگنگا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۳۱۔
پریاسوامی بنام پریاسوامی۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲۔
ہیم کنور بنام جے کشن داس۔ ویکلی رپورٹر جلد ۶۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۰۱۔
گوبندن نائر بنام شنکر نائر۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۵۱۔
(۲) جب خاندان مشترکہ کے کسی رکن نے مشترکہ جایداد کی تقسیم کرالی ہو یا اور طور پر جب کوئی ہندو فوت ہونے کے وقت اور ارکان خاندان سے علیحدہ ہو۔
درگا پرشاد سنگھ بنام درگا کنوری کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۰۔
سرجو بنام ایشری برہمن۔ ممالک مغربی وشمالی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۷۔
(۳) جب خاندان مشترکہ مین صرف ایک مالک باقی رہ گیا ہو۔ جب تک خاندان مشترکہ مین دو ارکان بھی رہتے ہین اوسوقت تک پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوتا ہے۔
جگناتھ پال بنام بدیانند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۱۷۲)
دھرما پورم بنام ویرپانڈیم۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۲۔
(۱۹۲)
رام نراین سنگھ بنام پرتم سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۰۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۱۸۹
سامی ندھا پلے بنام تھنگا تھانی۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۔

جسوداکنور بنام شیو پرشاد سنگہ - کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۳ -
ہنمنت راو بنام سنتا بائی - آئین دکن جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ -
وارث متوفی کی کل جایداد پانے کا مستحق ہوگا جسکے متعلق متوفی کو وفات کے وقت حق یا قبضہ حاصل ہوچکا ہو - اگر کسی جایداد کے متعلق متوفی کا حق استعمال ملتوی کیا گیا ہو توبھی اوسکا وارث اوس جایداد کا مستحق ہوگا -

ایون پرشاد بنام رادھابائی - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - پریوی کونسل صفحہ ۳۵ (۴۰)
ہروسندری بنام راجیشوری - ویکلی رپورٹر جلد ۲ - مقدمات دیوانی صفحہ ۳۲۱ -
جب متوفی کو کسی جایداد مین حق حاصل نہوا ہو تو اوسکا وارث اوس جایداد کو نہ پائیگا -
بالمّا بنام پلّیا مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۶۸ -
جب کسی مرد کی وارث کوئی عورت ہو جسکے حقوق محدود ہون تو اوسکے فوت ہونے کی تاریخ پر متوفی مرد کا جو قریب ترین وارث ہو وہ جایداد پائیگا گو ایسا شخص اوس مرد کے فوت ہونے کے وقت وجود مین نہ ہو -
سیتارام بنام فقیرچند - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ - مقدمات دیوانی صفحہ (۴۳۳)
جب کوئی ہندو کسی جایداد کا وارث ہو تو اوسپر صداقت نامہ اہتمام ترکہ حاصل کرنا لازمی نہین ہے -
جوگند رچندر بنام اپورناداسی - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ (۱۱۹۰)
حاجی صدیق بنام علی محمد - بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۲۷۰ -

اصول جب وارث مرد ہو | (۳۵۷) جب کسی مرد کی جایداد کا کوئی مرد وارث ہو تو وہ اوس جایداد کا کامل مالک ہوتا ہے اور ایسے وارث کے فوت ہونے پر سلسلہ وراثت اوس وارث سے قایم ہوتا ہے -

اصول جب وارث عورت ہو | (۳۵۸) جب کسی مرد کی جایداد کی کوئی عورت

وارث ہو تو سوائے بمبئی کے عام اصول یہہ ہے کہ اوسکے حقوق محدود ہوتے ہین اور اوسکے فوت ہونے پر سلسلہ وراثت اوس سے قایم نہین ہوتا ہے بلکہ اوس مرد سے ہوتا ہے جو آخری مالک تھا۔ جب تک کسی مرد کی جایداد کا کوئی مرد وارث نہ ہو اوسوقت تک سلسلہ وراثت اوس مرد سے ہی قایم کیا جائیگا لیکن جب جایداد کسی مرد کو پہونچ جائے تو اوسکے بعد سلسلہ اوس مرد سے قایم ہوگا بمبئی مین جب کسی مرد کی کوئی ایسی عورت وارث ہوتی ہے جو اوس مرد کے خاندان مین پیدا ہوئی ہو اور ازدواج کی وجہ سے دوسرے خاندان مین منتقل ہو گئی ہو تو ایسی عورت جایداد کی کامل مالک ہو جاتی ہے اور اوسکے فوت ہونے پر سلسلہ وراثت اوس سے قایم کیا جاتا ہے نہ کہ اوس مرد سے جسکی وہ وارث ہوئی تھی۔

وراثت ملتوی نہین رہتی۔ (۳۵۹) دھرم شاستر کا عام اصول ہے کہ جایداد کبھی بغیر مالک کے نہین رہ سکتی۔ جب آخری مالک کے حقوق ختم ہوتے ہین اوسوقت وہ حقوق اوسکے وارث کو پہونچ جاتے ہین۔ حقوق ختم ہونے کے وقت جو شخص وراثت مین قریب ترین درجہ رکھتا ہو وہی وارث قرار دیا جائیگا۔ یہہ امر کہ کسی شخص کے اسطرح وارث ہونے کے بعد کوئی ایسا شخص پیدا ہو گیا ہے جو آخری مالک کے حقوق ختم ہونے کے وقت موجود ہونے کی صورت مین وارث کے مقابلہ مین مرجح حق وراثت رکھتا نا قابل لحاظ ہوگا۔

نیل کمل بنام جوتندر موہن۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۷۸۔

کیلاش ناتھ بنام گیامنی۔ ویکلی رپورٹر بابت ۱۸۶۴ع مقدمات دیوانی صفحہ ۳۱۴۔

گوردہن داس بنام رام کنور بائی۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۴۔

نرسما بنام ویربھدر۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۷۔

اس قاعدہ کی مفصلہ ذیل مستثنیات قایم کی گئی ہین :۔

(۱) جب کوئی بچہ آخری مالک کے فوت ہونے کے وقت رحم مادر مین ہو تو وہ قانون کی نظر مین موجود سمجھا جائیگا اور وہ زندہ پیدا ہونے پر اوس شخص کو محروم کریگا جسکا حق اوس سے کم درجہ کا ہو اور جسنے اِس اثنا مین جایداد بحیثیت وارث پائی ہے۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۹۔

گورا بنام جمن۔ ویکلی رپورٹر بابت سنہ ۱۸۶۴ع مقدمات دیوانی صفحہ ۳۴۰۔

راش بہاری بنام نیے چرن۔ ویکلی رپورٹر بابت سنہ ۱۸۶۴ع مقدمات دیوانی صفحہ ۲۲۳۔

مناکشی بنام ویرپا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۸۹۔

ہنمنت رامچندر بنام بھیماچاری۔ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵۔

(۲) ایسا لڑکا جو آخری مالک کے فوت ہونے کے بعد بطور جائز اوسکے لئے متبنٰی لیا جائے۔

مندرجہ بالا دو صورتون کے سوائے باقی اور صورتون مین جو شخص وارث ہو گیا ہو وہ محروم نہ ہو سکیگا۔

گوردھن داس بنام بائی رامکنور۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۶۷۔

کوئی شخص اس بنا پر وراثت کا دعوی نہین کر سکتا ہے کہ اگر اوسکا مورث آخری مالک کے فوت ہونے کے وقت زندہ ہوتا تو وہ وارث ہوتا۔ مثلاً بیٹی کا بیٹا وارث ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ اپنے نانا کے انتقال سے قبل فوت ہو چکا ہو تو اوسکا بیٹا اپنے باپ کے قایم مقام کی حیثیت سے وراثت کا دعویدار نہ ہو سکیگا۔

برج موہن ٹھاکر بنام گوری پرشاد چودھری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۵۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۷۰۔

بالما بنام یلیا۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۶۸ (۱۷۰)

ہر شخص اپنے حق کی بنا پر دعویدار وراثت ہو سکتا ہے اور یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ

جسکے توسط سے وہ دعویدار ہے وہ وارث نہین ہوسکتا تھا مثلاً اگر کوئی شخص کسی ناقابلیت کی وجہ سے محروم الارث ہو تو اوسکا بیٹا اگر اوسمین ناقابلیت نہ ہو اپنے حق کی بنا پر دعویدار وراثت ہوسکتا ہے۔

چیلی کائی بنام سرانینی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ (۲۸۷)

بالکرشن بنام ساوتری بائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴۔

وارث محروم نہین کیا جا سکتا بجز اسکے کہ جایداد بذریعہ وصیت منتقل کی گئی ہو۔

(۳۶۰) جب کوئی شخص اپنی جایداد بذریعہ وصیت منتقل کرنے کا مجاز ہو تو وہ اوس جایداد کے متعلق وصیت کرکے اپنے وارث کو محروم کرسکتا ہے لیکن اگر جایداد بطور جایز منتقل نہ ہوئی ہو تو وارث اوسکا مستحق ہو جائیگا اور یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ موصی نے وصیت مین یہہ ہدایت کی ہے کہ وارث محروم کیا جائے۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۳۵۹۔

تلسی داس بنام پریم جی۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۱۔

دھرم شاستر مین جو سلسلہ وراثت قایم کیا گیا ہے وہ فریقین اپنے معاہدہ سے تبدیل نہین کرسکتے ہین۔

بالکرشن بنام ساوتری بائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴۔

ونکٹ بنام ونکٹ۔ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۹۹۔

نہ ایسا سلسلہ وصیت کے ذریعہ سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

ٹیگور بنام ٹیگور۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۳۵۹۔

نارکیشور بنام شوشی۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۵۲۔

لیکن کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ جن اشخاص کو وراثت کی بنا پر حقوق حاصل ہو گئے ہون وہ اوس جایداد کے متعلق کوئی قرارداد کرین یا اپنے حقوق سے دست بردا

ہو جاوین —

مہربان سنگہ بنام شیو کنور - اگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ -

ڈال چند بنام سندر - اگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ -

رام کہنی بنام میر نومئی - ویکلی رپورٹر جلد ۲ - مقدمات دیوانی صفحہ ۴۹ -

(۳۶۱) دہرم شاستر کا عام اصول یہہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کا وارث اوس شخص کو محروم کرتا ہے جسکا درجہ وراثت مین اوسکے بعد ہو -

جس شخص کو وراثت مین اعلیٰ درجہ حاصل ہو وہ وارث مابعد کو محروم کریگا -

چنڈ کا بخش بنام مونا کنور - الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ -

کرشن آئنگار بنام ونکٹ راما - مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ -

مہابیر پرشاد بنام رام سرن - اگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶ -

کھیتر گوپال بنام پورنو چندر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ - مقدمات دیوانی صفحہ ۴۸۲ -

یہہ قاعدہ اوس صورت مین متعلق نہین ہوتا جب متوفی کے بیٹے - پوتے اور پڑپوتے وارث ہوتے ہین - ان سے قایم مقامی کا اصول متعلق ہوتا ہے یعنی جب متوفی کا بیٹا موجود ہو اور دوسرے متوفی بیٹے کا پوتا موجود ہو اور ایک بیٹے اور پوتے کے فوت ہو جانے کے بعد پڑپوتا موجود ہو تو ایسی صورت مین بیٹا - پوتا اور پڑپوتا سب ایک ساتھہ وارث اور جایداد کے بالاصول مستحق ہونگے -

متھو ودو گنتہ بنام پرہاسامی - مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۱ -

ماروودی بنام دوراسوامی - مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ -

جہانتک اوس جایداد کی وراثت کا تعلق ہے جو از قسم استری دھن نہ ہو سوائے بیٹے - پوتے اور پڑپوتے کے جو بالاصول جایداد پاتے ہین بقیہ جملہ ورثار جایداد بالروس پاتے ہین مثلاً بھائیون کے بیٹے یا بیٹیون کے بیٹے جایداد بالروس پاتے ہین -

رتن بنام بھگوان - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ - مقدمات دیوانی صفحہ ۳۲ -
برج موہن بنام گوری پرشاد - ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ - مقدمات دیوانی صفحہ ۷۰ -
نگیش بنام گرو راو - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۳ -
رام سوارتھ بنام باسدیو سنگہ - اگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۸ -

دائے بھاگ مین وراثت مذہبی فائدہ کے اصول پر مبنی ہے -

(۳۶۲) دائے بھاگ مین جو بنگال مین رائج ہے وراثت مذہبی فائدہ کے اصول پر مبنی ہے - اِس اصول کے لحاظ سے وہ شخص وراثت مین مرجح حق رکھتا ہے جو متوفی کو زیادہ روحانی فائدہ پہونچا سکتا ہے - اِس اصول کے لحاظ سے بندھون کا درجہ سپنڈون کے درمیان قایم ہو گیا ہے -

دائے بھاگ باب ۱۱ - فقرہ (۶)

متاکشرا مین وراثت مذہبی فائدہ پر نہین بلکہ خون کے تعلق پر مبنی ہے -

(۳۶۳) متاکشرا مین وراثت خون کے تعلق پر مبنی ہے - اوس مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ پہلے سپنڈ وارث ہونگے اونکے بعد سمانودک اور جب متوفی کے اصل خاندان کا کوئی رشتہ دار بھی نہ ہو تو بندھو یعنی بھن گوتر سپنڈ وارث ہونگے - اِس عام قاعدہ کا صرف ایک استثنا ہے یعنی بیٹی کا بیٹا جو درحقیقت بندھو ہے اوسکا درجہ بیٹی کے بعد قایم کیا گیا ہے - اور کسی بندھو کو یہہ حق نہین ہے کہ وہ اوس وقت تک وارث ہو سکے جب تک متوفی کے اصلی خاندان کا کوئی رشتہ دار موجود ہو - یہہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ متاکشرا مین اِس بات کا ذکر نہین کیا گیا ہے کہ وارث کا فرض ہے کہ مورث کا شرادھ کرے لیکن فرق یہہ ہے کہ دائے بھاگ کی رو سے وہ شخص وارث ہوتا ہے جو متوفی کو زیادہ روحانی فائدہ پہونچا سکتا ہے اور متاکشرا مین خون کے تعلق کے اصول پر وراثت کا درجہ قایم کیا گیا ہے اور اوس اصول کا

وارث ہونے کے بعد اوسکا فرض ہے کہ مورث کا شرادھہ کرے۔ یہہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا وارث نہ ہو اور مذہبی اصول پر اوسپر اوسکے شرادھہ کی ذمہ داری ہو لیکن اِس کتاب مین اوس ذمہ داری پہ غور کرنے کی ضرورت نہین ہے۔

یہہ امر متعدد فیصلہ جات مین طے ہو چکا ہے کہ متاکشرا مین وراثت خون کے تعلق کے لحاظ سے نہ کہ مذہبی فائدہ پہ مبنی کی گئی ہے۔

للّو بھائی بنام مان کنور بائی۔ بمبئی جلد۲ صفحہ ۳۸۸۔

للّو بھائی بنام کاشی بائی۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰۔

پیرت باپو لعل بنام جھاہری لعل۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۱۔

سُبا سنگھ بنام سرفراز کنور۔ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۵۔

بالوسامی بنام نراین راو۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲۔

امید بنام اودوئی۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹۔

انندا بی بی بنام نونیت لعل۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۵۔

بابو لعل بنام ننکو رام۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۹۔

اینڈی وتھیار بنام باگوبلی مدلیار۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۴۳۹۔
مدراس مین دادا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا بندھو قرار دیا گیا ہے۔

ونکٹ گھری بنام چندرا۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۳۔

جب دو اشخاص خون کے تعلق کے لحاظ سے مساوی درجہ رکھتے ہون اور اون کا درجہ وراثت معین نہ ہو تو اِس امر کا لحاظ کیا جا سکتا ہے کہ اون دونون مین کون شخص زیادہ روحانی فائدہ پہونچا سکتا ہے اور اوس شخص کو متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے بھی ترجیح دی جائیگی جو زیادہ روحانی فائدہ پہونچاتا ہو۔

سُبا سنگھ بنام سرفراز کنور - الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۱۵ -

بالوسوامی بنام نراین راو - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲

گنیش چندر بنام نیل کومل - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ - مقدمات دیوانی صفحہ (۲۶۴)

جانکی رام بنام نند رام - الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۴ -

سپنڈ سمانودک اور بندھو سے متاکشرا مین کیا مراد ہے

(۳۶۴) "سپنڈ" مین مفصلہ ذیل رشتہ دار داخل ہین -

(۱) کسی شخص کے چھ پشت اوپر اور چھ پشت نیچے کے رشتہ دار اوسکے سپنڈ ہین -

(۲) جن عورتون کا کسی مرد متذکرہ ضمن (۱) سے ازدواج ہوا ہو وہ بھی اوسکی سپنڈ ہین -

اُمید بہادر بنام اودے چند - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹ -

بابو لعل بنام تنکو رام - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۹ -

نالنّا بنام پوہل - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹ -

رامپا بنام ارونوگت - مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲ -

للّو بھائی بنام مان کنور بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ -

سمانودک -

جو اشخاص سپنڈ کے دایرہ مین داخل ہو سکتے ہون اون سے سات پشت اوپر کی طرف اور سات پشت نیچے کی طرف کے رشتہ دار سمانودک کہلاتے ہین -

رام برن بنام راج ونتی کنور - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۵۹۵ -

کالکا پرشاد بنام متھرا پرشاد - الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۵۱۰ -

نرائنی کنور بنام چندی دین - الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۶۷ -

بندھو -

"بندھو" سے بھن گوتر سپنڈ مراد ہین یعنی چھ پشت کے

اندر کے رشتہ دار جنکا تعلق دوسرے خاندان سے ہو۔ جو لڑکیان کہ خاندان مین پیدا ہوتی ہین وہ ازدواج کے وقت اپنے شوہر کے خاندان مین منتقل ہوجاتی ہین لیکن ان لڑکیون کی اولاد کا اونکے باپ کے خاندان سے رشتہ باقی رہتا ہے ایسی اولاد بندھو کہلاتی ہے۔

متاکشرا کی روسے سپنڈا اور سمانودک کے بعد بندھو وارث ہوسکتے ہین۔

(۳۶۵) متاکشرا کے اصول کے لحاظ سے جب تک کوئی سپنڈا یا سمانودک موجود ہو اوسوقت تک کوئی بندھو وارث نہین ہوسکتا۔

متاکشرا۔ باب ۲۔ فقرہ (۵) و (۲)
سرمتی دیبیہ بنام رانی کوتا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷۔ پریوی کونسل صفحہ (۴۴)
بھیارام بنام بھیا اگر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ پریوی کونسل صفحہ (۱)
ٹھاکر جیب ناتھ بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ (۴۰۹)
نراین کنور بنام چندی دین۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۶۷۔
نراین کنور بنام چندی دین۔ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۶۔
بمقدمہ رام برن بنام کملا پرشاد (الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۵۹۴) الہ آباد ہائیکورٹ نے چودھوین درجہ کے سمانودک کو بہن کے بیٹے پر ترجیح دی۔

عورتون کے حقوق وراثت کے متعلق۔

(۳۶۶) بودھاین کا قول ہے کہ عورت کسی حالت مین وارث نہین ہوسکتی ہے۔

بودھاین باب ۱۔ فقرہ (۵ و ۱۱) باب ۲ فقرہ (۲ و ۳)

اس قول کی بنگال اور بنارس مین ابھی تک اسقدر پابندی کی جاتی ہے کہ کوئی عورت بغیر کسی صریح حکم کے وارث نہین ہوسکتی ہے۔

گرو بنام آنند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۴۔

للّو بھائی بنام مانکنور بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۱۸-

للّو بھائی بنام کاشی بائی - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰-

گوری بنام رکّو - الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۵-

جگت نراین بنام شیو داس - الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۱- کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۲-

بیٹے کی بیٹی وارث نہین ہے -

ہہنی بنام گوری شنکر - الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۷-

بیٹی کی بیٹی بھی وارث نہین ہے -

جگناتھ بنام چمپا - الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۷-

مدراس ہائیکورٹ کو عام اصول کے متعلق شبہ ہے - اور مفصلہ ذیل مقدمات مین شبہ کا اظہار کیا گیا ہے :-

مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۹-

مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۱۷- ۱۲۷- ۱۲۹-

بیوہ کو وراثت کا حق - (۳۶۷) متاکشرا کی روسے بیوہ صرف اوس صورت مین وارث ہو سکتی ہے جب اوسکا شوہر خاندان مشترکہ کا رکن نہ ہو یا جایداد اوسکے شوہر کی مکسوبہ ہو - جب اوسکے شوہر کے بیٹے - پوتے یا پڑپوتے ہون تو بھی وہ وارث نہ ہوسکیگی - جب جایداد مشترکہ ہو تو شوہر کے فوت ہونے کے بعد جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے ارکان خاندان کو پہونچتی ہے اور بیوہ کو صرف نان و نفقہ کا حق ہو سکتا ہے -

متاکشرا - باب ۲ فصل ۱ فقرہ ۱۹ و ۳۰-

متاکشرا - باب ۲ فصل ۹ فقرہ ۴-

کٹاما ناچیر بنام راجہ شیو گنگا - ویکلی رپورٹر جلد ۲ - پریوی کونسل صفحہ ۳۱-

ہیرا ناتھ بنام بابو رام نراین - ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۳۱۶-
چودھری جیتا من بنام مساۃ نو لکھو - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۵-
روپ سنگھ بنام بسنی - انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹-
انندی بنام کھیدو - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۶۹-

جب جایداد خاندان مشترکہ کی نہ ہو بلکہ معمولی تجارتی کاروبار کی ہو تو بیوہ وارث ہوگی-

رام پرشاد بنام شیوچرن - مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۰-

جب شوہر اشتراک کی حالت میں فوت ہو جائے تو بھی بیوہ اپنے شوہر کی منسوبہ جایداد کی وارث ہوگی-

پیریا سوامی بنام پیریا سوامی - مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۲-
ٹکیٹ بنام ٹکیٹنی - کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۰-

جب خاندان مشترکہ کے ارکان میں معاہدہ کی بنا پر تقسیم کی حیثیت قایم ہو گئی ہو لیکن حصص واقعی علیحدہ نہ ہوئے ہوں یا جب صرف جایداد کے کچھ جزو کے حصص واقعی علیحدہ ہوئے ہوں تو ایسی صورت میں بھی بیوہ اپنے شوہر کے حصّہ کی وارث ہوگی اور جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے اور ارکان خاندان کو نہ پہونچیگی - ایسی صورت میں صرف یہہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا خاندان کی حیثیت تبدیل ہو گئی یا نہیں - اگر خاندان کی حیثیت منقسمہ خاندان کی ہو گئی ہے تو بیوہ وارث ہوگی-

سہری بنام بہری - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ - پریوی کونسل صفحہ ۴۰-
گجاپتی بنام گجاپتی - ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ - پریوی کونسل صفحہ ۳۳-
ایودن پرشاد بنام مساۃ رادھابی بی - ویکلی رپورٹر جلد ۷ - پریوی کونسل صفحہ ۳۵-
نراین بنام لکشمی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۹-

سوائے بمبئی کے اور مقامات پر مفصلہ ذیل بیوگان وارث نہیں ہو سکتی ہیں-

(۱) بیٹے کی بیوہ۔

انندابی بی بنام نونت لعل۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۵۔

امرت بائی بنام مانک بائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۔

(۲) پوتے کی بیوہ۔

گورنی بنام امراؤ کنور۔ اگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۱۴۹)

(۳) بیٹی کے بیٹے کی بیوہ۔

دھرم شاستر مولفہ میکناٹن جلد ۲ صفحہ ۴۷۔

(۴) بھائی کی بیوہ۔

تھیمل بنام اناملائی ڈلی۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۵۔

جگدمبا کنور بنام سکریٹری آف اسٹیٹ۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۶۷۔

چورا بنام بسنتی۔ اگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷۴۔

(۵) چچا کی بیوہ۔

گوری سہائے بنام رکو۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۵۔

اوپندر موہن ٹیگور بنام تھنڈا داسی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۲۶۳۔

(۶) چچا کے بیٹے کی بیوہ۔

سرندر ناتھ رائے بنام ہیرامنی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰۔ پریوی کونسل صفحہ ۳۵۔

بیوہ کے حقوق بنگال میں۔

(۳۶۸) دائے بھاگ کی رو سے جایداد خاندان مشترکہ سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق نہیں ہے اور اسلئے بیوہ اپنے شوہر کی جایداد کی اوس صورت میں بھی وارث ہوتی ہے جب جایداد مشترکہ ہو۔ دائے بھاگ باب ۱۱ فصل ۱ فقرہ (۲۵ و ۲۶ و ۲۷)

درگا ناتھ بنام چنتامنی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۴۔

اگر بیٹا باپ کی زندگی مین فوت ہو جائے تو چونکہ اوسکو اپنے باپ کی جایداد مین کوئی حق حاصل نہین ہوا تھا اسلیئے اوسکی بیوہ اپنے خسر کی جایداد کی وارث نہین ہوسکتی۔ دھرم شاستر مولفہ ایف۔ میکناٹن صفحہ ۱۔

بمبئی مین بہن کی وراثت۔ (۳۶۹) بمبئی مین بہن وارث قرار دی گئی ہے۔ وہ گوتراج سپنڈ ہے اور از دواج سے دوسرے خاندان مین منتقل ہو جانے کا یہہ اثر نہین ہوسکتا کہ وہ گوتراج نہ سمجھی جائے۔ اوسکا درجہ وراثت مین دادی کے بعد اور دادا کے قبل قایم کیا گیا ہے۔

دیوہار میوکھہ باب ۴۔ فصل ۸۔ فقرہ (۱۸ تا ۲۰)

للّوبھائی بنام مانکور بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۵۔

اوسکی وراثت تسلیم کی گئی ہے لیکن اوسکے درجہ کے متعلق اختلاف ہے اور مختلف مقامات پر رواج کی بنا پر مختلف درجہ قایم کیا گیا ہے۔

شولاپور کے متعلق دیکھو لکشمی بنام دادا ناناجی (بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۰) اور بیرو بنام کھنڈو (بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۴) دھاراور کے متعلق دیکھو رودرپا بنام ابرادا (بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۸۲)

ووہار میوکھہ مین اوسکا درجہ حقیقی بھائی کے بعد اور سوتیلے بھائی کے قبل قایم کیا گیا ہے۔

مونجی بنام کرسن داس۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۶۳۔

سکھارام بنام سیتا بائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔

متاکشرا کی رو سے اوسکا درجہ سوتیلے بھائی اور اوسکے بیٹے کے بعد قایم کیا گیا ہے۔

بھگوان بنام وازو بائی۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۰۔

سوتیلی بہن بھی وارث ہے لیکن اوسکا درجہ حقیقی بہن کے بعد ہے۔

سکھارام بنام سیتا بائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔

کیسر بائی بنام ولب۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۸۔
سوتیلی بہن کا درجہ چچا کے قبل ہے۔
ڈنکم پرشوتم بنام ناتھا واجی۔ بمبئی جلد ۶ ۳ صفحہ ۱۲۰۱۔
بہنون مین غریب اور امیر کا فرق نہین ہے جسطرح بیٹیون مین ہے۔ سب حقیقی بہنین ایک ساتھہ وارث ہوتی ہین اور وہ جایداد مساوی حصّون مین تقسیم کر سکتی ہین اسیطرح سب سوتیلی بہنین ایک ساتھہ وارث ہوتی ہین اور مساوی حصّے پاتی ہین۔
بھاگیرتی بائی بنام بابا۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۶۴۔
سکونا بنام سداشیو۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۱۰۔

مکتب بنارس و بنگال کی رو سے بہن وارث نہین ہے۔

(۳۷۰) مکتب بنگال کی رو سے بہن وارث نہین ہے۔
کالی پرشاد بنام بھوبرابی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ (۱۸۰)۔
انندچندر بنام مٹھو رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۱۵۔
مکتب بنارس کی رو سے بھی بہن وارث نہین ہو سکتی ہے۔
جویشور بنام اوگر رائے۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۲۵۔
جگت نراین بنام شیوداس۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۱۔

مکتب مدراس مین بہن وارث قرار دی گئی ہے۔

(۳۷۱) مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بہن وارث ہو سکتی ہے۔
کتتی اتال بنام رادھا کرشنا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۸۸)
لکشمن اتال بنام ترو ونگداتا مڈالی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱۔
اِس مقدمہ مین مدراس ہائیکورٹ نے یہہ رائے ظاہر کی ہے کہ بہن بھی گوتر سپنڈ ہے اور متاکشرا مین یہہ اصول تسلیم نہین کیا گیا ہے کہ عورت بغیر کسی خاص حکم کے وارث نہین ہو سکتی ہے۔ مدراس ہائیکورٹ نے اِس اصول مین بہت وسعت د

دی ہے اور مفصلہ ذیل عورتون کو بھی وارث تسلیم کیا ہے :-

(۱) باپ کی بہن -

(۲) بیٹے کی بیٹی -

(۳) بیٹی کی بیٹی -

(۴) بہن کی بیٹی -

(۵) بھائی کی بیٹی -

نرسمّا بنام منگل - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰ -

ملمّا بنام پونل - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹

جناامل بنام ونکٹ چلا - مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۱ -

راہنیا بنام ارموگتھو - مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲ -

سندرامل بنام رنگا سامی - مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۸ -

ونکٹ سبرامنیم بنام تھیارل - مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۳ -

ونکٹ نرسمّا بنام سرینی وَنکٹا - مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۲۱ -

مدراس مین سوتیلی بہن وارث نہین ہے :-

کماری ویلو بنام ویرنا - مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹ -

باب ۱۵

سلسلہ وراثت

۱- اولاد کی وراثت

اولاد کی وراثت -

(۳۷۲) اولاد سے بیٹے - پوتے اور پڑپوتے مراد ہین - دھرم شاستر کا عام قاعدہ یہہ ہے کہ اوپر کے

درجہ کے ورثار اپنے سے نیچے کے درجہ کے ورثار کو محروم کرتے ہین لیکن اِس عام قاعدہ کا یہہ استثنار ہے کہ بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے ایک ساتھہ وارث ہوتے ہین کھیتر بنام بورنو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۸۲۔

اگر کسی شخص کے فوت ہونے پر اوسکے سب بیٹے زندہ ہون تو جایداد صرف اون بیٹون کی تعداد کے لحاظ سے مساوی حصّون مین تقسیم ہو گی اور یہہ امر قابل لحاظ نہ ہوگا کہ اِن بیٹون کے اولاد ہے یا نہین اور اگر ہے تو کم ہے یا زیادہ۔ البتہ جب کوئی بیٹا اپنے باپ کی زندگی مین فوت ہو گیا ہو اور باپ کے فوت ہونے کے وقت ایسے بیٹے کا بیٹا یا پوتا موجود ہو تو ایسا بیٹے کا بیٹا یا پوتا اپنی شاخ کا قایم مقام ہو گا اور وہی حصّہ پائیگا جو اوس شاخ کو اوس صورت مین ملتا جب بزرگ خاندان کے سب بیٹے اوسکے فوت ہونے پر زندہ ہوتے۔

جب باپ نے اپنی زندگی مین اپنے بیٹون سے تقسیم کر لی ہو اور تقسیم کے بعد اوسکے کوئی بیٹا پیدا ہو تو ایسا بیٹا کل جایداد کا وارث ہوتا ہے اور وہ بیٹے محروم ہو جاتے ہین جو سابق مین تقسیم کرا چکے ہین۔

نولی بنام بھگوان۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷۴۔

جب باپ نے اپنے کسی بیٹے سے تقسیم نہ کی ہو تو اوسکے فوت ہونے کے بعد اوسکے کل بیٹے وارث ہوتے ہین اور اگر کوئی بیٹا باپ کی زندگی مین فوت ہو گیا ہو تو اوسکا بیٹا یا پوتا اوس شاخ کے قایم مقام کی حیثیت سے اوسکا حصّہ پاتا ہے۔

پُرچ پتی بنام رجندر۔ مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۶۔

بھیارام بنام بھیا اوگر۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۔

جب باپ نے چند بیٹون سے تقسیم کی ہو اور باقی سے نہ کی ہو تو جو بیٹے باپ کے ساتھہ شریک ہون وہ مع اون بیٹون کے جو تقسیم کے بعد پیدا ہون وارث ہونگے۔

یہہ قاعدہ اوس جایداد مکسوبہ سے بھی متعلق ہوگا جو تقسیم کے قبل باپ نے پیدا کی ہو۔
نانا ٹاکر بنام رامچند رٹاکر۔ مدراس جلد ۲ ۳ صفحہ ۳۷۷۔

رامپیا بنام سنتھل۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۲۔

یہہ قاعدہ پوتون اور پڑپوتون سے بھی متعلق ہوگا۔

فقیرپا بنام یلپا۔ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱۔

مرودی بنام وورا سامی۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۴۸۔

جب آخری مالک جایداد کے فوت ہونے پر اوسکے بیٹے جایداد کے وارث ہون تو اونکی اولاد کو بھی اوس جایداد مین حق ہوگا۔ ایسا حق اوس جایداد کے متعلق بھی حاصل ہوگا جو آخری مالک جایداد کی مکسوبہ ہو یا جسے اوسنے تقسیم کراکر علیحدہ کرلی ہو اور جب وارث ایسا بیٹا ہو جو جایداد اپنے باپ سے تقسیم کراچکا تھا تو بھی اوسکے وارث ہونے پر اوسکے بیٹے۔ پوتے اور پڑپوتے کو اوس جایداد میں حق حاصل ہوگا۔

مارودی بنام دوراسامی۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۴۸۔

بمقدمہ فقیرپا بنام یلپا (بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر پوتا اپنے دادا سے موروثی جایداد تقسیم کرالے اور اوسکے بعد دادا کی مکسوبہ جایداد خاندان مشترکہ کے ارکان کو ملے تو ایسا پوتا جو تقسیم کراچکا ہے اوس مکسوبہ جایداد مین حصہ پانے کا دعوی نہ کرسکیگا۔

بیٹے بلا لحاظ اِس امر کے مساوی حصہ پاتے ہین کہ وہ ایک ہی مان کی اولاد ہین یا مختلف ماؤن کی۔ جایداد بیٹون کی تعداد کے لحاظ سے مساوی حصون مین تقسیم کی جائیگی۔

نوگندر نراین بنام رگھناتھ نراین۔ ویکلی رپورٹر بابت ۱۸۶۴ء مقدمات دیوانی صفحہ ۲۰۔

گوسائیون مین پوترچیلہ کرنا جایز ہے اور وہ دوسرے رشتہ دارون کے مقابلہ مین وارث ہوسکتا ہے۔

ہیراگیر بنام گلاب گیر۔ آئین دکن جلد ا صفحہ (۵۱۱)

پڑپوتے کا حق نواسہ کے مقابلہ مین مرجح ہے۔

آگما بنام منسی سامی۔ آئین جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۔

داسی پُتر۔

(۳۷۳) تین اعلیٰ ذاتون مین ایسی عورت کی اولاد وارث نہین ہوسکتی ہے جس سے ازدواج نہ ہوا ہو۔ ایسی اولاد صرف نان و نفقہ کی مستحق ہوتی ہے اور نان و نفقہ کا حق بھی صرف ذاتی حق ہے جو قابل توریث نہین ہے۔

روشن بنام بلونت سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۱

ہری کسن بنام رادھکا مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۶۹۔

پریچھت بنام کاظم سنگہ۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۴۔

پتیا بنام ونکٹیشور۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۰۵۔

بمقدمہ رادھا کشن بنام راج کنور (الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۷۳) الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ ایسے برہمن کی اولاد جو کسی داشتہ سے ہو وارث ہوسکتی ہے جو ذات سے خارج ہوگیا ہو اور اپنے خاندان سے علیحدہ ہونے کے بعد اوسنے جایداد حاصل کی ہو۔

ایسی اولاد بالاشتراک یا بالانفراد شودرون مین وارث ہوسکتی ہے۔

منو (باب ۹ فقرہ ۱۷۹) یاگیولک (باب ۲ فقرہ ۱۳۳ و ۱۳۴) اور متاکشرا (باب افصل ۱۲ فقرہ ۱) مین حکم ہے کہ شودرون مین داسی پتر باپ کی مرضی سے حصہ پاسکتا ہے اور باپ کے فوت ہونے کے بعد اوسکے سوتیلے بھائیون پر فرض ہے کہ اوسکو نصف حصہ دین اور اگر اوسکے کوئی بھائی نہ ہو تو وہ کل جایداد کا وارث ہوگا

دھرم شاستر بنگال مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ شودرون مین بھی صرف داسی کی اولاد وارث ہوسکتی ہے اور جس عورت کی حیثیت داسی کی نہ ہو اوسکی اولاد وارث نہین ہوسکتی۔

نراین بنام اکھل۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ا۔

کرپال نراین بنام شنکرمنی۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۹۱۔

رام سرن بنام ٹیک چند۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۹۴۔

ملک بمبئی مین داسی سے ایسی شودر عورت مراد ہے جو خریدی گئی ہو اور اگروہ تصرف مین لائی جائے اور اوسکے اولاد ہو تو ایسی اولاد داسی پتر ہوگی اور وہ شودرون مین وارث ہوگی۔

راہی بنام گوبند۔ بمبئی جلد ا صفحہ ۹۷۔

سادو بنام بیزا۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۷ و ۴۴ و ۴۹۔

ملک مدراس مین بھی شودرون مین داسی پتر وارث قرار دیا گیا ہے اور داسی کے لئے یہہ ضرور نہین ہے کہ اوسکی وہی حیثیت ہو جو قدیم زمانہ مین داسی کی ہوتی تھی اگر کسی غیر منکوحہ شودر عورت سے مستقل تعلق رکھا جائے تو اوسکی اولاد شودرون مین وارث ہوگی۔

کرشنا این بنام متھوسوامی۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۷۔

برنداون بنام رادھامنی۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۸۶۔

مجلس عالیہ عدالت نے بھی قرار دیا ہے کہ شودرون مین داسی پتر کے لفظ مین صرف لونڈی کی اولاد داخل ہے بلکہ وہ اولاد جو کسی زن داشتہ سے ہوئی ہو اس لفظ کے مشار مین داخل ہے۔

پدّاناگیا بنام مسماۃ کیسما۔ آئین جلد ۶ صفحہ (۳۶۹)

پریوی کونسل نے بھی قرار دیا ہے کہ شودرون مین ولدالحرام وارث ہو سکتے ہین۔
اندرن بنام راماسوامی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۴۱۔
الہ آباد ہائیکورٹ نے بھی وہی تعبیر کی ہے جو مدراس اور بمبئی مین ہوئی ہے اور اسکو
کلکتہ کی تعبیر سے اختلاف ہے۔

سرسوتی بنام منو۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴۔
ہرگوبند بنام دھرم سنگھ۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۹۔
رام کلی بنام جمنا۔ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ (۵۰۸)

داسی پتر صرف اوس صورت مین وارث ہو سکیگا جب تعلق مستقل ہو اور وہ عورت
اسطرح رکھی گئی ہو کہ صرف اوسی مرد کے تصرف مین آسکتی ہو۔

راہی بنام گوبند۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۷۔
کباّ بنام سنگاراویلو۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۵۔
دلیپ بنام گنپت۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۷۔
کروپنن بنام ملوکم۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۔

مدراس ہائیکورٹ نے شودرون کے متعلق بھی یہہ قرار دیا ہے کہ جب اولاد ایسے
تعلق سے پیدا ہو جسکی قطعی طور پر ممانعت ہے یعنی کسی ایسی عورت سے ہو جو کسی دوسرے
شخص کی منکوحہ ہو جس سے ازدواج کی قطعی ممانعت ہو تو ایسی اولاد وارث نہ ہو سکیگی۔

اناین بنام جنن۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۶۶۔

جب نواسہ کے درجہ تک کوئی وارث نہ ہو تو داسی پتر کل جایداد کا وارث ہوگا۔
سرسوتی بنام منو۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۴۔

جبکہ شہادت سے یہہ ثابت ہو کہ ایک عورت ایک شخص کے پاس بطور اوسکی زوجہ
کے ۲۰ سال سے رہتی تھی اور تمام تقاریب قوم مین اوسکی عورت کے ساتھہ جایا کرتی

تھی اور اوسی اثناء مین اوسکے اولاد پیدا ہوئی جسکو شخص مذکور نے اپنی اولاد تسلیم کیا تو یہہ قیاس کیا جائیگا کہ وہ اولاد اوسی شخص کی ہے۔
پڈاناگیا بنام مسماۃ کیما۔ آئین جلد ۶ صفحہ ۳۶۹۔

داسی پُتر کا حصّہ۔

(۴۷۴) جب داسی پُتر کسی اورس بیٹے کے ساتھ وارث ہو تو اوسکا حصّہ اورس بیٹے کے حصّہ کا نصف قرار دیا گیا ہے یعنی اگر ایک اورس بیٹا اور ایک داسی پُتر ہو تو جایداد تین حصّون مین تقسیم کی جائیگی دو ثلث اورس بیٹے کو اور ایک ثلث داسی پتر کو ملیگی۔
چلمل بنام رنگاناتھم۔ مدراس جلد ۴ ۳ صفحہ ۲۷۷۔
کیسری بنام سمردھن۔ ممالک مغربی و شمالی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴۔
پڈاناگیا بنام مسماۃ کیما۔ آئین جلد ۶ صفحہ ۳۶۹۔
اگر کوئی اورس بیٹا نہ ہو اور بیوہ یا بیٹی یا بیٹی کا بیٹا ہو تو نصف جایداد داسی پتر کو اور نصف بیوہ یا بیٹی یا بیٹی کے بیٹے کو ملیگی۔
دتّک چندریکا۔ باب ۵۔ فقرہ ۳۰ و ۳۱۔
شیشگری بنام گریوا۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۲۔
ابنا بائی بنام گوبند۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۵۔
رانوجی بنام کھنڈوجی۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵۷۔
رام لنگا بنام پوادئی۔ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۱۹۔
چنمل بنام وردراجلو۔ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷۔
مینا کشی بنام مینا کشی۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۲۲۶۔
پڈاناگیا بنام مسماۃ کیما۔ آئین جلد ۶ صفحہ ۳۶۹۔
اگر اورس بیٹا اور داسی پتر بالاشتراک رہین تو اورس کے فوت ہونے کے بعد

داسی پتر کل جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے پائیگا۔

جوگندر بھوپتی بنام نتیانند۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۱۔

سادو بنام بترا۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۷ و ۵۲۔

جب جایداد ناقابل تقسیم ہو تو مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ بیوہ کا حق داسی پتر سے مرجح ہوگا۔

پاربتی بنام تھیرو ملئی۔ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۴۔

چینّل بنام وردراجلو۔ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷۔

وشوناتھا سامی بنام کنوائّل۔ مدراس لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۲۷۱۔

لیکن جب جایداد قابل تقسیم ہو تو بیوہ نصف حصہ کی اور داسی پتر نصف کا مستحق ہوگا۔

مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۱۔

مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۲۔

منیکشی بنام اماکوئی۔ مدراس جلد ۴۳ صفحہ ۲۲۶۔

پریوی کونسل نے بمقدمہ جوگندر بنام نتیانند (کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۱) قرار دیا ہے کہ جب جایداد ناقابل تقسیم ہو تو داسی پتر اپنے بھائی کا بمقابلہ بھائی کی بیوہ اور بیٹی کے وارث ہوگا۔

داسی پتر کس کے وارث ہوسکتے ہیں۔ | (۳۷۵) داسی پتر صرف اپنے باپ کی جایداد کا وارث ہوسکتا ہے۔ وہ باپ کے اور رشتہ داروں کا وارث نہیں ہوسکتا۔

شوم شنکر بنام رجندر سوامی۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۹۹۔

کرویا بنام کنور سوامی۔ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۴۲۹۔

راؤجی ولد بنام سکوجی ولد۔ بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۳۲۱۔

اگر داسی پُتر کا باپ خاندان مشترکہ کا رکن ہو تو اوسکے فوت ہونے پر جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے باقی ارکان کو پہونچیگی اور داسی پُتر تقسیم کرانے کا مستحق نہ ہوگا کیونکہ وہ خاندان مشترکہ کا رکن نہین ہے۔ داسی پُتر کو پیدا ہوتے ہی مثل اوریش بیٹے کے خاندان مشترکہ کی جایداد مین کوئی حق نہین پہونچتا۔ باپ اپنی زندگی مین اگر اپنے کسی فعل سے اوسکو خاندان کا رکن بنا دے تو وہ مستحق ہو سکتا ہے۔

کرشنا ین بنام متھو سوامی۔ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۰۷۔

رانوجی بنام کنڈوجی۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵۷۔

مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۳۔

کروپّا بنام کمار سوامی۔ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۴۲۹۔

سادو بنام بتیرا۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۷۔

کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۷۔

رام سرن بنام ٹیک چند۔ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۹۴۔

جب داسی پُتر اوراوریش جایداد کے مالک ہو جائین تو بالاشتراک رہنے کی صورت مین داسی پُتر اوریش کی جایداد بھی پسماندگی کے قاعدہ سے پائیگا اگر اوریش کے اولاد نہ ہو اور وہ داسی پُتر سے اشتراک کی حالت مین فوت ہو جائے تو داسی پُتر اوریش بیٹے کی بیوہ۔ بیٹی اور بیٹی کے بیٹے کو محروم کریگا۔

جوگندر بنام نتیانند۔ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۲۔

بمقدمہ جوگندر بنام نتیانند (کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۱) قرار دیا گیا ہے کہ یہہ قاعدہ ناقابل تقسیم راج سے بھی متعلق ہے۔ داسی پُتر کے اوریش بیٹے کو وہی حقوق حاصل ہوتے ہین جو اوسکے باپ کو حاصل تھے اور وہ اوسکے قایم مقام کی حیثیت سے اوسیطرح جایداد پاسکیگا جسطرح کہ داسی پُتر زندہ رہنے کی صورت مین خود پاتا۔

رام لنگا بنام پاوادیٔ - مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۱۹ ۵ -

جب ایک سے زیادہ داسی پُتر ہون تو وہ ایک دوسرے کے بحیثیت بھائی وارث ہو سکتے ہین - داسی پتر اور اوسکی مان بھی ایک دوسرے کے وارث ہو سکتے ہین -

مینا بوئی بنام اوٹارام - ویکلی رپورٹر جلد ۲ - پریوی کونسل صفحہ ۴ -

سوسنگو بنام مینل - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۷ -

نرستا بنام گنگو - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۳ -

اروناگیری بنام رنگا ناگی - مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۰ -

تریپورا چرن بنام ہری منی داسی — کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۴۹۳ -

۲- بیوہ

اولاد کے بعد بیوہ وارث ہے

(۳۷۶) جب کسی شخص کے کوئی بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا نہ ہو تو اوسکی بیوہ وارث ہوگی -

رامپا بنام سیتھل - مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۲ -

بالکرشن بنام ساوتری بائی - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۴ -

جب ایک سے زیادہ بیوگان ہون تو وہ بالاشتراک وارث ہونگی -

تاراچند بنام ریب رام - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۵۱)

جملہ بیوگان ایک وارث کی حیثیت سے جایداد حاصل کرتی ہین اور اونسے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہے - جب تک ایک بیوہ زندہ رہے اوسوقت تک کوئی بعد کے درجہ کا وارث مستحق نہین ہوسکتا -

بھگوان دین بنام منا بائی - ویکلی رپورٹر جلد ۹ - پریوی کونسل صفحہ (۲۳)

نیلامتی بنام رادھامنی - مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ -

بُلاقی داس بنام کیشو لعل - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۸۵ -

جب جایداد ناقابل تقسیم ہو تو بڑی بیوہ وارث ہوتی ہے اور اور بیوگان کو نان ونفقہ کا حق ہوتا ہے۔

رام نندن بنام جانکی کنور۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۲۸۔

قابل تقسیم جایداد کی صورت مین بڑی بیوہ کی حیثیت منتظم کی ہوتی ہے اور اور بیوگان کی پرورش اوسکے ذمہ ہوتی ہے۔

جیجو امّا بنام کامکشی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۲۴۔

جب ایک سے زیادہ بیوگان ہون تو اونکے حقوق ایک دوسرے کے مقابلہ مین۔

(۳۷۷) جب ایک سے زیادہ بیوگان وارث ہون تو جایداد قابل تقسیم ہونے کی صورت مین وہ جایداد کی آمدنی مساوی حصّون مین تقسیم کرنے کی مجاز ہونگی۔

اگر وہ کل جایداد کو بڑی بیوہ کے قبضہ مین بحیثیت منتظمہ رکھنا مناسب نہ خیال کرین تو آپس کی قرارداد کی بنا پر یا عدالت کے حکم سے اپنے اپنے حصّہ پر قابض ہوسکینگی لیکن وہ اپنے اپنے حصّہ کی اسطرح تقسیم نہ کرسکینگی کہ ہر ایک کو اپنے حصّہ پر قطعی حق حاصل ہوجائے جب کوئی بیوہ اپنے حصّہ پر قابض ہو تو بھی پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا اور ایک بیوہ کے فوت ہونے پر دوسری بیوہ اوسکے قبضہ کی مستحق ہوگی۔

جیجو امبا بنام کامکشی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۲۴۔

نیلامنی بنام رادھامنی۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔

مسماۃ سندر بنام مسماۃ پاربتی۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۔

دندامّا بنام ونکٹ رامیا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۸۔

اریہ پتری بنام الامیلو۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴۔

سیلمّا بنام چنمّل۔ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴۱۔

چھتر کنور بنام گورکنور۔ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۸۹۔

ونکیما بنام ونکٹ راما نیما۔ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۷۸۔
لیکن جب کسی بیوہ نے جایداد کا کوئی حصّہ دوسری بیوہ کو اِس اقرار سے دیدیا ہو کہ اوسکے متعلق اوسکو قطعی حقوق حاصل ہونگے اور اِس اقرار کی بناء پر وہ بیوہ اوس حصّہ کو منتقل کر دے تو اوسکے فوت ہونے کے بعد دوسری بیوہ پسماندگی کے حق کی بناء پر منتقل الیہ سے جایداد نہ پائیگی کیونکہ ہر بیوہ کو اپنا حین حیاتی حق منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے اور جب اوسنے دوسری بیوہ کو قطعی حقوق منتقل کر دیئے ہین تو یہہ سمجھا جائیگا کہ وہ اپنے حین حیاتی حق سے دست بردار ہو گئی۔
راما کھل بنام راما سوامی۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۲۔
ایک بیوہ دوسری بیوہ کی رضامندی کے بغیر جایداد کا کوئی حصّہ اِسطرح منتقل نہین کر سکتی کہ دوسری بیوہ کے پسماندگی کے حقوق پر اثر پڑ سکے بجز اِسکے کہ ایسا انتقال ضرورت کے لحاظ سے کیا گیا ہو۔ جب بیوہ ضرورت کے لئے جایداد منتقل کرے تو ایسا انتقال پسماندہ ذی حق کے مقابلہ مین موثر ہو سکتا ہے اور اِسلئے اوس بیوہ کے مقابلہ مین بھی موثر ہوگا جسکی رضامندی حاصل نہین کی گئی ہے۔
بھگوان دین بنام منا بائی۔ ویکلی رپورٹ جلد ۹۔ پریوی کونسل صفحہ (۲۳)
رام پیاری بنام مولچند۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۴۔
گجاپتی بنام پوساپتی۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۔
ٹھاکرمنی بنام دئی رانی۔ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ (۱۰۷۹)
ایک بیوہ اپنا حین حیاتی حق دوسری بیوہ کے مقابلہ مین اوسیطرح منتقل کر سکتی ہے جسطرح وہ پسماندہ ذی حق کے مقابلہ مین کر سکتی ہے اور ایسے انتقال کی بناء پر جایداد کی اِسطرح تقسیم ہو سکتی ہے کہ دوسری بیوہ کے حقوق پر اثر نہ پڑے۔ جس بیوہ نے جایداد منتقل کی ہو اوسکے فوت ہونے پر دوسری بیوہ منتقل الیہ سے جایداد واپس پائیگی کیونکہ

ایسے انتقال سے اوسکے پسماندگی کے حقوق پر اثر نہین پڑ سکتا۔
جانکی ناتھ بنام متھرا ناتھ۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔
ودالی بنام کوئی ٹی۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۴۔
ہری نراین بنام وٹائی۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۶۰۔
درگادت بنام گیتا۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۴۴۳۔
جب جایداد ناقابل تقسیم راج ہو تو بڑی بیوہ وارث ہوگی اور دوسری بیوگان کو صرف نان ونفقہ کا حق حاصل ہوگا۔
دھرم شاستر مولفہ مین طبع ہشتم صفحہ ۶۷۷۔
رام نندن بنام جانکی کنور۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۲۸۔
بیوہ کے وارث ہونے کے بعد اگر اوسکے متوفی شوہر کے بیٹا پیدا ہو جائے یا اوسکے لئے کوئی بیٹا متبنیٰ لیا جائے تو بیوہ کے حقوق زایل ہو جائینگے۔
منڈرکنی داسی بنام آدی ناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۹۔
بیوہ کی موجودگی مین بیٹی وارث نہین ہو سکتی۔ اگر کسی بیوہ کے کوئی بیٹی ہو تو اوسکا حق اوس بیوہ کے مقابلہ مین مرجح نہ ہوگا جسکے کوئی اولاد نہ ہو۔ متوفی کی جملہ بیوگان ایک ساتھ وارث ہوتی ہین۔
مسماۃ ابابائی بنام مسماۃ رنگو بائی۔ آئین جلد ا صفحہ ۱۵۱۔

بیوہ کے بدچلن ہونے کا اثر۔ (۳۷۸) جب کوئی عورت بدچلن ہو تو وہ اپنے شوہر کی وارث نہ ہو سکیگی۔

کیسری کونی ثانی بنام منی رام۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۷۔
جب بدچلنی کا ارتکاب شوہر کی تصریح خواہش پر ہوا ہو تو بیوہ محروم نہ ہوگی۔
گنگا دھر بنام یلو۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۸۔

جب بیوہ حق وراثت پہونچنے کے وقت بدچلن نہ ہو اور وہ وارث ہو جائے تو اوسکی بدچلنی مابعد سے اوسکے حقوق زایل نہ ہونگے۔

کیری کولی ٹانی بنام مُنی رام۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶۔

ہالو بنام کشن۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۰۔

بھوانی بنام مہتاب۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۱۔

سیلم بنام چنمل۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۴۔

بیوہ کے مکرر ازدواج کا اثر

(۳۷۹) برٹش انڈیا مین ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع کی رو سے ہندو بیوگان کو مکرر ازدواج کا حق دیا گیا ہے لیکن اوس قانون مین یہہ بھی حکم ہے کہ جب کوئی بیوہ مکرر ازدواج کرے تو جو حقوق اوسنے اپنے شوہر کی جایداد مین حاصل کئے ہون وہ زایل ہو جائینگے۔ جب کوئی بیوہ ایسے حالات مین مکرر ازدواج کرے کہ اگر ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع نافذ نہ ہوتا تو اوسکا ازدواج مکرر ناجایز ہوتا تو اسمین کوئی شبہ نہین ہوسکتا کہ ایسی بیوہ نے جو حقوق اپنے شوہر کی جایداد مین حاصل کئے تھے وہ زایل ہو جائینگے لیکن قطع نظر ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع کے بعض فرقون کے رواج کی بناء پر مکرر ازدواج جایز ہے۔ ایسی صورت مین یہہ امر غور طلب ہوتا ہے کہ آیا مکرر ازدواج سے بیوہ کے حقوق زایل ہونگے یا نہین۔ اگر ایسے فرقون کا کوئی ایسا رواج ثابت ہو کہ بیوہ مکرر ازدواج کی بناء پر اپنے شوہر کی جایداد سے محروم کی جائیگی تو اسمین کوئی شبہ نہین ہوسکتا کہ اوس رواج کے موافق عمل کیا جائیگا۔

مار وگیی بنام ویرماکلی۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲۶۔

کوڈوکھتی بنام ماڈو۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۲۱۔

جس صورت مین جایداد کے متعلق کوئی خاص رواج ثابت نہ ہو اوس صورت مین

کیا عمل ہوگا اس بارہ مین برٹش انڈیا کی عدالتون مین اختلاف ہے - الہ آباد ہائیکورٹ نے یہہ قرار دیا ہے کہ ایسی صورت مین بیوہ مکرر ازدواج کی بنا پر جایداد سے محروم نہ کی جائیگی -

پرسرن داس بنام نندی - الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۰ -

رنجیت بنام رادھارانی - الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۷۶ -

کھدّو بنام درگا پرشاد - الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۲۲ -

گجادھر بنام کوشلا - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۱۶۱ -

مولا بنام پرتاب - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۴۸۹ -

مدراس و بمبئی - مدراس اور بمبئی مین قرار دیا گیا ہے کہ ایسی صورت مین بیوہ اون حقوق سے محروم ہوجائیگی جو اوسکو اپنے شوہر کی جایداد مین حاصل تھے -

وٹھو بنام گوبند - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۱ -

کوڈوتھی بنام ماڈو - مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۲۱ -

کلکتہ - کلکتہ مین بھی قرار دیا گیا ہے کہ جب بیوہ مکرر ازدواج کرے تو اوس جایداد مین اوسکے حقوق زائل ہوجائینگے جو اوسنے اپنے شوہر سے وراثتاً حاصل کئے ہین -

رسول جہان بنام رام سرن - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۸۹ -

کلکتہ ہائیکورٹ نے یہہ بھی قرار دیا ہے کہ جب کوئی ہندو بیوہ اپنے شوہر کی جایداد کی وارث ہو اور اوسکے بعد وہ ہندو نہ رہے اور ایکٹ (۳) سنہ ۱۸۷۲ع کی اغراض کے لئے یہہ ظاہر کرے کہ وہ ہندو نہین ہے اوسی ایکٹ کی رو سے مکرر ازدواج کرے تو جس جایداد کی وہ بحیثیت بیوہ وارث ہوچکی ہو اوسکے متعلق اوسکے

حقوق زائل ہو جائینگے۔
منگنی گپٹا بنام رام رتن رائے۔ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۹۔

۳۔ بیٹی

بیوہ کے بعد بیٹی وارث ہے

(۳۸۰) بیوہ کے بعد یا بیوہ کے نہ ہونے کی صورت مین بیٹی وارث ہے بجز اسکے کہ وہ کسی مقام کے رواج کی بنا پر محروم کی گئی ہو۔
بہو کے مقابلہ مین بیٹی کا حق مرجح ہے۔
لوڈرلہ چھمیکا بنام اکرلہ چنا۔ آئین جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۹۔

بیٹی کا باعصمت ہونا۔

مکتب بنگال کی روسے بیٹی مثل بیوہ کے صرف اوس صورت مین وارث ہوسکیگی جب وہ باعصمت ہو لیکن اگر وہ وارث ہونے کے بعد بدچلن ہو تو محروم نہ کی جائیگی۔
رامناتھ بنام درگا۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۰۔
رام نند بنام رائے کشور۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۷۔
لیکن مدراس بمبئی اور الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ وارث ہونے کے لئے نیک چلنی کی شرط صرف بیوہ سے متعلق ہے بیٹی سے یا مان سے متعلق نہین ہے۔
ادوٹیا بنام رودراوا۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۔
گنگا بنام گھسیٹا۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۶۔
کوجی باڈو بنام لکشمی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۹۔
ویدمل بنام ویدا تیاگ۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰۔
ڈال سنگھ بنام ماۃ دینی۔ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۵۵۔
بلدیو سنگھ بنام متھرا کنور۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۷۰۲۔

تارا بنام کرشنا - بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۴۹۵ -
بیٹی باپ کی وارث ہوتی ہے نہ کہ ماں کی - اوسپر ایسا فیصلہ موثر نہین ہو سکتا جو ماں کے مقابلہ مین اوسکی ذاتی حیثیت سے ہوا ہو -
گڈم رام بنام مسماۃ چنا - آئین دکن جلد ۵ صفحہ ۶ -
یہہ ظاہر ہے کہ اگر ماں کے مقابلہ مین فیصلہ بحیثیت قایم مقام جایداد ہوا ہو تو وہ بیٹی پر بھی قابل پابندی ہوگا جب وہ ماں کے بعد وارث ہو -

بیٹیون مین حق ترجیح - (۳۸۱) مکتب بنگال مین بیٹیان حسب ترتیب ذیل وارث ہوتی ہین :-

(۱) ناکتخدا بیٹی -
(۲) کتخدا بیٹی جسکے اولاد نرینہ ہو یا ہونے کی امید ہو -
(۳) اور قسم کی بیٹی -

استثناء - ایسی بیٹی کسی حالت مین وارث نہین ہو سکتی جو -
(الف) بانجھ ہو - یا
(ب) بیوہ ہو اور جسکے اولاد نرینہ نہ ہو - یا
(ج) صرف بیٹیون کی ماں ہو -

ہنو دے بنام پردھان - ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ -
اب چونکہ بیوہ قانوناً بکرر ازدواج کرسکتی ہے اسلئے کسی بیٹی کا بیوہ ہونا اوسکے وارث ہونے کے مانع نہ ہوگا -
بھولا بنام ڈنگو - ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۹ -
ایسی بیوہ بیٹی جسکے گونگا بیٹا ہو لیکن یہہ ثابت نہ ہو کہ وہ ناقابل علاج ہے وارث ہو سکتی ہے - یہہ قرار نہین دیا گیا کہ اگر مرض ناقابل علاج اور پیدایشی ہونا ثابت کیا جاتا تو

وہ محروم کی جاتی۔

چاراچندر بنام نوبوسندری۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۷۔

مکتب بنارس۔ مکتب بنارس مین بیٹیان حسب ترتیب ذیل وارث ہوتی ہین :۔

(۱) ناکتخدا بیٹی۔

(۲) کتخدا بیٹی جو غریب ہو۔

(۳) کتخدا بیٹی جو امیر ہو۔

غریب عام معنی مین استعمال ہوا ہے اور وہ صرف ایسی بیٹی سے متعلق نہین ہے جسے باپ کی طرف سے کچھ جایداد نہ ملی ہو۔

دانو بنام دربو۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۴۳۔

جمنابائی بنام کھیچی۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۔

او دھر کماری بنام چندرا۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۱۔

نونوا بنام بسوا۔ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۹۔

او مادیٔ بنام گوکلانند۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۷۔

بمبئی و مدراس۔ متذکرہ صدر سلسلہ بمبئی اور مدراس سے بھی متعلق ہے۔ مدراس ہائیکورٹ نے متاکشرا کو اس بارہ مین سمرتی چندریکا پر ترجیح دی ہے۔

سمانی بنام متھل۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۵۔

بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ کسی ناکتخدا بیٹی نہین سمجھی جاسکتی۔

تارا بنام کرشنا۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۴۹۵۔

جب بیٹی کسی ہو گئی ہو تو وہ کتخدا سمجھی جا سکتی ہے نہ ناکتخدا۔ لیکن وہ اوس صورت مین

وارث ہوسکتی ہے جب کوئی کتخدا یا ناکتخدا بیٹی موجود نہ رہے۔
اودیا بنام رودراوا۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۔
تارا بنام کرشنا۔ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۴۹۵۔

مکتب متھلا۔

مکتب متھلا کی روسے بیٹیان حسب ترتیب ذیل وارث ہوتی ہین۔
(۱) ناکتخدا بیٹی۔
(۲) کتخدا بیٹی۔

اِس مکتب کی روسے کتخدا بیٹیون مین کوئی فرق نہین رکھا گیا۔ سب بیٹیان ایک ساتھہ وارث ہوتی ہین خواہ اونکے اولاد نرینہ ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ وہ غریب ہون یا امیر۔
ویوادچنتامنی۔ مترجمہ ٹیگور۔ صفحہ ۲۹۳۔

جب ایک ہی جماعت کی ایک سے زیادہ بیٹیان ہون تو اونکے حقوق۔

(۳۸۲) جب ایک ہی جماعت کی ایک سے زیادہ بیٹیان وارث ہون تو سوائے بمبئی کے اور کل مقامات مین اونکے حقوق مثل بیوہ کے ہوتے ہین اور اونسے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہے۔
کٹما ناچار بنام دورالنگا یئور۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ (۳۱۰)
انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۱۶۵۔
وہ سہولت کے لحاظ سے جایداد تقسیم کرسکتی ہین لیکن ایسے حصّون پر اونکو قطعی حقوق حاصل نہ ہونگے اور ایک بیٹی کے فوت ہونے پر دوسری بیٹی کو اوسکا حصّہ پسماندگی کے قاعدہ سے پہونچیگا۔ جب تک ایک جماعت کی کوئی بیٹی موجود ہو اوسوقت تک اوس جماعت کی کسی بیٹی کے حصّہ کا کوئی اور وارث نہین ہوسکتا۔ ایک جماعت کی سب بیٹیان جب فوت ہو جائین تو دوسری جماعت کی بیٹیان وارث ہوتی ہین اور جب تک کوئی ایسی بیٹی موجود ہو جو وارث ہوسکتی ہو اوسکے باپ کی جایداد کسی اور

رشتہ دار کو نہ پہونچیگی۔ جب کوئی بیٹی بھی زندہ نہ رہے تو اوسکے باپ کے قریب ترین رشتہ دار کو جایداد پہونچیگی۔

سنگما لنتھل بنام ولاّیدا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷۔

کیلاش چندر بنام کاشی چندر۔ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۳۳۹۔

گوبند کرشنا بنام عبدالقیوّم۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۶۔

بیٹی جب وارث ہو تو وہ اپنا حین حیاتی حق منتقل کرسکتی ہے اور منتقل الیہ حین حیاتی حق بذریعہ تقسیم حاصل کرسکتا ہے۔

کالی بنام اماکنو۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ (۵۰۴)

جب اوس جماعت کی جو وارث ہوئی ہو سب بیٹیان ختم ہوجائین تو دوسری جماعت کی بیٹیان جب وہ وارث ہوسکتی ہون وارث ہونگی۔

ٹھوری بنام ہنوران۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۵۴۔

دولت کنور بنام برمادیو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۔

جب جایداد ناقابل تقسیم ہو تو جس جماعت کو حق وراثت پہونچتا ہو اوس جماعت کی بڑی بیٹی مالک ہوگی۔

کتمّاناچیار بنام دوراسنگا ٹہور۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۰۔

مکتب مہاراشٹرا کی رو سے جب بیٹیان وارث ہون تو اونکے حقوق۔

(۳۸۳) مکتب مہاراشٹرا کی رو سے جب ایک سے زیادہ بیٹیان وارث ہون تو وہ جایداد کی مساوی حصون مین تقسیم کرسکتی ہین اور ہر بیٹی کو اپنے حصہ کے متعلق قطعی حقوق حاصل ہونگے۔ اِس اصول کے لحاظ سے بیٹیون کو جو جایداد حاصل ہوتی ہے وہ بالاشتراک نہین ہوتی ہے اور نہ ایسی جایداد سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہے۔

بلاقی داس بنام کیشولعل - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۸۵ -
گلپا بنام سنوا - بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۴ -
وتھپا بنام ساوتری - بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۵۱۰ -
مجلس عالیہ عدالت نے قرار دیا ہے کہ جب بیٹی وارث ہوتی ہے تو اوسکے حقوق محدود ہوتے ہین - وجایداد کو صرف اوسیطرح استعمال کر سکتی ہے جسطرح بیوہ کر سکتی ہے -
چندلہ چیندر یا بنام لچھما - آئین جلد ۵ صفحہ ۸۳۸ -

داسی پتری کو حق وراثت نہین ہے

(۳۸۴) داسی پتر کو شودرون مین حق وراثت حاصل ہے لیکن داسی پتری کو شودرون مین بھی حق وراثت حاصل نہین ہے -
بھیکیا بنام بابو - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۵۶۲ -
رواج کی بنا پر بیٹی وراثت سے محروم ہو سکتی ہے -
بجے رنگی سنگھ بنام منو کا ربنگا بخش سنگھ - الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱ -
ویرا بھائی بنام ہیرا بائی - بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۴۹۲ -
پاربتی کنور بنام چندر پال کنور - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۴۵۷ -

۴ - نواسہ یعنی بیٹی کا بیٹا

نواسہ کا حق وراثت -

(۳۸۵) جب متوفی کی کوئی ایسی بیٹی باقی نہ رہی ہو جو وارث ہو سکتی ہو تو نواسہ اپنے نانا کی جایداد کا وارث ہوتا ہے - نواسہ اپنی مان سے ایسی صورت مین کوئی حق نہین پاتا ہے بلکہ نانا کا وارث ہوتا ہے - جب تک کوئی بیٹی بھی جو وارث ہو سکتی ہو زندہ ہو اوسوقت تک نواسہ وارث نہین ہو سکتا -

امرت لعل بنام راجو نیکنٹ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۴۔
بیجناتھ بنام مہابیر۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۸۔
لکشمی بائی بنام گنپت مورو با۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۹۔
سنت کمار بنام دیوسرن۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ (۳۶۵)
دولاری بنام مولچند۔ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۴۔
نواسون کو نانا کی جایداد مین اپنی مان کے حصّہ کے لحاظ سے حق نہین پہونچتا بلکہ اپنے ذاتی حق کی بنا پر اون سب کو مساوی حصّہ پانے کا حق ہوتا ہے۔ جب نواسے وارث ہون تو جایداد نواسون کی تعداد کے لحاظ سے مساوی حصّون مین تقسیم ہوگی۔ اور ہر نواسہ اپنے حصّہ کا قطعی مالک ہوگا۔
نگیش بنام گرو راو۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۳ (۳۰۵)
جب جایداد ناقابل تقسیم ہو اور کوئی ایسی بیٹی نہ رہی ہو جو وارث ہو سکے تو جایداد سب سے بڑے نواسے کو پہونچیگی جو اوس وقت زندہ ہو۔ جو بیٹی آخر مین مالک ہو اوسکے بڑے بیٹے کو نہ پہونچیگی۔
کاٹماناچیار بنام دوراسنگا تیور۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۰۔
متو ودیو گنندھا بنام دوراسنگا تیور۔ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹۰۔
جب نواسہ وارث ہو جائے تو وہ جایداد کا قطعی مالک ہوتا ہے اور اوس جایداد کے متعلق سلسلہ وراثت اوس سے قایم ہوتا ہے نہ کہ اوسکے نانا سے۔
سبتا بنام بدری۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۳۴۔
متو وادو گنتھا بنام پیرباسامی۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۔
متو وادو گنتھا بنام پیرباسامی۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۴۔
لیکن جب نواسہ اپنے نانا کی کسی بیٹی کی زندگی مین جو وارث ہو سکتی ہو فوت ہو جائے

تو ایسے نواسہ کے بیٹے کو کوئی حق اپنے باپ کے قایم مقام کی حیثیت سے نہ پہونچیگا۔
دھرپ ناتھ بنام گوبند سرن۔ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۱۴۔
استری نواس بنام ڈنڈیو داپتی۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ (۴۱۱)
نواسہ کا بیٹا اپنے حق کی بنا پر وارث ہو سکتا ہے۔ اوسکا درجہ بندھون مین شمار کیا جائیگا۔
کرشنیا بنام پچما۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷۔
شیو برت بنام بھگوتی۔ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۲۳۔

نواسہ کو جایداد مین کس قسم کے حقوق حاصل ہوتے ہین۔

(۳۸۶) جو جایداد نواسہ کو وراثتاً پہونچی ہے وہ سپرتی بندھو جایداد ہے یعنی اوس مین اوسکو پیدا ہوتے ہی حق نہین ہوتا۔
اِس مسئلہ کے متعلق متعدد فیصلہ جات مین بحث ہوئی ہے کہ جب دو یا زیادہ نواسے وارث ہون اور وہ اشتراک کی حالت مین رہین اور اون مین سے ایک یا زیادہ اشتراک ہی کی حالت مین فوت ہو جائین تو ایسی صورت مین متوفی کے قایم مقام کو حق حاصل ہوگا یا جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے اوس نواسہ کو پہونچ جائیگی جو زندہ ہو۔
کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ جسوداکنور بنام شیو پرشاد (کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۳) قرار دیا ہے کہ ایسی صورت مین قایم مقام کو حق حاصل ہوگا اور جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے نہ پہونچیگی۔ مدراس ہائیکورٹ نے بھی اِس رائے سے اتفاق کیا ہے۔
سیما دھا بنام تھنگا تھنی۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۔
چلکانی وینکٹ راما نیما بنام آپا راو۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۷۔
لیکن مقدمہ ثانی الذکر مین پریوی کونسل نے اِس رائے سے اختلاف کرکے قرار دیا ہے کہ ایسی صورت مین پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا۔

چلکانی ونکمّا بنام چلکانی ونکٹ راما نیّا ۔ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۶۷۸ -
نیز دیکھو مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۸۲ جہان اثنائے بحث مین قرار دیا گیا ہے کہ باپ کی مکسوبہ جایداد جب بیٹون کو پہونچے اور نیز جب غیر اشخاص کوئی اراضی ایک بھائی کو دین تو اوس سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا ۔
اِس مقدمہ مین ناناکے صرف ایک بیٹی تھی اور اوسکے فوت ہونے کے بعد اوسکے دونون بیٹے بحیثیت نواسون کے وارث ہوئے لیکن جب ایک سے زیادہ بیٹیان ہون اور اونکے بیٹے بحیثیت نواسون کے وارث ہون تو یہہ اصول متعلق نہ ہوگا ۔
مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۸۵ -
مدراس ہائیکورٹ نے اوس اصول کے متعلق جو پریوی کونسل نے مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۶۷۸ پر قایم کیا ہے اجلاس کامل مین بحث کی ہے اور قرار دیا ہے کہ وہ اوس صورت مین متعلق نہ ہوگا جب بیٹے اپنی مان کے استری دھن کے وارث ہون یا ایک سے زیادہ اشخاص اپنے ماموون کی جایداد کے وارث ہون ۔
کروپی ناچیار بنام شنکر نرائن ۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۰۰ -
بمبئی ہائیکورٹ نے بھی اِس رائے سے اتفاق کیا ہے ۔
بائی پارسن بنام بائی سوملی ۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۴۲۴ -
مدراس ہائیکورٹ نے اوس صورت مین جب نواسہ اپنے نانا کی جایداد کا وارث ہوا تھا اور حق وراثت پہونچنے کے وقت اوسکے بیٹے پیدا ہوچکے تھے قرار دیا ہے کہ ایسے بیٹون کو اپنے باپ کی جایداد مین جو اوسکو نانا سے پہونچی ہے تقسیم کرانے کا حق حاصل ہے ۔
وودی ناتھہ بنام ییگیا ۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۲ -

۶۰۵ - مان اور باپ

مان اور باپ کی وراثت۔
(۳۸۷) نواسہ کے بعد درجہ مان یا باپ کا قایم کیا گیا ہے۔ اِس امر کے متعلق مختلف مکاتب مین اختلاف ہے کہ پہلے مان وارث ہوگی یا باپ وارث ہوگا۔

مکتب بنارس و متھلا۔
مکتب بنارس و متھلا کی روسے نواسہ کے بعد پہلے مان کو وارث قرار دیا گیا ہے اور اوسکے بعد باپ کو۔

متاکشرا۔ باب ۲ فقرہ (۳)

دیوادچنتامنی۔ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴۔
بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ متاکشرا مین ماں مین متبنٰی مان بھی داخل ہے اور وہ متبنٰی باپ کے قبل وارث ہوتی ہے۔
انندی بنام ہری سُبا۔ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۴۰۱۔

مکتب بنگال۔
مکتب بنگال کی روسے پہلے باپ وارث ہوتا ہے اور اوسکے بعد مان ہوتی ہے۔

وشنو۔ باب ۱۷۔ فقرہ (۶ و ۷)
دائے بھاگ باب ۱۱۔ فصل ۳ فقرہ (۸)

مکتب مہاراشٹرا۔
مکتب مہاراشٹرا کی روسے قرار دیا گیا ہے کہ باپ کے مقابلہ مین مان کو ترجیح حاصل ہے۔

بالکرشن بنام لکشمن۔ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵۔
یہہ ترجیح باپ کے مقابلہ مین صرف مان کو حاصل ہے اور جہانتک کہ بندھون کا تعلق ہے باپ کے بندھون کو مان کے بندھون پر ترجیح حاصل ہے۔
سگون بنام سداشیو۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۱۵۔

گجرات۔
گجرات مین میوکھہ کی بنا پر باپ کو مان کے مقابلہ مین ترجیح

دی گئی ہے۔

میوکھہ باب ۴۔ فصل ۸۔ فقرہ (۱۴)

کھوڈو بائی بنام بھدر۔ بمبئی جلد ۶ صفحہ (۵۴۱)

سوتیلی ماں۔ مکتب بنگال کی روسے سوتیلی ماں وارث نہین ہوسکتی ہے

ٹہل دئی بنام گیا پرشاد۔ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۲۱۴۔

مکتب بنارس کی روسے بھی سوتیلی ماں وارث نہین ہے۔ اور سوتیلی دادی کی بھی یہی قاعدہ متعلق ہے۔

متاکشرا۔ باب ۲ فقرہ (۳)

کیسر بائی بنام ولب۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۸۔

رامانند بنام سُرگیانی۔ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۱۔

لالہ جوتی بنام مسماۃ دورانی۔ ویکلی رپورٹر اسپشل نمبر صفحہ (۱۷۳)

بمبئی مین سوتیلی ماں بحیثیت ماں وارث نہین ہوسکتی لیکن وہ گوتراج سپنڈ کی زوجہ ہونے کی حیثیت سے گوتراج سپنڈ ہے اور اسلئے اوس حیثیت سے وارث ہوسکتی ہے۔

کیسر بائی بنام ولب۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ (۱۸۸)

اوسکا درجہ دادی کے بعد قایم کیا جانا چاہئے اور اوسکا درجہ چچا کے بیٹے کے قبل ہے۔

رُسو بائی بنام زولیکا بائی۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۷۔

مدراس مین بھی قرار دیا گیا ہے کہ سوتیلی ماں کو متوفی کے کسی سپنڈ سے مرجح حق نہین ہوسکتا۔

کمار اویلو بنام ویرانا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۔

متھل بنام ونگا لکشمی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۲۔

ماری بنام چنّل۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۷۔

بمقدمہ پُنگا سیتائی اّمل بنام پُنگاناچیار اّمل۔ (مدراس لا ٹائمز جلد ۴ صفحہ ۵۹۶)

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ سوتیلی مان وارث نہین ہوسکتی ہے۔جب ایک سے زیادہ زوجگان ہون اور تبنیت کے وقت اون مین سے کوئی ایک شریک کی جائے تو جو اِسطرح شریک کی گئی ہو وہ متبنیٰ بیٹے کی مان تصور کی جائیگی اور دوسری زوجگان کو سوتیلی مان کا درجہ ہوگا۔ ایسی صورت مین متبنیٰ مان بحیثیت مان وارث ہوسکیگی۔

اننا پورنی ناچیار بنام فاربس۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ (۲۷۷)

نیز مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۔

مان کی بدچلنی کا اثر وراثت پر

(۳۸۹) مکتب بنگال کی رو سے مان اپنے بیٹے کی وارث نہ ہوسکیگی اگر وہ بدچلن ہو لیکن جب وہ وارث ہوچکی ہو تو بدچلنی مابعد سے حقوق زائل نہ ہونگے۔

رامناتھ بنام درگا۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۰۔

بمبئی۔ مدراس اور الہ آباد مین قرار دیا گیا ہے کہ بدچلنی کا اثر صرف بیوہ کی وراثت پر پڑسکتا ہے کسی اور عورت کی وراثت سے وہ قاعدہ متعلق نہین ہے۔

ادیپا بنام رودراوا۔ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۴۔

ویدمل بنام ویدا بناگ۔ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۰۔

دال سنگھ بنام مسماۃ دینی۔ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۵۵۔

بلدیو سنگھ بنام متھرا کنور۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۷۰۲۔

مان اپنے بیٹے کی اوس صورت مین وارث ہوسکتی ہے جب اوسکا بیٹا اوسکے مکرر ازدواج کے بعد فوت ہو۔

اکورا بنام بوریانی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۲۔

چھار بنام کاشی۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۸

بسپا بنام ربوا - بمبی جلد ۲۹ صفحہ ۹۱ -
لکشمنا بنام شِو - مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۲۵ -
اگر اوسکا بیٹا مکرّر ازدواج کے قبل فوت ہوچکا ہو اور وہ وارث ہوچکی ہو تو مکرّر ازدواج سے اوسکے حقوق اوس جایداد مین ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ع کی روسے زایل ہوجائینگے -
وٹھو بنام گوبند - بمبی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۱ -

۷ - بھائی

بھائی کا درجہ وراثت - (۳۹۰) ماں یا باپ کے بعد وراثت مین بھائی کا درجہ قرار دیا گیا ہے -

متاکشرا باب ۲ - فقرہ (۴)
دائے بھاگ باب ۱۱ - فقرہ (۵)
نارایَن بنام ایکنا تھہ - آئین دکن جلد ۳ صفحہ ۹۳ -
متاکشرا اور نیز دائے بھاگ کی روسے حقیقی بھائی کو سوتیلے بھائی کے مقابلہ مین ترجیح حاصل ہے - حقیقی بھائی پہلے وارث ہوگا اور اوسکے نہ ہونے کی صورت مین سوتیلا بھائی وارث ہوسکیگا لیکن میوکھہ کی روسے حقیقی بھتیجہ کو سوتیلے بھائی کے مقابلہ مین مرجح حق حاصل ہے -
نیل کسٹو دیب بنام بیرچندر - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ - پریوی کونسل صفحہ (۲۱)
کرشناجی بنام پانڈورنگ - بمبی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ (۶۵)
پرمپّا بنام سدھپّا - بمبی جلد ۳۰ صفحہ ۶۰۷ -
اننت سنگھہ بنام دُرگا سنگھہ - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۳۶۳ -
سمت بنام امرا - بمبی جلد ۶ صفحہ ۳۹۴ -

بھتیجہ کی وراثت۔

(۳۹۱) جب کوئی بھائی موجود نہ ہو تو مکتب بنارس و بنگال کی روسے بھتیجہ وارث ہوگا۔ جب تک کوئی بھائی موجود ہو بھتیجہ وارث نہیں ہوسکتا کیونکہ عام اصول یہہ ہے کہ جب قریب کا سپنڈ موجود ہو تو بعد کا سپنڈ وارث نہیں ہوسکتا۔

پرتھی بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۲۔

جب کسی شخص کو بحیثیت بھائی جایداد مین حق پہونچ جائے تو اوسکے فوت ہونے پر اوسکا قایم مقام وہ حق پائیگا مثلاً ایک شخص تین بھائی چھوڑ کر فوت ہو اور وہ اوسکی جایداد کے وارث ہون تو ان بھائیون مین سے ایک کے فوت ہونے کے بعد اوسکی اولاد کو اوسکا حق پہونچیگا۔ جب بھائی فی الواقع حق پہونچنے کے وقت موجود ہو تو اوسکا بیٹا اوسکا قایم مقام ہوسکیگا۔ یہہ کافی نہین ہے کہ وہ اپنے بھائی کے فوت ہونے کے وقت زندہ ہو۔ مثلاً اگر جایداد پہلے بیوہ کو پہونچے اور اوسوقت بھائی زندہ ہو اور وہ بیوہ کی زندگی مین فوت ہوجائے تو ایسی صورت مین بھائی کا بیٹا اپنے باپ کا قایم مقام نہ ہوسکیگا۔

برہم بنام پنچو۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۲۳۔

چندر یکا بخش بنام موناکنور۔ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳۔

علاتی بھائی کا بیٹا وارث ہے۔

کشن داس بنام لچھمن داس۔ متفنن دکن جلد ۴ صفحہ ۲۱۷۔

میوکھہ کا قاعدہ۔

میوکھہ کی روسے حقیقی بھائی کا بیٹا سوتیلے بھائی کے قبل وارث ہوتا ہے اور اگر کوئی حقیقی بھائی فوت ہوچکا ہو تو اوسکا بیٹا دوسرے حقیقی بھائیون کے ساتھہ وارث ہوکر اپنے باپ کا حصہ پاتا ہے۔

ودھارمیوکھہ باب ۴- فصل ۸- فقرہ (۱۶ و ۱۷)

سمت بنام امرا- بمبئی جلد ٦ صفحہ ۳۹۴-

چندریکا بخش بنام مونا کنور- الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳-

بھتیجے مساوی حصص پاتے ہین-

(۳۹۲) جب ایک سے زیادہ بھتیجے چچا کے وارث ہوتے ہین تو وہ بالرؤس حصّہ پاتے ہین- وہ اپنے باپ کے قایم مقام کی حیثیت سے نہین پاتے ہین بلکہ اپنے حق کی بنا پر پاتے ہین اسلئے جایداد مساوی حصّون مین بھتیجون کی تعداد کے لحاظ سے تقسیم ہوتی ہے-

برجو بنام گوری- ویکلی رپورٹر جلد ۵ اصفحہ ۷۰-

گورو بنام کیلاش- ویکلی رپورٹر جلد ٦ صفحہ ۹۳-

برجو بنام استری ناتھہ بوز- ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴٦۳-

بھتیجون کو پیدا ہوتے ہی جایداد مین حق نہین پہونچتا وہ صرف اوس صورت مین وارث ہوسکتے ہین جب اوسوقت موجود ہون جب اونکو وراثت کا حق پہونچے- یہہ ضرور نہین ہے کہ وہ اوسوقت موجود ہون جب آخری قطعی مالک فوت ہو- مثلاً اگر آخری مالک کے فوت ہونے پر بیوہ موجود ہو تو بھتیجہ وارث ہوسکیگا اگر وہ بیوہ کے فوت ہونے پر موجود ہو گو اپنے چچا کے فوت ہونے کے وقت وہ پیدا نہ ہوا ہو-

۹- بھتیجہ کا بیٹا

بھائی کے پوتے کی وراثت-

(۳۹۳) مکتب بنگال- بنارس اور بمبئی کی روسے بھتیجہ- کے بعد بھائی کے پوتے کا درجہ وراثت مین قایم کیا گیا ہے- وہ صرف اوسوقت وارث ہوسکتا ہے جب کوئی بھتیجہ موجود نہ ہو-

کلیان رائے بنام رامچندر- الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸-

بدّھا سنگھہ بنام للّو سنگھہ- الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ٦٦۳-

کاشی بائی بنام سیتا بائی - بمبئی لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۲ -
مدراس مین یہہ قرار دیا گیا ہے کہ چچا کے بیٹے کا حق بھائی کے پوتے کے مقابلہ مین مرجح ہے -

سوریہ بھگت بنام لکشمی نرسما - مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۱ -
چنا سامی بنام کنجو پلے - مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۱۵۲ -
بھائی کے متعلق جو حقیقی اور سوتیلے کا فرق قایم کیا گیا ہے وہ بھائی کے بیٹے اور پوتے اور نیز اور رشتہ دارون سے بھی متعلق ہے -

دگمبر رائے بنام موتی لعل - کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۳ -
سُبا سنگہ بنام سرفراز کنور - الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۵ -
لیکن مدراس اور بمبئی ہائیکورٹ کی رائے ہے کہ یہہ فرق صرف بھائی اور بھائی کے بیٹے کے متعلق قایم کیا گیا ہے -

وٹھل راو بنام رام راو - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۷ -
سگوٹا بنام سدا شیو - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۱۰ -
متھو سوامی بنام سنم پیڈا - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵ -

| اُورسپنڈون کا درجہ وراثت |

(۳۹۴) اور سپنڈون کا درجہ وراثت حسب ذیل ہے :-

(۱۰) دادی -

گندھی مگن لعل بنام جادب بائی - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۲ -
للو بھائی بنام مان کنور بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ -
دھرم شاستر متعلقہ بمبئی کی رو سے دادی کے بعد اور دادا کے قبل بہن کا درجہ قایم کیا گیا ہے -

ودھار میوکھہ- باب ۴- فصل ۸- فقرہ (۱۹)

(۱۱) دادا-

متاکشرا- باب ۲- فصل ۵- فقرہ (۴ و ۵)

ودہار میوکھہ- باب ۴- فصل ۸- فقرہ (۲۰)

ودہار میوکھہ کی روسے دادا سوتیلے بھائی کے مساوی حصہ پاتا ہے-

ودہار میوکھہ باب ۴- فصل ۸- فقرہ (۲۰)

(۱۲) دادا کا بیٹا-

متاکشرا- باب ۲- فصل ۵- فقرہ (۲)

چچا کا حق بمقابلہ ماموں کے مرجح ہے-

گورپرشاد بنام گوردھن- مقنن جلد ۲ صفحہ ۱۴۷-

(۱۳) دادا کا پوتا-

(۱۴) دادا کا پڑپوتا-

کاشی بائی بنام موریشور رگھناتھہ- بمبئی جلد ۳۵ صفحہ (۳۸۹)

(۱۵) پڑدادی-

متاکشرا باب ۲- فصل ۵- فقرہ (۵)

(۱۶) پڑدادا-

متاکشرا- باب ۲- فصل (۵) فقرہ (۵)

(۱۷) پڑدادا کا بیٹا-

متاکشرا- باب ۲- فصل ۵- فقرہ (۵)

(۱۸) پڑدادا کا پوتا-

متاکشرا- باب ۲- فصل ۵ فقرہ (۵)

گنیش بنام واگھو - بمبئی جلد ۲۷ صفحه ۶۱۰ -

(۱۹) پڑدادا کا پڑپوتا -

درونسنگه بنام رائے سنگه - صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی رپورٹس بابت سنه ۱۸۶۴ء صفحه ۵۲۱ -

(۲۰) پڑپوتے کا بیٹا -

رام سنگه بنام اوگر سنگه - ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ - پریوی کونسل صفحه (۱)

(۲۱) پڑپوتے کا پوتا -

(۲۲) پڑپوتے کا پڑپوتا -

(۲۳) بھائی کے پوتے کا بیٹا -

ولی لعل بنام پرجا رام - بمبئی جلد ۲۰ صفحه ۱۷۳ -

(۲۴) بھائی کے پوتے کا پوتا -

(۲۵) بھائی کے پوتے کا پڑپوتا -

(۲۶) چچا کے پوتے کا بیٹا -

(۲۷) چچا کے پوتے کا پوتا -

(۲۸) چچا کے پوتے کا پڑپوتا -

(۲۹) دادا کے بھائی کے پوتے کا بیٹا -

(۳۰) دادا کے بھائی کے پوتے کا پوتا -

(۳۱) دادا کے بھائی کے پوتے کا پڑپوتا -

(۳۲) پڑدادا کی ماں -

(۳۳) پڑدادا کا باپ -

(۳۴) پڑدادا کے باپ کا بیٹا -

(۳۵) پڑداداکے باپ کا پوتا۔

(۳۶) پڑداداکے باپ کا پڑپوتا۔

(۳۷) پڑداداکی دادی۔

(۳۸) پڑداداکا دادا۔

(۳۹) پڑداداکے داداکا بیٹا۔

(۴۰) پڑداداکے داداکا پوتا۔

(۴۱) پڑداداکے داداکا پڑپوتا۔

جیب ناتھ سنگھ بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۴۰۹۔
نیز ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ پریوی کونسل صفحہ ۱۱۷۔

(۴۲) پڑداداکی پڑدادی۔

(۴۳) پڑداداکا پڑدادا۔

(۴۴) پڑداداکے پڑداداکا بیٹا۔

(۴۵) پڑداداکے پڑداداکا پوتا۔

(۴۶) پڑداداکے پڑداداکا پڑپوتا۔

(۴۷) پڑداداکے باپ کے پڑپوتے کا بیٹا۔

(۴۸) پڑداداکے باپ کے پڑپوتے کا پوتا۔

(۴۹) پڑداداکے باپ کے پڑپوتے کا پڑپوتا۔

(۵۰) پڑداداکے داداکے پڑپوتے کا بیٹا۔

(۵۱) پڑداداکے داداکے پڑپوتے کا پوتا۔

رام سنگھ بنام اوگر سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴۔ پریوی کونسل صفحہ (۱)

(۵۲) پڑداداکے داداکے پڑپوتے کا پڑپوتا۔

(۵۳) پڑ دادا کے پڑ دادا کے پڑپوتے کا بیٹا۔
(۵۴) پڑدادا کے پڑدادا کے پڑپوتے کا پوتا۔
(۵۵) پڑ دادا کے پڑ دادا کے پڑپوتے کا پڑپوتا۔

سمانودک کی وراثت

سمانودک کی وراثت۔

(۳۹۵) جب کوئی سپنڈ نہ ہو تو سمانودک وارث ہوتے ہین اور ان کی وراثت کا سلسلہ قایم کرنے مین مذہبی فائدہ کا اصول متعلق کرنا ممکن نہین ہے۔

سُبا سنگھ بنام سرفراز کنور۔ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۵۔

سمانودک کی وراثت کا سلسلہ قایم کرنے مین مفصلہ ذیل دو اصول کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) قریب درجہ کے بزرگ کی اولاد کو بعید درجہ کے بزرگ کی اولاد کے مقابلہ مین ترجیح دی جاتی ہے۔

(۲) ایک ہی بزرگ کی اولاد مین قریب درجہ کی اولاد کو بعید درجہ کی اولاد کے مقابلہ مین ترجیح دی جاتی ہے۔

دھرم شاستر مولفہ گلاپ چند رسرکار طبع سوم صفحہ (۲۶۲)

سر ہنری کننگھم نے اپنی دھرم شاستر مین (صفحہ ۱۱۷ و ۱۱۸) سمانودک کا سلسلہ وراثت حسب ذیل قایم کیا ہے:۔

(۱) پڑپوتے کے پڑپوتے کی اولاد سات پشت تک۔
(۲) بھائی کے پڑپوتے کے پوتے کی اولاد سات پشت تک۔
(۳) چچا کے پڑپوتے کے پوتے کی اولاد سات پشت تک۔
(۴) دادا کے بھائی کے پڑپوتے کے پوتے کی اولاد سات پشت تک۔
(۵) پڑدادا کے بھائی کے پڑپوتے کے پوتے کی اولاد سات پشت تک۔

(۶) دادا کے دادا کے بھائی کے پڑپوتے کے پوتے کی اولاد سات پشت تک۔

(۷) پڑدادا کے دادا کے بھائی کے پڑپوتے کے پوتے کی اولاد سات پشت تک

(۸) پڑدادا کے پڑدادا کی ماں۔

(۹) پڑدادا کے پڑدادا کا باپ۔

(۱۰) پڑدادا کے پڑدادا کے باپ کی اولاد تیرہ پشت تک۔

(۱۱) پڑدادا کے پڑدادا کی دادی۔

(۱۲) پڑدادا کے پڑدادا کا دادا۔

(۱۳) پڑدادا کے پڑدادا کے دادا کی اولاد تیرہ پشت تک۔

اسیطرح متوفی سے تیرہ پشت تک سلسلہ قایم کیا جائیگا۔

بندھون کی وراثت
(متاکشرا)

بندھون کی وراثت۔

(۳۹۶) جب سب سپنڈ۔ سکولیہ اور سمانودک ختم ہوجاتے ہین تو متاکشرا کی روسے بندھون کو حق وراثت پہونچتا ہے۔

متاکشرا مین جن بندھون کا ذکر کیا گیا ہے وہ محض تمثیل کے طور پر کیا گیا ہے اور جو اشخاص کہ بندھو کی تعریف مین داخل ہوسکتے ہین گو اونکا متاکشرا مین ذکر نہ کیا گیا ہو وہ وارث ہوسکتے ہین۔

گردھاری بنام گورنمنٹ بنگال۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ - پریوی کونسل صفحہ ۳۲۔

امرت بنام لکھی نراین۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۷۶۔

جیب ناتھ سنگھ بنام کورٹ آف وارڈز۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ مقدمات دیوانی صفحہ ۴۰۹۔

رام سنگھ بنام اوگر سنگھ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ - پریوی کونسل صفحہ (۱)

نرینی کنور بنام چندی دین - الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۶۷۔

بابولعل بنام ننکو رام - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۹ -
متھو سوامی بنام سنھم پیڈا متھو کنور سوامی - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۲ -
و مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵ -
نواسہ گو بندھو ہے لیکن اوسکو بحیثیت سپنڈ خاص احکام کی بنا پر وارث قرار دیا گیا ہے۔
سوائے نواسہ کے اور کوئی بندھو اوسوقت تک وارث نہین ہو سکتا جب تک کوئی
سپنڈ یا سمانودک موجود ہو -
گلاب سنگہ بنام راو کرن سنگہ - مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ (۱۷۶)
بہن کا بیٹا بندھو ہے -
(۳۹۷) متاکشرا مین جو بندھون کی فہرست دی گئی ہے
اوسمین بہن کے بیٹے کا ذکر نہین ہے - ابتدا مین یہہ خیال
تہا کہ وہ وارث نہین ہو سکتا لیکن اب یہہ تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ بندھو ہے اور بحیثیت
بندھو وارث ہو سکتا ہے -
امرت بنام لکھی نراین - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ -
چلکانی بنام سرتی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ -
سرینواس بنام رنگا سامی - مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ -
بھولا ناتھ بنام راکھل داس - کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۹ -
لکشمنل بنام ترو ونگڈا - مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱ -
رگھناتھ بنام مہن مسیر - الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۱ -
سوتیلی بہن کا بیٹا بھی بحیثیت بندھو وارث ہے -
بسیریا بنام کیلاش - مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۰ -
بہن کے بیٹے کا حق ماموں کے بیٹے کے مقابلہ مین مرجح ہے -
بالو سوامی بنام نراین راؤ - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲ -

دادا کے بھائی کی بیٹی کا بیٹا بندھو ہے۔

(۳۹۸) دادا کے بھائی کی بیٹی کا بیٹا اور بیٹی کے بیٹے کا بیٹا اور بیٹی کی بیٹی کا بیٹا اب بندھو قرار دیئے گئے ہین۔ سابق مین انکو اس بنا پر بندھو نہین سمجھا جاتا تھا کہ اونکی صراحت متاکشرا مین نہین کی گئی ہے لیکن اب یہہ طے ہو چکا ہے کہ متاکشرا مین جو فہرست دی گئی ہے وہ مکمل نہین ہے بلکہ تمثیلاً ہے اور اسلئے جو رشتہ دار بندھو کی تعریف مین داخل ہین وہ سب بحیثیت بندھو وارث ہو سکتے ہین۔

کشن بنام جوالا۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۳۴۶)

نرل چاریار بنام انڈل اماّل۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ (۴۰۶)

اجودھیا بنام رام سمر۔ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۴۵۴۔

رام پال ٹھاکر بنام بان متی بداین۔ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ (۶۴۰)

متاکشرا کی رو سے کون اشخاص بندھو سمجھے جا سکتے ہین۔

(۳۹۹) متاکشرا مین بندھون کی مفصلہ ذیل تقسیم کی گئی ہے:۔

(۱) آتما بندھو۔

(۲) پترو بندھو۔

(۳) ماترو بندھو۔

(۱) آتما بندھو مین حسب ذیل رشتہ دار داخل ہین:۔

(۱) باپ کی بہن کا بیٹا۔

(۲) مان کی بہن کا بیٹا۔

(۳) ماموں کا بیٹا۔

(۲) پترو بندھو مین حسب ذیل رشتہ دار داخل ہین:۔

(۱) دادا کی بہن کا بیٹا۔

(۲) دادی کی بہن کا بیٹا۔
(۳) باپ کے ماموں کا بیٹا۔
(۳) ماتر و بندھو میں حسب ذیل رشتہ دار داخل ہیں :۔
(۱) نانا کی بہن کا بیٹا۔
(۲) نانی کی بہن کا بیٹا۔
(۳) ماں کے ماموں کا بیٹا۔
انکی وراثت کے متعلق متاکشرا میں یہہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ پہلے آتما بندھو اونکے بعد پتر و بندھو اور اونکے بعد ماتر و بندھو وارث ہونگے۔
امرت کماری بنام لکھی نراین۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰۔ اجلاس کامل صفحہ ۷۶۔

بندھون کی وراثت کے متعلق اصول۔

(۴۰۰) متاکشرا میں وراثت کا سلسلہ خون کے تعلق کے لحاظ سے قرار دیا گیا ہے اور اسلیئے پہلے آتما بندھو وارث ہوتے ہیں اونکے بعد پتر و بندھو اور اونکے بعد ماتر و بندھو وارث ہوتے ہیں۔ اِس اصول کے مدنظر بنگال اور بمبئی کی عدالتوں نے بہن کے بیٹے کو چچی کے بیٹے کے مقابلہ میں اور ماموں کو ماں کی بہن کے بیٹے کے مقابلہ میں ترجیح دی ہے۔
گنیش بنام نیل کمل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۴۔
موہن داس بنام کرشنا بائی۔ بمبئی جلد ۵۔ صفحہ ۵۹۷۔
بندھون کی وراثت کے متعلق مدراس ہائیکورٹ نے مفصلہ ذیل اصول قرار دیئے ہیں :۔
۱۔ بندھون میں وراثت کا سلسلہ حسب ذیل ہے :۔
(الف) آتما بندھو۔
(ب) پتر و بندھو۔
(ج) ماتر و بندھو۔

۲- متاکشرا مین جو بندھون کی تفصیل دی گئی ہے اوس سے اوس طریقہ کی صراحت مقصود ہے جو خون کے تعلق کے تعین کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۳- ایک ہی درجہ کے بندھون مین اوس بندھو کا حق مرجح ہوگا جو متوفی کو روحانی فائدہ پہونچاتا ہو۔

متوسوامی بنام ستھم بندو متھو کمار سوامی۔ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۔

ونیز مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵۔

اپنڈی بنام باگوبلی۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۴۳۹۔

سندرمل بنام رنگاسامی۔ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۳۔

بالو سوامی بنام نراین راو۔ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲۔

کرشنا بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۵۔

بمتابعت قواعد متذکرہ صدر اوس بندھو کو ترجیح دی جائیگی جسکی شاخ متوفی کی شاخ سے صرف ایک عورت کے توسط سے علیحدہ ہو بمقابلہ اوس بندھو کے جسکی شاخ دو یا زیادہ عورتون کے توسط سے علیحدہ ہو۔

ترملا چاریار بنام انڈال امل۔ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۴۰۶۔

اِس مقدمہ مین بیٹی کے بیٹے کے بیٹے کو بمقابلہ بیٹی کی بیٹی کے بیٹے کے ترجیح دی گئی ہے۔ اصول متذکرہ صدر صرف اوس صورت مین متعلق ہوگا جب مقابلہ ایک ہی درجہ کے رشتہ دارون مین ہو۔ جب ایک بندھو کا درجہ قریب اور دوسرے کا بعید ہو تو یہہ اصول متعلق نہ ہوگا۔

کرشنا بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۵۔

دو عورتون کا حائل ہونا کسی بندھو کے وارث ہونے کا مانع نہین ہے۔

پیرٹ بابالعل بنام جہتا ہری لعل۔ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۱۔

اُمید بہادر بنام اودے چند۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹۔
ونکٹ گری بنام چندر و۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۳۔
کرشنا بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۵۔
متوفی کے اون بندھون کو جنکا تعلق اوسکے باپ سے ہے بمقابلہ اون بندھون کے جنکا تعلق اوسکی ماں سے ہے ترجیح دی جائیگی۔
سگونا بنام سداشیو۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۱۰۔

بندھون مین سلسلہ وراثت۔

(۴۰۱) بندھون مین سلسلہ وراثت حسب ذیل قایم کیا گیا ہے:—

(۱) بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۲) پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۳) بہن کا بیٹا۔

رگھناتھ کنوری بنام ہنن۔ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۱۔
رتی کنور بنام چندی دین۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۶۷۔
لکشمن اتل بنام تروونگڈا منڈلی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱۔
سرینواس بنام رنگاسوامی۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۴۔
سوتیلی بہن کا بیٹا وارث ہوسکتا ہے۔
سُبھاریا بنام کیلاش۔ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۰۔

(۴) بھائی کی بیٹی کا بیٹا۔
دُرگا بی بی بنام جانکی پرشاد۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۸۔ مقدمات دیوانی صفحہ (۳۳۱)
(۵) بھتیجہ کی بیٹی کا بیٹا۔
(۶) دادا کی بیٹی کا بیٹا۔

متاکشرا - باب ۲ - فصل ۶ - فقرہ (۱)

تہل دی کمری بنام گیا پرشاد ساہو - کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۱۴ -

ونکٹ راو بنام رام راو - آئین جلد ۱۱ صفحہ ۸۴۳ -

(۷) چچا کی بیٹی کا بیٹا -

(۸) دادا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا -

(۹) بیٹی کا پوتا -

ترملاچاریار بنام انڈل ال - مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۴۰۶ -

کرشنا بنام پچّا - مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷ -

شیوبرت کنوری بنام بھگوتی پرشاد - الہ اباد جلد ۱۷ صفحہ ۵۲۳ -

(۱۰) پوتی کا پوتا -

(۱۱) بہن کا پوتا -

بالاسوامی بنام نراین راو - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲ -

(۱۲) بھائی کی بیٹی کا پوتا -

(۱۳) دادا کی بیٹی کا پوتا -

(۱۴) چچا کی بیٹی کا پوتا -

(۱۵) بیٹی کی بیٹی کا بیٹا -

کچھا بنام چند لہ چند ریا - آئین جلد ۹ صفحہ ۱۳۴ -

ترملاچاریار بنام انڈل ال - مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۴۰۶ -

اجودھیا بنام رام سُمر - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۴۵۴ -

رام پھل بنام پان متی - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۶۴۰ -

(۱۶) بیٹے کی پوتی کا بیٹا -

(۱۷) بہن کی بیٹی کا بیٹا۔
اُمید بہادر بنام او دے چند - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۹-
(۱۸) چچا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۹) دادا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
پیرٹ باپالعل بنام مہتا ہری لعل - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۱-
ونکٹ گری بنام چندرو - مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۳-
کرشنا بنام ونکٹ راما - مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۵-
(۲۰) چچا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۲۱) نانا۔
چنمّل بنام ونکٹ چالا - مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۱-
(۲۲) ماموں۔
متھو سوامی بنام سنیم پیڈو - مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵-
گردھاری لعل بنام گورنمنٹ بنگال - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ - پریوی کونسل صفحہ ۳۱ (۳۴)
سگونا بنام سداشیو - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۱۰-
نرسمّا بنام منگمّل - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰-
موہن داس بنام کرشنا بائی - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۷-
(۲۳) ماموں کا بیٹا۔
بالو سامی بنام نراین راو - مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۲-
متاکشرا - باب ۲ - فصل ۶ - فقرہ (۱)
(۲۴) ماموں کا پوتا۔
(۲۵) نانا کا باپ۔

کرشینا بنام چچّا۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۷۔

(۲۶) نانا کا بھائی۔

(۲۷) نانا کے بھائی کا بیٹا۔

(۲۸) نانا کے بھائی کا پوتا۔

رتنا سُبھا چٹی بنام پوپنّا چٹی مدراس جلد ۵ صفحہ ۶۹۔

(۲۹) نانا کا دادا۔

(۳۰) نانا کے باپ کا بھائی۔

(۳۱) نانا کے باپ کے بھائی کا بیٹا۔

(۳۲) نانا کے باپ کے بھائی کا پوتا۔

(۳۳) ماں کی بہن کا بیٹا۔

گنیش چند ر بنام نیل کمل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲۔ مقدمات دیوانی صفحہ ۲۶۴۔

چمن لعل گمن لعل بنام دوشی گنیش موتی چند۔ بمبئی جلد ۸ صفحہ (۴۵۳)۔

موہن داس بنام کرشنا بائی۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۷۔

اپنڈی بنام باگویلی۔ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۴۳۹۔

(۳۴) ماموں کی بیٹی کا بیٹا۔

(۳۵) ماموں کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔

(۳۶) نانا کے پوتے کا بیٹا۔

(۳۷) نانا کے پوتے کا پوتا۔

(۳۸) نانا کے پوتے کا پڑپوتا۔

(۳۹) ماں کی بہن کا پوتا۔

بجلی بائی بنام پربھا لکشمی بائی۔ بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ (۱۱۲۹)

(۴۰) ماموں کی بیٹی کا پوتا۔
(۴۱) ماں کی بہن کی بیٹی کا بیٹا۔
(۴۲) ماموں کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۴۳) پڑدادا کی بیٹی کا بیٹا۔
متاکشرا۔ باب ۲۔ فصل ۶۔ فقرہ (۱)
متھوسوامی بنام سنیم پیڈو۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۵۔ و
نیز مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۔
کرشنا بنام ونکٹ راما۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۵۔
(۴۴) پڑدادا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
کشن لالہ بنام جوالا پرشاد لالہ۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۶۔
(۴۵) پڑدادا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۴۶) پڑدادا کے باپ کی بیٹی کا بیٹا۔
(۴۷) پڑدادا کے باپ کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۴۸) پڑدادا کے باپ کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
مانک چند بنام جگت سیٹھانی پران کماری بی بی۔ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ (۵۱۸)
(۴۹) پڑدادا کی بیٹی کا پوتا۔
سیتھو راما بنام پونمل۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵۔
چمن لعل مگن لعل بنام دوشی گنیش موتی چند۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ (۴۵۳)
(۵۰) پڑدادا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔
(۵۱) پڑدادا کے باپ کی بیٹی کا پوتا۔
(۵۲) پڑدادا کے باپ کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔

(۵۳) پڑدادا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

(۵۴) پڑدادا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

(۵۵) پڑدادا کے باپ کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

(۵۶) پڑدادا کے باپ کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

(۵۷) باپ کے نانا کا بیٹا۔

گردھاری لعل بنام گورنمنٹ بنگال۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰۔ پریوی کونسل صفحہ ۳۱۔

(۵۸) باپ کے نانا کا پوتا۔

(۵۹) باپ کے نانا کا پڑپوتا۔

(۶۰) باپ کے پڑنانا کا بیٹا۔

(۶۱) باپ کے پڑنانا کا پوتا۔

(۶۲) باپ کے پڑنانا کا پڑپوتا۔

(۶۳) باپ کے پڑنانا کے باپ کا بیٹا۔

(۶۴) باپ کے پڑنانا کے باپ کا پوتا۔

(۶۵) باپ کے پڑنانا کے باپ کا پڑپوتا۔

(۶۶) باپ کے نانا کی بیٹی کا بیٹا۔

(۶۷) باپ کے ماموں کی بیٹی کا بیٹا۔

(۶۸) باپ کے ماموں کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔

(۶۹) باپ کے پڑنانا کی بیٹی کا بیٹا۔

(۷۰) باپ کے پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔

(۷۱) باپ کے پڑنانا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔

(۷۲) باپ کے نانا کے دادا کی بیٹی کا بیٹا۔

(۷۳) باپ کے نانا کے دادا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۷۴) باپ کے نانا کے دادا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۷۵) باپ کے نانا کی بیٹی کا پوتا۔
(۷۶) باپ کے نانا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔
(۷۷) باپ کے پڑنانا کی بیٹی کا پوتا۔
(۷۸) باپ کے پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔
(۷۹) باپ کے نانا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۰) باپ کے نانا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۱) باپ کے پڑنانا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۲) باپ کے پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی بیٹا۔
(۸۳) پڑنانا کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۴) پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۵) پڑنانا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۶) نانا کے دادا کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۷) نانا کے دادا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۸) نانا کے دادا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۸۹) پڑنانا کی بیٹی کا پوتا۔
(۹۰) پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔
(۹۱) نانا کے دادا کی بیٹی کا پوتا۔
(۹۲) نانا کے دادا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔
(۹۳) پڑنانا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

(۹۴) پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۹۵) نانا کے دادا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۹۶) نانا کے دادا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۹۷) ماں کا نانا۔
(۹۸) ماں کا ماموں۔
(۹۹) ماں کے ماموں کا بیٹا۔
(۱۰۰) ماں کے ماموں کا پوتا۔
(۱۰۱) ماں کا پڑنانا۔
(۱۰۲) ماں کے پڑنانا کا بیٹا۔
(۱۰۳) ماں کے پڑنانا کا پوتا۔
(۱۰۴) ماں کے پڑنانا کا پڑپوتا۔
(۱۰۵) ماں کے نانا کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۰۶) ماں کے نانا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۰۷) ماں کے نانا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۰۸) ماں کے پڑنانا کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۰۹) ماں کے پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۱۰) ماں کے پڑنانا کے پوتے کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۱۱) ماں کے نانا کے پوتے کا پوتا۔
(۱۱۲) ماں کے پڑنانا کے پوتے کا پوتا۔
(۱۱۳) ماں کے نانا کی بیٹی کا پوتا۔
(۱۱۴) ماں کے نانا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔

(۱۱۵) مان کے پڑنانا کی بیٹی کا پوتا۔
(۱۱۶) مان کے پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کا پوتا۔
(۱۱۷) مان کے نانا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۱۸) مان کے نانا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۱۹) مان کے پڑنانا کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔
(۱۲۰) مان کے پڑنانا کے بیٹے کی بیٹی کی بیٹی کا بیٹا۔

مہاراشٹرا مکتب مین وراثت خون کے تعلق پر مبنی ہے۔

(۴۰۲) مہاراشٹرا مکتب مین بھی وراثت خون کے تعلق پر مبنی ہے۔

موہن داس بنام کرشنا بائی۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۲۔
رکھما بائی بنام تکھارام۔ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۔

مکتب مہاراشٹرا کی خصوصیات

(۴۰۳) مکتب مہاراشٹرا کی یہہ خصوصیت ہے کہ وہ وراثت مین عورتون کے حقوق زیادہ تسلیم کرتا ہے۔
بودھاین کا یہہ عام اصول کہ کوئی عورت بغیر صریح حکم کے وارث نہین ہوسکتی مکتب مہاراشٹرا مین تسلیم نہین کیا گیا ہے۔ اِس مکتب کی رُو سے لفظ سپنڈ زیادہ وسیع معنی مین استعمال ہوا ہے اور اوس مین وہ عورتین داخل ہین جو خاندان مین پیدا ہوتی ہین اور از دواج سے دوسرے خاندان مین منتقل ہو جاتی ہین۔

بہن کی وراثت:۔

(۴۰۴) اِس اصول کے لحاظ سے بہن وارث تسلیم کی گئی ہے اور اوسکا درجہ دادی کے بعد اور دادا کے قبل قائم کیا گیا ہے۔

للوبھائی بنام مان کنور بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸۔
دھرم شاستر متعلقہ بمبئی مین متاکشرا کی بھی یہہ تعبیر کی گئی ہے کہ بہن کا درجہ وراثت مین

دادی کے بعد ہے۔
بھگوان بنام داروبائی۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۰۔
ودہارمیوکھہ مین صریح حکم ہے کہ بہن دادی کے بعد وارث ہوگی
ودہارمیوکھہ۔ باب ۴۔ فصل ۸۔ فقرہ (۱۹)
ونائک بنام لکشمی بائی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳۔ پریوی کونسل صفحہ ۴۱۔
ونائک بنام لکشمی بائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۷۔
سکھارام بنام سیتابائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔
دھرم شاستر متعلقہ بمبئی کے اصول کے لحاظ سے بہن کو گوتراج سپنڈ قرار دیا گیا ہے۔
للّوبھائی بنام مان کنوربائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸۔
گندھی مگن لعل بنام جادب بائی۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۲۔
ودہارمیوکھہ کی روسے اوسکا درجہ سوتیلے بھائی کے قبل ہے۔
سکھارام بنام سیتابائی۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔
لیکن حقیقی بھتیجے کے بعد ہے۔
مولجی بنام کرشن داس۔ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۳۔
دھرم شاستر متعلقہ بمبئی مین بھی متاکشرا کی یہہ تعبیر کی گئی ہے کہ سوتیلے بھائی کے بیٹے کا حق بہن کے مقابلہ مین مرجح ہے۔
بھگوان بنام داروبائی۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۰۔
ممالک محروسہ سرکارعالی مین بھی بہن کو وارث تسلیم کیا گیا ہے۔
رام بائی بنام کاشی بائی۔ آئین جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۱۔
بہن کا درجہ وراثت مین حسب ذیل رشتہ دارون کے قبل قایم کیا گیا ہے:—
(۱) باپ کے بھائی کا بیٹا۔

ونائک بنام لکشمی بائی - ویکلی رپورٹر جلد ۳ - پریوی کونسل صفحہ ۱۴ -
لکشمی بنام داوانا ناجی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ -
(۲) باپ کے بھائی کا پوتا -
پیرو بنام کھنڈو - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۴ -
(۳) سوتیلی مان -
لکشمی بنام داوانا ناجی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ -
(۴) بھائی کی بیوہ -
رودر آپا بنام اِراوا - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۸۲ -
(۵) چچا کی بیوہ -
مہنتپا بنام نیل گنگاوا - بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۶۸ -

سوتیلی بہن -

سوتیلی بہن وارث ہے -
کیسر بائی بنام ولب - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ -
سوتیلی بہن کا درجہ سوتیلے بھائی کے بعد ہے لیکن اوسکا درجہ سوتیلی مان چچا یا چچا کی بیوہ کے قبل ہے -
ٹریکم پرشوتم بنام ناتھا داجی - بمبئی جلد ۳۶ صفحہ (۱۲۰)
کیسر بائی بنام ولب - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ -

ایک سے زیادہ بہن جب وارث ہون تو اونکے حقوق

(۴۰۵) جب ایک سے زیادہ بہنین ہون تو وہ سب ایک ساتھہ وارث ہونگی اور اون مین سے ہر ایک کو اپنے حصہ کی جایداد کے متعلق قطعی حقوق حاصل ہونگے -
اندا بائی بنام اناچاری - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ -
بہنون کی وراثت سے وہ قاعدہ متعلق نہین ہے جو بیٹیون کی وراثت سے متعلق ہے

یعنی کم استطاعت بیٹی کو با استطاعت پر جو حق ترجیح حاصل ہے وہ بہنون سے متعلق نہین ہے اور بہنین بلا امتیاز جایداد کی ایک ساتھ وارث ہوتی ہین۔

بھاگیرتی بائی بنام بابا۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۶۴۔

گوتراج سپنڈون کی بیٹیان۔ (۴۰۶) وو ہار میوکھہ مین بہن کو اس بنا پر وارث قرار دیا گیا ہے کہ وہ گوتراج سپنڈ کی اولاد ہے اسلئے اوسمین گوتراج کی صفات ہین۔

(میوکھہ باب ۴۔ فصل ۸۔ فقرہ (۱۹)

یہہ اصول اور گوتراج سپنڈون کی بیٹیون سے بھی متعلق ہونا چاہیے لیکن درحقیقت بہن اور بیٹی کے سوائے کسی اور گوتراج سپنڈ کی بیٹی کو بحیثیت گوتراج سپنڈ وارث نہین قرار دیا گیا ہے۔ اور بہن کو خاص احکام اور رواج کی بنا پر بحیثیت گوتراج سپنڈ کے وراثت مین درجہ دیا گیا ہے۔

گنیش بنام واگھو۔ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۶۱۰۔

ونی لعل بنام پرجارام۔ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۱۔

بمبئی مین گوتراج سپنڈون کی بیٹیون کو وارث قرار دیا گیا ہے۔

مادھو رام بنام دوے ترمبک لعل۔ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ (۷۳۹)

للو بھائی بنام مان کنور بائی۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸۔

تجارام بنام متھراداس۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۶۲۔

ایک مقدمہ مین باپ کی سوتیلی بہن کو ماں کے بھائی کے مقابلہ مین ترجیح دی گئی۔

سگونا بنام سداشیو۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ (۷۱۰)

ایک مقدمہ مین شاستریون کی رائے کے لحاظ سے بھائی کی بیٹی کو بھائی کی بیٹی کے بیٹے کے مقابلہ مین ترجیح دی گئی۔

دھرم شاستر مولفہ وست اینڈ بلر طبع سوم صفحہ ۲۰۷-
بمبئی ہائیکورٹ نے بیٹی کی بیٹی کو بھی وارث قرار دیا ہے-
گنگارام بنام بلیا و بھوبا- فیصلہ جات مطبوعہ بمبئی ہائیکورٹ بابت ۱۸۷۶ء صفحہ ۳۱-

گوتراج سپنڈ کی بیوگان کی وراثت-

(۴۰۷) دھرم شاستر متعلقہ بمبئی کی روسے گوتراج سپنڈون اور سمانودکون کی بیوگان وارث قرار دی گئی ہین-
للو بائی بنام مان کنوربائی- بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸-
للو بائی بنام کاشی بائی- بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰-
لکشمی بائی بنام جے رام ہری- بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ مرافعات دیوانی صفحہ ۱۵۲-
بندھون کی بیوگان وارث نہین ہین-
ولبھہ داس بنام شکر بائی- بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۱-
مجلس عالیہ عدالت نے قرار دیا ہے کہ بھائی کی بیوی وارث نہین ہوسکتی-
امکا بنام گوزہ نرسنگ راو- آئین دکن جلد ۵ صفحہ ۵۷۲-

گوتراج سپنڈون کی بیوگان کا درجہ وراثت-

(۴۰۸) بمتاکشرا مین بھائی کے بیٹے تک وراثت کا درجہ معین کیا گیا ہے اور اوس درجہ تک گوتراج سپنڈ کی کوئی بیوہ وارث نہین ہوسکتی ہے- اس حکم کی پابندی کے ساتھہ گوتراج سپنڈ کی بیوگان کی وراثت کے درجہ کے متعلق یہہ حکم ہے کہ اونکو وہ درجہ حاصل ہوتا ہے جو اونکے شوہر کو ہوتا لیکن وہ اوس شاخ کے گوتراج مردون کے بعد وارث ہونگی جس سے اونکے شوہرون کا تعلق تھا- مثلاً چچا کا بیٹا اور پوتا چچا کی بیوہ کے قبل وارث ہوگا اور بھائی کی بیوہ چچا کے بیٹے اور پوتے کے قبل وارث ہوگی-
موہن داس بنام کرشنا بائی- بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۷-

نہال چند بنام ہیم چند - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۱-

رچوا بنام کالنگپا - بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶ ۱ ۷ -

کاشی بائی بنام مورنیشور رگھنا تھہ - بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۹ -

ابھے داس جیجی بھائی - بمبئی لارپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۱ -

للوبھائی بنام مان کنور بائی - بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ -

رُسو بائی بنام زلیخا بائی - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۷ -

ونکپا بنام ہولیوا - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴ -

سیتارام بنام چنتامن - الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۲ -

وٹھل داس بنام جیو بھائی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ -

چمن لعل بنام دوشی گنیش - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۵۳ -

رنچھوڑ نراین بنام اجو بائی - بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ (۱۱۴۹)

کھانداچاری بنام گوبنداچاری - بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰۵ -

گوتراج سپنڈون کی مفصلہ ذیل بیوگان کے حقوق وراثت عدالتون مین تسلیم کئے گئے ہین:-

(۱) بیٹے کی بیوہ -

اِسکو بالم بھٹ نے دادی کے عین بعد درجہ دیا ہے -

جٹھا بائی بنام ہری بائی - مطبوعہ فیصلجات بمبئی ہائیکورٹ بابت ۱۸۷۲ء نمبر (۳۸)

بھائی اور بھائی کے بیٹے کو اوسکے مقابلہ مین مرجح حق حاصل ہے -

وٹھل بنام ہری بائی - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴ (نوٹ)

ونکپا بنام ہلیوا - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴ -

لیکن اوسکا درجہ چچا یا چچا کے بیٹے کے قبل ہے -

وٹھلداس بنام جیشو بائی - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ -

(۲) سوتیلی مان-

کیسر بائی بنام ولبحہ - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۸

اوسکا درجہ سوتیلے بھائی کی بیوہ کے قبل ہے -

رکما بائی بنام تکارام - بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۷ -

اوسکا درجہ چچا کے بیٹے کے قبل ہے -

رُسو بائی بنام زلیخا بائی - بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۷ -

(۳) بھائی کی بیوہ -

کھانڈا چاری بنام گوبند اچاری - بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ (۱۰۰۵)

بیٹی کا حق اوسکے مقابلہ مین مرجح ہے -

سیتارام بنام چھتامن - الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۴ -

بھائی کے بیٹے کا حق بھی اوسکے مقابلہ مین مرجح ہے -

نہال چند بنام ہیم چند - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱ -

ایسے بھائی کی بیوہ کے حقوق کے متعلق جسنے تقسیم نہ کرائی ہو بمقدمہ ہنچپا بنام لکشمی (بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۴) بحث کی گئی ہے -

(۴) بھائی کے بیٹے کی بیوہ

مادھو رام بنام دوے ترمیک لعل - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ (۷۳۹)

(۵) چچا کے بیٹے کی بیوہ -

للو بھائی بنام کاشی بائی - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ -

(۶) چچا کی بیوہ -

کاشی بائی بنام مورےشور رگھناتھ - بمبئی جلد ۳۵ صفحہ (۳۸۹)

عورتون کی وراثت کے متعلق مدراس کی خصوصیات

مدراس مین ادن عورتون کی وراثت جو خاندان مین پیدا ہون

(۴۰۹) مدراس ہائیکورٹ نے اِس اصول سے اتفاق کیا ہے کہ عورتین صرف کسی خاص حکم کی بنا پر وارث ہو سکتی ہین۔

ماری بنام چنّلی۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۷۔

لکشمن امّل بنام تروِن گڈا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱۔

لیکن مدراس ہائیکورٹ نے بعض عورتون کو اِس بنا پر بندھو قرار دیا ہے کہ عورتین جو رشتہ دار ہون وہ بھن گوتر سپنڈ کی تعریف مین داخل ہین اور متاکشرا باب ۲ فصل ۱ مین سپنڈ کی جو تعریف کی گئی ہے اوسمین عورتین شامل ہین۔

بالمّا بنام پلّیا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۷۰۔

کُٹّی امّل بنام رادھا کرشن۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۸۸)

ونکٹ سُبرامنیم بنام تھیّا رمّا۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ (۲۶۳)

مدراس ہائیکورٹ نے اِنکا درجہ وراثت مین کل مرد بندھو لوگ کے بعد قایم کیا ہے

ونکٹ بنام ونکٹ۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۱۔

ونلکی بنام ونکٹ۔ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۷۴۔

مدراس کی عدالتون مین حسب ذیل عورتون کو وارث تسلیم کیا گیا ہے :۔

(۱) بہن۔

کُٹّی امّل بنام رادھا کرشن۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ (۸۸)

بہن کے بیٹے کا حق بہن کے مقابلہ مین مرجح قرار دیا گیا ہے۔

لکشمن امّل بنام ترو ونگڈا۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۴۱۔

(۲) سوتیلی بہن۔

کمرا ویلو بنام ورن گندن۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۔

(۳) بیٹے کی بیٹی-

نلمّا بنام پونل- مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹-

(۴) بیٹی کی بیٹی-

رامیّا بنام اروم گنتھہ- مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲-

بہن کی بیٹی کے متعلق بمقدمہ سندرمّل بنام رنگا سامی (مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۳) بحث کی گئی ہے-

(۵) باپ کی بہن-

چنمّل بنام ونکٹ چالا- مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۱-

نرسمّا بنام منگمّل- مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰-

(۶) بھائی کی بیٹی-

ونکٹ سُبرامینم بنام تھیرمّا- مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۳-

گوتراج سپنڈ کی بوگان

مدراس مین گوتراج سپنڈ کی بیوگان کو وارث نہین تسلیم کیا گیا ہے-

بالمّا بنام پلیّا- مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۶۸۰-

تقسیم کے بعد دوبارہ شراکت کا اثر-

(۱۰۴) جب تقسیم کے بعد ارکان خاندان مین سے چند دوبارہ شریک ہوجائین توجہانتک کہ متاکشرا کا تعلق ہے جو ارکان دوبارہ شریک ہو گئے ہین اونمین پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا اور جو رکن شراکت کی حالت مین فوت ہو جائے اوسکی جایداد کے متعلق وراثت کا سلسلہ قایم کرنے کا موقع نہین ہے-

ونکٹ رامانیّا بنام منی سامی- ٹیسور- پورٹ جلد ۱ صفحہ ۸۲-

سمودرالاوربہ نرسما بنام سمودرالا ونکٹ- مدراس جلد ۳۳ صفحہ (۱۶۵)

وراثت جب کوئی سپنڈ۔سمانودک پابندھو نہ ہو۔

(۱۱۴۱) جب کسی شخص کے کوئی سپنڈ۔ سمانودک پابندھو نہ ہو تو اوسکی وراثت کے متعلق دھرم شاستر مین گرد وغیرہ کا درجہ قایم کیا گیا ہے اور یہہ بھی حکم ہے کہ راجہ کسی برہمن کی جایداد نہ پاسکیگا لیکن فیصلہ جات مین یہہ قرار دیا جاچکا ہے کہ یہہ احکام غیر معیّن ہونے کی وجہ سے ناقابل تعمیل ہین اور ایسی صورت مین جایداد بادشاہ کو پہونچیگی۔ برہمن کی جایداد کا بھی بادشاہ مالک ہوگا۔

کلکٹر مسلی پٹم بنام کاولی ونکٹا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۔ پریوی کونسل صفحہ (۵۹)

بادشاہ کی طرف سے جب کسی جایداد کا دعویٰ ہو تو اوسکی طرف سے ثابت ہونا چاہیئے کہ کوئی وارث نہین ہے۔

گردھاری بنام گورنمنٹ بنگال۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰۔ پریوی کونسل صفحہ (۳۲)

جب بادشاہ جایداد کا مالک ہو تو ناجایز انتقال جو آخری وارث نے کئے ہون اونکو بادشاہ اوسیطرح منسوخ کرسکیگا جسطرح کہ پسماندہ ذی حق کرسکتا۔

کاولی ونکٹا بنام کلکٹر مسلی پٹم۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۶۱۔

جب کسی زمیندار نے اپنی جایداد کا کوئی جزو کسی شخص کو قطعی طور پر منتقل کردیا ہو اور وہ لاوارث فوت ہو تو اوس جایداد کا بادشاہ مستحق ہوگا نہ کہ زمیندار۔

سونٹ بنام مرزا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ (۲۳۹)

باب ۱۶

ناقابل تقسیم جایداد کی وراثت

ناقابل تقسیم جایداد۔

(۱۲۴۰) "ناقابل تقسیم جایداد" سے وہ جایداد مراد ہے جو بہ لحاظ اپنی نوعیت کے ایسی ہو کہ اوسکو صرف ایک شخص

لے سکے مثلاً۔

(الف) راج ایسی جایداد نہین ہے کہ اوسے ایک سے زاید اشخاص لے سکین۔

(ب) دیول ایسی جایداد نہین ہے کہ اوس کا سبیت ایک سے زیادہ ہوسکے۔

(ج) مٹھ ایسی جایداد نہین ہے کہ اوس کا مہنت ایک سے زیادہ ہوسکے۔

(د) ایسے عہدہ کی جایداد جسکا کام صرف ایک شخص انجام دے سکتا ہو۔

ابتدا مین جاگیرات اور وہ جایداد جو دیسپانڈے۔ دیسائی پٹیل وپٹواری وغیرہ کو دی گئی تھی وہ خدمت کے معاوضہ مین دی گئی تھی لیکن زمانہ گزرنے سے بعض مقامات پر ایسی جایدادین موروثی تصور کی جانے لگی ہین اور وہ تقسیم کے قابل قرار دی گئی ہین لیکن اِس شرط کے ساتھہ کہ خدمت کی انجام دہی کا مناسب انتظام کیا جائے۔ جسطرح کہ اوس صورت مین جب کسی جایداد پر دیوتا کی پوجا کی کفالت قایم کی جاتی ہے یہہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ پوجا کے لئے ایک مناسب حصہ علیحدہ کرکے باقی جایداد تقسیم کی جاتی ہے اُسیطرح ایسی موروثی عہدون کی جایداد کی بھی تقسیم کی جاتی ہے۔ (ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۲)

راج کے متعلق وراثت کے قواعد

(۱۳۱۴) راج ناقابل تقسیم قرار دیا گیا ہے اور راوسکی وراثت کے متعلق ہر خاندان کا رواج متعلق سمجھا جاتا ہے۔

رواج اور شاسترون کے احکام کی روسے حسب ذیل قواعد راج کے متعلق قرار دئے جاسکتے ہین :—

(۱) بڑا بیٹا راج کا مستحق ہوتا ہے۔

(۲) چھوٹے بیٹے نان ونفقہ کے مستحق ہین اور اکثر صورتون مین اونکو جاگیر وغیرہ اِس شرط سے عطا کی جاتی ہے کہ وہ فوجی خدمات انجام دین۔

(۳) اگر بڑے بیٹے مین وہ ناقابلیت ہو جسکی بنا پر معمولی جایداد کے متعلق کسی شخص کو

محروم الارث قرار دیا گیا ہے تو ایسا ناقابل شخص راج سے بھی محروم ہو جائیگا۔

(۴) ناقابل شخص جب راج کا مستحق نہ قرار پائے اور اوسکا چھوٹا بھائی راجہ ہو جائے تو اوس ناقابل کی اولاد راج کی مستحق نہ ہوگی بلکہ اوس چھوٹے بھائی کی اولاد مستحق ہوگی۔

(۵) بڑا بیٹا اگر اپنے باپ کی زندگی مین فوت ہو جائے تو دوسرا بیٹا راج کا مالک نہ ہوگا بلکہ بڑے بیٹے کی اولاد مالک ہوگی۔ جب تک بڑی شاخ کی اولاد موجود ہے چھوٹی شاخ مستحق نہ ہوگی۔

(۶) جب کوئی بیٹا یا خاندان کا اور رکن از قسم ذکور نہ ہو تو بیٹی راج کی مالک ہو سکتی ہے۔

(۷) اگر بڑا بیٹا بدچلن ہو تو اوسکو محروم کرکے چھوٹے بیٹے کو راج دیا جا سکتا ہے۔

ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۹ و ۱۷۰۔

جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ ٹھاکر ایشری سنگھ بنام بلدیو سنگھ (انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۵) و بمقدمہ اجمل رام بنام اودے پرتاب (انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۱) قرار دیا ہے کہ اگر تصفیہ کرنے کے لئے کوئی اور اصول نہ ہو تو ناقابل تقسیم راج کے متعلق کلانیت کا اصول ہمیشہ ملحوظ رکھا جا سکتا ہے۔ کلانیت سے بڑا بیٹا مراد ہے نہ کہ وہ شخص جو راجہ کے بعد خاندان مین سب سے بڑا ہو۔

مشرمین نے حسب ذیل اصول اخذ کئے ہین:۔

(۱) جب کوئی جایداد صرف ایک شخص کو وراثتاً پہونچتی ہو تو قیاس یہہ ہے کہ اون اشخاص مین سے سب سے بڑا اوسکا مستحق ہوگا جو اوس جایداد کے قابل تقسیم ہونے کی صورت مین اوسکے بالاشتراک مالک ہوتے۔

(۲) جب تک اِسکے خلاف کوئی شہادت نہ ہو اون اشخاص مین سے بڑا رکن راج کا مستحق ہوگا جو آخری مالک کے بمقابلہ کسی جماعت کے قریب ترین رشتہ دار ہون۔ اور جو آپسمین بھی اوس سے مساوی درجہ کی قرابت رکھتے ہون۔

(۳) اِس اصول کو قرار دینے کے لئے خاص شہادت کی ضرورت ہوگی کہ بڑی شاخ کی بڑی اولاد کو چھوٹی شاخ کی درجہ مین بڑی اولاد کے مقابلہ مین ترجیح ہوسکتی ہے۔
(۴) کسی قسم کی کلانیت کے قیاس کی اِس شہادت سے تردید ہوسکتی ہے کہ خاندان کے رواج کی بنا پر انتخاب کسی اور اصول پر کیا جاتا ہے"۔
مین کی دھرم شاستر طبع ہشتم صفحہ ۷۶۷)
مسٹر مین کے مندرجہ صدر اصول مین سے نمبر (۳) صحیح نہین معلوم ہوتا کیونکہ فیصلہ جات کی روسے یہہ قرار دیا جاچکا ہے کہ بڑی شاخ کی بڑی اولاد چھوٹی شاخ کے مقابلہ مین ترجیح کے قابل ہوگی۔
بمقدمہ رام چندر بنام ونکٹ راو (بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۱۳) بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ بڑے بیٹے کی اولاد کو چھوٹے بیٹے پر ترجیح دی جائیگی۔ یہی اصول حسب ذیل مقدمات مین قرار دیا گیا ہے:۔
یینو میلو بنام رامیندر۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۹۔
نرگنٹی بنام ونکٹ چلپتی۔ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۹۔
محمد امام علی خان بنام حسین خان۔ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۱۔
کاچی بوا بنام کاچی کلیان۔ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۱۲۔
متھر واڈا گنڈا بنام پیری سامی۔ انڈین اپیل جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۸۔
ہیش چندر بنام ستروگھن دھال۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۳۔
سبرامیا بنام سو سبرامینیا۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۵۔
اورس بیٹے کی موجودگی مین متبنّی بیٹا وارث نہین ہوسکتا۔
راماسوامی بنام سندر النگا۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۵۔
(۱۴۴) فیصلہ جات کی روسے یہہ قرار | ناقابل تقسیم راج کی بیوہ یا بیٹی مالک ہوسکتی ہے۔

پاچکا ہے کہ بجز اِسکے کہ کوئی رواج اوسکے خلاف ثابت ہو بیوہ او ربیٹی راج کی وارث ہو سکتی ہے ۔

ونوسوے بنام ونوسوے ۔ فیصلہ جات مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۵۳ ۔

سبنودولالہ بنام بن اماؔ ۔ فیصلہ جات مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰ ۔

اگر ایک سے زیادہ بیوہ ہون تو بڑی بیوہ وارث ہوگی ۔

کتھما بنام دوراسنگا ۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۱۰ ۔

اگر ایک سے زیادہ بیٹیان ہون تو بڑی بیٹی وارث ہوگی ۔

بجے بہادر بنام تھیپندر بہادر ۔ انڈین اپیل جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۹ ۔

ایک بیٹی کے بعد دوسری بیٹی وارث ہوگی اور جب سب بیٹیان ختم ہو جائین تو بیٹی کا وہ بیٹا جو سب سے بڑا ہو وارث ہوگا نہ کہ بڑی بیٹی کا یا آخری بیٹی کا بیٹا ۔

متّاو وگنتھا بنام دوراسنگا ۔ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۹۹ ۔

عطیات سلطانی مین حقوق ۔

(۴۱۵) ممالک محروسہ سرکار عالی مین عطیات سلطانی کے متعلق عام قاعدہ یہہ ہے کہ معطی لہ کو اونکے متعلق حین حیاتی حقوق ہوتے ہین اور اوسکے انتقال کے بعد وراثت کی تحقیقات کرکے معطی لہ کے ورثا کے نام جدید وثیقہ عطا کیا جاتا ہے ۔

بعض مستثنیٰ جاگیرات ایسے بھی ہین جنکے لئے تحقیقات وراثت کی ضرورت نہین ہے ۔

متوفی جاگیردار کے قرضہ کی ادائی جاگیر کی آمدنی سے بمنظوری محکمہ انعام ہو سکتی ہے ۔

حق کلانیت ۔

(۴۱۶) جایداد جو ناقابل تقسیم راج یا زمینداری کی نوعیت کی ہے اوسکا مالک صرف ایک شخص ہو سکتا ہے ۔ ایسے مالک کا تعین خاندان کے رواج کے لحاظ سے کیا جائیگا ۔ بالعموم ایسی صورت مین حق کلانیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ لیکن ایسے قیاس کی شہادت سے تردید ہو سکتی ہے اور جب

کوئی دوسرا رواج ثابت ہو تو اوسکے موافق عمل کیا جائیگا۔

ایشری سنگہ بنام بلدیو سنگہ۔ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ (۱۳۵)

اچل رام بنام اودے پرتاب۔ انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ (۵۱)

مہیش چند ربنام ستروگھن۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۳۔

سردار محمد بنام نوّاب غلام۔ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۸۴۳۔

جب کسی جایداد کے متعلق حق کلانیت ہو تو اوس سے اوس بیٹے کو حق پہونچیگا جو سب سے پہلے پیدا ہوا ہو نہ کہ اوس بیٹے کو جو بڑی رانی کا ہو یا جو ایسی رانی کا ہو جسکا ازدواج سب سے پہلے ہوا ہو۔

بھوجنگ راو بنام مولاجی راو۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ مرافعات دیوانی صفحہ ۱۶۱

رام لکشمی بنام شیوناتھا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۵۔

پدّا راماپا بنام بنگاری۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۸۶۔

لیکن جب کسی خاندان کا یہہ رواج ثابت ہو کہ مان کے درجہ کے لحاظ سے بیٹون کا درجہ قایم کیا جاتا ہے تو اوس رواج کے لحاظ سے عمل کیا جائیگا۔

راماسامی کامپّا بنام سندرلنگا سامی۔ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۲۔

راماسامی کامپّا بنام سندرلنگا سامی۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۵۔

پریوی کونسل نے یہہ قرار دیا ہے کہ جب تک کسی خاندان کا کوئی خاص رواج ثابت نہو عام قاعدہ یہہ ہے کہ جو لڑکا پہلے پیدا ہو وہ راج کا مالک ہو گا خواہ وہ اوس عورت کے بطن سے ہو یا نہ ہو جسکا ازدواج پہلے ہوا ہے۔

جگدیش بہادر بنام شیو پرتاب۔ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۹۔

نیز دیکھو مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۸۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۳۔ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۷۔

جب کسی ناقابل تقسیم راج کے مالک کے متبنّیٰ بیٹا ہوا اور اوسکے بعد اورس بیٹا پیدا ہو جائے

تو اودبش بیٹا وارث ہوگا۔

مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۳۴۔

باب ۱۷

اشخاص جو محروم الارث قرار دیئے گئے ہین

اشخاص جو محروم الارث قرار دیئے گئے ہین۔

منو نے مفصلہ ذیل اشخاص کو محروم الارث قرار دیا ہے:۔

(۱) عنین۔

(۲) وہ شخص جو ذات سے خارج کیا گیا ہو۔

(۳) پیدایشی اندھا۔

(۴) پیدایشی بہرا۔

(۵) گونگا۔

(۶) وہ شخص جو نِرا اندری ہو یعنی جسکے دس اندریون مین سے کوئی ایک اندری نہ ہو۔

(۷) فاترالعقل یا مجنون۔

(۸) وہ شخص جو کسی ناقابل علاج مرض مین مبتلا ہو مثلاً جذام۔

منو باب ۹ فقرہ (۲۰۱)

متاکشرا باب ۲۔ فصل ۱۰ فقرہ (۱)

ناقابلیت کا بار ثبوت اوس شخص پر ہوگا جو اوسکی بنا پر کسی شخص کو محروم کرنا چاہے۔

رام بجے بہادر بنام جگت پال سنگہ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۱۔

اشخاص جو ذات سے خارج کیے گئے ہون۔

(۱۷۴) برٹش انڈیا مین ایسے اشخاص کے متعلق جو ذات سے خارج کیے گئے ہون یا جنہون نے اپنا مذھب تبدیل کیا ہو ایکٹ (۲۱) بابت ۱۸۵۰ع کی روسے قرار دیا گیا ہے کہ وہ محروم الارث نہ ہونگے

ذات سے خارج ہونے کی کچھ ہی وجہ کیوں نہ ہو لیکن اس قانون کا یہہ اثر ہے کہ ایسا شخص محروم الارث نہ ہوگا۔

ہوتما بنام ٹمن بھٹ ۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۹ ۔

(۲۱) بیوہ بعض صورتون مین بدچلنی کی وجہ سے ذات سے خارج ہو سکتی ہے لیکن ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کا یہہ اثر نہین ہو سکتا ہے کہ بیوہ کو بدچلنی کی وجہ سے جو محروم الارث کیا گیا ہے وہ حکم غیر موثر ہو جائیگا۔

سندری بنام پتمبری ۔ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۷ ۔

کیری کلٹانی بنام منی رام ۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶ ۔

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کا صرف یہہ اثر ہے کہ دھرم شاستر کے اوس حکم کو منسوخ کر دیا گیا ہے جسکی روسے کسی شخص کو اِس بنا پر محروم الارث قرار دیا گیا تھا کہ وہ ذات سے خارج ہو گیا ہے۔

گوبند کرشن بنام عبدالقیوم ۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۶ ۔

کھتی لعل بنام گوبند کرشن نراین ۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۳۵۶ ۔

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کی روسے الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے ہندو چچا کا وارث ہو سکتا ہے۔

بھگونت سنگھ بنام کلو ۔ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ (۱۰۰)

ناقابلیت پیدایشی اور ناقابل علاج ہونی چاہیئے۔

(۴۱۸) کسی شخص کو اِس بنا پر محروم الارث قرار دینے کے لئے کہ وہ اندھا۔ بہرا۔ گونگا۔ مجنون یا فاترالعقل ہے یہہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ پیدایشی اندھا۔ بہرا۔ گونگا یا فاترالعقل ہے۔

مورراج گوکل داس بنام پاربتی بائی ۔ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ ۔

مدن گوپال بنام سماۃ کھیکنڈا کنور ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۱ ۔

جنون کی صورت مین یہہ ثابت کرنا کافی ہے کہ جسوقت وراثت کا تصفیہ ہوا اوسوقت وہ مجنون تھا۔ جنون کے لئے یہہ دکھنا ضروری نہین ہے کہ وہ پیدایشی ہے۔ کسی شخص کو پیدایشی فاترالعقل قرار دینے کے لئے یہہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی تعلیم حاصل کرنے کے ناقابل ہے اور وہ نیک اور بد مین تمیز نہین کرسکتا۔ صرف یہہ ثابت کرنا کافی نہ ہوگا کہ اوسکو معمولی سمجھہ نہین ہے۔

مہیش چندر بنام چندر موہن۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۷۸۔

مرارجی بنام پاربتی بائی۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۷۷۔

ہیرا سنگھ بنام گنگا سہائے۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۲۲۔

اُما بائی بنام بھادو۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۷۔

چرن چندر بنام نوبو سُندری۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۲۷۔

رام بجے بنام جگت پال سنگھ۔ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۱۔

سُرتی بنام نراین داس۔ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۰۔

اننت بنام راما بائی۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۴۔

ودیا پرشاد بنام گریش چندر۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۳۔

دیوکشن بنام بدھہ پرکاش۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹۔

رام سہائے بنام لالہ لاچی۔ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۹۔

جذام یا ناقابل علاج مرض۔

(۱۹۴) جذام کی بنا پر محروم الارث صرف اوس صورت مین قرار دیا جاسکتا ہے جب وہ شدید اور ناقابل علاج ہو۔

اننت بنام راما بائی۔ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۵۴۔

رنگیا بنام تھانی کاچھلا۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۷۴۔

مہنت بھگوان بنام رگھونندن - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۴۳ -
بمقدمہ رنچھوڑ نراین بنام اجوبائی (بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۱۴) قرار دیا گیا ہے
کہ اگر جذام شدید قسم کا نہ ہو تو اوسکی بنا پر کوئی شخص محروم الارث نہین ہو سکتا -
اِس امر کا قطعی ثبوت ہونا چاہئے کہ مرض ناقابل علاج ہے -
ایشور چند ر بنام رانی دوسی - ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ -

نزاندریہ کب محروم ہوگا - (۴۲۰) نزاندریہ اوس شخص کو کہتے ہین جسکے دس اندریون مین سے کوئی ایک اندری نہ ہو - اِس ضمن مین جو مقدمات پیش ہوئے ہین وہ ایسے اشخاص کے متعلق ہین جنکے ہاتھ یا پاون نہ ہون یعنی لنگڑے یا لولے اشخاص - مدراس ہائیکورٹ نے ایسے لنگڑے کو محروم الارث قرار دینے سے انکار کیا جو پیدایشی لنگڑا نہ تھا - اِس مد کی رو سے صرف وہ شخص محروم ہو سکیگا جو بالکل معذور ہو اور ایسی معذوری پیدایشی ہو - اگر کسی حادثہ یا بیماری کی وجہ سے کسی شخص کا ہاتھ یا پاون کاٹا گیا ہو تو وہ محروم الارث نہ ہوگا -
وسٹ اینڈ بُلر صفحہ ۵۷۸ -
ونکٹ سبا راو بنام پرشوتم - مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۳ -
پھٹک چند ر بنام جگت موہنی - ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ - مقدمات دیوانی صفحہ ۳۴۸ -

قاتل مقتول کا وارث نہین ہو سکتا - (۴۲۱) دھرم شاستر مین بھی اِس قاعدہ کی صراحت ہے کہ قاتل مقتول کا وارث نہین ہو سکتا اور عام اصول کے لحاظ سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کی موت سے فائدہ نہین اوٹھا سکتا جسکا وہ باعث ہوا ہو - ایسی ناقابلیت صرف ذاتی ہے اور قاتل کے رشتہ دار اوسکی وجہ سے محروم نہ ہونگے -
ویدمل بنام ویدانباگا - مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۰ -

گنگو بنام چندر بھاگا بائی - بمبی جلد ۳۲ صفحہ ۲۷۵ -
ویدانیاگا مدلیار بنام ویدل - مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۵۹۱ -

شخص محروم الارث کی اولاد وارث ہوسکتی ہے -

(۴۲۲) جب کوئی شخص محروم الارث قرار دیاگیا ہو تو اوسکا اثر صرف اوسکی ذات پر پڑیگا - اوسکی اولاد وارث ہوسکیگی - شخص محروم الارث کی بیوہ بحیثیت بیوہ ایسی جایداد کی وارث نہین ہوسکتی ہے جو شوہر کو نہین پہونچ سکتی تھی لیکن جب اوسکا بیٹا وارث ہو جائے تو بیوہ بحیثیت مان کے وارث ہوسکیگی -

متاکشرا باب ۲ - فصل ۱۰ فقرہ (۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱)
پورشمنی داسی بنام دینا ناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ - مرافعات از فیصلہ جات ابتدائی صفحہ ۱۹ - نوٹ -
لیکن دھرم شاستر متعلقہ بمبی کے اصول کے لحاظ سے بیوہ اپنے حق کی بنا پر وارث ہوسکتی ہے گو اوسکا شوہر نا قابل ہو -
گنگا بنام چندر بھاگا بائی - بمبی جلد ۳۲ صفحہ ۲۷۵ -

ناقابلیت کی وجہ سے کوئی شخص ایسی جایداد سے محروم نہ ہوگا جو اوسکو پہونچ چکی ہو -

(۴۲۳) جب کسی شخص کو کوئی جایداد وراثت یا تقسیم کی بنا پر پہونچ چکی ہو تو کسی ناقابلیت کی بنا پر وہ اوس سے محروم نہ کیا جائیگا -

دیوکشن بنام بدھ پرکاش - الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۹ -
ابیلاکھ بھگت بنام بھیکھی - کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۶۴ -
ویلم بنام چنل - مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۴۱۴ -
نرپتی سہائے بنام محمد عمر - الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۴۷ -
سنکو بنام پوتا - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۹ -

رام بجے بہادر بنام جگت پال سنگہ - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۱-

وراثت قایم ہونے کے وقت ناقابلیت کا اثر-

(۲۴۴) جب وراثت قایم کرنے کا وقت ہوا وسوقت اگر کوئی شخص ناقابلیت کی وجہ سے محروم الارث ہو تو اوسکا یہہ اثر ہوگا کہ بعد کے درجہ کا شخص وارث ہوجائیگا - ناقابلیت کا یہہ اثر ہوگا کہ اسطرح سلسلہ وراثت قایم کیا جائیگا کہ گویا شخص ناقابل فوت ہوچکا ہے -

بدھو نراین بنام امراو - مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۰ -

دوار کا ناتھہ بنام دین بندھو - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۵ -

ناقابلیت کے رفع ہونے کا اثر-

(۲۴۵) دھرم شاستر کی رو سے وراثت کبھی ملتوی نہین رہ سکتی ہے اور جب وراثت قایم کرنے کا وقت ہوا وسوقت اگر کوئی شخص ناقابلیت کی وجہ سے محروم ہو تو اوسکے بعد کے درجہ کا شخص اوسیطرح وارث ہوجاتا ہے گویا وہ ناقابل شخص فوت ہوچکا ہے - جب دوسرے شخص کے وارث ہونے کے بعد ناقابلیت رفع ہوجائے تو جو شخص وارث ہوچکا ہے وہ محروم نہین کیا جاسکتا ہے البتہ جب اوس جایداد کے متعلق موجودہ وارث کے فوت ہونے کے بعد پھر سلسلہ وراثت قایم کرنے کا وقت آئے تو وہ شخص جو سابق مین محروم ہوچکا تھا اوسیطرح وارث ہوسکیگا گویا اوسمین ناقابلیت نہین تھی -

بھوبن موئی بنام رام کشور - ویکلی رپورٹر جلد ۳ - پریوی کونسل صفحہ (۱۵)

کالیداس بنام کرشن - بنگال لاء رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ -

دیوکشن بنام بدھہ پرکاش - الہ آباد جلد ۵ - صفحہ ۵۰۹ -

جب جایداد خاندان مشترکہ کے کسی ایسے رکن کو پہونچ جائے جو اوسکا تنہا مالک ہوگیا ہو تو کسی ایسے شخص کی اولاد جو سابق مین محروم الارث تھا اوس مالک سے حصہ نہین پاسکتی ہے -

باپوجی بنام پانڈورنگ - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۱۶ -

باواد یو بنام ونکٹیش - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۵ -

جب خاندان مشترکہ ہو اور ایک شاخ کے قایم مقام کے محروم الارث ہونے کی وجہ سے کل جایداد دوسری شاخ کے قایم مقام کو پہونچ جائے تو شخص محروم الارث نان و نفقہ کا مستحق ہے اور جب اوسکے کوئی اولاد ہو جائے تو وہ اولاد مدراس ہائیکورٹ کی رائے مین حصّہ پانے کی مستحق ہو گی -

کرشنا بنام سامی - مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۴ -

گوسائیون مین چیلہ کب محروم کیا جاسکتا ہے -

(۴۲۶) گوسائیون مین گرو چیلہ کو مفصلہ ذیل صورتون مین مٹھہ سے خارج اور وراثت سے محروم کرسکتا ہے :-

(۱) جب اوسنے جایداد مشترکہ کا تغلّب کیا ہو -

(۲) جب وہ قمار بازی کا عادی ہو گیا ہو -

(۳) جب وہ شراب خوار ہو -

(۴) جب وہ زنا کار ہو -

(۵) جب اوسنے گرو کی حکومت کی تحقیر کی ہو -

اگر متذکرہ صدر صورتون کے سوا بلا وجہ گرو چیلہ کو خارج کر دے تو ایسے اخراج سے چیلہ محروم الارث نہ ہو گا -

لچھمن گیر بنام سرکار عالی - آئین جلد ۴ صفحہ ۱۷۳ -

باب ۱۸

جب عورت کسی مرد کی وارث ہو تو اوسکے حقوق و فرایض

بیوہ وارث ہوسکتی ہے -

(۴۲۷) جب کسی شخص کے بیٹا - پوتا - اور پڑپوتا نہو تو اوسکی بیوہ وارث ہوسکتی ہے -

دائے بھاگ اور متاکشرا مین اختلاف۔

دائے بھاگ کی روسے بیوہ ہر صورت مین جب بیٹا۔ پوتا اور پڑپوتا نہ ہو وارث ہو گی خواہ جایداد مشترکہ ہو یا منقسمہ۔ لیکن متاکشرا کی روسے بیوہ صرف منقسمہ جایداد کی وارث ہوسکتی ہے۔ مشترکہ جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے خاندان مشترکہ کے ارکان کو پہونچیگی۔

بمقدمہ کتساما چیر بنام راجہ شیو گنگا (ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۱۔ پریوی کونسل) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ خاندان مشترکہ کے ارکان مشترکہ جایداد کے علاوہ علیحدہ جایداد بھی رکھہ سکتے ہین۔ جب کوئی ایسا شخص اپنی علیحدہ جایداد چھوڑ کر فوت ہو تو علیحدہ جایداد کی بیوہ وارث ہوسکتی ہے اور مشترکہ جایداد پسماندگی کے قاعدہ سے ارکان خاندان مشترکہ کو پہونچیگی۔

جب عورت کسی مرد کی وارث ہوتی ہے تو جایداد کے متعلق اوسکے اختیارات محدود ہوتے ہین۔

(۴۲۸) سوائے بمبئی کے جہان اون عورتون کو جو پیدایش سے گوتراج سپنڈ ہونے کی حیثیت سے وارث ہوتی ہین اور جنکو قطعی اختیارات حاصل ہین باقی سب مقامات کے احکام کی روسے جب کوئی عورت کسی مرد کی وارث ہوتی ہے تو ایسی جایداد کے متعلق سلسلہ وراثت اوس مرد سے قایم کیا جاتا ہے جسکی وہ وارث ہوئی ہے اور عورت کو جایداد کے متعلق محدود حقوق حاصل ہوتے ہین۔ وہ ایسی جایداد کو مثل قطعی مالک کے منتقل نہین کرسکتی۔ لیکن خاص ضرورت کی صورت مین اوسکو جایداد منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ مذہبی یا خیراتی اغراض کے لئے اوسکو جایداد منتقل کرنے کا ایک حد تک اختیار حاصل ہے۔ اگر اوسکے شوہر کے ورثار رضامند ہو جائین تو انتقال جایز ہوسکیگا لیکن اسکا یہہ لازمی نتیجہ نہین ہے کہ اگر شوہر کے ورثا نہ ہون تو عورت کو قطعی اختیارات حاصل ہو جائینگے۔

کلکٹر مسلی پٹم بنام کاولی ونکٹا۔ ویکلی رپورٹر جلد (۲) صفحہ ۵۹۔

جب عورت کسی جایداد کی وارث ہو تو وہ اوس جایداد کی کل آمدنی اپنے تصرف مین

لاسکتی ہے اور جایداد کا جو انتظام مناسب خیال کرے کرسکتی ہے۔ اگر وہ اپنی اراضی کے معدن پر تصرف کرے یا اراضی کا پٹہ دے تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے۔

شمبھاریڈی بنام جنگما۔ مدراس جلد ۲۲ صفحہ (۱۲۶)

بیوہ اپنے شوہر کو روحانی فائدہ پہونچانے کے لئے جایداد کی حالت کے لحاظ سے کام کرسکتی ہے۔ وہ تیرتھہ وغیرہ کو جاسکتی ہے بشرطیکہ جایداد کی حالت کے لحاظ سے اس قسم کا کام مناسب ہو لیکن تیرتھہ سے واپس آنے کے بعد برہمنون کو کھانا کھلانے کے لئے وہ جایداد منتقل نہین کرسکتی ہے۔

لکشمی نراین بنام داسو۔ مدراس جلد (۱۱) صفحہ (۲۸۸)

تارنی پرشاد بنام بھولاناتھہ۔ کلکتہ جلد (۲۱) صفحہ (۱۹۰)

گنپت بنام تلسی رام۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۸۸۔

لکھن لعل بنام گیان سنگھ۔ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۵۔

مان کے شرادھہ کے وقت جایداد کے ایک جزو کا ہبہ جایز ہے۔

تاتیا بنام رام کرشنا۔ مدراس جلد ۳۴ صفحہ (۲۸۸)

لیکن عورت اپنے روحانی فائدہ کے لئے جایداد منتقل نہین کرسکتی ہے۔

پورن دئی بنام جے نراین۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ (۴۸۲)

رام کنول بنام رام کشور۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ (۵۰۶)

بیوہ کے اختیارات اوس جایداد کے متعلق جو اوسکو وراثتاً پہونچے محدود ہین۔ بغیر خاص ضرورت کے وہ غیرمنقولہ جایداد منتقل نہین کرسکتی۔

بائی بالی بنام مارو تی۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۹۲۔

راگھواچاری بنام گنگاچاری۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۴۲۔

بیوہ خاندان کی ضرورت کے لئے جایداد منتقل کرسکتی ہے۔ ادائی قرضہ سابق ضرورت

شاستری ہے۔
سنتو بنام رگھناتھ۔ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۴۶۷۔
ایریا بنام سومیا۔ آئین جلد ۴ صفحہ ۱۸۔
کونڈابائی بنام ڈگرو۔ آئین دکن جلد ۹ صفحہ ۱۴۹۔

بیوہ جب وارث ہو تو اوسکے حقوق محدود ہین۔	(۴۲۹) بیوہ جب وارث ہو تو اوسکو جایداد مین محدود حقوق حاصل ہونگے۔ وہ اپنے شوہر کی جایداد

خاص حالات مین اور خاص اغراض کے لیے منتقل کرسکتی ہے۔
کلکٹر مسلی پٹم بنام کاولی ونکٹ نراین ایا۔ ویکلی رپورٹر جلد (۲) پریوی کونسل صفحہ ۶۱۔
مسماۃ ٹھاکر دئی بنام رائے بالک رام۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ (۳)
بیوہ کو محدود حقوق حاصل ہین۔ بلاضرورت شاستری وہ جایداد شوہری کو منتقل نہین کرسکتی۔ انتقال قابل تنسیخ ہوگا۔
بس لنگیا بنام لچھوا۔ آئین جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۳۔
نیمی چند بنام بھاگیرتی بائی۔ آئین جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۔
بیوہ کے اختیارات غیر منقولہ اور منقولہ دونون قسم کی جایداد کے متعلق محدود ہین لیکن میوکھہ کی روسے بیوہ کو جایداد منقولہ کے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہین۔
بھگوان دین دوبے بنام مینا بائی۔ ویکلی رپورٹر جلد (۹) پریوی کونسل صفحہ (۲۳)
پران جیون داس تلسی داس بنام دیو کنور بائی۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۱۳)
بیوہ بطور خود جایداد منتقل کرنے کی مجاز نہین ہے لیکن وہ اون اشخاص کی رضامندی سے جایداد منتقل کرسکتی ہے جنہین اوسکے مرنے کے بعد حق حاصل ہونیوالا ہو۔
راج کماری دیوی بنام گوکل چند۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ پریوی کونسل صفحہ (۴۷)
توبی کشور بنام ہری ناتھہ۔ کلکتہ جلد (۱۰) صفحہ (۱۱۰۲)

دیبی بنام گلاب - کلکتہ ویکلی نوٹس جلد (۱۷) صفحہ (۱۰۷)

ایک سے زیادہ بیوہ ہون تو وہ بالاشتراک وارث ہونگی-

(۴۳۰) جب ایک سے زیادہ بیوگان ہون تو وہ بالاشتراک وارث ہونگی-

راہمیا بنام بھاگی - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ا صفحہ ۶۶-

حی جو بمبا بائی بنام کانمشی بائی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۲۴۴)

نیلامنی بنام گچینی رادھامنی - مدراس جلد ا صفحہ (۲۹۰)

بمقدمہ درگادت بنام گیتا (الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۴) الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جب ایک سے زیادہ بیوگان بالاشتراک وارث ہون تو وہ جایداد کی تقسیم کرسکتی ہین اور ایسی تقسیم اونکے حین حیات قابل پابندی ہوگی-

چترکنور بنام گوراکنور - الہ آباد جلد ۴۳ صفحہ ۱۸۹-

مسماۃ سندر بنام مسماۃ پاربتی - انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ (۱۸۶)

بیوہ کی بدچلنی کا اثر-

(۴۳۱) جب بیوہ کو وراثت کا حق پہونچے اگر وہ اوسوقت بدچلن ہو تو وہ وارث نہین ہوسکتی-

متاکشرا - باب (۲) فصل (۱) فقرہ (۳۹)

دائے بھاگ باب ۱۱- فصل (۱) فقرہ (۴۳) و (۵۶)

کیری کلتانی بنام منی رام کلتا - ویکلی رپورٹر جلد (۱۹) صفحہ (۴۰۵)

جب بیوہ بحیثیت وارث جایداد حاصل کرلے تو بدچلنی مابعد سے وہ محروم نہ کی جاسکیگی-

کیری کلتانی بنام منی رام کلتا - ویکلی رپورٹر جلد (۱۹) صفحہ (۳۶۷)

کلکتہ ہائیکورٹ نے بغلبۂ آرا اس مقدمہ مین یہہ رائے قایم کی تھی اور پریوی کونسل مین اوسکا مرافعہ ہوا اور پریوی کونسل نے بھی یہی رائے منظور کی ہے-

(کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۷۶)

مسماۃ سندرا بائی بنام مسماۃ سنی بھیا بائی - آئین جلد ۱۰ صفحہ (۵۱۱)
پاربتی بنام بھیکو - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ - مرافعات دیوانی صفحہ ۲۵ -
نہالو بنام کشن لعل - الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ -
سیلم بنام چنپل - مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۴ -
اگر حق حاصل ہونے کے بعد اور جایداد پر قابض ہونے کے قبل بدچلن ہو جائے تو بھی محروم نہ کی جائیگی -
بھوانی بنام مہتاب کنور - الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ -
یہ امر کہ بیوہ وارث ہونے کے بعد بدچلنی کی زندگی بسر کر رہی ہے اوسکو محروم کرنے کے لئے کافی نہین ہے اور وہ ضرورت کے لئے جایداد اوسیطرح منتقل کر سکیگی جسطرح بدچلن نہ ہونے کی صورت مین کر سکتی -
امجد علی بنام کیری کلتانی - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ (۵۲)
بیوہ کے میت کے رسوم کی بابت اخراجات شوہر کی جایداد سے ادا کئے جائینگے نہ کہ اوسکے استری دھن سے -
رتن چند بنام جوہر چند - بمبئی جلد ۲۲ صفحہ (۸۱۸)
اگر زوجہ کی بدچلنی کو شوہر نے نظر انداز کر دیا ہو تو شوہر کے فوت ہونے کے بعد وہ اوس بدچلنی کی بنا پر محروم نہ کی جائیگی -
گنگا دھر بنام یلّو - بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۸ -

شوہر کے قرضہ کی ادائی -

(۳۲۴) بیوہ کا فرض ہے کہ اپنے متوفی شوہر کا قرضہ ادا کرے - اگر قرضہ مین میعاد عارض ہو تو بھی وہ اپنے شوہر کا قرضہ ادا کرنے کے لئے جایداد منتقل کر سکتی ہے -
چناجی بنام ڈنگہ - بمبئی جلد ۱۱ صفحہ (۳۲۰)

بھان باباجی بنام گوپالا - بمبئی جلد ۱۱ صفحہ (۲۲۵)

کنڈیا بنام سبھا - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۹ -

اودے چندر بنام اشتوش - کلکتہ جلد ۲ صفحہ (۱۹۰)

اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زندگی مین اوسکا قرضہ ادا کرے تو سمجھا جائیگا کہ اوسنے اپنی خوشی سے قرضہ ادا کیا ہے اور شوہر کے مرنے کے بعد وہ اوس رقم کو شوہر کی جایداد فروخت کرکے وصول نہ کرسکیگی -

ہمت بہادر بنام بھوانی کنور - الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ (۳۵۲)

بھوانی کنور بنام ہمت بہادر - الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ (۳۴۲)

ضرورت کے لئے جایداد کا انتقال -

(۴۳۳) بیوہ پر لڑکیون کی شادی کرنا اور ارکان خاندان کے نان ونفقہ کا انتظام کرنا فرض ہے اور اوسکے لئے وہ جایداد منتقل کرسکتی ہے -

دیبی دیال بنام بھان پرتاب - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۴۳۳ -

گنپت بنام تلسی رام - بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۸۸ -

لچھمن لعل بنام گیان سنگھ - الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ (۲۵۵)

ہندو بیوہ کو ضرورت کے لئے جایداد منتقل کرنے کے بارہ مین وہی اختیارات حاصل ہین جو منتظم خاندان کو حاصل ہوتے ہین - چونکہ اوسکے اختیارات محدود ہین اسلئے جو شخص اوس سے معاہدہ کرے اوسکا فرض ہے کہ اس امر کے متعلق اطمینان کرلے کہ وہ جایداد ضرورت کے لحاظ سے منتقل کررہی ہے -

ہنومان پرشاد بنام مسماۃ ببوئی - ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ (۸۱)

کامیشور بنام رن بہادر - کلکتہ جلد ۶ صفحہ (۸۴۳)

لالہ امرناتھ بنام اچھن کنور - الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۰ -

بھگوت دیال بنام دیبی دیال - کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۴۲۰ -

کشتابا بنام حبیب نور الدین - آئین جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۹ -

مکان کی ضروری ترمیم کے لئے جو قرضہ لیا جائے اوسکا بار جایداد پر ہوگا - بیوہ کی زندگی مین ادا نہ ہونے کی صورت مین پسماندہ ذی حق پر جایداد کی حد تک ذمہ داری عاید ہوسکیگی -

ہری موہن بنام گنیش چندر - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ (۸۲۳)

گنپت بنام سونی - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ (۵۷۷)

مکھن لعل بنام گیان سنگھ - الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ (۲۵۵)

بیوہ جو انتقال کرے وہ اوسکے حین حیات ہر صورت مین جایز ہے

(۴۳۴) بیوہ جایداد کی قطعی مالک ہے گو اوس جایداد کے استعمال کے متعلق اوسکے اختیارات محدود ہین - اگر وہ ضرورت کے لئے جایداد منتقل کرے تو اوسکا فعل قطعی طور پر جایز ہوسکتا ہے لیکن اگر بلا ضرورت جایداد منتقل کی جائے تو اوسکے مرنے کے بعد جو شخص وارث ہو وہ وارث ہونے پر اوس انتقال کو فسخ کرا سکیگا - جب تک بیوہ زندہ رہے اوسوقت تک منتقل الیہ کو حقوق حاصل رہینگے -

رامچندر بنام بھیم راو - بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۷۷ -

پراگ داس بنام ہری کشن - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۰۳ -

درگا کنور بنام ماتا مل - الہ آباد جلد ۳۵ صفحہ (۳۱۱)

کونڈا بائی بنام ڈگرو - آئین جلد ۹ صفحہ ۱۴۹ -

یہی قاعدہ اوس صورت مین بھی متعلق قرار دیا گیا جب بیوہ اِس شرط پر قابض تھی کہ وہ منتقل نہ کریگی -

بی بی سہودرا بنام رائے جنگ - کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ -

جب بیوہ اپنے اختیارات سے متجاوز ہوکر جایداد منتقل کرے تو ایسا انتقال کالعدم نہین ہے بلکہ قابل انفساخ ہے اور وہ شخص جسے اوسکے مرنیکے بعد حق پہونچے اوسکو صراحتاً یا معناً منظور کرسکتا ہے - ایسی منظوری کے بعد وہ انتقال جایز ہو جائیگا -

مادھو سودن بنام روک - کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱ -

وتاجی بنام کالیا - بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۴۹ -

بجے گوپال بنام نیل رتن - کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۹۰ -

ہینر بنام پرندر - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ (۶۹۸)

مالگزاری کی ادائی کے لئے جائداد کا انتقال -

(۴۳۵) ایک معمولی ضرورت جسکے لئے قرضہ لیا جاتا ہے یا جایداد رہن یا بیع کی جاتی ہے سرکاری مالگزاری کی ادائی ہے -

سری موہن جھا بنام برج بہاری - کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ (۷۵۳)

بمقدمہ ہنومان پرشاد بنام مسماۃ ببوئی پریوی کونسل نے جو اصول قرار دیا ہے اوسکے لحاظ سے یہہ دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ آیا بیوہ کی سابقہ بدنظمی کی وجہ سے مالگزاری کی ادائی کے لئے جایداد منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے - اگر کوئی شخص موجودہ ضرورت کے متعلق اطمینان کرکے قرضہ دے تو قرضہ کی بابت ذمہ داری جایداد پر ہوگی بجز اسکے کہ دائن خود اوس بدنظمی مین شریک ہو جسکی وجہ سے قرضہ لینے کی نوبت آئی ہے

(ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۸۱)

ایسے انتقال کو جایز قرار دینے کے لئے یہہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ واقعی ضرورت تھی مثلاً کوئی ڈگری تھی یا ڈگری کی تعمیل مین نیلام ہونے والا تھا اور بیوہ کے پاس مطالبہ کی ادائی کے لئے رقم نہ تھی -

لالہ امر ناتھ بنام اچھن کنور - الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۰ -

لکشمن بھاؤ بنام رادھابائی - بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹ -
دھرم چند بنام بھوانی - کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۹ -
گھنشیام بنام بید بامل - الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۷ -

مقدمات کے اخراجات کے لئے جایداد کا انتقال -

(۴۳۶) جب بیوہ کے مقابلہ مین کوئی مقدمہ رجوع کیا جائے تو وہ اوسکی جوابدہی مناسب طریقہ سے کرسکتی ہے اور جوابدہی کے اخراجات کے لئے شوہر کی جایداد پر بار عاید کرسکتی ہے - ضرورت کے لئے جایداد منتقل بھی کی جاسکتی ہے -

کریم الدین بنام گوبند کرشن - الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ (۴۹۷)

جب بیوہ ایسی جایداد کے متعلق دعویٰ کرے جسپر اوسکو حق نہ ہو تو ایسے مقدمہ کے اخراجات کا بار شوہر کی جایداد پر عاید نہین ہوسکتا ہے -

امجد علی بنام منی رام - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲ -
دیبی دیال بنام بھان پرتاپ - کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۴۳۳ -
اندر کنور بنام للتا پرشاد - الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۳۳ -

بیوہ ضرورت کے وقت جایداد بیع کرسکتی ہے -

(۴۳۷) جب ضرورت کے لئے جایداد منتقل کی جائے تو بیوہ پر یہہ لازمی نہین ہے کہ وہ جایداد رہن رکھکر اپنی آمدنی کو کم کرے - اگر وہ مناسب خیال کرے تو وہ جایداد کا ایک جزو بیع کرسکتی ہے - بیوہ کو مثل منتظم کے اپنی صوابدید کے موافق عمل کرنے کا موقع ہوگا اور اگر بیوہ نیک نیتی سے عمل کرے تو اوسکے عمل پر اعتراض نہین کیا جاسکتا -

اگر یہہ بھی ثابت ہو کہ جایداد کا رہن رکھنا زیادہ مفید ہوتا حالانکہ اوسکا ایک جزو بیع کیا گیا ہے تو بھی بیع کالعدم نہ قرار دی جائیگی جبکہ بیوہ اور خریدار نے نیک نیتی سے عمل کیا ہو -

پھول چند بنام رگھوبنس - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ -
ویکاجی بنام وشنو - بمبئی جلد ۱۸ صفحہ (۵۳۴)
اگر جایداد کا دوامی پٹہ دیا جائے تو بھی وہی اصول متعلق ہوگا جو اوپر بیان کیا گیا ہے
دیامنی دیوی بنام سرینواس کنڈو - کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۸۴۲ -

بیوہ کے غیر کفالتی قرضہ جات کی ذمہ داری پسماندہ ذی حق کے مقابلہ مین -

(۴۳۸) جب بیوہ ضرورت کے لحاظ سے جائداد رہن رکھے تو ایسا رہن پسماندہ ذی حق کے مقابلہ مین موثر ہوگا لیکن اوسکے غیر کفالتی قرضہ جات کی بھی ذمہ داری پسماندہ ذی حق پر اوس صورت مین عاید ہوسکیگی جب اوسنے جایداد کے قایم مقام اور مالک کی حیثیت سے خاندان کی ضرورت کے لئے کوئی قرضہ لیا ہو -

رام کمار بنام ایچامنی داسی - کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۶ -
ہری موہن بنام گنیش چندر - کلکتہ جلد (۱۰) صفحہ (۸۲۳)
رنگا جو گیا بنام نمسکوی ونکٹ رتنما - مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۴۹۲ -
سکربھائی ناتھو بھائی بنام مگن لعل - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۶ -

لیکن کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ گرجیا بالا بنام سری ناتھ چندر (کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۷۶۹) قرار دیا ہے کہ جب تک جایداد پر کفالت قایم نہ کی جائے اوسوقت تک پسماندہ ذی حق پر ذمہ داری عاید نہین ہوسکتی - الہ آباد ہائیکورٹ نے بھی بمقدمہ کلو بنام فیاض علی خان (الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۴) اور بمقدمہ دھیرج سنگہ بنام منگا رام (الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۰) قرار دیا ہے کہ جب تک جایداد پر کفالت قایم نہ کی گئی ہو یا یہہ ثابت نہ ہو کہ بیوہ نے جایداد کے قایم مقام کی حیثیت سے دستاویز لکھی ہے اوسوقت تک غیر کفالتی دستاویزات کی بابت پسماندہ ذی حق پر ذمہ داری عاید نہین ہوسکتی -

جب بیوہ پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے جایداد منتقل کرے

(۴۳۹) یہہ امر مسلمہ ہے کہ بیوہ اپنی زندگی مین کامل مالک ہے گو اوسکے اختیارات محدود ہین اور جب تک وہ زندہ ہے اوسوقت تک پسماندہ ذی حق کو جایداد مین کوئی حق حاصل نہین ہو سکتا۔ ایسی حالت مین اگر بیوہ پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے کوئی جایداد منتقل کرے تو ایسی رضامندی مفصلہ ذیل اصول پر موثر ہو سکتی ہے :۔

(۱) جس شخص نے رضامندی ظاہر کی ہے اوسکے مقابلہ مین امر مانع تقریر مخالف ہے اور وہ یا اوسکے قایم مقامان اوس انتقال کے متعلق کسی قسم کا اعتراض نہین کر سکتے۔

سد وا بی بنام گر سہائے ۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۲۔

رام دین بنام مہتر اسنگھ ۔ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۷۔

(۲) بیوہ کو ضرورت کے لحاظ سے جایداد منتقل کرنے کا حق حاصل ہے اور پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے ضرورت کا قیاس قایم ہوتا ہے۔ ہر مقدمہ کے واقعات کے لحاظ سے اِس امر کے متعلق رائے قایم کی جائیگی کہ آیا رضامندی ایسے اشخاص کی اور ایسی حالت مین ہوئی ہے کہ اوس سے ضرورت کا قیاس کیا جا سکے۔

راج لکشمی دیبی بنام گوکل چندر ۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۔

شام بسندر بنام اچھن کنور ۔ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ (۸۰)

(۳) بیوہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو سکتی ہے اور ایسی دست برداری کا یہہ اثر ہوگا کہ جو شخص اوسکے مرنے کے بعد وارث ہوتا وہ فوراً وارث ہو جائیگا اور جب کوئی مرد بیوہ کے حق کے ختم ہونے کے بعد قطعی مالک ہو جائے تو وہ جایداد قطعی طور پر منتقل کر سکتا ہے۔ جب کوئی شخص ایسی حالت مین ہو کہ وہ جایداد خود منتقل کر سکتا ہے تو اوسکی رضامندی سے بھی جایداد کے کامل حقوق منتقل ہو سکینگے۔

نوبی کشور بنام ہری ناتھ ۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ (۱۱۰۲)

لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے ایک خلاف رائے قایم کی ہے اور قرار دیا ہے کہ بیوہ اگر اپنے حقوق پسماندہ ذی حق کو منتقل کرے تو پسماندہ ذی حق کو کامل حقوق حاصل نہ ہو جاینگے بلکہ اونکو بیوہ کے حقوق حاصل ہونگے اور بیوہ کے مرنے کے بعد جو شخص مستحق ہو وہ وارث ہوگا۔

رام پھول رائے بنام للا کنوری۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۱۶۔

مدن موہن بنام پورن مل۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۸۔

ڈلی سنگھ بنام سندر سنگھ۔ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۷۔

رائے کشور بنام درگا چرن۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۷۔

الہ آباد ہائیکورٹ کی اس رائے سے جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ بجرنجی سنگھ بنام منو کرنیکا (الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱) اختلاف کرکے یہہ قرار دیا ہے کہ بیوہ پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے جایداد کے کامل حقوق منتقل کر سکتی ہے لیکن جملہ اشخاص کی رضامندی حاصل کی جانی چاہیے جو پسماندہ ذی حق ہون اس مقدمہ مین اس امر کی صراحت نہین کی گئی ہے کہ ایسا انتقال اسوجہ سے جایز ہوگا کہ رضامندی سے ضرورت کا قیاس کیا جاسکیگا یا اسوجہ سے کہ پسماندہ ذی حق کو بیوہ کی دست برداری سے قطعی حقوق حاصل ہو جاینگے لیکن جملہ پسماندہ ذی حق کی رضامندی لازمی قرار دی گئی ہے۔

کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ دیبی پرشاد بنام گلاب بھگت (کلکتہ جلد ۴۰ صفحہ ۲۷۷) قرار دیا ہے کہ دائے بھاگ کی رو سے بیوہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو کر پسماندہ ذی حق کو کامل حقوق پہونچا سکتی ہے اور جب پسماندہ ذی حق کو کامل حقوق حاصل ہو جاین تو وہ خود جایداد منتقل کرنے کا مجاز ہے۔ اگر ایسی صورت مین وہ اپنی رضامندی ظاہر کرے تو اونکی رضامندی سے انتقال جایز طور پر ہو سکیگا۔ بیوہ کو اپنے جملہ حقوق سے دست بردار ہونا چاہیے۔ جایداد کے ایک حصہ کے حقوق سے دست برداری جایز

نہیں ہے اگر بیوہ پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے جایداد رہن رکھے تو انتقال اِس بنا پر جایز نہ ہوگا کہ پسماندہ ذی کو کامل حقوق حاصل ہوگئے تھے لیکن اِس بنا پر جایز ہوسکتا ہے کہ اوسکی رضامندی سے ضرورت کا قیاس قایم کیا جاسکتا ہے ۔

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر بیوہ اپنے جملہ حقوق منتقل کرے تو پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے انتقال جایز ہوگا ۔

رنگیّا نائک بنام کامنی نائک ۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ (۳۶۶)

متھو ویرو بنام وتھی لنگا ۔ مدراس جلد ۳۲ صفحہ (۲۰۶)

مرادا متھو بنام سرنیواس ۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۲۸ ۔

بمبئی ہائیکورٹ نے بھی مدراس ہائیکورٹ کی رائے سے اتفاق کیا ہے ۔

بہلو بنام باباجی ۔ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۶۵ ۔

الہ آباد اور بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جب انتقال بلا بدل ہو تو وہ پسماندہ ذی حق کی رضامندی سے جایز نہ ہوسکیگا ۔

بہلو بنام باباجی ۔ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۶۵ ۔

عبداللہ بنام رام نغل ۔ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۹ ۔

مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر بیوہ اپنے حقوق سے دست بردار اِس شرط سے ہوئی ہو کہ پسماندہ ذی حق کسی شخص کو جسے بیوہ نے نامزد کیا ہو کچھ حصہ جایداد کا دے تو ایسی دست برداری جایز ہے ۔

چلّا سبیا بنام ملوری تیّا چھر میّا ۔ مدراس جلد ۳۱ صفحہ (۴۴۶)

رضامندی کی نوعیت ۔ (۴۰۴) رضامندی جسکی بنا پر بیوہ کو کامل حقوق منتقل کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے صراحتاً ہوسکتی ہے یا معناً ۔ ایسی رضامندی شخص رضامندی دہندہ کے دستخط کرنے یا گواہی کرنے سے

ثابت کی جا سکتی ہے - اگر وہ شخص ایسے انتقال کے وقت موجود ہو یا اوسکو اوسکا علم
ہو اور وہ اوسپر صبر کرے تو وہ معنوی رضامندی سمجھی جائیگی -

ہیش بنام لوگر - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۷ -

رضامندی نیک نیتی سے ظاہر کی جانی چاہیئے یعنی رضامندی کسی واقعی انتقال کے متعلق ہونی چاہیئے اور نہ کسی فرضی انتقال کے متعلق جو شخص رضامند کے سوائے کسی اور شخص کو محروم کرنے کی غرض سے کیا گیا ہو -

کولنڈیا شولاگن بنام ویدیتھو - مدراس جلد ۱۹ صفحہ (۳۳۷)

رضامندی اس علم سے ظاہر کی جانی چاہیئے کہ اوس سے اوسکے حقوق پر اثر پڑیگا اور بیوہ صرف اپنے حین حیاتی حقوق منتقل نہین کر رہی ہے بلکہ جایداد مین قطعی حقوق منتقل کر رہی ہے جبکا اوسکو بغیر شخص رضامند کی رضامندی کے اختیار حاصل نہین ہے جب شخص رضامند پردہ نشین عورت ہو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے -

جیون سنگھ بنام مصری لعل - الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۶ -

شام سندر بنام اچھن کنور - الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ (۷۱)

ٹیکارام بنام ڈپٹی کمشنر بارابنکی - کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ (۷۰۷)

بیوہ کے خلاف ڈگری اور اوسکی تعمیل مین جایداد کا انتقال -

(۱۴۴) جب بیوہ کے ذاتی قرضہ کی بابت کوئی ڈگری حاصل کی جائے اور اوسکی تعمیل مین جایداد نیلام ہو تو جایداد کے متعلق بیوہ کے محدود حقوق منتقل ہونگے اور بیوہ کے مرنے کے بعد جو شخص پسماندہ ذی حق ہو وہ خریدار سے جایداد واپس پا سکیگا -

جگل کشور بنام جوتندر موہن - کلکتہ جلد (۱۰) صفحہ (۹۸۵)

نرنامیا بنام واسیٹو - مدراس جلد (۱۷) صفحہ ۲۰۸ -

برج لعل بنام جیون کشور - کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۵ -

کرشنو گوبند بنام ہیم چندر - کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۱۱ -

جب قرضہ کی نوعیت ایسی ہو کہ اوسکی تعمیل مین جایداد کے کامل حقوق نیلام ہو سکتے ہین تو کارروائی سے یہہ ظاہر ہونا چاہئے کہ ڈگری کل حقوق کے مقابلہ مین حاصل کی گئی ہے اور پسماندہ ذی حق کا حق بھی منتقل کرنا مقصود ہے - پسماندہ ذی حق کا فریق بنایا جانا لازمی نہین ہے لیکن اگر وہ فریق بنائے جانے کی خواہش کرے تو وہ فریق بنایا جائیگا - اگر صرف بیوہ کے مقابلہ مین کارروائی کی جائے تو بھی کل حقوق منتقل ہو سکتے ہین کیونکہ وہ کل جایداد کی مالک ہے - ایسی حالت مین یہہ ثابت ہونا ضروری ہے کہ ڈگری جایداد کے متعلق کل حقوق کے بارہ مین صادر ہوئی ہے - اور بیوہ بحیثیت قایم مقام جایداد مدعی علیہ تھی -

ویراندرا آئر بنام مرودگاناچیر - مدراس جلد ۴۳ صفحہ ۱۸۸ -

لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے بمقدمہ کلو بنام فیاض علی خان (الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۴) اسکے خلاف رائے قایم کی ہے اور پسماندہ ذی حق کا فریق بنایا جانا لازمی قرار دیا ہے -

بیوہ کے مقابلہ مین آخری مالک جایداد کے قرضہ کی بابت ڈگری

(۲۴۴) جب آخری مالک جایداد کے مقابلہ مین کوئی قرضہ ہو تو اوسکی ذمہ داری اوسکی کل جایداد پر عاید کیجا سکتی ہے - اگر ڈگری اوسکی زندگی مین حاصل کی گئی ہو تو اوسکی تعمیل بیوہ کو قایم مقام بنا کر کیجا سکتی ہے اور اس صورت مین صرف بیوہ کے محدود حقوق منتقل نہ ہونگے بلکہ جایداد کے کامل حقوق جو اصل مدیون کو حاصل تھے منتقل ہو جائینگے - لیکن اگر اصل مدیون کے مقابلہ مین ڈگری صادر نہ ہوئی ہو اور بیوہ کو مدعی علیہ بنا کر ڈگری حاصل کی جائے تو ڈگری جایداد پر صرف اوس صورت مین موثر ہوسکیگی جب وہ دراصل قایم مقام ہو - اگر بیوہ متوفی کی قایم مقام نہ ہو بلکہ کوئی اور شخص قایم مقام ہو تو بیوہ کے مقابلہ مین جو ڈگری حاصل کی جائے وہ اوس شخص کے مقابلہ مین موثر نہ ہوسکیگی جو دراصل قایم مقام اور قابض جایداد ہو -

سدابرت پرشاد بنام پھول باش کنور - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ (۱)

پھول باش کنور - بنام لالہ جوگیشور - کلکتہ جلد ۱ صفحہ (۲۰۶)

پنڈری بنام منی لعل - کلکتہ جلد ۲ صفحہ (۳۹۵)

جٹھانانک بنام ونکٹپا - بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴ -

اکوبا دادا بنام سکھارام - بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۲۹ -

سوبھنا بنام ونکٹ کرشنا - مدراس جلد ۱۱ صفحہ (۴۰۸ -)

جب بیوہ دراصل جایداد کی قایم مقام ہو تو جو ڈگری اوسکے مقابلہ مین حاصل کی جائے وہ اوسکی ذاتی جایداد پر موثر ہو گی بلکہ صرف اوس جایداد پر موثر ہو گی جو اوسکو شخص متوفی سے پہونچی ہو -

مقدمہ رادھا - بمبئی جلد ۱۲ صفحہ (۲۲۸)

جب کوئی شخص نابالغ بیٹا اور بیوہ چھوڑکر فوت ہوا اور اوسکے قرضہ کی بابت بیوہ کے مقابلہ مین دعوی کیا جائے اور ڈگری کی تعمیل مین وہ حقوق نیلام کئے جائین جو اوس شخص کو حاصل تھے تو محض اسوجہ سے کہ نابالغ بیٹا فریق نہین بنایا گیا ہے خریدار نیلام محروم نہ ہوسکیگا ایسی ڈگری سے ظاہر ہوتا ہے کہ متوفی کے حقوق نیلام کئے جا رہے ہین نہ کہ بیوہ کے -

الک منی بنام بنی مادھو - کلکتہ جلد ۴ صفحہ (۶۷۷)

اچت رامچندر بنام منجا ناتھہ - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ (۵۳۹)

جب بیوہ کے مقابلہ مین ڈگری حاصل کی گئی ہو تو وہ اوس لڑکے پر بھی موثر ہو گی جو من بعد متبنی لیا جائے - ایسی صورت مین اگر تبنیت کے بعد بلا متبنی بیٹے کو فریق بنائے ہوئے مرافعہ کیا جائے تو مرافعہ کا فیصلہ متبنی بیٹے کے مقابلہ مین بھی قابل نفاذ ہوگا -

ہری ہرن متر بنام بھوبن ایشوی - کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ (۴۰)

جب ڈگری متوفی کے قرضہ کی بابت ہو تو تعمیل کی کارروائی کی تعبیر سختی کے ساتھہ نہ کیجائیگی بلکہ جہانتک ممکن ہو گا خریدار نیلام کو وہ حقوق منتقل ہو جائینگے جو متوفی کو حاصل تھے جبکہ بیوہ کو

مقابلہ مین نیک نیتی سے کارروائی کی گئی ہو۔

دربھنگا بنام کمار۔ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ (۴۵۹)

بشیشور بنام پھیشور۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۷۔

رام کشور بنام کالی کنٹو۔ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۷۹۔

جونندر بنام جوگل۔ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۷۔

جوگل کشور بنام جونندر۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۵۔

ہری و دیا پنتھم بنام منگشی۔ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۵۔

ہرو داکنٹا بنام جونندر۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۹۔

بیوہ کے اختیارات جایداد منقولہ کے متعلق۔

(۴۴۳) دھرم شاستر متعلقہ بنگال و بنارس کی روسے جایداد منقولہ اور غیر منقولہ کے متعلق بیوہ کے اختیارات مین کوئی فرق نہین ہے۔ ہر قسم کی جایداد کے متعلق اوسکے اختیارات یکسان محدود ہین۔

بھگوان دین بنام مینا بائی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۹۔ پریوی کونسل صفحہ ۲۳۔

درگاناتھ بنام چنتامنی۔ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۴۔

بمبئی اور مدراس ہائیکورٹ نے بھی اب یہہ قرار دیا ہے کہ بیوہ کو جایداد منقولہ کے انتقال کے متعلق اوسیطرح محدود اختیارات حاصل ہین جسطرح غیر منقولہ کے متعلق ہین۔

بندرھی ناتھ بنام گوبند۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۵۹۔

گدادھر بھٹ بنام چندر بھاگا بائی۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۶۹۰۔

شاچھمن لعل بنام دوشی گنیش۔ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۵۳۔

نرسما بنام ونکٹ ڈدی۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۹۰۔

پوچی رامیا بنام جگ پتی۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۰۵۔

جب بیوہ ناجایز طریقہ سے اختیارات استعمال کر رہی ہو تو کون شخص اوسکے مقابلہ مین دعویٰ کرسکتا ہے۔

(۴۴۴) بیوہ کو محدود اختیارات

حاصل ہین اور اگر وہ جایداد کو اسطرح استعمال کرے کہ پسماندہ ذی حق کے حقوق پر مضر اثر پڑے تو وہ بیوہ کے مقابلہ مین دعوی کر سکتا ہے۔ گو پسماندہ ذی حق کا حق مشروط ہے لیکن اوسکو دعوی کرنے کا حق حاصل ہے۔

لکھی بنام گوکل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۴۷۔
کنور گلاب بنام راو کرن۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶۔
جمنا بنام باما سندری۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۹۔
آدی دیو بنام دوکھا رام۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۳۲۔
ہیم چندر بنام سرنامتی۔ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۴۔
رد جومتی بنام ٹرملکھو۔ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۹۔

صرف عین پسماندہ ذی حق دعوی رجوع کر سکیگا۔

مداری بنام مالکی۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۲۸۔
رگھناتھ بنام ٹھکری۔ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۔
باما سندری بنام باما سندری۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۱۔

لیکن اگر ایسا شخص بیوہ سے سازش کرکے اپنے بعد کے ورثا کو محروم کرنے کی کوشش کر رہا ہو یا ایسے شخص کو صرف حین حیاتی حقوق حاصل ہون تو وارث مابعد دعوی کر سکیگا۔

کنور گلاب بنام راو کرن۔ مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶۔
آنند بنام کورٹ آف وارڈز۔ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۴۔
بالگوبند بنام رام کمار۔ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۳۱۔
گوری بنام گرسہائے۔ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۱۔
جھولا بنام کنٹا پرشاد۔ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۴۱۔
محمد بنام کرشنن۔ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۶۔

منتھا بنام مدر وبیلی - الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۴۰۶ -
میگھہ رائے بنام رام کھلاون رائے - الہ آباد جلد ۳۵ صفحہ ۳۲۶ -
کنداسامی بنام الکمل - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵ -
رگھوپتی بنام نرمیولائے - مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۲ -
چدمبر ریڈیر بنام نملل - مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۴۱۰ -
بالگوبند بنام مالکی - الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۲۸ -
ایشور نراین بنام جانکی - الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲ -

پسماندہ ذی حق کن افعال کی بابت دعوی کرسکتا ہے۔

(۴۴۵) پسماندہ ذی حق بیوہ کے مقابلہ مین اوسکے ایسے افعال کی بابت دعوی کرسکتا ہے جن سے -

(۱) جایداد کی مالیت کم ہوتی ہو -
(۲) پسماندہ ذی حق کے حقوق معرض خطر مین آتے ہون -

ضمن (۱) مین ہر قسم کا اتلاف داخل ہے - بیوہ کو جایداد کے استعمال کرنے کا قطعی حق حاصل ہے لیکن جب اوسکے طرز عمل سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ جایداد استعمال نہین کررہی ہے بلکہ برباد کررہی ہے تو پسماندہ ذی حق اوسکے انسداد کے لئے دعوی رجوع کرسکتا ہے -

ضمن (۲) کے تحت مین استقرار حق کے مقدمات داخل ہین - ایسے مقدمات دو قسم کے ہوسکتے ہین :-

(الف) اِس امر کے متعلق استقرار کہ بتنیہ تبنیت کالعدم ہے -
(ب) اِس امر کے متعلق استقرار کہ بیوہ نے جو جایداد منتقل کی ہے اوسکے متعلق قطعی حقوق منتقل نہین ہوئے ہین بلکہ صرف بیوہ کے محدود حقوق منتقل ہوئے ہین -

قانون دادرسی خاص ایکٹ (۱) ۱۸۷۷ء دفعہ ۴۲ -

قانون دادرسی خاص ممالک محروسہ سرکار عالی نشان (۷) ۱۳۱۷ف دفعہ ۳۷ تمثیلات ۴ و ۵
جب بیوہ کو کچھہ رقم کی ضرورت ہو اور وہ اوسکے لئے جایداد کا ایک جز منتقل کرنیکی مجاز ہو اور وہ کل جایداد یا اوسکا بہت زیادہ حصہ بیع کردے تو ایسی حالت مین پسماندہ ذی حق اس امر کی ڈگری حاصل کرسکیگا کہ بیوہ کے مرنے کے بعد وہ اوسقدر رقم ادا کرکے جسکی بیوہ کو جایز طور پر ضرورت تھی کل جایداد واپس لے سکیگا۔
گوبند بنام بلدیو سنگہ۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۰۔

باب ۱۹

استری دھن

استری دھن کی تعریف۔

(۶۴۴) "استری دھن" سے عورتون کی خاص جایداد مراد ہے۔ منو باب (۸) فقرہ (۴۱۶) و باب (۹) فقرہ (۳) مین حکم ہے کہ عورتین جایداد نہین حاصل کرسکتین اور وہ ہمیشہ کسی نہ کسی کی ولایت مین رہتی ہین۔ شادی کے قبل باپ کی ولایت مین۔ شادی کے بعد شوہر کی ولایت مین اور شوہر کے مرنے کے بعد اپنے بیٹے کی ولایت مین لیکن باوجود اسکے شاستروں مین بعض قسم کی جایداد کے متعلق عورتون کو قطعی اختیارات دیئے گئے ہین اور ایسی جایداد کا سلسلہ وراثت بھی مردون کی جایداد کے سلسلہ وراثت سے مختلف ہے۔ اس قسم کی جایداد کو استری دھن کہتے ہین۔ منو۔ نارد۔ وشنو۔ کاتیائن۔ الیستمو۔ ویاسس۔ دیوالہ اور یاگیولک کے اقوال کے موافق استریدھن سے صرف وہ جایداد مراد ہے جو اوسکے رشتہ دارون کی طرف سے اوسکو دی جائے اور اوسکا زیور اور کپڑے غیراشخاص کی طرف سے جو جایداد اوسکو ہبہ کی جائے وہ اوس صورت مین استری دھن ہوسکیگی جب ہبہ ازدواج کے وقت یا بعض اقوال کے

بموجب اوسوقت کیا گیا ہو جب شوہر زوجہ کو اپنے گھرلے جارہا ہو۔
غیراشخاص کی جانب سے جو جایداد کسی اور وقت ہبہ کی گئی ہو یا جو جایداد کہ اوسنے اپنی محنت یا ہنر سے حاصل کی ہو وہ استری دھن نہین ہے۔ ٹیگور لکچرز بابت سنہ ۱۸۷۸ع طبع سوم صفحہ ۲۸۷۔

دھرم شاستر متعلقہ بنارس۔ متاکشرا۔

(۴۴۷) متاکشرا مین لفظ "استری دھن" بہت وسیع معنی مین استعمال کیا گیا ہے اور اوس سے ہر قسم کی جایداد مراد ہے جو کسی طریقہ سے بھی عورت کو پہونچی ہو۔
استری دھن کی وراثت کا جو خاص قاعدہ قرار دیا گیا ہے وہ اوس جایداد سے متعلق نہین ہوتا جو عورت کو وراثتاً پہونچی ہو۔ ایسی جایداد گو متاکشرا کے معنی مین استری دھن ہے لیکن اوس جایداد مین عورت کے حقوق محدود ہوتے ہین اور سلسلہ وراثت کا اوس سے قایم نہین کیا جاتا ہے بلکہ اوس مرد سے کیا جاتا ہے جس سے اوس نے جایداد وراثتاً حاصل کی ہے۔
بھگوان دین دوبے بنام مینا بائی۔ ویکلی رپورٹر جلد (۹) پریوی کونسل صفحہ ۲۳۔
مسماۃ ٹھاکروئی بنام رائے بالک رام۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ ۳۔

دھرم شاستر متعلقہ بمبئی۔ دونار میوکھہ۔

(۴۴۸) استری دھن کی تعریف کے متعلق میوکھہ اور متاکشرا مین کوئی اختلاف نہین ہے۔ میوکھہ مین بھی ہر قسم کی جایداد کو جو عورت کو پہونچے استری دھن قرار دیا گیا ہے اور اس امر کی بھی صراحت کی گئی ہے کہ صرف بعض قسم کے استری دھن کے متعلق عورت کو قطعی اختیارات حاصل ہوتے ہین۔
میوکھہ باب (۴) فصل (۱۰) فقرہ (۱) و (۲)۔

دھرم شاستر متعلقہ ڈریویڈا۔ پرسرا مادھو و سمرتی چندریکا۔

(۴۴۹) پرسرا مادھو اور سمرتی چندیکا مین

لفظ استری دھن اوسقدر وسیع معنی مین استعمال نہین ہوا ہے جسطرح متاکشرا مین استعمال ہوا ہے۔
سمرتی چندریکا مین استری دھن کی مفصلہ ذیل تقسیم کی گئی ہے :۔

(۱) ادھیگنی یعنی جو ازدواج کی رسم کے وقت دیا جائے۔

(۲) ادھیہ وہے نیکا یعنی جو اوسوقت دیا جائے جب شوہر زوجہ کو اپنے گھر لیجاتا ہو۔
ان دونون قسم کی جایداد کو استری دھن قرار دیا گیا ہے خواہ وہ رشتہ دارون نے
دی ہو یا غیر اشخاص نے۔

(۳) پریتی دت یعنی وہ جایداد جو رشتہ دارون نے محبت کی وجہ سے دی ہو۔

(۴) جو جایداد کہ شوہر یا والدین یا بیٹے یا اور رشتہ دارون نے ہبہ کی ہو۔

(۵) ادھی ویدنیکا یعنی وہ جایداد جو شوہر نے کسی اور عورت سے ازدواج
کے وقت دی ہو۔

(۶) شلک یعنی انعام۔

(۷) انوے دھیہ یعنی ہبہ مابعد۔

مفصلہ ذیل جایداد کو بالصراحت استری دھن سے خارج کیا گیا ہے :۔
محنت یا مزدوری کی آمدنی۔ مشروط ہبہ۔ جو جایداد غیر اشخاص سے (سوائے
صورت ۱ و ۲ کے) حاصل کی گئی ہو۔

دھرم شاستر متعلقہ بنگالا۔ دیوا دچنتامنی۔

(۴۵۰) دیوا دچنتامنی مین بھی لفظ استری دھن محدود
معنی مین استعمال کیا گیا ہے۔ مفصلہ ذیل قسم کی جایداد کو
استری دھن قرار دیا گیا ہے :۔

(۱) ادھیگنی یعنی جو جایداد ازدواج کے وقت دی جائے۔ خواہ رشتہ دارون
کی طرف سے خواہ غیر اشخاص کی طرف سے۔

(۲) ادھیہ وہے نیکا یعنی جو جایداد اوسوقت دی جائے جب شوہر زوجہ کو اپنے

گھرسے جار ہا ہو۔ ایسی جایداد خواہ رشتہ دارون خواہ غیراشخاص۔

(۳) پرتی دت یعنی وہ جایداد جو محبت کی وجہ سے دی جائے۔

(۴) جو جایداد بھائی نے دی ہو۔

(۵) جو جایداد مان نے دی ہو۔

(۶) جو جایداد باپ نے دی ہو۔

(۷) ادھی ویدنکا یعنی وہ جایداد جو شوہر نے کسی اور عورت سے ازدواج کے وقت دی ہو۔

(۸) شلک یعنی وہ جایداد جو کسی لڑکی کو اوسوقت دی جائے جب اوس سے ازدواج کی خواہش کی جائے۔

(۹) انوے دھیہ یعنی ہبہ مابعد۔

(۱۰) عورت کا زیور۔

(۱۱) جو جایداد کہ عورت کے نان ونفقہ کے لیے مخصوص کی جائے۔

سوداُنک کی اصطلاح ہر قسم کے استری دھن کے لئے استعمال ہوتی ہے جو رشتہ دار محبت کی وجہ سے ہبہ کرین۔

دھرم شاستر متعلقہ بنگال۔ دائے بھاگ۔

(۴۵۱) دائے بھاگ مین لفظ "استری دھن" محدود معنی مین استعمال ہوا ہے۔ اوس سے وہ خاص جایداد مراد ہے جسکے متعلق عورت کو قطعی اختیارات حاصل ہین اور جسکے متعلق سلسلہ وراثت اوسی سے قایم ہوتا ہے۔ جب شوہر نے اپنی زوجہ کو کوئی جایداد ہبہ کی ہو تو وہ استری دھن ہے لیکن اوسکے غیرمنقولہ ہونے کی صورت مین وہ اوسکو بغیر شوہر کی رضامندی کے منتقل نہین کرسکتی ہے۔

دائے بھاگ۔ باب (۴) فصل (۱) فقرہ (۱۸ و ۱۹ و ۲۳)

جب عورت مخالفانہ قبضہ کی بنا پر کوئی جایداد حاصل کرے تو ایسی جایداد اوسکی استری دھن ہوگی۔

موہم بنام کاشی۔کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔

کہتی بنام مساۃ امری ۔ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۸۹۔

دائے بھاگ مین اِس امر کی بھی صراحت کی گئی ہے کہ جب کسی عورت کو کوئی جایداد وراثتاً پہونچے تو وہ اوسکی استری دھن نہ ہوگی۔

دائے بھاگ۔باب (۴) فصل (۱) فقرہ (۱۱ و ۱۲)

ایضاً باب (۱۱) فصل (۱) فقرہ (۵۸) و فصل (۲) فقرہ (۳۰ و ۳۱)

دائے بھاک کی رو سے اگر غیر اشخاص ادھیگنی کے طور پر جایداد ہبہ کرین تو وہ استری دھن ہوسکتی ہے لیکن ادھیہ دہے ہنکا کے طور پر استری دھن نہین ہے۔

دائے بھاگ باب چہارم فصل (۱) فقرہ (۷ و ۸)

شلک۔ | (۵۲ ۴) دائے بھاگ مین لفظ "شلک" کے دو مختلف مفہوم بیان کئے گئے ہین:—

(۱) وہ جایداد جو لڑکی کو اِس غرض سے دی جائے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر جانے پر رضامند ہو جائے۔

(۲) وہ انعام جو عورت کو اِس غرض سے دیا جائے کہ وہ اپنے شوہر یا کسی اور رشتہ دار کے اجرت کے کام پر جانے کے لئے رضامند ہو جاے۔

دائے بھاگ باب دہم فصل (۳) نمبرہ (۱۹ و ۲۱)

دائے بھاگ باب (۴) فصل (۱) فقرہ (۲۰)

جو جایداد کسی عورت کو وراثتاً پہونچی ہو وہ استری دھن ہے یا نہین | (۵۳ ۴) مختلف مقامات مین جو کتب رائج ہین اونکے لحاظ سے استری دھن کی تعریف کی گئی ہے میتاکشرا

کی رو سے وہ جایداد جو کسی عورت کو وراثتاً پہونچے وہ استری دھن ہے لیکن دائے بھاگ کی رو سے ایسی جایداد استری دھن نہین ہے -

دھرم شاستر متعلقہ بنگال - (۴۵۴) دھرم شاستر متعلقہ بنگال کی رو سے جب کوئی عورت خواہ بیوہ کی حیثیت سے خواہ بیٹی کی حیثیت سے کسی مرد کی وارث ہوتی ہے تو اوس جایداد مین اوسکے حقوق محدود ہوتے ہین اور اوسکا حق ختم ہونے کے بعد متوفی مرد سے وراثت کا سلسلہ قایم ہوتا ہے - جب کوئی عورت کسی استری دھن کی وارث ہوتی ہے تو ایسا استری دھن اوس عورت کے ہاتھہ مین استری دھن باقی نہین رہتا -

پران کشن سنگہ بنام مسماۃ بھگوتی - سلکٹ رپورٹ جلد ا صفحہ ۴ -
سری ناتھہ گنگولی بنام سریو منگولا دیی - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۸ -
بھوبن موہن بنرجی بنام مدن موہن سنگہ - لا رپورٹ مولفہ شوم جلد ا صفحہ ۳ -
پران کشن بنام سری ناتھی نین منی - کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ -
ہردیال بنام گریشن - کلکتہ جلد ۷ ا صفحہ (۱۱۹)
شیو شنکر بنام دیوی - الہ آباد جلد (۲۵) صفحہ ۴۶۸ -
شیو پرتاب بنام الہ آباد بنک - الہ آباد جلد (۲۵) ۴۷۶ -

دھرم شاستر متعلقہ بنارس - (۴۵۵) گومتاکشرا مین اوس جایداد کو استری دھن قرار دیا گیا ہے جو کسی عورت کو وراثتاً پہونچے لیکن سب قسم کے استری دھن کے متعلق عورت کو غیر محدود اختیارات نہین دیے گئے ہین - ایسی جایداد کے متعلق جو عورت کو کسی مرد سے یا کسی عورت سے وراثتاً پہونچے یہہ قرار دیا گیا ہے کہ عورت کے اختیارات قطعی نہ ہونگے اور اوسکے مرنے کے بعد سلسلہ وراثت کا اوس عورت سے نہین بلکہ اوس شخص سے قایم کیا جائیگا جس سے

اوسنے جایداد حاصل کی تھی۔
مسماۃ ٹھاکردئی بنام رائے بالک رام۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ ۳
بھگوان دین دوبے بنام مینا بائی۔ ویکلی رپورٹر جلد (۹) پریوی کونسل صفحہ ۲۳۔
دیو پرشاد بنام لجّو رائے۔ ویکلی رپورٹر جلد (۲۰) صفحہ (۱۰۲)
دولت کنور بنام برما دیو سہائے۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۔
چھوٹے لعل بنام چُنّو لعل۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۶۔
ایضاً کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۶۵۔
شیو شنکر بنام دیبی۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۶۸۔
شبو پرتاب بنام الہ آباد بنک۔ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۷۶۔
جو بشورکنور بنام اوگر رائے۔ کلکتہ جلد (۹) صفحہ (۷۲۵)

دھرم شاستر متعلقہ مدراس	(۴۵۶) بنارس کے لئے جو اصول قرار دیا گیا ہے

وہی پریوی کونسل نے مدراس سے بھی متعلق قرار دیا ہے۔
منو وو گندھا بنام دورا سنگہ تاور۔ مدراس جلد ۳ صفحہ (۲۹۰)
ونکٹ اما بنام ونکٹ رامنا۔ مدراس جلد (۲۵) صفحہ (۶۷۸)
دھرم شاستر متعلقہ مدراس کی روسے ایسی جایداد استری دھن نہین ہے جو کسی عورت کو وراثتاً پہونچے۔
کلکٹر مسلی پٹم بنام کاولی ونکٹ نراین اپّا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲۔ پریوی کونسل صفحہ ۶۱۔
پی۔ بچی راجو بنام دی ونکٹ اپاڈو۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰۲۔
جب استری دھن کسی عورت کو وراثتاً پہونچے تو وہ استری دھن باقی نہین رہتا۔
سنگما گنتھمل بنام ولو دا مدلی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۳۱۲)
ونکٹ اما بنام بھوجا۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ (۱۰۷)

سُبر امینسیم بنام ارونا چیلم - مدراس جلد ۲۸ صفحہ (۱)
جنکی ستی ٹہنام مرلیا لا - مدراس جلد ۳۲ صفحہ (۵۲۱)

دھرم شاستر متعلقہ بمبئی - (۵۷۴) بمبئی مین متاکشرا کی عام تعریف تسلیم کی گئی ہے اور قرار دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی جایداد جو عورت کو پہونچے وہ اوسکی استری دھن ہے - لیکن جو جایداد عورت کو وراثتاً پہونچتی ہے اوسکے متعلق یہہ فرق قایم کیا گیا ہے کہ جب جایداد بیوہ وغیرہ کی حیثیت سے پہونچتی ہے تو اوسکے مرنے کے بعد وہ جایداد اوس مرد کے ورثار کو پہونچتی ہے جس سے اوس عورت نے پائی تھی لیکن جایداد بیٹی وغیرہ کی حیثیت سے پہونچتی ہے تو اوسکو قطعی اختیارات حاصل ہوتے ہین اور سلسلہ وراثت اوسی سے قایم ہوتا ہے - مفصلہ ذیل مقدمات مین قرار دیا گیا ہے کہ بیوہ کو اپنے شوہر کی جایداد منقولہ کے متعلق جو قطعی اختیارات حاصل ہین اونکا منشار یہہ نہین ہے کہ وہ اوسکو بذریعہ وصیت منتقل کر سکے - بلکہ ہر قسم کی جایداد منقولہ وغیر منقولہ کا وارث بیوہ کے مرنے کے بعد اوسکے شوہر کا وارث ہوگا -

گوداد ھربھٹ بنام چندر بہاگا بائی - بمبئی جلد ۷ صفحہ (۶۹۰)
چمن لعل بنام گنیش - بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۴۵۳ -
بمقدمہ پندھری ناتھ بنام گوبند (بمبئی جلد (۳۲) صفحہ (۵۹) قرار دیا گیا ہے کہ بیوہ ایسی جایداد ہبہ نہین کر سکتی ہے -
بہو اور ماں بھی جب وارث ہون تو اونکے اختیارات بیوہ کے مساوی ہین -
دھوندی بنام رادھا بائی - بمبئی جلد ۲۶ صفحہ (۵۴۶)
بیچ بھوکن داس بنام بائی پاروتی - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۲۶ -
مفصلہ ذیل مقدمات مین یہہ اصول تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ عورتین جو خاندان مین پیدا ہونے کی وجہ سے گوتراج سپنڈ ہین گو ازدواج کی وجہ سے اونکا گوتر تبدیل ہوگیا ہے

جب وارث ہوتی ہین تو وہ قطعی مالک ہوتی ہین اور سلسلہ وراثت اون سے قایم ہوتا ہے نہ کہ اوس مرد سے جسکی وہ وارث ہوتی ہین - دوسرے الفاظ مین ایسی جایداد اونکی استری دھن ہے :-

ونائک انندراو بنام لکشمی بائی - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱) صفحہ ۱۱۷-

نول رام آتما رام بنام نندکشور - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱) صفحہ ۲۰۹-

بھاشکر ترمبک آچاریہ بنام مہادیو رامجی - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۶) مقدمات ابتدائی دیوانی صفحہ (۱)

بجے رنگم بنام لکشمن - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۸) مقدمات ابتدائی دیوانی صفحہ ۲۴۴

بھاگیرتی بائی بنام کونجی راو - بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵-

گندھی بنام بائی جادب - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۲

دھنپا بنام ساوتری - بمبئی جلد ۲۳ صفحہ (۵۱۰)

رندا بائی بنام اناچاری - بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۶-

مادھو رام بنام داوے - بمبئی جلد ۲۱ صفحہ (۷۳۹)

گولاب بنام تیوبہ - بمبئی جلد ۳۱ صفحہ (۴۵۳)

بھاو بنام رگھناتھ - بمبئی جلد ۳۰ صفحہ (۲۲۹)

لیکن بمقدمہ بندھاری ناتھ بنام گوبند بمبئی جلد (۳۲) صفحہ ۵۹ (۶۸ و ۶۹) پر اسکے متعلق کچھ شبہ ظاہر کیا گیا ہے -

گنیش بنام ڈاگھو - بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۶۱۰-

برج بھوکنداس بنام بائی پارلی - بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۲۶-

جو فرق کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے وہ اوس صورت مین متعلق نہین ہے جب دادی اپنی پوتی کا استری دھن وراثتاً پاتی ہے اور اوس صورت مین قرار دیا گیا ہے کہ

دادی کو قطعی حق حاصل ہوگا؛ اور جایداد اوسکی استری دھن ہوگی۔
گندھی بنام بائی جادب۔ بمبئی جلد ۴ ۲ صفحہ (۱۹۲)
بھاو بنام رگھناتھ۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۹۔
کیسر بائی بنام ہنس راج۔ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۴۔
جن عورتون کو اوس جایداد مین جو اونکو وراثتاً پہونچتی ہے قطعی حقوق حاصل ہین اونسے سلسلہ وراثت کا اوسیطرح قایم ہوتا ہے جسطرح کہ دوسرے قسم کے استری دھن کا قرار دیا گیا ہے صرف اِس فرق کے ساتھ کہ بیٹون کو بیٹیون کے مقابلہ مین مرجح حق حاصل ہے۔
منی لعل ریوادت بنام بائی ربوا۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ (۷۵۸)

جایداد جو عورت کو خاندان مشترکہ کی تقسیم کے وقت ملے

(۴۵۸) متاکشرا مین جو استری دھن کی تعریف کی گئی ہے اوسکے لحاظ سے ایسی جایداد جو مان وغیرہ کو خاندان مشترکہ کی جایداد کی تقسیم کے وقت ملے استری دھن ہے لیکن پریوی کونسل نے قرار دیا ہے کہ ایسی جایداد پر مان وغیرہ کو صرف اوسی قسم کے اختیارات حاصل ہونگے جو اوس جایداد پر ہوتے ہین جو وراثتاً پہونچتی ہے۔ ایسی جایداد کے وارث اوسکے شوہر کے نہ کہ اوسکے ورثا ہونگے۔
دیوی منگل پرشاد بنام مہادیو پرشاد۔ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ (۲۳۴)
دائے بھاگ کی رو سے ایسی جایداد استری دھن نہین ہے اور ایسی جایداد اوسکے شوہر کے ورثا کو پہونچیگی۔
سرولاداس بنام بھوبن موہن نیوگی۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ (۲۱۴)
بھینگی بنام کدارناتھ۔ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ (۷۵۸)
ڈریویڈا اور متھلا کے احکام کے لحاظ سے بھی ایسی جایداد استری دھن نہ سمجھی جائیگی۔ اور جو

اصول کہ متذکرہ صدر مقدمہ دیوی منگل پرشاد بنام مہادیو پرشاد مین قرار دیا گیا ہے وہی متعلق ہوگا۔

سرولا بنام بھوبن۔ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۲۔
ہردو کنٹ بنام بہاری لعل کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۹۔
تریپو راسندری بنام دکشنا موہن۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۶۹۸۔
چھدو بنام خوبت۔ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۔
سری پال رائے بنام سورج ملی۔ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۸۲۔
دنیش چندر رائے بنام بیراج کامنی داسی۔ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۸۷۔

استری دھن کی تعریف کا خلاصہ

(۴۵۹) لفظ استری دھن کے مختلف حصص ملک مین جو معنی قرار دیئے گئے ہین اوسکی تفصیل اوپر کی جا چکی ہے۔ ذیل مین اوسکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

استری دھن کے حصول کے مفصلہ ذیل طریقے ہین :۔

۱۔ ہبہ۔
۲۔ خریداری یعنی بدل دیگر حقوق حاصل کرنا۔
۳۔ وراثت۔
۴۔ تقسیم۔

ہبہ۔

(۴۶۰) ہبہ رشتہ دارون کی طرف سے ہوسکتا ہے یا غیر اشخاص کی طرف سے۔

رشتہ دارون کی طرف سے۔

جب رشتہ دارون کی طرف سے جایداد ہبہ ہو تو جملہ مکاتب کی رو سے وہ استری دھن قرار دی گئی ہے البتہ جب شوہر نے جایداد غیر منقولہ زوجہ کو ہبہ کی ہو تو وہ بلا اجازت شوہر اوسکو

منتقل نہین کرسکتی -

داۓ بھاگ باب ۴ فصل (۱) فقرہ (۱۸ و ۱۹ و ۲۳)

غیر اشخاص کی طرف سے - | جب ہبہ غیر اشخاص کی طرف سے ہو تو وہ بنارس اور بمبئی کے مکتب کی روسے ہر حالت مین استری دھن ہے لیکن اور مکاتب

کی روسے صرف اوس صورت مین استری دھن ہو گی جب ازدواج کے وقت جایداد ہبہ کی جاۓ یعنی ادھیگنی ہو -

جب غیر اشخاص کی جانب سے جایداد کسی بیوہ کو ہبہ کی جاۓ تو وہ استری دھن ہے -

برج اندر بنام رانی جانکی - کلکتہ لا ریورٹ جلد ا صفحہ ۳۱۸ -

اگر جایداد وصیت کی روسے دی جاۓ تو اوسکی نوعیت ہبہ کی ہے اور اگر جایداد ہبہ کئے جانے کی صورت مین استری دھن ہوتی تو وصیت کے ذریعہ سے منتقل ہونے کی صورت مین بھی استری دھن ہو گی -

جادو ناتھ سرکار بنام بسنت کمار راۓ چودھری - ویکلی رپورٹر جلد (۱۹) صفحہ (۲۶۴) -

اگر شوہر اپنا ملکی زیور اپنی زوجہ کو دیدے یا زوجہ اوس زیور کو ہمیشہ استعمال کرتی ہو تو وہ استری دھن ہو گا -

ہندو لا مولفہ اسٹرینج - صفحہ (۵۴ لغایت ۵۶)

اگر بیوہ کو نان ونفقہ کے معاوضہ مین کوئی جایداد ہبہ کی جاۓ تو وہ استری دھن ہو گی -

مسماۃ درگا کنور بنام مسماۃ تیجو کنور - ویکلی رپورٹر جلد (۵) متفرق صفحہ (۵۳)

نیلو کمار وچتی بنام مرکتھمل - مدراس جلد ا صفحہ ۱۶۶ -

جب کوئی جایداد کسی عورت کو ایسے حالات مین بذریعہ وصیت منتقل کی جاۓ کہ زندگی مین دیئے جانے کی صورت مین وہ استری دھن ہوتی تو وہ جایداد استری دھن ہو گی -

جادو ناتھہ بنام بسنت کمار۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۴۔

خریداری یعنی بدل دیگر حقوق حاصل کرنا۔

(۴۶۱) جب شوہر کی زندگی مین زوجہ اپنی محنت سے کوئی جایداد حاصل کرے تو وہ سوائے بنارس اور بمبئی مکتب کے استری دھن نہ سمجھی جائیگی۔

جب کوئی بیوہ یا کنواری لڑکی اپنی محنت سے کوئی جایداد حاصل کرے تو وہ جملہ مکاتب کی روسے اوسکی استری دھن ہوگی۔

جب استری دھن کے معاوضہ مین کوئی جائداد خریدی جائے تو ایسی جایداد بھی استری دھن ہوگی۔

لچھمن چیند رگو رگوسائین بنام کالی چرن سنگہ۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۹) صفحہ (۲۹۲)

ونکٹ رام راو بنام ونکٹ سوریہ راو۔ مدراس جلد ۲ صفحہ (۳۳۳)

استری دھن کے حق کے متعلق مصالحت کرکے جو جایداد حاصل کی جائے وہ بھی استری دھن ہوگی۔

جب شوہر کی جایداد سرکار مین ضبط ہوگئی ہو اور بیوہ کے نام جدید سند کی بنا رپر عطا ہو تو ایسی جایداد استری دھن سمجھی جائیگی۔

برج اندر بہادر سنگہ بنام رانی جانکی کنور۔ کلکتہ لارپورٹ جلد (۱) صفحہ (۳۱۸)

لیکن اگر کوی عورت وارث ہو اور اوسوجہ سے اوسکے نام سند جاری ہوی ہو تو محض سند جاری ہونے سے عورت کو اوس سے زیادہ حقوق حاصل نہ ہونگے جو اوسکو وراثت کی بنا ءپر حاصل تھے۔

ونگا لا بنام ونگا لا۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ (۱۳۰)

کاشی پرشاد بنام اندا کنور۔ الہ آباد جلد (۳۰) صفحہ (۴۹۰)

عورت مخالفانہ قبضہ کی بنا رپر جو جایداد حاصل کرے وہ بھی استری دھن ہے۔

موہم بنام کاشی۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد (۲) صفحہ (۱۶۱)

کہنی بنام مسماۃ امین - الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ (۱۸۹)
جب کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ تجارت مین شریک رہکر کوئی جایداد پیدا کرے
تو اوسکے حصہ کی حد تک جایداد استری دھن ہوگی اور اوسکے متعلق سلسلہ وراثت اوسی سے
قایم ہوگا نہ کہ اوسکے شوہر سے۔
متھورام کرشن نانکر بنام مرتھو گوندن - فیصلہ پریوی کونسل بابت سنہ ۱۹۱۴ع۔

جو جایداد کہ وراثتاً پہونچی ہے اوسکے متعلق وراثت۔

(۴۶۲) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ دائے بھاگ کی رو سے ایسی جایداد
کسی صورت مین استری دھن نہین ہے اور مہاراشٹرا مکتب کی رو سے صرف اوس
صورت مین استری دھن ہے جب جایداد ایسی عورتون کو پہونچے جو پیدایش سے
گوتراج سپنڈ تھین لیکن ازدواج کی وجہ سے دوسرے گوتر کی ہوگئی ہین مثلاً بیٹی۔ بہن۔
دوسرے مکاتب کا قانون بھی اب فیصلہ جات کی بنا پر وہی قرار دیا گیا ہے جو بنگال کا ہے۔
شیو شنکر بنام دیبی - الہ آباد جلد ۳۵ صفحہ ۴۶۸۔
شیو پرتاب بنام الہ آباد بنک - الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۷۶۔
جگدیش بنام شیو - انڈین اپیل جلد ۲۸ صفحہ (۱۰۰)
سبرائین بنام ارونا چلم - مدراس جلد ۲۸ صفحہ (۱)
راجو بنام امانی - مدراس جلد ۲۹ صفحہ (۳۵۸)۔

اوس جایداد کی بچت جو وراثتاً پہونچے۔

(۴۶۳) جب کسی عورت کو کوئی جایداد وراثتاً
پہونچے تو اوسکو جایداد کی سالم آمدنی صرف کرنے کا حق
حاصل ہے لیکن اگر وہ ایسی آمدنی کو صرف نہ کرے اور اوسکو بچا کر اوس سے کوئی جایداد
خریدے تو آیا ایسی جایداد استری دھن سمجھی جایگی - مہاراشٹرا مکتب کے لحاظ سے
جس صورت مین ارث استری دھن ہے تو ایسی بچت یا جو جایداد اوس سے خریدی جائیگی

وہ بھی استری دھن ہوگی لیکن دیگر مقامات مین ایسی بچت کے متعلق نیت دیکھنی ضروری ہے اگر بچت سے جایداد خرید کر اصل جایداد مین شامل کرنے کی نیت ہو تو ایسی بچت یا جایداد استری دھن نہ سمجھی جائیگی —

چندر بلی دیبی بنام مسٹر برو ڈی - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ (۴۸۵)
مسماۃ بھاگوتی دئی بنام چودھری بھولاناتھ ٹھاکر - ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۸ -

اگر ایسی جایداد روان سال کی آمدنی کی بچت ہو یا ایسی جایداد ہو جو ایسی بچت سے خریدی گئی ہو تو وہ استری دھن ہوگی - ایسی بچت یا جایداد پر عورت کو قطعی حقوق اوس صورت مین حاصل رہینگے جب اوسکی نیت یہہ نہ ہو کہ اوسکو اصل جایداد کا جزو قرار دیا جائے —

سری متی ہدومتی بنام وارکاناتھ - ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ (۳۳۵)
سری متی سورجومتی بنام دین بندھو - مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ (۱۲۳)
ایشری دت بنام ہنس پتی - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۴ -
ربوٹ کارنک بنام جیوئی بائی - بمبئی جلد (۱۰) صفحہ ۴۷۸ -
شیولوچن بنام جادب سنگھ - کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۷ -
سوو امنی بنام اڈمنسٹریٹر جنرل بنگال - کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۳ -
اکناّ بنام ونکمّا - مدراس جلد ۲۵ صفحہ (۳۵۱)
سیر امینسیم بنام ارناچیلم - مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۱ -
ونکٹ نرسناآپاراو بنام سوربنائی ونکما - مدراس جلد ۱۳ صفحہ (۲۱۲)
واحد علی خان بنام نوری رام - الہ آباد جلد (۳۵) صفحہ (۱۵۵)

استری دھن ثابت کرنے کا بار ثبوت -

(۴۴۴) جو جایداد کہ عورت کے قبضہ مین ہو وہ سب استری دھن نہین ہے اسلئے یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اس

امر کا بار ثبوت کہ عورت کے قبضہ مین جو جایداد ہے وہ استری دھن ہے اوسپر ہوگا جو اوسکا استری دھن ہونا بیان کرے۔

سری متی چندر منی بنام جے کشن سرکار۔ ویکلی رپورٹر جلد ا صفحہ ۱۰۷۔

لیکن مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جب جایداد کسی ہندو خاندان کی عورت کے نام ہو تو یہہ قیاس نہین کیا جاسکتا ہے کہ وہ خاندان کی جایداد ہے اور اوسکی استری دھن نہین ہے (نرائنی بنام کرشنا۔ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱۴)

جب جایداد کسی عورت کے قبضہ مین ہو تو یہہ قیاس نہین کیا جاسکتا کہ وہ دراصل اوسکے شوہر کی جایداد تھی یا اوسکے شوہر کی جایداد کا جزو ہے۔

دیوان رام سہے بنام اندرپال۔ انڈین اپیل جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۶۔

وکھنا بنام جگدیشور۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ (۱۹۷)

سوڈیک استری دھن۔

(۴۶۵) جب جایداد کسی عورت کو محبت کی وجہ سے اوسکے رشتہ دارون نے ہبہ کی ہو تو وہ "سوڈیک" کہلاتی ہے۔ ایسی جایداد کے متعلق جملہ مکاتب کی روسے عورت کو قطعی اختیارات حاصل ہین سوائے اوس جایداد کے جو شوہر نے دی ہو۔ جو ہبہ کہ شوہر نے کیا ہو اوسکے متعلق جب جایداد غیر منقولہ نہ ہو تو زوجہ کے اختیارات شوہر کے مرنے کے بعد قطعی ہو جاتے ہین۔

ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ع طبع سوم صفحہ (۳۲۸)

سورج منی بنام ربی ناتھ۔ الہ آباد جلد (۲۵) صفحہ (۳۵۱)

سوڈیک استری دھن اور زیور وغیرہ کے متعلق شوہر کو بھی مصیبت کے وقت یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اوسے بغیر زوجہ کی رضامندی اور بطور حق کے استعمال کرے۔ اگر شوہر غریب ہو تو اوسے اختیار ہے کہ اوسے واپس کرے یا نہ کرے۔

اور صورتون مین اوسے اختیار حاصل ہے کہ زوجہ کی رضامندی سے اوسے استعمال کرے لیکن اوسکا فرض ہے کہ جب اوسکے امکان مین ہو اوسے واپس کرے۔ اگر وہ دوسری عورت سے ازدواج کرے تو اوسکا فرض ہے کہ پہلی زوجہ کا استری دھن جو اوسنے اوسکی رضامندی سے استعمال کیا ہے واپس کرے۔ جو جایداد کہ عورت کو غیر اشخاص نے ہبہ کی ہو یا جو جایداد اوسنے اپنی محنت سے پیدا کی ہو وہ شوہر کے اختیارات کے تابع ہے —

ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۹ء طبع سوم صفحہ (۳۳۳)

ہر قسم کے سوڈیک استری دھن کے متعلق سوائے جایداد غیر منقولہ کے جو شوہر نے ہبہ کی ہو عورت کو قطعی اختیارات حاصل ہین۔ وہ اوسکو جسطرح چاہے صرف کرسکتی ہے یا فروخت کرسکتی ہے یا ہبہ یا وصیت کے ذریعہ سے منتقل کرسکتی ہے۔

دامودر بنام پر مانند داس۔ بمبئی جلد ۷ صفحہ (۱۵۵)

منیا بنام پورن۔ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۰۔

ونکٹا بنام سوریا۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳۔

اٹل کرشن بنام سنیاسی چرن۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ (۱۰۵۱)

بسنت کماری بنام کامکشیا۔ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۲۳۔

شام شوندر بنام جانکی کنور۔ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۳۱۱۔

اگر کوئی عورت سوڈیک استری دھن سے جایداد غیر منقولہ خریدے تو ایسی جایداد کے متعلق بھی اوسے قطعی اختیارات حاصل ہونگے۔

ونکٹا بنام سوریا۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۳۔

جب کوئی منکوحہ عورت معاہدہ کرے تو ایسے معاہدہ کی بابت وہ ذاتی طور پر ذمہ دار ہوگی اوسکے شوہر پر ایسے معاہدہ کی بابت کوئی ذمہ داری عاید نہ ہوگی

بجز اسکے کہ یہہ ثابت ہو کہ زوجہ نے اپنے شوہر کی جانب سے ایسے حالات مین معاہدہ کیا ہے کہ وہ اوسکی جانب سے معاہدہ کرنے کی مجاز تھی - معاہدہ خواہ ازدواج کے قبل ہوا ہو یا بعد ہر صورت مین یہی قاعدہ متعلق ہوگا -

گوبندجی بنام لکشمی داس - بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۱۸ -

نروتم بنام نانکا - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۳ -

نہال چند بنام بائی شیو - بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۷۰ -

جایداد غیر منقولہ جو شوہر نے ہبہ کی ہو اوسکے منتقل کرنے کا اختیار زوجہ کو شوہر کے مرنے کے بعد بھی حاصل نہین ہے - اوسکے اختیارات ایسی جایداد کے متعلق اوسیطرح محدود ہین جسطرح اوس جایداد کے متعلق ہوتے ہین جو اوسکو وراثتاً پہونچے لیکن ایسی جایداد کے متعلق سلسلہ وراثت زوجہ سے قایم ہوگا نہ کہ اوسکے شوہر سے -

کوٹر باسپا بنام چنوی روا - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۱۰) صفحہ ۴۰۳ -

رو ور بنام روپ کنور - الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۷ -

سورج منی بنام ربی ناتھ - الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۱ -

بھوجنگ راو بنام راماما - مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۸۷ -

استری دھن استعمال کرنے کا حق صرف شوہر کو حاصل ہے

(۴۶۶) خاص صورتون مین شوہر کو یہہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی زوجہ کا استری دھن استعمال کرے - ایسا حق صرف شوہر کو ذاتی طور پر حاصل ہے - اوس حق کو اوسکے دائینین استعمال نہین کرسکتے ہین -

ہندو لا مولفہ اسٹرینج جلد ۱ صفحہ ۲۷ و ۲۸ و جلد ۲ صفحہ ۲۳ و ۲۴ -

تکارام بنام گناجی - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ - فیصلجات مرافعہ صفحہ ۱۲۹ -

عورت کو استری دھن منتقل کرنے کا حق -

(۴۶۷) عورت اپنے سودئیک استری دھن کو بغیر اپنے شوہر کی رضامندی کے منتقل کرسکتی ہے -

بھاو بنام رگھناتھ - بمبئی جلد (۳۰) صفحہ (۲۲۹)

ڈوڈم کلیمل بنام کیوپٹی - مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۸۵)

بمبئی مین قرار دیا گیا ہے کہ عورت سوائے اپنے سودنگ استری دھن کے اور قسم کا استری دھن بغیر اپنے شوہر کی رضامندی کے منتقل نہین کر سکتی ہے -

بھاو بنام رگھناتھ - بمبئی جلد (۳۰) صفحہ ۲۲۹ -

شوہر کے مرنے کے بعد اوسکے اختیارات قطعی ہو جاتے ہین اور سلسلہ وراثت اوس سے قایم ہوگا نہ کہ اوسکے شوہر کے رشتہ دارون سے -

ماڈھو وریا بنام تیرتھ سوامی - مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۷ -

سلّیا بنام پچھنا ریڈی - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۰ -

بیوہ کو اپنے استری دھن کے متعلق قطعی اختیارات -

(۴۶۸) استری دھن کے متعلق عورت کے اختیارات صرف اسطرح محدود کئے گئے ہین کہ وہ بغیر اپنے شوہر کی رضامندی کے منتقل نہین کر سکتی ہے اسلئے جب کوئی عورت بیوہ ہو جائے تو اوس سے وہ قیود متعلق نہین رہ سکتی بلکہ اوسکو قطعی اختیارات حاصل ہو جاتے ہین -

جب کوئی بیوہ اپنی محنت یا ہنر سے کوئی جایداد حاصل کرے یا غیر اشخاص اوسے کوئی جایداد ہبہ کرین تو وہ استری دھن ہوگی اور بیوہ کو اوسکے متعلق قطعی اختیارات حاصل ہونگے - ونکٹ رام راو بنام ونکٹ سوریہ راو - مدراس جلد ۱ صفحہ (۲۸۵) -

نیز فیصلہ پریوی کونسل - مدراس جلد ۲ صفحہ (۳۳۳)

برج اندر بنام جانکی - کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۱۸ -

ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ع طبع سوم صفحہ (۳۳۶)

جو جایداد غیر منقولہ کہ شوہر نے اپنی زوجہ کو ہبہ کی ہو اوسکے منتقل کرنے کا اختیار زوجہ کو شوہر کے انتقال کے بعد بھی نہین ہے - ایسا انتقال اوسکے حین حیات

جایز ہوگا لیکن اوسکے مرنے کے بعد اوسکے استری دھن کے وارث اوسکو کالعدم قرار دے سکینگے۔

گنگا دریا بنام پرمیشور رما۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ (۱۱۱)

بھوجنگا بنام راماما۔ مدراس جلد (۷) صفحہ (۳۸۷)

باب ۲۰

استری دھن کی وراثت

(۱) بنارس مکتب کی رو سے

استری دھن کی وراثت کا سلسلہ از روئے مکتب بنارس۔	(۴۶۹) متاکشرا مین استری دھن کی وراثت کا سلسلہ حسب ذیل قایم کیا گیا ہے:۔

(۱) بیٹی

بیٹی۔	جب ایک سے زیادہ بیٹیاں ہون تو اون مین حق ترجیح حسب ذیل طریقہ سے قایم کیا گیا ہے:۔

(الف) ناکتخدا۔

(ب) کتخدا جو غریب یا لاولد یعنی بے زر دھن ہو۔

(ج) کتخدا جو امیر یا صاحب اولاد ہو یعنی زر دھن نہ ہو۔

بدچلنی کی وجہ سے بیٹی محروم نہین ہوسکتی۔	(۴۷۰) مفصلہ ذیل مقدمات مین قرار دیا گیا ہے کہ بدچلنی کی وجہ سے بیٹی استری دھن جایداد کی وارث ہونے سے محروم نہین ہوسکتی۔

مسماۃ گنگا جئی بنام گھسیٹا۔ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۶۔

نگندرنندن بنام بجے کرشن۔ کلکتہ جلد (۳۰) صفحہ ۵۲۱۔

انگمل بنام ونکٹ ریڈی۔ مدراس جلد ۲۶ صفحہ (۵۰۹)

بمقدمہ تارا بنام کرشنا یہہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی لڑکی کا ازدواج نہ ہوا ہو لیکن وہ کسبن ہوگئی ہو تو وہ بطور ناکتخدا بیٹی کے وارث نہین ہوسکتی ہے۔ اِس مقدمہ مین استری دھن کی وراثت کی بحث نہین تھی بلکہ مرد کی جایداد کی وراثت کی بحث تھی (بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۵)

جن وجوہ سے حرمان ارث قرار دیا گیا ہے وہ مرد اور عورت دونون سے متعلق ہین

(۴۷۱) شاستروں مین محروم الارث ہونے کے جو وجوہ قرار دیئے گئے ہین وہ مرد اور عورت دونون سے متعلق ہین۔

ولبھہ رام شیو نراین بنام بائی ہری گنگا۔ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد (۴) مقدمات مرافعہ دیوانی صفحہ ۱۳۵۔

اِس امر کے متعلق کوئی صریح حکم نہین ہے کہ یہہ قاعدہ استری دھن کی وراثت سے بھی متعلق ہوگا یا نہین۔ لیکن یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ اِس بارہ مین شاستروں مین جو احکام ہین وہ عام ہین اور اسلئے وہ استری دھن کی وراثت سے بھی متعلق ہونگے۔

بیٹیون کی وراثت سے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہے۔

(۴۷۲) جب ایک سے زیادہ بیٹیان استری دھن کی ایک ساتھہ وارث ہون تو اونسے پسماندگی کا قاعدہ متعلق ہوگا۔ اون مین سے ایک کے مرنے کے بعد باقی بیٹی یا بیٹیان سب جایداد کی مالک ہوجائیگی یا ہوجائینگی سنگا ملبھمل بنام ولنڈا مودلی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۳۱۷) ونکٹ راما بنام بھوجنگا۔ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۷۔

جب مرد استری دھن کے ایک ساتھہ وارث ہون تو اونسے پسماندگی کا قاعدہ متعلق نہ ہوگا بلکہ ہر مرد کا حصہ علیحدہ ہوگا اور اون مین سے کسی کے اشتراک کی حالت مین مرجانے پر اوسکا قایم مقام مستحق ہوگا۔

کرو بائی بنام شنکر۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ (۳۰۰)

بیٹی کی بیٹی۔ | (۴۷۳) (۲) بیٹی کی بیٹی۔

متاکشرا۔ باب (۲) فصل (۱۱) فقرہ (۱۵)

جب مختلف بیٹیون کی بیٹیان ہون تو وہ بالاصول جایداد پاتی ہین نہ کہ بالرؤس۔ جسقدر بیٹیون کی بیٹیان ہونگی جایداد اوسقدر حصّون مین تقسیم کردی جائیگی اور ہر بیٹی کی بیٹیون کو ایک ایک حصّہ دیا جائیگا۔ اور اِس حصّہ کو بیٹی کی بیٹیان آپسمین مساوی حصون مین تقسیم کرینگی۔

متاکشرا باب (۲) فصل (۱۱) فقرہ (۱۶)

بیٹی کا بیٹا۔ | (۴۷۴) (۳) بیٹی کا بیٹا۔

جب ایک سے زاید بیٹیون کے بیٹے وارث ہون تو وہ آپسمین بالاصول جایداد پائینگے نہ کہ بالرؤس۔

متاکشرا۔ باب (۲) فصل (۱۱) فقرہ (۱۸)

سمرتی چندریکا۔ باب (۹) فصل (۳) فقرہ (۲۵)

بیسٹا۔ | (۴۷۵) (۴) بیسٹا۔

متاکشرا باب (۲) فصل (۱۱) فقرہ (۱۹)

متبنی بیٹا بھی وارث ہے لیکن یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عورت خود اپنے لئے متبنی نہین لے سکتی ہے۔ اوسکا شوہر متبنی لے سکتا ہے یا وہ اپنے شوہر کی جانب سے متبنی لے سکتی ہے۔

نرندر بنام دینا۔ کلکتہ جلد (۳۶) صفحہ (۸۲۴)

متبنی بیٹے کی وراثت بمقدمہ مِس کنوری چٹرجی بنام دینو ناتھ بنرجی (ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۹) تسلیم کی گئی ہے۔

متبنی بیٹا صرف اوسوقت وارث ہوسکیگا جب اوسکو شوہر نے تنہا متبنی لیا ہو یا شوہر نے اوس عورت کے ساتھہ ملکر متبنی لیا ہو جسکے استری دھن کی وراثت زیر بحث ہے۔

اگر شوہر نے کسی دوسری زوجہ کے ساتھہ ملکر کسی لڑکے کو متبنٰی لیا ہو تو وہ ایسی عورت کے استری دھن کا وارث نہ ہوسکیگا جو تبنیت کی رسم مین شریک نہ ہو۔

مین گنوری چٹرجی بنام دینو ناتھہ بنرجی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۹۔

صلبی اور متبنٰی بیٹے کی وراثت۔ (۴۷۶) اگر صلبی بیٹا اور متبنٰی بیٹا دونون موجود ہون تو وہ دونون وارث ہونگے لیکن متبنٰی بیٹے کا حصہ صلبی بیٹے سے کم قرار دیا گیا ہے۔

اس بارہ مین وسشٹ کا قول ہے کہ "جب کوئی بیٹا متبنٰی لیا گیا ہو اور اوسکے بعد صلبی بیٹا پیدا ہو جائے تو متبنٰی بیٹا چوتھائی حصہ پاتا ہے" (باب ۱۵۔ فقرہ (۸))

اس قول کے مفصلہ ذیل معنی ہو سکتے ہین:۔

(۱) متبنٰی بیٹا اوس حصہ کا چوتھائی حصہ پائیگا جو اوسکو صلبی ہونے کی صورت مین ملتا مثلاً اگر ایک متبنٰی بیٹا اور ایک صلبی بیٹا ہو تو متبنٰی بیٹا اگر صلبی ہوتا تو اوسکو نصف جایداد ملتی اسلئے وہ کل جایداد کا آٹھوان حصہ پائیگا۔

دتک میمانسا۔ فصل (۵) فقرہ (۴۰)

تانو گورگھیانند داس بنام سادھو چرن داس۔ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۵۴۰)

(۲) متبنٰی بیٹے کا حصہ صلبی بیٹے کے حصہ کا چوتھائی ہوگا۔ مثلاً اگر ایک صلبی بیٹا اور ایک متبنٰی بیٹا ہو تو صلبی بیٹا جایداد کا $\frac{4}{5}$ حصہ اور متبنٰی بیٹا $\frac{1}{5}$ حصہ پائیگا۔ مدراس اور بمبئی مین یہی تعبیر کی گئی ہے۔

ایوموبنز بنام نیل دجی الّی۔ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ (۴۵)

دھرم شاستر مولفہ وسٹ اینڈ بلر صفحہ (۴۳)

(۳) متبنٰی بیٹے کا حصہ صلبی بیٹے کے حصہ کا تہائی ہوگا۔

مثلاً اگر ایک صلبی بیٹا اور ایک متبنٰی بیٹا ہو تو صلبی بیٹا جایداد کا $\frac{3}{4}$ حصہ اور متبنٰی بیٹا

۱/۴ حصہ پائیگا۔
میکناٹن صفحہ (۷۰)

پوتا۔ | (۴۷۷) (۵) پوتا۔

متاکشرا باب ۲۔ فصل (۱۱) فقرہ (۲۴)

پوتے جایداد بالاصول پاتے ہین نہ کہ بالرؤس۔

سمرتی چندریکا، باب (۹) فصل (۳) فقرہ (۲۵)

متبنی پوتا بھی وارث ہوسکتا ہے اور اگر حقیقی پوتا بھی موجود ہو تو حصص کا تعین اوسیطرح کیا جائیگا جسطرح بیٹون کی صورت مین کیا جاتا ہے۔

قانونگو رگھیانند داس بنام سادھو۔ کلکتہ لارپورٹ جلد (۳) صفحہ ۵۳۴۔

پوتے کے بعد سلسلہ وراثت۔ | (۴۷۸) استری دھن کی وراثت پوتے تک صراحت کے ساتھہ درج کی گئی ہے اور اِس سلسلہ کے لئے یہہ دیکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ ازدواج مختلف آٹھہ قسمون مین سے کس قسم کا تھا۔ لیکن پوتے کے بعد سلسلہ وراثت قایم کرنے کے لئے ازدواج کی قسم دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جب ازدواج پسندیدہ قسم کا ہو۔ | اگر ازدواج اول چار قسمون مین سے ہو تو سلسلہ وراثت حسب ذیل ہوگا:۔

شوہر اور اوسکے سپنڈ۔

سپنڈ مین سات پشت تک کے بزرگ اور سات پشت تک کی اولاد اور نیز بھِن یعنی بندھو داخل ہین۔ گوتر سپنڈ

ایسی صورت مین شوہر کا درجہ اوس بیٹے سے مرجح ہے جو دوسری زوجہ سے ہو۔

بھیم بنام رام۔ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۵۲۔

شوہر اور اوسکے سپنڈون کی وراثت کے متعلق مفصلہ ذیل مقدمات مین رائے

ظاہر کی گئی ہے -

جگناتھ بنام رنجیت - کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ (۳۵۴)

گنیش بنام اجودھیا - الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ (۳۴۵)

بائی کیسر بائی بنام ہنس راج - بمبئی جلد (۳۰) صفحہ (۳۱۴)

متاکشرا مین شوہر اور اوسکے سپنڈون مین وراثت کے درجون کا تعین نہین کیا گیا ہے لیکن کملاکر نے جو بنارس مین باوقعت خیال کیا جاتا ہے مفصلہ ذیل درجے قایم کیے ہین -

۱ - شوہر -

۲ - سوتیلا بیٹا -

۳ - سوتیلا پڑپوتا -

۴ - سوت یعنی شوہر کی زوجہ -

۵ - سوتیلی بیٹی -

۶ - سوتیلی بیٹی کا بیٹا -

۷ - شوہر کی مان -

۸ - شوہر کا باپ -

۹ - شوہر کا بھائی -

۱۰ - شوہر کے بھائی کے بیٹے -

۱۱ - شوہر کے بھائی کے پوتے -

اوسکے بعد شوہر کے گوتراج سپنڈ اور بندھو اوسی ترتیب سے جس ترتیب سے کہ وہ اوسکی جایداد کے وارث ہوتے ہین -

متاکشرا - باب (۲) فصل (۵ و ۶)

امرت کماری دیبی بنام لکھی نراین چکربتی - ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) اجلاس کامل صفحہ ۷۶ -

گروھاری لعل رائے بنام گورنمنٹ بنگال۔ ویکلی رپورٹر جلد (۱۰) پریوی کونسل صفحہ (۳۱)
بمبئی ہائیکورٹ نے بھی اِس رائے کو بمقدمہ گوجا بائی بنام شریمنت شہاجی راؤ
(بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۱۴) صحیح تسلیم کرکے قرار دیا ہے کہ سوتیلے پوتے کا حق سوت
یعنی شوہر کی زوجہ یا شوہر کے بھائی کے بیٹے سے مرجح ہے۔
اِس رائے کی تائید پریوی کونسل نے بھی بمقدمہ بائی کیسر بائی بنام ہنس راج (بمبئی جلد ۳
صفحہ ۳۱۴) کی ہے۔
بمقدمہ کرشنی بنام شری پتی (بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۳۳) سوت یعنی شوہر کی زوجہ کا
حق خسر کے بھائی کے پوتون سے مرجح قرار دیا گیا ہے۔
بمقدمہ پرمپّا بنام سدھپا (بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۶۰۷) شوہر کے حقیقی بھائیون کو اوسکے
سوتیلے بھائیون پر ترجیح دی گئی ہے۔

جب ازدواج ناپسندیدہ قسم کا ہو تو سلسلہ وراثت۔

(۴۷۹) جب ازدواج اشور۔ گاندھرب راکشس اور پشاچ قسم کا ہو تو بجائے شوہر اور اوسکے سپنڈون کے باپ اور اوسکے سپنڈ وارث قرار دیئے گئے ہین۔ جو اصول کہ اوپر قرار دیا گیا ہے اوسکے لحاظ سے سلسلہ وراثت مفصلہ ذیل ہوگا:۔

(۱) مان۔
(۲) باپ۔
(۳) بھائی۔
(۴) بھائی کا بیٹا۔
(۵) سوتیلی مان۔
(۶) بہن۔
(۷) بہن کا بیٹا۔

(۸) باپ کی ماں۔
(۹) باپ کا باپ۔
(۱۰) باپ کا بھائی۔
(۱۱) باپ کے بھائی کا بیٹا۔
اوسکے بعد باپ کے گوتراج سپنڈ اور بندھو اوسی ترتیب سے جس ترتیب سے کہ وہ اوسکی جایداد کے وارث ہوتے۔

شلک کی وراثت۔
(۴۸۰) متذکرہ صدر سلسلہ وراثت اوس استری دھن سے متعلق نہین ہے جو شلک کے نام سے موسوم ہے یعنی وہ جایداد جسکے معاوضہ مین اوس عورت کا ازدواج کیا گیا تہا۔
شلک کی وراثت اول حقیقی بھائیون کو پہونچتی ہے اور اونکے بعد ماں کو۔
ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ء طبع سوم صفحہ ۳۸۱۔

کنواری لڑکی کی جایداد کی وراثت۔
(۴۸۱) اگر لڑکی کی منگنی ہوچکی ہو تو جو جایداد کہ اوس شخص کی جانب سے پہونچی ہو جس سے منگنی ہوئی وہ وضع اوسکو بعد ادائی اخراجات واپس دی جانی چاہیے۔ باقی جایداد کے متعلق اور نیز اوس جایداد کے متعلق جو ایسی لڑکی کی ملک ہو جسکی منگنی نہ ہوئی ہو مفصلہ ذیل سلسلہ وراثت قایم کیا گیا ہے:۔
(۱) حقیقی بھائی۔
(۲) ماں۔
(۳) باپ۔
متاکشرا۔ باب (۲) فصل (۱۱) فقرہ (۲۸ و ۲۹)
باپ کے بعد اوسکے باپ اور ماں کے رشتہ دار وارث ہونگے۔

گندھی مگن لعل بنام بائی جادیب - بمبئی جلد ۲۴ صفحہ (۱۹۲)
بمقدمہ دوارکاناتھ بنام سرت چندر (کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۳۱۹)
قرار دیا گیا ہے کہ متاکشرا کی روسے کنواری لڑکی کے استری دھن کے متعلق بہن اور بہن کے بیٹے کا حق اوسکے باپ کے بھائی کے بیٹے کے مقابلہ مین مرجح ہے۔

(۲) مہاراشٹرا مکتب

دوہارمیوکھہ اور متاکشرا مین اختلاف۔

(۴۸۲) مہاراشٹرا مکتب مین متاکشرا اور دوہارمیوکھہ دونون قابل پابندی ہین۔ دوہارمیوکھہ گجرات اور بمبئی مین متاکشرا کے مقابلہ مین قابل ترجیح ہے۔

کرشناجی وینکٹیش بنام پانڈورنگ - بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ (۶۵)
استری دھن کی وراثت کے متعلق دوہارمیوکھہ اور متاکشرا مین اختلاف ہے۔
جانکی بائی بنام سندر - بمبئی جلد (۱۴) صفحہ (۶۲۶)
مہاراشٹرا مکتب کے جو مقامات ایسے ہین جہان متاکشرا کو دوہارمیوکھہ پر ترجیح ہے وہان استری دھن کی وراثت کا وہی قاعدہ ہوگا جو بنارس مکتب کے تحت بیان کیا جاچکا ہے جہانتک ممکن ہو دوہارمیوکھہ اور متاکشرا کی تعبیر اسطرح کی جانی چاہیے کہ اون مین کوئی اختلاف نہ ہو۔
گوجابائی بنام شاہجی راو - بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۱۴۔
بائی کیسر بائی بنام ہنس راج - بمبئی جلد (۳۰) صفحہ (۴۳۱)

میوکھہ کی روسے استری دھن کی تقسیم۔

(۴۸۳) استری دھن کی وراثت کی اغراض کے لئے میوکھہ مین استری دھن کو مفصلہ ذیل قسمون مین تقسیم کیا گیا ہے:-

۱- انوے دھیہ استری دھن یعنی جایداد جو ازدواج کے بعد شوہر کے خاندان کے ارکان نے ہبہ کی ہو- ادہیرتی دت استری دھن یعنی وہ جایداد جو شوہر محبت کی

وجہ سے دے۔

۲۔ یوتک یعنی وہ جایداد جو ازدواج کے وقت دی جائے۔

۳۔ سوائے نمبر ا و ۲۔ اور شلک کے اور قسم کا استری دھن جسکو رشیون نے بالصراحت بیان کیا ہے یعنی وہ جایداد جو شوہر کے سوائے اور رشتہ دارون نے دی ہو۔ اور ادھی ویدنیکا استری دھن یعنی جو جایداد شوہر نے کسی اور عورت سے ازدواج کے وقت دی ہو وہ بھی اسمین شامل ہے۔

(۴) جایداد جو تقسیم وغیرہ سے عورت کو پہونچے۔ یعنی استری دھن کے محدود معنی کے سوائے اور قسم کی جایداد جو عورت کو پہونچے اور جسکی رشیون نے صراحت کی ہے۔

استری دھن مصرحہ قسم (۱) کی وراثت۔	(۴۸۴) استری دھن مصرحہ قسم (۱) کی وراثت کا سلسلہ حسب ذیل قرار دیا گیا ہے۔

(۱) بیٹے اور کنواری لڑکیان ایک ساتھ وارث ہوتی ہین۔

(۲) اگر کنواری لڑکی نہ ہو تو بیٹے اور کتخدا لڑکیان۔

(۳) بیٹی کے بیٹے و بیٹیان۔

(۴) بیٹے کے بیٹے۔

دوہار میوکھہ باب ۴ فصل (۱۰) فقرہ (۱۵) و (۲۰)

دیال داس لال داس بنام ساوتری بائی۔ بمبئی جلد (۳۴) صفحہ (۳۸۵)

بمقدمہ جگناتھہ رگھناتھہ بنام نراین (بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۵۸۳) قرار دیا گیا ہے کہ ایسے بیٹے کا حق جو زنا کی اولاد ہو شوہر کے مقابلہ مین ترجیح کے قابل نہین ہے۔

بمقدمہ بائی پارسن بنام بائی سوملی (بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۴۲۴) قرار دیا گیا ہے کہ میوکھہ کی روسے جب بیٹے استری دھن کے وارث ہوتے ہین تو وہ بالاشتراک حق نہین حاصل کرتے ہین بلکہ اونکے حصون کا تعین ہو جاتا ہے۔

بمقدمہ دیال داس بنام ساوتری بائی (بمبئی جلد نمبر ۳ صفحہ ۳۸۵) بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جب ناکتخدا بیٹی نہ ہو تو بیٹے اور کتخدا بیٹی ایک ساتھ وارث ہوتی ہین۔

استری دھن مصرحہ قسم (۲) کی وراثت۔	(۴۸۵) استری دھن مصرحہ قسم (۲) یعنی یوتک سے وہ جایداد مراد ہے جو دلہن کو اوسوقت دی جائے

جب وہ دولہ کے ساتھ گانٹھہ باندھکر ادائی رسوم ازدواج کے لئے بیٹھتے ہین اور اوسکا سلسلہ وراثت مفصلہ ذیل ہے:-

(۱) ناکتخدا بیٹی۔

(۲) کتخدا بیٹی اور اونکی اولاد اوسیطرح جسطرح متاکشرا مین درج ہین۔

ووہار میوکھہ باب ۴ فصل (۱۰) فقرہ (۱۷)

استری دھن مصرحہ قسم (۳) کی وراثت۔	(۴۸۶) استری دھن مصرحہ قسم (۳) کی وراثت بالکل اوسیطرح ہے جسطرح کہ متاکشرا مین درج ہے۔

ووہار میوکھہ باب (۴) فصل (۱۰) فقرہ (۱۸)

استری دھن مصرحہ قسم (۴) کی وراثت۔	(۴۸۷) استری دھن مصرحہ قسم (۴) کی وراثت کا سلسلہ اسطرح قایم کیا گیا ہے کہ اوسکے وارث بیٹے اور

اونکی اولاد ہوتی ہے گو بیٹیان موجود ہون۔

ووہار میوکھہ باب (۴) فصل (۱۰) فقرہ (۲۶)

ایسی عورت کے استری دھن کی وراثت جسکے اولاد نہ ہو۔	(۴۸۸) جس عورت کے اولاد نہ ہو اوسکے استری دھن کی وراثت کی اغراض کے لئے میوکھہ مین جایداد کو دو

حصون مین تقسیم کیا گیا ہے یعنی۔

(۱) پری بھیشکا استری دھن یعنی استری دھن محدود معنی مین جسمین متذکرہ صدر قسم ۱ و ۲ و ۳ داخل ہین۔

(۲) اپری بھیشکا استری دھن یعنی وہ جایداد جو محدود معنی مین استری دھن نہین ہے اور جسمین متذکرہ صدر قسم (۴) داخل ہے۔

پری بھیشکا استری دھن کی وراثت – (۴۸۹) پری بھیشکا استری دھن کی وراثت کے متعلق میوکھہ مین بھی وہی تقسیم کی گئی ہے جو متاکشرا مین کی گئی ہے یعنی ازدواج کی قسم کے لحاظ سے۔ میوکھہ اور متاکشرا مین یہہ فرق ہے کہ متاکشرا پہلے چار قسم کے ازدواج کی صورت مین اور میوکھہ پہلے پانچ قسم کے ازدواج کی صورت مین وراثت شوہر اور اوسکے رشتہ دارون مین قایم کرتی ہے ـــ جب ازدواج آخری تین قسم کا یعنی اشور۔ راکشش اور پیشاچ قسم کا ہو تو وراثت مان باپ اور اونکے رشتہ دارون مین قایم کرتی ہے۔

سوت شوہر کی سپنڈ ہے اور اوسکا حق شوہر کے بھای کے بیٹے کے مقابلہ مین مرجح ہے۔

بای کیسر بائی بنام ہنس راج۔ بمبئی جلد (۳۰) صفحہ (۴۳۱)

گوجا بائی بنام شری منت۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ (۱۱۴)

سوت کا حق خسر کے بھای کے پوتے کے مقابلہ مین مرجح ہے۔

کرشنی بنام شری پتی۔ بمبئی جلد (۳۰) صفحہ (۳۳۳)

بمقدمہ پرمّیا بنام سدھپا (بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰۷) حقیقی بھائی کو سوتیلے بھائی کے مقابلہ مین ترجیح دی گئی۔

بمقدمہ لکشمی بائی بنام جے رام ہری (بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ - فیصلہ جات مرافعہ دیوانی صفحہ ۱۵۲) و بمقدمہ للّوبھائی بنام مان کنور بائی (بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۸) یہہ قرار دیا گیا ہے کہ گو تراج سپنڈون کی بیویان بھی گوتراج سپنڈ مین اور اونکا درجہ اپنے اپنے شوہر کے بعد ہے۔ لیکن ظاہرا بہو کا درجہ بیٹے کے بعد قایم نہین کیا جاسکتا۔ شوہر کے رشتہ دارون کو وراثت مین حق دیا گیا ہے اور رشتہ دارون سے

نہ صرف شوہر کے سپنڈ مراد ہین بلکہ شکولیہ اور سمانو دک بھی اون مین داخل ہین۔
ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ء طبع سوم صفحہ (۳۹۴)
جب شوہر کے رشتہ دار نہ ہون تو اول پانچ قسم کے ازدواج کی صورت مین بھی عورت کے ماں باپ اور اونکے رشتہ دار وارث ہوسکینگے۔
ٹیگور لکچرز بابت ۱۸۷۸ء طبع سوم صفحہ (۳۹۶)

اپرّی بھیشکا استری دھن کی وراثت۔

(۴۹۰) اپرّی بھیشکا استری دھن کے وارث بھی وہی ہین جو پری بھیشکا استری دھن کے قرار دیئے گئے ہین صرف اس فرق کے ساتھ کہ اولاد مین لڑکون کو لڑکیون کے مقابلہ مین ترجیح دی گئی ہے۔
منی لال بنام بائی رپوا۔ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۷۵۸۔

جو جایداد کہ اشور وغیرہ ازدواج کے موقع پر عورت کے رشتہ دارون نے دی ہو

(۴۹۱) جو جایداد کہ اشور وغیرہ ازدواج کے موقع پر عورت کو اوسکے رشتہ دارون نے دی ہو اوسکے وارث پہلے وہ رشتہ دار ہین جنہون نے جایداد دی ہو۔ اونکے نہ ہونے کی صورت مین اوس عورت کا بیٹا ہے۔
ووہار میوکھہ باب (۴) فصل (۱۰) فقرہ (۳۱)

شلک کی وراثت۔

(۴۹۲) ووہار میوکھہ بھی مثل متاکشرا کے شلک مین پہلے ماں کو اور اوسکے نہ ہونے کی صورت مین عورت کے حقیقی بھائیون کو وارث قرار دیتی ہے۔
ووہار میوکھہ باب (۴) فصل (۱۰) فقرہ (۳۲)

ناکتخدا بیٹی کے استری دھن کی وراثت۔

(۴۹۳) ناکتخدا بیٹی کے استری دھن کی وراثت کے متعلق ووہار میوکھہ مین وہی قاعدہ قرار دیا گیا ہے جو متاکشرا مین قرار دیا گیا ہے۔

دوہار میوکھہ باب (۴) فصل (۱۰) فقرہ (۳۴)
جب لڑکی کی ماں یا باپ بھی زندہ نہ ہو تو اوسکے باپ کے سپنڈ وارث ہونگے اور اونکی عدم موجودگی مین ماں کے سپنڈ وارث ہونگے۔ اِس اصول پر اوسکی دادی کی بہن کا حق اوسکے نانا کے مقابلہ مین مرجح ہے اور اوسکے باپ کی بہن کا حق اوسکے باپ کے گوتراج سپنڈون کے مقابلہ مین مرجح ہے۔
جگلو بائی بنام جبتھا۔ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۴۰۹۔
تکارام بنام نراین رامچندر۔ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۳۳۹۔
کلکتہ ہائیکورٹ نے بھی متاکشرا اور ویرمترودے کی یہی تعبیر کی ہے اور قرار دیا ہے کہ کنواری لڑکی کی بہن اور بہن کے بیٹے کا حق بمقابلہ اوسکے چچا کے بیٹے کے مرجح ہے۔
دوارکاناتھہ بنام سرت چندر۔ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۳۱۹۔

(۳) ڈراویڈا مکتب

ڈراویڈا مکتب مین کونسی کتب رائج ہین۔	(۴۹۴) ڈراویڈا مکتب مین علاوہ متاکشرا کے پراسرا مادھو اور سمرتی چندریکا رائج ہین۔

یہہ قرار دیا گیا ہے کہ اِس مکتب مین سمرتی چندریکا کو متاکشرا پر ترجیح حاصل نہین ہے۔
راجو بنام امانی۔ مدراس جلد ۲۹ صفحہ (۳۵۸)
متھسیڈین بنام امانی۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ (۵۸)
ستما بنام لچھما۔ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۔
سمرتی چندریکا مین استری دھن کو اوسیطرح تقسیم کیا گیا ہے جسطرح میوکھہ مین کیا گیا ہے صرف اِس فرق کے ساتھہ کہ قسم چہارم کو استری دھن نہین قرار دیا گیا ہے۔
چونکہ اس مکتب مین عام طور پر متاکشرا کو ترجیح حاصل ہے اسلئے سمرتی چندریکا کے احکام پر غور کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ سمرتی چندریکا مین انوتے دھیہ استری ادھن کی متعلق

جو احکام ہین اونکے مقابلہ مین بنارس کے احکام کو ترجیح کے قابل قرار دیا گیا ہے اور قرار دیا گیا ہے کہ اونکے دھیہ استری دھن کی صورت مین بھی بیٹی کو بیٹے کے مقابلہ مین ترجیح حاصل ہے۔

متھپڈین بنام امانی۔ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۵۸۔

جب بیٹے استری دھن کے وارث ہون تو اونکے حصص کا تعین ہو جاتا ہے اور پسماندگی کا قاعدہ متعلق نہین ہوتا۔

کروپا بنام شنکر۔ مدراس جلد ۲۷ صفحہ (۳۰۰)

بمقدمہ برہمپا بنام پدما (مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۸) قرار دیا گیا ہے کہ جب عورت کے اولاد نہ ہو تو سوتیلے بیٹے کو اوسکے بہن کے بیٹے پر ترجیح دی جائیگی۔

بمقدمہ نوجپے بنام سوباگ تچی (مدراس جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۶) ایسی سوت کی بیٹی کو جسکا ازدواج پسندیدہ قسم کا ہو شوہر کے رشتہ دارون کے مقابلہ مین حق ترجیح حاصل ہے۔

دھارمیوکھہ کا اصول کہ گوتراج سپنڈ کی بیویان بھی گوتراج سپنڈ مین ڈریوڈا ملک ہے متعلق نہین ہے۔ بمقدمہ بندم سیٹھا بنام بندم مہالکشمی (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۰) قرار دیا گیا ہے کہ بہو اپنی ساس کے استری دھن کی وارث نہین ہو سکتی ہے۔

بمقدمہ تھیل بنام انامائی۔ (مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۵) قرار دیا گیا ہے کہ بھائی کی بیوہ اپنے شوہر کی بہن کے استری دھن کی وارث نہین ہے۔

بمقدمہ ونکٹ سبرامنیسم بنام تھبارما (مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۶۳) قرار دیا گیا کہ شوہر کے بھائی کی بیٹی وارث ہو سکتی ہے۔

بمقدمہ ونکٹ گری بنام چندرا (مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۳) قرار دیا گیا کہ جب

ازدواج پسندیدہ قسم کا ہو تو شوہر کے دادا کی بیٹی کی بیٹی کے بیٹے عورت کے بھائی اور بہن کے مقابلہ مین وارث ہین ۔

دیوداسی کی جایداد کی وراثت

(۴۹۵) دیوداسی کی جایداد کی وراثت کے متعلق حسب ذیل قواعد قرار دیئے گئے ہین :۔

(۱) دیوداسی کی جایداد کی وارث پہلے اوسکی بیٹیان ہونگی ۔ اونکے بعد اوسکے بیٹے وارث ہونگے ۔

(۲) جب کوئی عورت کسب کرنے لگے تو اوسکے وہ رشتہ دار جو اوسکے پیشہ ور ہونے کے قبل اوس سے تعلق رکھتے تھے وارث نہ ہونگے بلکہ اوسکی وہ اولاد وارث ہوگی جو پیشہ اختیار کرنے کے بعد پیدا ہو ۔

مقدمہ کامنی منی بیوا ۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۹۷ ۔

نرسا بنام گنگا ۔ مدراس جلد (۱۳) صفحہ ۱۳۳ ۔

سیوسنگا بنام منیل ۔ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۷ ۔

بھوت ناتھ بنام سکرٹیری آف اسٹیٹ ۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد (۱۰) صفحہ (۱۰۸۵)

تری پوڑ چرن بنرجی بنام ہری منی داسی ۔ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۴۹۳ ۔

لیکن حسب ذیل مقدمات مین اسکے خلاف قرار دیا گیا ہے :۔

سبّا رایا پلّے بنام راما سوامی پلّے ۔ مدراس جلد ۲۳ صفحہ (۱۷۱)

نراین داس بنام ترلوک بنواری ۔ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ (۴)

یہہ امر کہ کوئی خاص جایداد کسی خاص بچہ کے باپ سے پہونچی ہے ناقابل لحاظ ہے ۔

اروںگری بنام رنگا نائکی ۔ مدراس جلد (۲۱) صفحہ (۴۰)

کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ اگر کوئی عورت کسب کرنے لگے تو خون کا تعلق منقطع نہین ہو جاتا اور اوسکے بھائی کا بیٹا وارث ہو سکتا ہے ۔

ہیرا لعل سنگھ بنام ٹڑی پوڑ چرن - کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ (۶۵۰)

(۴) متھلا مکتب

دیوا دچنتامنی -

(۴۹۶) متھلا مکتب مین دیوا دچنتامنی نافذ ہے -
دیوا دچنتامنی کی روسے عورت کے استری دھن کی
بھائی اور ناکتخدا بہن ایک ساتھ وارث ہوتی ہین اور مساوی حصص مین جایداد
تقسیم ہونی چاہیئے -
یونک استری دھن کے متعلق قرار دیا گیا ہے کہ اوسکی صرف بیٹی مستحق ہوتی ہے -
جب کوئی اولاد نہ ہو تو اگر ازدواج برہم - دیو - ارش پرجاپتی اور گاندھرب
قسم کا ہو تو شوہر وارث ہوگا اور اگر باقی تین قسم مین سے کسی قسم کا ہو تو مان اور
اوسکے بعد باپ وارث ہوگا -
اگر ازدواج پسندیدہ قسم کا ہو تو شوہر کے بھائی کے بیٹے کا حق بمقابلہ بہن کے
بیٹے کے مرجح ہے -
بچّا جھا بنام جگموہن جھا - کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۸ -
اگر کوئی بیٹا کِرتر ما طریقہ پر متبنیٰ لیا گیا ہو تو وہ استری دھن کا مستحق ہوگا -
کلکٹر تریٹ بنام ہری پرشاد - ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ (۵۰۰)
مسماۃ شنبو بنام جگن سنگھ - ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ (۱۵۵)

(۵) بنگال مکتب

بنگال مکتب مین کونسی کتب رائج ہین -

(۴۹۷) بنگال مکتب مین حسب ذیل کتب رائج ہین :-
(۱) دائے بھاگ مولفہ جیموت واہن -
(۲) دائے تتو مولفہ رگھونندن -
(۳) دائے کرم سنگرہ مولفہ سری کرشن -

(۴) دیوادونگرنو مولفہ جگنّا تھہ

متذکرہ صدر کتابون مین کوئی اختلاف ہنین ہے اور سلسلہ وراثت کا روحانی فائدہ کے اصول پر قایم کیا گیا ہے -

تمت

فہرست ردیف وار

ازدواج-

تبنیت

تبنیت۔

تبنیت۔

تبنیت ـ

تبنیت۔

تبنیت۔

تقسیم

قرضہ -

وراثت۔

وراثت۔

یوتک۔